وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

اور جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف

مترجم و محشی

مصنفہ:

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

فہرست بخاری شریف مترجم جلد سوم

صحیح بخاری شریف جلد سوم

پارہ — ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب فضل فاتحة الكتاب

١- حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن شعبة قال حدثني خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي سعيد بن المعلى قال كنت أصلي فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم فلم أجبه قلت يا رسول الله إني كنت أصلي قال ألم يقل الله استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم ثم قال لي لأعلمنك أعظم سورة في القرآن قبل أن تخرج من المسجد ثم أخذ بيدي فلما أردنا أن نخرج قلت يا رسول الله إنك قلت لأعلمنك أعظم سورة من القرآن قال الحمد لله رب العالمين هي السبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته.

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا پھر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں بلائیں۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت سکھاؤں گا اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تمہیں قرآن مجید کی بہت بڑی عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

ف: حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا۔ [illegible] لیکن بعد نماز حاضر خدمت ہونے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سمجھانے کی غرض سے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ. (۸، ۲۴)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلانا جان بخشی ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

بلکہ وہ نماز میں ہی رہتا ہے اور حقیقی در پیش تعمیل ارشاد کرنے سے وہ سب بھی نماز میں ہی شمار ہوگا خواہ کتنا ہی کلام کرنا یا چلنا پڑے۔ جب تعمیل سے فارغ ہو تو اسی جگہ سے نماز شروع کرے جہاں سے چھوڑی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی نماز میں یہ خدمت گزاری نا قص نماز نہیں بلکہ حیات بخش ہے۔ خدا کے حکم کی تعمیل ہے۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود صراط المستقیم کتاب مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۹۵ پر جو تقریر کی ہے کہ حضور کی طرف توجہ کرنا اور ان کے خیال سے بدتر اپنے گدھے بیل کے خیال میں سراپا ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اور شرک ہے ——— یہ اسلامی تعلیم نہیں بلکہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت اپنے آلۂ کار سے لکھوائی تھی تاکہ ایسے عقیدت رکھنے والے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں اور ایسی ایمان سوز عبارتوں کے باعث اہل اسلام آپس میں دست و گریباں ہو جائیں، ان کا اتحاد ٹوٹ جائے اور انگریز اس مجاہد قوم کی جانب سے بے خوف ہو کر پورے متحدہ ہندوستان پر مدتوں حکومت کرتا رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں سورۂ فاتحہ کو قرآن مجید کی سب سے عظمت والی سورت، سبع مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے۔ اس کو ایک دفعہ پڑھنے پر پورے قرآن مجید کو پڑھنے کے برابر اللہ تعالیٰ اجر مرحمت فرماتا ہے۔ یہ سورت گویا قرآن کریم کا دیباچہ اور اس کے جملہ مضامین کا اجمال ہے۔ باقی سارا قرآن مجید اسی سورت کے مضامین کی تفصیل ہے۔ اس سورت کا تعارف کراتے ہوئے متحدہ ہندوستان کی مایہ ناز علمی شخصیت حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳٦۷ھ / ۱۹٤۸ء) نے اردو کی نہایت قابل اعتماد اور مختصر ترین و جامع تفسیر قرآن یعنی خزائن العرفان میں لکھا ہے:

اس سورت کے متعدد نام ہیں (۱) فاتحہ (۲) فاتحۃ الکتاب (۳) ام القرآن (۴) سورۃ الکنز (۵) کافیہ (٦) وافیہ (۷) شافیہ (۸) شفاء (۹) سبع مثانی (۱۰) نور (۱۱) رقیہ (۱۲) سورۃ الحمد (۱۳) سورۃ الدعاء (۱٤) تعلیم المسئلہ (۱۵) سورۃ المناجات (۱٦)

اس سورت میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حروف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں ...... نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے۔ امام و منفرد کے لیے تو حقیقتاً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لیے بقراءت حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قراءت سننے کا حکم دیا ہے یعنی إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا۔ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔ اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے۔

احادیث میں اس سورت کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نازل نہیں ہوئی (ترمذی) ایک فرشتے نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے۔ یعنی ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف)۔ سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے (دارمی)۔ سورۂ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (دارمی)۔

٤۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَأَمَرَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر کے دوران ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور قبیلے والے موجود نہیں ہیں تو کیا آپ حضرات میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ پس ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ کھڑا ہوا

لَنَا بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ
تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي قَالَ لَا مَا رَقَيْتُ إِلَّا
بِأُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا
رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ
حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا۔

علاوہ ازیں ہمیں دودھ بھی پلایا۔ ہم نے کہا کیا تمہیں دم کرنا آتا ہے جب اس نے
دم کیا اور وہ (سردار) اچھا ہو گیا۔ سردار نے اس کو تیس بکریاں
دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ واپس آیا تو ہم نے اس سے
کہا کیا آپ اچھی طرح منتر جانتے ہیں یا کیا آپ دم کیا کرتے ہیں؟ اس نے
کہا نہیں میں نے دم نہیں کیا سوائے اس کے کہ سورۂ فاتحہ پڑھی تھی۔
ہم نے کہا کہ اس بارے میں کچھ نہ کہنا چاہیے جب تک ہم نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت نہ کر لیں۔ پس جب ہم
مدینہ منورہ میں پہنچے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کا ذکر
کیا تو آپ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوا کہ اس سے دم کیا جاتا ہے۔ اسے تقسیم
کر لیں اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ معبد بن سیرین نے محمد بن سیرین
نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے۔

ف: قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت البقرہ ہے جس کے اندر چالیس رکوع، دو سو چھیاسی آیتیں، چھ ہزار ایک سو اکیس الفاظ
اور پچیس ہزار پانچ سو حروف ہیں (خزائن العرفان)۔

اس سورت کی ایک آیت کا نام آیۃ الکرسی ہے جو بڑی فضیلت والی آیت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو ہر فرض نماز کے بعد باقاعدہ
آیۃ الکرسی پڑھتا رہے تو اس کی موت اور جنت میں داخلے کے درمیان کوئی فاصلہ اور رکاوٹ نہیں ہوگی جو رات کو یہ آیت پڑھ
لے تو وہ رات بھر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اللہ تعالیٰ رات بھر فرشتے اس کے اہل خانہ کو شیطان، جنات، چور اور موذی جانور
وغیرہ کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ فَضْلِ الْبَقَرَةِ

٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو
نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ
رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ

سورۃ البقرہ کی فضیلت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو آیتیں پڑھیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ
بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھیں تو وہ اس کو کفایت کریں گی۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھے رمضان المبارک کے اندر مال زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر
فرمایا۔ ایک شخص آیا اور خوراک میں سے لپ بھر کے جانے لگا تو
میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پس اس نے حدیث بیان کی کہ
جیسے کہا کہ جب تم سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو تمہاری اللہ

فقلت لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال إذا أويت إلى فراشك فاقرأ آية الكرسي لن يزال معك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح وقال النبي صلى الله عليه وسلم صدقك وهو كذوب ذاك شيطان۔

باب فضل سورة الكهف۔

٤ - حدثنا عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا أبو إسحاق عن البراء قال كان رجل يقرأ سورة الكهف وإلى جانبه حصان مربوط بشطنين فتغشته سحابة فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ينفر فلما أصبح أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال تلك السكينة تنزلت بالقرآن۔

باب فضل سورة الفتح

٥ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسير في بعض أسفاره وعمر بن الخطاب يسير معه ليلا فسأله عمر عن شيء فلم يجبه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم سأله فلم يجبه ثم سأله فلم يجبه فقال عمر ثكلتك أمك نزرت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات كل ذلك لا يجيبك قال عمر فحركت بعيري حتى كنت أمام الناس وخشيت أن ينزل في قرآن فما نشبت أن سمعت صارخا يصرخ بي قال فقلت لقد خشيت أن يكون نزل في قرآن قال فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فقال لقد أنزلت علي الليلة سورة لهي أحب إلي مما طلعت عليه الشمس ثم قرأ إنا فتحنا لك فتحا مبينا۔

باب فضل قل هو الله أحد فيه

تعالیٰ کی حفاظت تمہارے ساتھ رہے گی اور شیطان تمہارے قریب نہیں پہنچ سکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوہریرہ سے) فرمایا۔ تم سچ سکتے ہو لیکن وہ جھوٹا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

سورۃ الکہف کی فضیلت۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو رسیوں کے ساتھ ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس کے اوپر بادل چھا گیا اور وہ اس کی طرف نزدیک سے نزدیک تر ہوتا گیا، یہاں تک کہ اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔ جب صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ ہے جو کہ تلاوت قرآن کے

سورۃ الفتح کی فضیلت

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک سفر کے دوران رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب آپ کے ساتھ چل رہے تھے پس حضرت عمر نے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہ دیا پھر دوبارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا پھر سہ بارہ پوچھا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا۔ تجھے تیری ماں روئے، تین دفعہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن تینوں دفعہ تجھے جواب مرحمت نہیں فرمایا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو بھگایا یہاں تک کہ لوگوں سے آگے جا پہنچا اور میں ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے نے مجھے آواز دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے سورۃ

سورۃ اخلاص کی فضیلت۔

عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْفَرَبْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ۔

بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ

اس باب میں عمرہ نے حضرت عائشہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو (رات کے وقت) بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے سنا۔ جب صبح ہوئی تو (سننے والا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور اس کا خیال تھا کہ یہ تھوڑی سی سورت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ دوسری روایت میں ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص رات کو قیام کرتا اور اس میں صبح تک سورۂ اخلاص پڑھتا اور اس پر کسی سورت کا اضافہ نہ کرتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آگے حدیث مثل سابق۔

* * *

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی ہر رات کو تہائی قرآن کریم پڑھنے سے عاجز ہے؟ یہ بات ان حضرات کو بہت مشکل لگی اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کس کو اتنی طاقت ہو سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ سورۂ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اس حدیث کو فربری، ابو جعفر محمد بن ابی حاتم کاتب ابو عبد اللہ نے ابراہیم سے مرسل اور ضحاک مشرقی سے مسنداً روایت کیا ہے۔

آخری تین سورتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو آپ سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو میں آپ پر پڑھتی اور ان کی برکت کی امید رکھتے ہوئے

عَلَيْهِ أَنْ أَمْسَحَ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللَّيْثُ۔

۱۰۔ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى

اپنا ہاتھ پھیر لیتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رات کو جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان پر سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر دم کرتے، پھر انہیں اپنے سارے جسم اطہر پر پھیرتے جہاں تک پہنچ سکتا۔ آپ اپنے سر اقدس اور چہرۂ مبارک سے ابتدا فرماتے اور جسم انور کے سامنے کے حصے پر۔ تین مرتبہ ایسا ہی کرتے۔

تلاوت قرآن کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول

اور لیث بن سعد نے کہا۔

محمد بن ابراہیم نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ رات کے وقت سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے اور نزدیک ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا۔ یہ دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر سہ بارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پھر تو یہ رک گئے کیونکہ ان کا صاحبزادہ یحییٰ گھوڑے کے قریب سویا ہوا تھا۔ لہٰذا انہیں خطرہ ہوا کہ گھوڑا انہیں اسے کچل نہ دے۔ جب وہ لڑکے کو ہٹا چکے تو آسمان کی جانب دیکھا لیکن وہ نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابن حضیر! پڑھو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ یحییٰ کو کچل نہ دے جو قریب ہی سویا ہوا تھا۔ لہٰذا میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس جا کر اسے ہٹایا۔ پھر میں نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں نور فشاں تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ فرمایا تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا، وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے قریب آتے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ بھی واضح طور پر ان کا مشاہدہ کر لیتے۔ اس حدیث کو ابن الہاد نے عبداللہ بن خباب سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے اور انہوں

اللہ علیہ وسلم إلا ما بين الدفتين۔

١١۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عبد العزيز بن رفيع قال دخلت أنا وشداد بن معقل على ابن عباس فقال له شداد بن معقل أترك النبي صلى الله عليه وسلم من شيء قال ما ترك إلا ما بين الدفتين قال ودخلنا على محمد بن الحنفية فسألناه فقال ما ترك إلا ما بين الدفتين۔

باب فضل القرآن على سائر الكلام۔

١٢۔ حدثنا هدبة بن خالد أبو خالد حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا أنس عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل الذي يقرأ القرآن كالأترجة طعمها طيب وريحها طيب والذي لا يقرأ القرآن كالتمرة طعمها طيب ولا ريح لها ومثل الفاجر الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل الفاجر الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها۔

١٣۔ حدثنا مسدد عن يحيى عن سفيان حدثني عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنما أجلكم في أجل من خلا من الأمم كما بين صلاة العصر ومغرب الشمس ومثلكم ومثل اليهود والنصارى كمثل رجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي إلى نصف النهار على قيراط فعملت اليهود فقال من يعمل لي من نصف النهار إلى العصر فعملت النصارى ثم أنتم تعملون من العصر إلى المغرب بقيراطين قيراطين قالوا نحن أكثر عملا وأقل عطاء قال هل ظلمتكم

جس نے بیان کیا کہ حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

عبد العزیز بن رفیع کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل یہ دونوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے پس شداد بن معقل نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز چھوڑی؟ انہوں نے فرمایا جو کچھ قرآن کریم کی صورت میں ہے اس کے سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم امام محمد بن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید کے سوا حضور نے اور کچھ نہیں چھوڑا۔

قرآن کی ہر کلام پر فضیلت۔

حضرت انس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی۔ اور جو مومن قرآن مجید نہ پڑھے وہ کھجور کے مانند ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو بدکار قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ ریحان کی طرح ہے کہ خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس بدعمل کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تمہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی اس میں نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ ایسا ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقت اور تمہاری یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ تم میں سے کون ہے جو ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک میرے لیے کام کرے؟ پس اس وقت یہودیوں نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا۔ کون ہے جو مجھ سے ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے عصر تک میرا کام کرے؟ پس اس وقت نصاریٰ نے کام کیا۔ اس کے بعد عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر تم کام کر رہے ہو۔ اس پر (یہود و نصاریٰ) نے کہا۔ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری ان کی نسبت بہت کم لی ہے۔ مالک نے فرمایا۔

وَمِنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوْا بِهَا وَلَمْ يُوْصِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهُ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهٖ۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيْرُهُ يَسْتَغْنِيْ بِهٖ۔

بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

کیا جو تمہارا حق تھا میں نے تمہیں اس سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

قرآن کے مطابق وصیت کرنا۔

حضرت طلحہ بن مصرف نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، نہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ پھر لوگوں کو وصیت کا حکم دیا گیا ہے یہ کس طرح فرض ہوا جبکہ آپ نے وصیت ہی نہ فرمائی۔ انھوں نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر

جو قرآن پر اکتفا نہ کرے۔

ارشادِ ربانی ہے: کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں کہ ہم نے تمہارے اوپر وہ کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اتنی توجہ کیساتھ کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا اپنے نبی سیدنا احمد مصطفیٰ کی جانب توجہ فرماتا ہے جبکہ وہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ان (حضرت ابوہریرہ) کے ایک دوست نے کہا کہ اس سے ان کی مراد بآواز بلند پڑھنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنی توجہ کے ساتھ تمہارے نبی کے قرآن پڑھنے کی سماعت فرماتا ہے۔ سفیان بن عیینہ راوی نے یتغنی کی تفسیر میں کہا ہے کہ جس کے باعث آدمی دوسری چیزوں سے بے پرواہ ہو جائے۔

قاریٔ قرآن پر غبطہ (رشک) کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور اس کے ساتھ وہ راتوں کو قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے رات دن راہِ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

۹۰ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سکھایا پس وہ رات کے وقت اور دن میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے پس اس کا ہمسایہ سن کر کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ پس کوئی آدمی (اسے دیکھ کر) کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے۔

بَابٌ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

بہتر مسلمان وہ جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔

۹۱ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبدالرحمن سلمی حضرت عثمان کے دور خلافت سے حجاج کے زمانہ تک لوگوں کو قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ ابو عبدالرحمن نے فرمایا اسی حدیث نے مجھے اس جگہ قرآن مجید پڑھانے کے لیے بٹھا رکھا ہے۔

۹۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

ف: قرآن مجید تمام کتابوں کا سردار ہے جس کے اندر تمام دینی اور دنیاوی علوم موجود ہیں۔ یہ انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر رشد و ہدایت کا سامان فراہم کرتا ہے اور اپنے دامن میں انسانوں کی ترقی و کامرانی کے راز لیے ہوئے ہے۔ جب مسلمانوں نے اس ہدایت پر پوری طرح عمل کیا تو پوری دنیا پر چھا گئے۔ اس وقت کی عظیم سلطنتیں کسریٰ و قیصر کی تھیں، لیکن صحابہ کرام نے قیصر و کسریٰ کی طاقت کا طلسم توڑ دیا۔ ان کے تخت و تاج کو خاک میں ملا دیا اور ان کے علاقوں، شہروں اور قلعوں کو یکے بعد دیگرے فتح کر کے پوری دنیا میں کلمہ حق کو سربلند کر دیا۔ کفر کو مغلوب اور سرنگوں کر دیا۔ یہاں تک کہ کافروں اور غیر مسلموں کی ہر بڑی سے بڑی طاقت پناہ گاہ و [illegible] اور سر چھپانے کے لیے جگہ تلاش کرتی پھر رہی تھی۔

مسلمانوں کے پاس اس وقت دنیاوی ساز و سامان کی بہت ہی قلت تھی۔ دولت ان کے پاس بالکل نہیں تھی جبکہ غیر مسلموں کے پاس [illegible]

ساز و سامان اور دولت کی فراوانی تھی ان کے باوجود نتیجہ برعکس برآمد ہوا۔ بڑے ساز و سامان والوں پر وہ مسلمان غالب ہوتے چلے گئے جن کے پاس برائے نام ساز و سامان تھا۔ اس کامیابی کی وجہ مسلمانوں کے ایمان کی قوت تھی جس کا مقابلہ کسی دوسری طاقت و قوت کے بس کی بات نہیں ہے۔ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ان کے ایمان کی قوت کے اندر پنہاں ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے :۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ (۳ : ۱۳۹)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ کیونکہ تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

غیر مسلموں نے بھی یہ پوری طرح جان لیا تھا کہ مسلمان جب تک ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں گے ان پر کوئی دوسری طاقت غالب نہیں آسکے گی۔ اسی لیے برٹش گورنمنٹ نے اپنے دورِ اقتدار میں مسلمانوں کے اندر سے بعض ایسے علماء خریدے جو چند ایسی باتوں کی تشہیر کر دیں جن کے ماننے والے اپنے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں۔ چنانچہ انہیں بعض ایسے لوگ مل گئے جنہوں نے اللہ جل شانہٗ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بعض ایسے کلمات اپنی کتابوں میں لکھے ہیں جن کو زبان یا نوکِ قلم پر لانے کی غیر مسلم بھی کبھی جرأت نہیں کر سکتے۔ غضب تو یہ ہے کہ انہی ایمان سوز کلمات و عبارتوں کو ان کتابوں سے خارج کرنے کی بجائے انہیں بالکل درست قرار دینے اور عین اسلامی منوانے پر اسی وقت سے پورا زور لگایا جا رہا ہے اور ان سراسر نازیبا عبارتوں کے مصنفین کو پوری شدت سے بڑے اونچے پایے کے بزرگ منوانے پر زبان و قلم کی طاقتیں لگی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں یہ تحریک اور ایمان کے خلاف محاذ آرائی پورے شباب کو پہنچی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا پاکستان اسی فتنے کو پروان چڑھانے کے لیے بنایا گیا تھا کیونکہ فضائی کتب کے ذریعے بھی ان دشمنانِ دین و ایمان کو اسلام کے محافظ مسلمانوں کے خیرخواہ اور بہت بڑے بزرگ بتایا جا رہا ہے۔

جاننے کی ضرورت ہے کہ جب خود مسلمان کہلانے والے ایمان کے گلے پر چھری پھیر رہے ہوں۔ اسلام کا کلمہ پڑھنے والوں کو ایمان کی دولت سے محروم کر رہے ہوں تو ایمان کی برکتیں کہاں سے حاصل ہوں گی؟ تقریباً ایسا ہی کچھ ہر اسلامی ملک میں ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے ہر ملک میں غیر مسلموں نے ایسے ہی ایمان سوز فتنے کھڑے کیے۔ کیا ملتِ اسلامیہ کے بہی خواہوں کو یہ نقصان نظر نہیں آتا؟ ——— کیا یہ نقصان آپ کی نظر میں نقصان نہیں؟ کیا یہ فرقہ وارانہ کھیل ہے؟ جی نہیں! یہ غیر مسلموں کی وہ سازش ہے جس کے ذریعے انہوں نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا پروگرام بنایا تھا کہ یہ مسلمان بے شک کہلاتے رہیں لیکن ایمان کی دولت سے ان کے سینے محروم ہو جائیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے نہیں بلکہ ایمان کی طاقت سے خائف ہیں اور خائف رہیں گے۔ جب یہ ایمان کی دولت سے مالا مال تھے تو کافروں اور غیر مسلموں کو انہوں نے اپنے پیروں کے نیچے دبایا ہوا تھا۔ غیر مسلموں کے فیصلے ان کی نوکِ شمشیر سے ہوا کرتے تھے۔ آج جبکہ کتنے ہی مسلمان کہلانے والے قرآنی تعلیمات سے انحراف کر بیٹھے، خود ایمان کو برباد کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، عظمتِ خداوندی اور شانِ مصطفوی پر حملہ آور ہیں تو غیر مسلموں نے مسلمان کہلانے والوں کو اپنے شکنجوں میں جکڑا ہوا ہے۔ شاعرِ مشرق نے بھی تو یہی بتایا تھا :۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

قرآن کریم نے ہدایت فرمائی ہے کہ نجات کے لیے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے۔ غیر مسلموں نے جہاں مسلمانوں میں سے ایمان کے دشمن کھڑے کیے وہاں بڑی چابکدستی سے ان کے اعمال کو بھی بدل کر رکھ دیا کہ قرآن مجید کی تعلیمات سے مسلمانوں کو کافی بڑی حد تک منحرف کر دیا۔ آج [illegible] جب مسلمان ساز و سامان [illegible] ہو کر رہ گئے ہیں۔ آج بد اعمالی اور بد اخلاقی میں مسلمان کہلانے والے تمام قوموں سے آگے ہیں۔ خرابیاں ان میں جڑ پکڑ گئی ہیں اور قوم کے

۱؎ یہی وجہ ہے کہ پڑھنے والوں میں سے کسی اسلامی ملک میں بھی کوئی ایسا خوش نصیب نہیں اٹھتا جو کسی بھی ملک میں مسلمانوں کی اصلاح کر کے دکھائے اور دوسرے اسلامی ملکوں کے لیے بھی مثال کا کام دے۔ گویا وہ اس انداز سے مسلمانوں کو قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے آگے بڑھتے گویا تو میدان ہی ہے۔ لیکن کلام الٰہی پر ایمان رکھنے والوں میں سے کوئی ایسا مرد میدان نہیں اٹھا جو دنیا کے مسلمان کہلانے والوں کو بتلائے کہ اللہ کے کلام معجز نظام پر ایمان کس طرح لایا جاتا ہے۔ سمجھائے کہ قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا کیا چیز ہے۔ وہ معلوم کرے۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

حدثنا عمرو بن عون ثنا حماد عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال اتت النبي صلى الله عليه وسلم امرأة فقالت انها قد وهبت نفسها لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم فقال ما لي في النساء من حاجة فقال رجل زوجنيها قال اعطها ثوبا قال لا اجد قال اعطها ولو خاتما من حديد فاعتل له فقال ما معك من القرآن قال كذا وكذا قال فقد زوجتكها بما معك من القرآن۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنی جان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا اسے کپڑا دے دو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے تو میسر نہیں۔ فرمایا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ اس نے اپنی معذوری ظاہر کی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن کریم آتا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں فلاں قرآن کریم زبانی یاد کرتا۔

باب القراءة عن ظهر القلب۔

حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن ابي حازم عن سهل بن سعد ان امرأة جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله جئت لاهب لك نفسي فنظر اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد النظر اليها وصوبه ثم طأطأ رأسه فلما رأت المرأة انه لم يقض فيها شيئا جلست فقام رجل من اصحابه فقال يا رسول الله ان لم يكن لك بها حاجة فزوجنيها فقال هل عندك من شيء فقال لا والله يا رسول الله قال اذهب الى اهلك فانظر هل تجد شيئا فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں آپ کی بارگاہ اقدس میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی جان کو آپ کے لیے پیش کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب نظر فرمائی اور اوپر سے نیچے تک اسے دیکھ کر سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ خدا کی قسم! کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا۔ اپنے گھر والوں کے

مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي

پاس جا کر دیکھو کیا تمہیں کوئی چیز ملتی ہے۔ وہ گئے اور جب لوٹے تو عرض گزار ہوئے خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا، پھر دیکھو خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گئے اور جب واپس لوٹے تو عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، البتہ یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ (اس شخص نے کہا) نصف (تہبند) اس عورت کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہارے تہبند کا کیا بنے گی؟ اگر تم اسے باندھو تو عورت کے لیے ذرا بھی نہیں بچے گا اور اگر یہ عورت اسے باندھے تو اس میں سے تمہارے لیے ذرا بھی نہیں رہے گا۔ پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر آپ کی مقدس مجلس میں بیٹھا رہا، پھر وہ اٹھ کر جانے لگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے حکم فرمایا اسے بلایا گیا۔ جب وہ شخص حاضر خدمت ہوا تو آپ نے

قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھنے والے آدمی کی مثال اونٹوں کے مالک جیسی ہے جو بندھے ہوئے ہوں۔ اگر ان کی نگرانی کرے گا تو ٹھہرے رہیں گے اور اگر انہیں کھول دے گا تو چلے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں تو ایسا کہنا برا ہے بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں اور قرآن کریم کو خوب پڑھا کرو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے نکل کر بھاگتے ہیں جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

عثمان نے جریر سے انہوں نے منصور سے مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے — نیز بشر نے ابن المبارک سے اور انہوں نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی — نیز اس کو ابن جریج نے عبدہ سے، شقیق سے، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور انہوں نے نبی کریم سے سنا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ بھاگ

جلد سوم [illegible] فرمایا جاؤ میں نے تمہارا [illegible] قرآن [illegible] ہونے کے باعث

يوم لهو أشد تفصيا من الإبل في عقلها۔

باب القراءة على الدابة۔

۲۷ ۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني أبو إياس قال سمعت عبد الله بن مغفل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة وهو يقرأ على راحلته سورة الفتح۔

باب تعليم الصبيان القرآن۔

۲۸ ۔ حدثني موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير قال إن الذي تدعونه المفصل هو المحكم قال وقال ابن عباس توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا ابن عشر سنين وقد قرأت المحكم۔

۲۹ ۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا هشيم أخبرنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس جمعت المحكم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له وما المحكم قال المفصل۔

باب نسيان القرآن وهل يقول نسيت آية كذا وكذا وقول الله تعالى سنقرئك فلا تنسى إلا ما شاء الله۔

۳۰ ۔ حدثنا ربيع بن يحيى حدثنا زائدة حدثنا هشام عن عروة عن عائشة قالت سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يقرأ في المسجد فقال يرحمه الله لقد أذكرني كذا وكذا آية من سورة كذا۔

۳۱ ۔ حدثنا محمد بن عبيد بن ميمون حدثنا عيسى عن هشام وقال أسقطتهن من سورة كذا۔ تابعه علي بن مسهر وعبدة عن هشام۔

۳۲ ۔ حدثنا أحمد بن أبي رجاء حدثنا أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة

کہ بھاگ جانے میں اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے۔

سواری پر تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بچوں کو قرآن مجید سکھانا۔

ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ قرآن کریم کے جس حصے کو تم مفصل کہتے ہو وہ محکم ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے کے اندر محکم سورتوں کو میں یاد کر چکا تھا۔ پس ان سے کہا گیا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جن کو مفصل کہا جاتا ہے۔

قرآن پڑھ کر بھول جانا۔

کیا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں۔ ارشاد ربانی ہے
عنقریب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہیں بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد کروا دیں۔

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ، ہشام فرماتے ہیں کہ فلاں سورت سے جو مجھ سے رہ گئی تھیں — اسی طرح علی بن مسہر، عبدہ نے ہشام سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رات کے وقت

قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُوْرَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدِهِمْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَاْسًا اَنْ يَقُوْلَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةُ كَذَا وَكَذَا۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيْثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَاِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَاَنِي هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْدُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ

قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بے شک اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں جو فلاں فلاں سورتوں کی ہیں یاد کروا دی ہیں جو مجھے بھلا دی گئی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں۔

سورۃ البقرہ وغیرہ کہنا اور یوں کہنا فلاں سورت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے تو وہ اس کے لیے کفایت کریں گی یعنی رات بھر اس کی حفاظت کے لیے کافی ہیں۔

مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری دونوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے ان کی قرأت کو غور سے سنا تو وہ اس کے اکثر حروف اس طرح پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز پڑھتے ہوئے انہیں پکڑ لیتا لیکن میں نے سلام پھیرنے تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں چادر ڈال کر کہا۔ میں نے جو تم سے سنا یہ سورت اس طرح تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ پس میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت تو مجھے بھی پڑھائی ہے۔ لہٰذا میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے طریقے

القرآن على حروف لم تقرئنيها وإنك أقرأتني سورة
الفرقان فقال يا هشام اقرأها فقرأها القراءة التي
سمعته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا
أنزلت ثم قال اقرأ يا عمر فقرأتها التي أقرأنيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن القرآن أنزل على
سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه۔

۱۳۴۳۔ حدثنا بشر بن آدم أخبرنا علي بن مسهر
أخبرنا هشام عن أبيه عن عائشة قالت سمع
النبي صلى الله عليه وسلم قارئا يقرأ من الليل في
المسجد فقال يرحمه الله لقد أذكرني كذا وكذا
آية أسقطتها من سورة كذا وكذا۔

باب الترتيل في القراءة وقوله تعالى ورتل القرآن ترتيلا وقوله وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث وما يكره أن يهذ كهذ الشعر يفرق يفصل قال ابن عباس فرقناه فصلناه۔

۱۳۴۴۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا مهدي بن ميمون حدثنا واصل عن أبي وائل عن عبد الله قال غدونا على عبد الله فقال رجل قرأت المفصل البارحة فقال هذا كهذ الشعر إنا قد سمعنا القراءة وإني لأحفظ القرناء التي كان يقرأ بهن النبي صلى الله عليه وسلم ثماني عشرة سورة من المفصل وسورتين من آل حم۔

۱۳۴۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن موسى بن أبي عائشة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله لا تحرك به لسانك لتعجل به قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا نزل جبريل بالوحي وكان مما يحرك به لسانه

سے پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ سورۃ الفرقان آپ نے مجھے بھی پڑھائی ہے۔
آپ نے فرمایا: اے ہشام! اسے سورۃ الفرقان کو پڑھو۔ پس انہوں نے اسی
طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم پڑھو۔ تو جیسے
جس طرح آپ نے پڑھائی تھی میں نے اسی طرح پڑھ دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قرآن مجید سات قراءتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا جو
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے رات کے وقت ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا
تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ فلاں فلاں سورتوں کی فلاں
فلاں آیتیں جو میرے ذہن سے نکل گئی تھیں اس نے مجھے یاد
کروا دیں۔

قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ ارشاد ربانی ہے: "اور قرآن کو
خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔" نیز فرمایا ہے: "اور قرآن ہم نے جدا جدا
کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو" اور شعر کی طرح اسے
جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ یفرق جدا جدا کرنا۔ ابن عباس کا
قول ہے: فرقناہ ہم نے اسے جدا جدا کیا۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کے وقت ہم حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص
نے کہا کہ آج رات میں نے تمام مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ انہوں نے
فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ ہم نے حضور قرآن
مجید پڑھتے سنا ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کون کون سی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے جو کہ
اٹھارہ سورتیں مفصل کی اور دو حٰم کی ہیں۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
ارشاد باری تعالیٰ "لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ" کی تفسیر میں
فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل
وحی نازل کرتے تو آپ اپنی زبان مبارک اور ہونٹوں کو حرکت
دیا کرتے تھے کیونکہ یاد کرنے سے آپ کو تنگی ہوتی تھی جو

وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ۔

باب ۲۱ مَدِّ الْقِرَاءَةِ۔

۳۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

۴۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ۔

باب ۲۲ التَّرْجِيعِ۔

۴۱ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

باب ۲۳ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ۔

۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ

کرہی نظر آتی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو (آیت ۱۶ تا ۱۸) یعنی جب ہم اس کو نازل کریں تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کروانا ہمارے ذمہ ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا بیشک یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تمہاری زبان سے بیان کروا دیں۔ وہ فرماتے

تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی تو بسم اللہ کو لمبا کیا، الرحمن کو لمبا کیا اور الرحیم کو لمبا کیا۔

نرم آواز سے تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہی تھی اور آپ سورۃ الفتح کی یا سورۃ الفتح سے تلاوت کر رہے تھے۔ آپ کا پڑھنا نرم آواز میں تھا اور ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

خوش الحانی سے تلاوت کرنا۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے ابو موسیٰ! بے شک تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مرحمت فرمائی گئی

[illegible]

أُمَّتِكَ مِثْلَهَا مِنْ ثَلَاثٍ وَمِثْلَهَا وَاللّٰهُ

باب ۳۴ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

۴۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قُلْتُ آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔

باب ۳۵ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ۔

۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى أَتَيْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

باب ۳۶ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

باب

دوسرے کی زبانی قرآن سننے کو پسند کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں پڑھوں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ بے شک مجھے پسند ہے کہ دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

قاری سے کہنا کہ بس کافی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ وہ آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا: ہاں۔ لہٰذا میں نے سورۃ النساء پڑھی حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: "تو کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں" (آیت ۴۱) تو ارشاد فرمایا: بس کرو، اب تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ میں حضور کی جانب متوجہ ہوا۔

قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کرے

ارشاد ربانی ہے: سو پڑھو جتنا اس میں سے آسان ہو۔

سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے فرمایا کہ جب میں نے اس بات میں غور کیا کہ ایک آدمی کو کم از کم کتنا قرآن مجید کافی ہے تو مجھے تین آیتوں سے کم کوئی سورت نہ ملی تو میں نے کہا کہ کوئی تین آیتوں سے کم نہ پڑھے — علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ پس انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے رات کے وقت سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں تو یہ اس کے لیے کفایت کریں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے

مُغِيرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِي بِهِ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ۔

۴۷ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسِبُنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ

والد نے ایک حسب و نسب والی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا تو وہ اپنی بہو کے حال چال دریافت کرتے رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس سے اس کے خاوند یعنی میرے متعلق پوچھا تو اس نے کہا۔ وہ آدمی تو بہت اچھے ہیں مگر جب سے ہم آئے ہیں آج تک میرے بستر پر اپنے قدم نہیں رکھے اور میرے نزدیک بھی نہیں پھٹکے۔ جب زیادہ دن ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے مجھ پاس بھیجو۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ روزانہ۔ فرمایا۔ قرآن کریم کیسے ختم کرتے ہو؟ عرض گزار ہوا۔ ہر رات میں ختم کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا۔ ہر جمعہ (ہفتے) کے دوران تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض پرداز ہوا کہ اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ داؤدی روزے رکھا کرو جو سب سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن افطار کیا کرو اور سات راتوں کے اندر قرآن کریم ایک مرتبہ ختم کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنے کسی گھر والے کو قرآن کریم کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے جو رات میں پڑھا کرتے تھے تاکہ رات کے وقت پڑھنا آسان ہو جائے اور جب طاقت حاصل کرنا چاہتے تو چند روز افطار کرتے اور پھر حساب کرکے اتنے ہی دنوں کے روزے پورے کر دیتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا تھا اس میں سے کوئی چیز رہ جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے تین دن میں، بعض نے پانچ دن میں اور اکثر نے سات دن میں ختم کرنے کے متعلق فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ "تم کتنے عرصے میں قرآن کریم پڑھتے ہو؟" — دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات دن میں قرآن کریم پڑھ لیا کرو

فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ۔

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔

بَابُ مَنْ رَاءَى بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ فَخَرَ بِهِ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ

لیکن اس سے زیادہ نہ پڑھا کرو۔

تلاوت کرتے وقت رونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرہ کے واسطے سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — مسدد، یحییٰ، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے ابراہیم، ان کے والد ابو الضحیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میں حضور کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حسب حکم میں نے سورۂ النساء پڑھی، یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچا، تو کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں۔ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اب ٹھہر جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا — مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل تو آپ پر ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔

دکھانے کے لیے تلاوت کرنا یا کمانے کے لیے یا فخریہ پڑھنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر کے کچے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے۔ ان کی زبان پر سید الکونین کی حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گے۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ

فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ان کو قتل کرنے والا قیامت کے روز ثواب پائے گا۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ اپنی نمازوں کو تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہے۔

ف: حدیث ۵۰ اور ۵۱ کے اندر جن لوگوں کا بیان ہے یہ ذو الخویصرہ کی امت ہے جس کا نام حرقوص بن زہیر تھا اور وہ تمیمی قبیلہ کا رہنے والا تھا ان لوگوں کا ذکر الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اس جلد کی حدیث ۹۵، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۲۳۸۲ اور ۲۴۰۰ میں بھی وارد ہوا ہے۔ حدیث ۱۸۲۴ کے اندر ہے کہ آیت:-

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ۔ (۹:۵۸)

اور اُن میں کوئی وہ ہے جو صدقہ بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔

اسی ذو الخویصرہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس نے حضور سے حدیث ۱۰۹۵ کے مطابق یا رسول اللہ اعدل کہا تھا۔ حدیث ۱۸۲۲ کے مطابق کہا تھا:- اِعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اور حدیث ۲۳۸۲ کے مطابق اس نے حضور سے کہا تھا: يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ۔ یعنی اے محمد! اللہ سے ڈرو —— کتنی بیباک سوچ تھی اس کی! —— کیا ایمان حضور نظر تھا اس کا! —— کتنی بے باک گفتگو تھی اس کی! —— تعظیم شان رسالت سے وہ کس درجہ محروم تھا! —— ادب و احترام کے تقاضوں سے وہ کتنا ناآشنا تھا! —— جانے غور ہے کہ کلمہ گو ہو کر مسلمان کہلا کر وہ ایمان کے تقاضے پورے کر رہا تھا یا کفر کے؟ غلامان رسول کے نقش قدم پر چل رہا تھا یا دشمنان رسول کے؟ اس کا سینہ اللہ کے محبوب کی محبت سے لبریز تھا یا گستاخی سے؟ وہ بارگاہ رسالت کے ادب و احترام کا پیکر تھا یا توہین و تنقیص کا مجسمہ؟ صحابہ کرام اُس کی اس گفتگو سے خوش ہوئے یا مارے غیظ و غضب کے اُن کے سینے پھٹنے لگے تھے؟

جو کچھ اُس روز ہوا وہی آج بھی ہو رہا ہے —— جس طرح پہلے اس روز ذو الخویصرہ کی جسارت اور گستاخی شان رسالت پر سینے پھٹے اُسی طرح آج بھی پھٹ رہے ہیں —— فرق صرف یہ ہے کہ اُس وقت گستاخان رسول چند تھے اور آج بے شمار —— اُس وقت منہ چھپاتے تھے آج آنکھیں دکھاتے ہیں —— اُس وقت چھپے رہتے تھے اور آج دندنا رہے ہیں —— اُن کا پہلا خفیہ مرکز مسجد ضرار تھی جس کی بربادی کے بعد مدینہ میں مرکز قائم ہوا لیکن آج ان کے مراکز کا کوئی شمار ہی نہیں ہے —— بے خبر

آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ہر مسلمان اپنے نبی کا ادب کرتا ہے خواہ وہ عالم ہو یا نہ ہو۔ یہ لوگ اپنے نبی کے نہ صرف بے ادب بلکہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ کر گستاخ ہیں لیکن اس کے باوجود اتنی ترقی کیوں کر گئے ہیں؟ —— ہر ملک میں کیوں اتنے پھلے پھولے ہیں؟ —— ہر خطے اور علاقے میں اہل حق سے کیوں یہ آگے آگے نظر آتے ہیں؟ —— سوچنے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ اہل اسلام کا یہ طبقہ غیر مسلموں کے لیے پرلے درجہ کی جنس ہے۔ غیر مسلم طاقتیں اپنی اسلام دشمنی کے باعث انہیں سر آنکھوں پر جگہ دیتی ہیں کیونکہ ان کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کا کام لیتے ہیں۔ غیر مسلم مسلمانوں سے خائف نہیں بلکہ ان کی ایمانی قوت سے خائف ہیں کیونکہ ان کی قوت ایمانی کے مقابلے پر ان کی پیش نہیں جاتی۔ ان کی مادی کثرت اور ساز و سامان کی فراوانی بھی انہیں تباہی اور ذلت سے نہیں بچا سکتی۔ اس کے برعکس اگر مسلمانوں کے پاس ایمان کی قوت موجود ہے تو انہیں کوئی طاقت اور کوئی ساز و سامان مغلوب نہیں کر سکتا۔ ایمان تو اللہ اور رسول کی محبت ہی کا تو نام ہے۔ جب رسول پر بات بات پر اعتراض کیے رسول کی شان کے منکر ہو گئے، خدا نے رسول کو جو مقام دیا اس کا انکار کر بیٹھے اور رسول کو اپنی برابری کا مقام تجویز کرنے لگے تو دعا پر ایسا یہ اللہ اور رسول پر اللہ اور رسول سے محبت کہاں سے میسر آ سکے گی۔ جن کی زبان تو اعتراض کے لیے کھلی ہوئی ہیں۔ اعتراض کے لیے تو نفرت اور عداوت کی زبان کھلتی ہے جب اللہ اور رسول سے عداوت ہو گئی تو ایمان کہاں رہتا ہے۔

اگرچہ ایسے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہوتا ہے وہ رسول کے خلاف اپنی زبان درازی کو ترجیح دیتا تھا سمجھتے ہیں اسی نظریے کے باعث ان کا پیر و مرشد کیا اللہ ہی کے باعث اس کے گھر میں بتوں کو طوق پہنا رکھا تھا جادو سے گویا توحید ہی چاہنے پانے کا متلاشی تھا لیکن نبی کی توہین کرنے پر کیا جادو ان کے کوئی فائدہ دیا؟ نبی کی توہین کی وجہ گستاخی کرنے پر سارے جادو گستاخ کے منہ پر پھینک کر مار دی جاتی ہیں۔ ہرگز ہرگز ایسے گستاخ کو اپنے دین و مذہب کی محبت کا جذبہ اعظم بنا سکتے ہیں۔ ان کی عبادتیں انہیں کیا فائدہ پہنچا سکیں گی کیا وہ بارگاہ خداوندی میں قبولیت کا شرف حاصل کر پائیں گی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی امتیازی عبادت گزاری کا ذکر کرتے ہوئے اس وقت کے اہل اسلام یعنی حضرات صحابہ کرام سے فرمایا تھا: —— "تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے پر اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے پر حقیر جانو گے۔ یہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا۔" —— یہ مضمون متعدد حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ اس میں تین باتیں خاص طور پر قابل توجہ ہیں یعنی:۔

۱۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔

۲۔ اصل اسلام کی طرف کبھی واپس نہیں آئیں گے بلکہ اپنے جعلی اسلام ہی کو اصل اسلام منوانے پر اپنی توانائیاں صرف کرتے رہیں گے۔

۳۔ وہ اصل مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پھلنے پھولنے کی ایک وجہ تو یہ ہو گی کہ یہ اصل مسلمانوں کی نسبت زیادہ عبادت گزار ہوں گے جس کے باعث بے علم مسلمان انہیں دین کے اصلی علمبردار جان کر ان کے ساتھ ہوتے چلے جائیں گے۔ ان کی ترقی اور قوت کی دوسری وجہ غیر مسلموں کی حمایت و اعانت ہو گی جس کے باعث انہیں ہر ملک میں پیر جمانے اور روز پھلنے پھولنے کے مواقع ملتے رہیں گے۔ متحدہ ہندوستان پر جب انگریزوں کی حکومت تھی تو برٹش گورنمنٹ نے اس فرقہ کی دہلی میں تخم ریزی کی اور یہاں حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی کے ... لیتے تھے کہ جملہ مذاہب

بریلوی کہتے ہیں اور ان کے علاوہ حنفیوں میں ملک کے برابر شیعہ حضرات رہتے۔ باقی جتنے فرقے نظر آ رہے ہیں یہ برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی کے ناپاک ثمرات ہیں جنہیں آج کل پاک و ہند میں بعض لوگ جنت کے میوے شمار کرنے لگے ہیں حالانکہ قیام پاکستان سے پہلے ان کے کرتا دھرتا حضرات برٹش گورنمنٹ کو پروردگار مان کر اس کے حضور میں سر بسجود رہتے تھے اور جب ہندوؤں میں ہر لحاظ سے جان پڑ گئی تو ان کے اکثر بزرگ برلا اور ٹاٹا کی تجوریوں سے بھیک لینے کی خاطر اپنے جاتا تھا گاندھی کے پجاری بن گئے اور تحریک پاکستان کی مخالفت میں ان حضرات نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا دیا بلکہ اپنے گاندھی جی مہاراج کی لنگوٹی تک کا زور لگا دیا مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنا سارا وقت ہندوؤں کے پیچھے میں ڈال دیا ان کے صرف دو تین مولوی قیام پاکستان کے حامی ہو سکے ورنہ باقی سارے کے سارے کانگرس میں شامل ہو کر گاندھی کی آندھی میں اڑتے پھر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے آمین

۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو صاحب ایمان قرآن کریم پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے۔ جو مومن قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے لیکن اس کے مطابق عمل کرے گویا وہ کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ منافق جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (تمہ) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا یا خراب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی ہے

دلی رغبت سے تلاوت کرنا۔

بَابُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ

۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم اس وقت تک پڑھا کرو جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا چھوڑ دیا کرو۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کیا کرو جب تک تمہارا دل چاہے اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا بند کر کے کھڑے ہو جایا کرو۔ اسی طرح حارث بن عبید، سعید بن زید نے ابو عمران سے روایت کی ہے لیکن یہ مرفوعاً نہیں ہے۔ حماد بن سلمہ، ابان، غندر، شعبہ، ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ ابن عون، ابو عمران، عبد اللہ بن صامت سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

الصامت عن عمر قوله وجندب أصح وأكثر۔

۵۰۶۲ ـ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عبد الملك بن ميسرة عن النزال بن سبرة عن عبد الله أنه سمع رجلا يقرأ آية سمع النبي صلى الله عليه وسلم خلافها فأخذت بيده فانطلقت به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كلاكما محسن فاقرءا أكبر علمي قال فإن من كان قبلكم اختلفوا فأهلكهم۔

كتاب النكاح

بسم الله الرحمن الرحيم

باب الترغيب في النكاح لقوله تعالى فانكحوا ما طاب لكم من النساء۔

۵۰۶۳ ـ حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر أخبرنا حميد بن أبي حميد الطويل أنه سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم فلما أخبروا كأنهم تقالوها فقالوا وأين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال أحدهم أما أنا فإني أصلي الليل أبدا وقال آخر أنا أصوم الدهر ولا أفطر وقال آخر أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني۔

۵۰۶۴ ـ حدثنا علي سمع حسان بن إبراهيم عن يونس بن يزيد عن الزهري قال أخبرني عروة أنه

[illegible] ہے لیکن حضرت جندب کی روایت زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔

نزال بن سبرہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو ایک آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا۔ ارشاد ہوا کہ تم دونوں ہی درست پڑھتے ہو اور دونوں کا پڑھنا میرے مطابق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

کتاب النکاح

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نکاح کی ترغیب۔

ارشاد باری ہے۔ تو نکاح کرو جو تمہیں عورتوں سے پسند آئیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کے نزدیک آئے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں۔ جب انہیں مطلع کیا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم کہاں ہیں کہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت دیکھنے لگے کہ ان کے تو اگلے پچھلے گناہ (اگر اس کا کوئی وجود ہو تو) معاف فرما دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا اور کبھی ایک روز کا روزہ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا ایسا کہا ہے۔ سن لو خدا کی قسم میں تمہاری نسبت خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اس سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں لیکن روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں۔

عروہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس فرمان باری تعالیٰ کے متعلق پوچھا۔ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے

قَالَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَوَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔ پھر اگر ڈر ہو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو (سورۃ النساء آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اے بھانجے! جو یتیم لڑکی اپنے ولی کی تحویل میں ہو اور وہ اس کے مال و جمال کے باعث اس کی رغبت رکھتا ہو، پھر وہ چاہے کہ تھوڑے سے مہر کے بدلے اس سے نکاح کر لے، تو اس آیت میں ان کے ساتھ اس طرح نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ ان کے سوا

نکاح کس کے لیے ضروری ہے

حضور کا ارشاد ہے کہ جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ کیا وہ بھی نکاح کرے جس کو عورت کی حاجت نہ ہو!

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ منیٰ کے مقام پر ان کی ملاقات حضرت عثمان سے ہوئی اور انہوں نے کہا۔ اے ابو عبدالرحمان! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ چنانچہ دونوں حضرات تنہائی میں چلے گئے تو حضرت عثمان نے کہا۔ اے ابو عبدالرحمن! کیا آپ کی شادی میں ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دوں کہ گزشتہ زندگی میں تازہ ہو جائے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے دیکھا کہ انہیں اس بات کے سوا مجھ سے کوئی اور کام نہیں تو میری جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اے علقمہ! پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا، تو وہ کہہ رہے تھے جبکہ آپ نے کہا اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے متعلق فرمایا ہے کہ اے جوانو! تم میں سے جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے ضرور نکاح کرنا چاہیے اور جو طاقت نہ رکھے تو اس پر روزہ ہے

نکاح کی طاقت نہ رکھنے والا روزے رکھے

عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم چند تہی دست نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اے نوجوانو! جو تم میں سے عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لیے روزے ہیں کیونکہ یہ جنسی خواہش کو کم کرتے ہیں۔

بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

کئی بیویاں رکھنا۔

١٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ۔

عطاء کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ سرف کے مقام پر حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازے پر حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب آپ حضرات ان کا جنازہ اٹھائیں تو انہیں ہلانے جلانے سے پرہیز کرنا اور جنازہ آہستہ آہستہ چلانا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات بقید حیات تھیں، جن میں سے آٹھ کی باریاں مقرر تھیں اور ایک حضرت سودہ کی باری مقرر نہ تھی کیونکہ انہوں نے خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔

١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ تعداد میں نو تھیں — خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا کہ شادی کر لو کیونکہ اس امت کا بہتر آدمی وہ ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى۔

شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو ویسا ہی بدلہ

١٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کا اجر نیت کے مطابق ہے تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے

إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی شمار ہو گی جس کام کے لیے ہجرت کی ہے۔

ف: یہ مضمون اس جلد کی حدیث ۳۹۵ اور ۱۲۹۲ کے اندر بھی ہے اور بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث بھی یہی ہے۔ یہ حدیث اصول کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سے صاف واضح ہے کہ جو کام جس غرض کے تحت کیا جائے گا اسی کے مطابق وہ شمار ہوگا جیسا کہ اس حدیث میں ہجرت کی مثال بیان فرما کر واضح کر دیا گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو صاحب علم امامت و خطابت یا درس و تدریس یا تقریر و تصنیف گزر اوقات یا دولت کمانے کے لیے کر رہا ہے تو یہ دینی کام اس کا کاروبار ہی شمار ہوں گے یا شہرت اور ناموری کے لیے کر رہا ہو تو اسی لیے شمار ہوں گے اور اگر کلمۃ الحق کی سربلندی اور اپنے خالق و مالک کو خوش کرنے کے لیے کر رہا ہے تو ان کاموں کی حیثیت پھر کچھ اور ہی ہوگی۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں اجر ایک جیسا نہیں ہے بلکہ شہرت یا دکھاوے کے لیے کیا ہوا نیک کام نہ صرف ضائع ہو جاتا ہے بلکہ الٹا عذاب کا باعث بنتا ہے۔ نیک کام پوری طرح وہی شمار ہوتے ہیں جو خلوص نیت سے کیے جائیں یعنی جن سے شہرت یا دکھاوا مقصود نہ ہو اور مال کمانے کی غرض سے کیا جائے بلکہ مقصود صرف رضائے الٰہی ہو۔ رضائے الٰہی کے لیے کلمۃ الحق کی سربلندی میں بساط بھر کوشاں رہنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص نیت کے ساتھ نیک کاموں کی توفیق دے اور دکھاوے کے عمل سے بچائے۔ آمین۔

بَابُ تَزْوِيْجِ الْمُعْسِرِ الَّذِيْ مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ فِيْهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ۔

مفلس قاری کا نکاح

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد نے حضور سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جہاد کر رہے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے آپ کو خصی کر لیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيْهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتّٰى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ۔

۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ

اپنی بیوی کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس کو روایت کیا ہے۔

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہجرت کر کے حضرت عبدالرحمن بن عوف آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ حضرت سعد انصاری کی دو بیویاں تھیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ایک بیوی اور آدھا مال لے لیجئے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے مجھے

دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ

تو مجھے بازار کا راستہ بتا دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے بازار جا کر خرید و فروخت کے ذریعے کچھ پنیر اور گھی کما لیا۔ یہ اسی طرح کرتے رہے چند روز کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر زردی کے نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا اے عبدالرحمن یہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔

مجرد رہنا اور خصی ہو جانا مکروہ ہے

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے سے منع فرما دیا تھا۔ اگر آپ انہیں مجرد رہنے کی اجازت مرحمت فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو اس کام سے منع فرما دیا تھا۔ اگر انہیں آپ مجرد رہنے کی اجازت عطا فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے جبکہ اس وقت ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا لہٰذا ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کر لیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ پھر اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی کہ عورت سے نکاح کر لو خواہ ایک کپڑے کے بدلے ہی سہی۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی: اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو، بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں (سورۃ المائدہ آیت ۸۷)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں لیکن مجھے اپنے متعلق زنا کا خوف ہے اور میرے پاس اتنا نہیں کہ عورت سے نکاح کر سکوں۔ (کیا میں اپنے آپ کو خصی نہ کر لوں؟) لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں دوبارہ اسی طرح عرض گزار ہوا لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ جب میں چوتھی دفعہ اسی طرح عرض گزار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! جو کچھ تمہیں پیش آنے

عَلَىٰ ذَالِكَ أَوْ ذَرْ۔

بَابُ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ۔

بَابُ الثَّيِّبَاتِ وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتّٰى

سے ملا کر تم شک میں ہو گئے صاحب تمہارا عزم یہی ہے کہ اپنے آپ کو خصی کر لو یا چھوڑ دو۔

کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ حضور نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! اگر آپ ایسی وادی میں اتریں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن ان کے پتے چرا لیے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے چرائے نہ گئے ہوں تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے؟ فرمایا: اس درخت سے جس کے پتے چرائے نہیں گئے۔ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دو مرتبہ تمہیں خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے کہہ رہا ہے کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب میں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کردے گا۔

شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔

حضرت ام حبیبہ کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا: اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے نکاح میں دینے کے لیے پیش نہ کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آ رہے تھے اور میں اپنے سست اونٹ کو تیزی سے چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک سوار نے میرے پیچھے سے آ کر میرے اونٹ کو نیزہ چبھو دیا جس کے باعث میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسا آپ نے کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھا ہو۔ دیکھا تو وہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ارشاد فرمایا: تم کس لیے جلدی کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا: کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے۔ ارشاد فرمایا: تو کسی لڑکی سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ

تدخلوا ليلا أي عشاء لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة۔

۷۱۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا محارب قال سمعت جابر بن عبد الله يقول تزوجت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تزوجت فقلت تزوجت ثيبا فقال ما لك وللعذارى ولعابها فذكرت ذلك لعمرو بن دينار فقال عمرو سمعت جابر بن عبد الله يقول قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا جارية تلاعبها وتلاعبك۔

باب تزويج الصغار من الكبار۔

۷۲۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن يزيد عن عراك عن عروة أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب عائشة إلى أبي بكر فقال له أبو بكر إنما أنا أخوك فقال أنت أخي في دين الله وكتابه وهي لي حلال۔

باب إلى من ينكح وأي النساء خير وما يستحب أن يتخير لنطفه من غير إيجاب۔

۷۳۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير نساء ركبن الإبل صالح نساء قريش أحناه على ولد في صغره وأرعاه على زوج في ذات يده۔

باب اتخاذ السراري ومن أعتق جاريته ثم تزوجها۔

۷۴۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا صالح بن صالح الهمداني حدثنا الشعبي قال حدثني أبو بردة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل كانت عنده وليدة فعلمها فأحسن تعليمها وأدبها فأحسن تأديبها ثم أعتقها وتزوجها فله أجران وأيما رجل من أهل الكتاب آمن

کا بیان ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا ٹھہرو کہ رات یعنی عشاء کے وقت چلیں تاکہ گھروں میں عورتیں سنگھار کر لیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیسی عورت سے شادی کی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ سے۔ فرمایا کہ تمہیں کنواری لڑکیوں اور ان کے کھیل کود سے واسطہ نہیں؟ جب میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کنواری سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے۔

نو عمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح

عروہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کو حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے کا پیغام دیا۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا: تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرے بھائی ہو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔

کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت چنے مگر یہ واجب نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے قریش کی نیک عورتیں بہتر ہیں کہ وہ بچوں پر ان کی کم سنی میں بہت مہربان اور خاوند کے مال کی خوب نگران ہوتی ہیں۔

لونڈی کو آزاد کر کے نکاح میں لانا۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے علم سکھائے اور ادب سکھائے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اہل کتاب سے جو شخص اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلام اپنے مالک کا حق ادا کرے اور اپنے رب کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ شعبی نے

بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا۔

۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْطَاهَا آجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأَلْقَى فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

بَابُ ۱۳ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا۔

۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

کہا کہ یہ حدیث ہم سے بغیر کسی تکلیف کے سیکھ لو حالانکہ لوگ اس سے کم درجہ کی مضمون کی احادیث کو حاصل کرنے کی خاطر مدینہ طیبہ تک کا سفر کرتے تھے۔ ابوبکر، ابوحصین، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے آزاد کر دیا پھر اس کا پورا مہر ادا کر دیا۔

سعید بن تلید، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہر کے خلاف کبھی بات نہیں کی مگر تین موقع پر۔ ایک جب وہ ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ہمراہ حضرت سارہ بھی تھیں۔ پس اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو پیش کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا ہاتھ روک دیا اور اس سے خدمت گزار دلوائی۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ اے آسمانی پانی کی اولاد (یعنی اہل عرب) تمہاری یہ والدہ محترمہ (ہیں)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر سے لوٹتے وقت خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین روز قیام فرمایا اور حضرت صفیہ بنت حیی سے خلوت کی۔ پس ان کے ولیمہ کے لیے مسلمانوں کو میں بلا کر لایا۔ دعوتِ ولیمہ میں روٹی اور گوشت کا بندوبست نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور چربی کو چن دیا گیا۔ یہی ان کا ولیمہ تھا۔ پس بعض مسلمانوں نے کہا کہ معلوم نہیں یہ اب امہات المومنین میں شامل ہیں یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات نے کہا اگر پردہ کروایا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور پردہ نہ کروایا گیا تو لونڈیوں میں شمار ہوں گی۔ جب کوچ کیا تو حضور نے انہیں اپنے پیچھے جگہ دی اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر دیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔

باب تزويج المعسر لقوله تعالى إن يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله۔

۸۰ حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد الساعدي قال جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله جئت أهب لك نفسي قال فنظر إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد النظر فيها وصوبه ثم طأطأ رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه فلما رأت المرأة أنه لم يقض فيها شيئا جلست فقام رجل من أصحابه فقال يا رسول الله إن لم يكن لك بها حاجة فزوجنيها فقال وهل عندك من شيء قال لا والله يا رسول الله فقال اذهب إلى أهلك فانظر هل تجد شيئا فذهب ثم رجع فقال لا والله ما وجدت شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظر ولو خاتما من حديد فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله ولا خاتما من حديد ولكن هذا إزاري قال سهل ما له رداء فلها نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصنع بإزارك إن لبسته لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك شيء فجلس الرجل حتى إذا طال مجلسه قام فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم موليا فأمر به فدعي فلما جاء قال ماذا معك من القرآن قال معي سورة كذا وسورة كذا عددها فقال تقرؤهن عن ظهر قلبك قال نعم قال اذهب فقد ملكتكها بما معك من القرآن۔

باب الأكفاء في الدين وقوله وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا۔

مفلس سے شادی۔

ارشادِ ربانی ہے:۔ "اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔"

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کر دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، اوپر سے نیچے تک نظر ڈالی اور پھر آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو شاید تمہیں کوئی چیز مل جائے۔ پس وہ گیا اور واپس آ کر عرض گزار ہوا: خدا کی قسم مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ وہ گیا اور واپس آ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، البتہ یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ اس نے کہا کہ آدھا تہبند اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر تہبند نہ رہے گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا، پھر اٹھ کر چلا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اسے بلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اسے بلایا گیا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا: تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ فرمایا: کیا تمہیں یہ زبانی یاد ہیں؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے قرآن مجید جاننے کے باعث اس عورت کو تمہاری ملکیت میں دے دیا۔

برابری دینداری میں ہے۔

ارشادِ ربانی ہے: اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی بنایا پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔ (الفرقان ۵۴)

٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا
حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ
بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَ
أَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ
ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى
آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي
الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ
ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا
وَلَدًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

٨٠۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ
لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا
وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي قُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي
حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ
الْأَسْوَدِ۔

٨١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ
الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

٨٢۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا

... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس وہ شخص تھے
جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے
اور انہوں نے سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا اور اس کے ساتھ
اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا۔ یہ (سالم)
ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جو کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا
لوگ اسے اسی کا بیٹا کہا کرتے تھے اور وہ اس کی میراث پاتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا
انہیں ان کے حقیقی باپ کا کہہ کر پکارو تا آخر (سورۃ الاحزاب آیت ۵) تو لوگ ان کے
حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے لگے اور اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو اسے مولیٰ
(آزاد کردہ غلام) اور دینی بھائی سمجھا گیا۔ اس کے بعد حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری
جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار
ہوئیں۔ ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم نازل فرما دیا
جیسا کہ آپ کے علم میں ہے، پھر باقی حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (ایک روز) حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے
اور فرمایا۔ شاید تم حج کا ارادہ کر رہی ہو؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ مجھے تو بیماری
نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا۔ تم حج کرو اور شرط باندھ لو کہ اے اللہ!
میرے احرام کھولنے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مجھے روک
دے گا اور یہ حضرت مقداد بن اسود کے نکاح
میں تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے باعث نکاح کیا جاتا
ہے۔ اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و
جمال اور اس کے دین کی وجہ سے۔ تیرے ہاتھ گرد آلود
ہوں، تو دیندار کو حاصل کر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے لوگوں سے
فرمایا۔ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے۔

قَالُوْا حَرِیٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ یُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ یُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ یُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰذَا قَالُوْا حَرِیٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا یُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا یُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا یُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔

یہ بیا آدمی ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اگر سفارش کرے تو منظور ہو اس کی بات کو سنا جائے۔ سائل کا بیان ہے کہ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد غریب مسلمانوں میں سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے فرمایا۔ تم لوگ اسے کیا کہتے ہو؟ بولے کہ یہ اس لائق ہے کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور بات کرے تو غور سے نہ سنی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان جیسوں سے زمین بھر سے بہتر ہے۔

بَابُ الْأَكْفَاءِ فِی الْمَالِ وَتَزْوِیْجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِیَةَ

مال میں برابری اور مفلس کا مالدار عورت سے نکاح۔

٤٣۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَى بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰى قَالَتْ یَا ابْنَ أُخْتِیْ هٰذِهِ الْیَتِیْمَةُ تَكُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا فَیَرْغَبُ فِیْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَیُرِیْدُ أَنْ یَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ یُقْسِطُوْا فِیْ إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ أَنَّ الْیَتِیْمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوْا فِیْ نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِیْ إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبَةً عَنْهَا فِیْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا وَأَخَذُوْا غَیْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا یَتْرُكُوْنَهَا حِیْنَ یَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَیْسَ لَهُمْ أَنْ یَنْكِحُوْهَا إِذَا رَغِبُوْا فِیْهَا إِلَّا أَنْ یُقْسِطُوْا لَهَا وَیُعْطُوْهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى فِی الصَّدَاقِ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (سورۃ النساء آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اے بھانجے! یہ ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے پاس زیر تربیت ہوں۔ پس وہ اس کے حسن و جمال اور مال کے باعث اس سے تھوڑے سے مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہے۔ لیکن ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے اور ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم فرمایا۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہوتی ہے تو اس کے نکاح اور نسب کی طرف راغب ہوتے اور اس کا پورا مہر ادا کرتے ہیں لیکن اگر وہ مال اور جمال کی قلت ہو تو اس کا خیال چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جیسے وہ اس سے نکاح کا خیال چھوڑتے ہیں جبکہ ناپسند ہو تو ان سے نکاح نہ کیا کریں جبکہ پسند ہوں مگر یہ کہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور ان کا پورا مہر دیں۔

بَابُ مَا یُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

عورت کی نحوست سے بچنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ بے شک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن ہیں۔

٤٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ

حمزہ اور سالم دونوں نے اپنے والد ماجد حضرت

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست بیوی، گھر اور گھوڑا (تین چیزوں میں ہو سکتی) ہے۔

٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لوگوں نے نحوست کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے (یعنی ان میں سے کوئی چیز منحوس ہو سکتی ہے)۔

٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو گھوڑا، گھر اور مکان میں ہو سکتی ہے۔

٨٧۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو لوگوں پر عورت کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

بَابُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

آزاد عورت غلام کے نکاح میں۔

ف: اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کو جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔ ـــ فتنے بے شمار ہیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو تباہی اور ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ اب جن فتنوں نے تمام مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور تباہی کے گڑھے تک پہنچا دیا ہے ان میں سب سے بڑے دو فتنے ہیں۔ ایک عورت کا فتنہ اور دوسرا دولت کا فتنہ ـــ ادھر تو یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس قارونوں کی دولت ہو اور ادھر خواہش یہ ہے کہ راجہ اندر کا اکھاڑا میسر آئے اور نگاہوں کے سامنے پریاں ناچیں۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب عورت کا فتنہ اپنے نقطۂ عروج کو چھو رہا ہے۔ عورت اس دور میں مردوں کے اعصاب پر سوار ہو چکی ہے کہ ہر میدان میں اور ہر مقام پر عورت نظر آ رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آ کر ہمارے مفکروں اور دانشمندوں کی گاڑیاں یا تو پنکچر ہو گئی ہیں یا پھر نقار خانے میں شور ہی اتنا زیادہ ہے کہ ان طوطیوں کی آوازیں دوسروں کے کانوں تک پہنچنے سے قاصر رہ جاتی ہیں۔ عورتوں کا بھوت مردوں کو جس طرح ننگی کا ناچ نچا رہا ہے اسے ہر چشمِ بینا دیکھ رہی ہے اور تہذیب کے آنسو بہا رہی ہے ـــ دیدۂ حیراں سوال کرتی ہے کہ کیا اخلاق و کردار کا خرمن اسی طرح دھڑ دھڑ جلتا رہے گا؟

کیا ہم دنیا سے پاک دامنی کو مٹا کر دم لیں گے؟ —— آخر یہ ہمارا معاشرہ کدھر جا رہا ہے —— جو کچھ ہو رہا ہے ہمیں اس پر ملال کیوں محسوس نہیں ہوتا! —— کیا کل ہم عفت کے محافظ نہیں تھے؟ —— کیا ہم غیرت کے امین نہیں تھے؟ —— ہم تو دوسروں کی عزت پر بھی ہاتھ نہیں ڈالتے تھے لیکن آج ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم اپنی عفت و غیرت کے خود دشمن ہو گئے ہیں۔ —— ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ آج ہم خود اپنے ہاتھوں اپنی شرافت کے دامن کو تار تار کر رہے ہیں۔ ہائے افسوس!

؎ تباہ ہو رہی ہر دانش کدہ کی اللہ والوں کی
یہ کس کا فریاد کا عذر وہ ضوں رہ نے بچا لی

اس صورت حال کا کچھ نقشہ ایک نظم کے اندر کراچی کے ایک کالج کی پرنسپل محترمہ وحیدہ نسیم صاحبہ نے کھینچا تھا۔ ان کی وہ نظم ۱۹۶۱ء کے آخر اور ۱۹۶۲ء کے شروع میں بھارت اور پاکستان کے کئی اخبارات و رسائل میں چھپی تھی۔ ہم یہاں ماہنامہ ... رسالہ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۱ء صفحہ ۴۲ سے وہ نظم نقل کر رہے ہیں:

لڑکوں کے نام ہے — غیرت کا یہ پیام ہے — تہذیب کا پیغام ہے — ہر زیرِ لب کلام ہے
نکلیں گھروں سے بیبیاں — تہذیب حاضر الاماں

اپنا جو سب جگ ہے — سب پہ جو ان کا رنگ ہے — عفت کو جن سے ننگ ہے — مغرب ہی ان کی سنگ ہے
چپ ہیں زمین و آسماں — تہذیب حاضر الاماں

کچھ لڑکیوں میں بھی ہیں یاں — اسکول کے ہیں پارٹی!! — ہیں عورتوں کے نیچے — باپ اور بھائی سب گئیں
ان میں حمیت اب کہاں!! — تہذیب حاضر الاماں

بیٹی کے تھے جو لائے فرینڈ — ان کے بھی آئے فرینڈ — دوشیزہ نے جو لائے فرینڈ — گھر پر ہیں سب ان کے فرینڈ
پیاری سہیلی ترکیاں — تہذیب حاضر الاماں

گھر والے سے دین پیام ہو — باہر یہاں ہر شام ہو — غیروں کے آگے یہ کام ہو — جس جس پلائیں جام ہو
ہے میں ہیں سیر اور بیٹیاں — تہذیب حاضر الاماں

لڑکی کی پیشانی بازار میں — ان کی تصویر بازار میں — دل کس کا ہے گھر بار میں — بچے چلے بیگار میں
بے حشر دل کے کارواں — تہذیب حاضر الاماں

پردہ توڑیں کہ گستاخیاں — ہیں مردوں کی قدر دانیاں — خود باپ بھائی یا میاں — کہہ دیں جہاں تا ہے جہاں
دیکھے تماشا اک جہاں — تہذیب حاضر الاماں

لڑکیوں کو کچھ ایمان نہیں — لاڑوں میں بھی قرآن نہیں — سب کچھ ہے تو شان نہیں — اس درد کا درمان نہیں
یہ ناؤ ہے بے بادباں — تہذیب حاضر الاماں

۹۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ کی آزادی کے معاملے میں تین مسئلے ہیں۔ جب وہ آزاد کی گئی تو اسے (پہلے خاوند کے نکاح میں رہنے کا) اختیار دیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اسی کا حق ہے جو آزاد کرے

الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم وبرمة على النار فقرب اليه خبز وادم من ادم البيت فقال لم ار البرمة فقيل لحم تصدق على بريرة وانت لا تاكل الصدقة قال هو عليها صدقة ولنا هدية۔

باب لا يتزوج اكثر من اربع لقوله تعالى مثنى وثلث وربع وقال على بن الحسين عليهما السلام يعنى مثنى او ثلث او رباع وقوله جل ذكره اولى اجنحة مثنى وثلث وربع يعنى مثنى او ثلث او رباع۔

۸۹۔ حدثنا محمد اخبرنا عبدة عن هشام عن ابيه عن عائشة وان خفتم الا تقسطوا فى اليتمى قال اليتيمة تكون عند الرجل وهو وليها فيتزوجها على مالها ويسىء صحبتها ولا يعدل فى مالها فليتزوج ما طاب له من النساء سواها مثنى وثلث ورباع۔

باب وامهاتكم اللاتى ارضعنكم ويحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب۔

۹۰۔ حدثنا اسمعيل قال حدثنى مالك عن عبد الله بن ابى بكر عن عمرة بنت عبد الرحمن ان عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم اخبرتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عندها وانها سمعت صوت رجل يستاذن فى بيت حفصة قالت فقلت يا رسول الله هذا رجل يستاذن فى بيتك فقال النبى صلى الله عليه وسلم اراه فلانا لعم حفصة من الرضاعة قالت عائشة لو كان فلان حيا لعمها من الرضاعة دخل على فقال نعم الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة۔

۹۱۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة

اور گوشت کی ہانڈی چولہے پر بھی چڑھی تھی لیکن حضور کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہانڈی کا گوشت تو نہیں آیا۔ عرض کی گئی کہ وہ ایسا گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ جبکہ آپ صدقے کا گوشت تناول نہیں فرماتے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا۔

علی بن حسین کا بیان ہے کہ دو دو، تین تین اور چار چار سے مراد یہ ہے کہ ان کا مجموعہ مراد نہیں۔ ارشاد باری ہے کہ فرشتے دو دو، تین تین، چار چار پروں والے ہیں یعنی دو پروں والے، تین پروں یا چار پروں والے۔

۸۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد ربانی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس ہو پھر وہ اس کے مال کے باعث اس سے نکاح کرے لیکن اس سے صحبت کرنا برا جانے اور اس کے مال میں انصاف نہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اس کے سوا دوسری عورتوں میں سے دو دو یا تین تین یا چار چار سے نکاح کرے۔

جو عورتیں نسب نے حرام کیں وہی رضاعت نے حرام کی ہیں۔

عمرہ بنت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جلوہ افروز تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کوئی آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو میرے پاس آ سکتا تھا؟ فرمایا۔ ہاں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی

عن قتادة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم ألا تزوج ابنة حمزة قال إنها ابنة أخي من الرضاعة وقال بشر بن عمر حدثنا شعبة سمعت قتادة سمعت جابر بن زيد مثله۔

۹۱ - حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة ابن الزبير أن زينب ابنة أبي سلمة أخبرته أن أم حبيبة بنت أبي سفيان أخبرتها أنها قالت يا رسول الله انكح أختي بنت أبي سفيان فقال أوتحبين ذلك فقلت نعم لست لك بمخلية وأحب من شاركني في خير أختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن ذلك لا يحل لي قلت فإنا نحدث أنك تريد أن تنكح بنت أبي سلمة قال بنت أم سلمة قلت نعم فقال لو أنها لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي إنها لابنة أخي من الرضاعة أرضعتني وأبا سلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا أخواتكن قال عروة وثويبة مولاة لأبي لهب كان أبو لهب أعتقها فأرضعت النبي صلى الله عليه وسلم فلما مات أبو لهب أريه بعض أهله بشر حيبة قال له ماذا لقيت قال أبو لهب لم ألق بعدكم غير أني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة۔

باب من قال لا رضاع بعد حولين لقوله تعالى حولين كاملين لمن أراد أن يتم الرضاعة وما يحرم من قليل الرضاع وكثيره

۹۲ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن الأشعث عن أبيه عن مسروق عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها رجل فكأنه

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ اسی طرح بشر بن عمر، شعبہ، قتادہ نے جابر بن زید سے روایت کی ہے۔

حضرت زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابو سفیان نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابو سفیان کی صاحبزادی ہے۔ فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں، اب بھی میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اپنی نیک بہن کو اپنے ساتھ شریک کروں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لئے یہ حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ حضرت ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا اگر میری بیوی کے پہلے خاوند کی بیٹی جو میری گود میں پلی ہے نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے کیونکہ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا لہٰذا مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔ عروہ کا بیان ہے کہ ثویبہ پہلے ابو لہب کی لونڈی تھی۔ جب ابو لہب نے اسے آزاد کر دیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ جب ابو لہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے برے حال میں دیکھا۔ اس نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ ابو لہب نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہو کر بڑی سختی میں ہوں۔

دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

یعنی جو رضاعت بعد کی کہلائے تو پہلے دو سال میں اور تھوڑا پیا ہو یا زیادہ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضور کا

فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

چہرے کا رنگ بدل گیا گویا یہ بات آپ کو ناگوار گزری۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یہ تو میرا رضاعی بھائی ہے۔ فرمایا۔ دیکھو تو سہی بھلا تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ رضاعت تو اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچہ کی غذا صرف دودھ ہو۔

بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ۔

جس مرد کا دودھ ہو وہ شیرخوار کا رضاعی باپ ہے۔

۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت مانگی جو ان کے رضاعی چچا لگتے تھے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جو میں نے کیا تھا وہ عرض گزار ہوئی تو مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دینا۔

بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ۔

دودھ پلانے والی کی شہادت

۹۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبَ۔

ایوب نے عبداللہ بن ابو ملیکہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حدیث مجھ سے عبید بن ابو مریم نے اور ان سے حضرت عقبہ بن حارث نے بھی بیان کی۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث عقبہ سے خود بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت عقبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ پھر ایک حبشی عورت آ کر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے ایک عورت فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے۔ لیکن ایک حبشی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ عورت جھوٹ بول رہی ہے۔ حضور نے میری طرف سے منہ پھیر لیا میں پھر سامنے چلا گیا اور عرض کی کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے؟

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ

حلال اور حرام عورتیں۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَقَالَ أَنَسٌ وَالْمُحْصَنَاتُ

ارشاد ربانی ہے: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں تا علیماً حکیماً (سورۃ النساء آیت ۲۳، ۲۴)۔ حضرت انس کا قول ہے کہ عورتوں میں سے آزاد اور خاوندوں والی عورتیں حرام ہیں سوائے لونڈیوں کے۔ اس میں کوئی

من النساء وذوات الأزواج عليكم حرام إلا ما ملكت أيمانكم لا يرى بأسا أن ينزع الرجل جارية من عبده وقال ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن وقال ابن عباس ما زاد على أربع فهو حرام كأمه وابنته وأخته وقال لنا أحمد بن حنبل حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان حدثني حبيب عن سعيد عن ابن عباس حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع ثم قرأ حرمت عليكم أمهاتكم الآية وجمع عبد الله بن جعفر بين ابنة علي وامرأة علي وقال ابن سيرين لا بأس به وكرهه الحسن مرة ثم قال لا بأس به وجمع الحسن بن الحسن بن علي بين ابنتي عم في ليلة وكرهه جابر بن زيد للقطيعة وليس فيه تحريم لقوله تعالى وأحل لكم ما وراء ذلكم وقال عكرمة عن ابن عباس إذا زنى بأخت امرأته لم تحرم عليه امرأته ويروى عن يحيى الكندي عن الشعبي وأبي جعفر فيمن يلعب بالصبي إن أدخله فيه فلا يتزوجن أمه ويحيى هذا غير معروف لم يتابع عليه وقال عكرمة عن ابن عباس إذا زنى بها لم تحرم عليه امرأته ويذكر عن أبي نصر أن ابن عباس حرمه وأبو نصر هذا لم يعرف بسماعه من ابن عباس ويروى عن عمران بن حصين وجابر بن زيد والحسن وبعض أهل العراق تحرم عليه وقال أبو هريرة لا تحرم حتى يلزق بالأرض يعني يجامع وجوزه ابن المسيب وعروة والزهري وقال الزهري قال علي لا تحرم وهذا مرسل

باب ۴۵ وربائبكم اللاتي في حجوركم من

حرام نہیں کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس کے غلام خاوند سے چھڑوا کر لے۔ مگر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لے آئیں۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ چار سے زیادہ بیویاں اسی طرح حرام ہیں جیسے آدمی کی بیٹی اور بہن۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سات رشتے نسب سے اور سات سسرال سے حرام ہیں۔ پھر انہوں نے حرمت علیکم امہاتکم والی سورۃ النساء کی آیت ۲۳ پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی بیٹی اور بیوی کو اپنے نکاح میں جمع کیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے ایک دفعہ اسے مکروہ قرار دیا۔ پھر کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بن حسن بن علی نے ایک رات میں دو چچازاد بہنوں کو جمع کیا اور جابر بن زید نے قطع رحمی کے باعث مکروہ قرار دیا لیکن یہ حرام نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ۔
اور ان کے سوا جو ہیں تم پر حلال ہیں (سورۃ النساء آیت ۲۴)۔
عکرمہ نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا کہ جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرے تو بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی۔ یحییٰ کندی نے شعبی اور ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص نابالغ لڑکے سے لواطت کرے اور دخول ہو جائے تو اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یحییٰ راوی غیر معروف شخص ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ اگر کوئی ساس سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی اور کہا جاتا ہے کہ ابونصر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حرام ہو جائے گی جبکہ ابونصر کا سماع ابن عباس سے ثابت نہیں ہے۔ عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ حرام ہو جائے گی اور حضرت ابوہریرہ کا قول ہے کہ حرام نہیں ہو گی جب تک اس کے ساتھ مجامعت نہ کرے۔ سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے۔
زہری نے حضرت علی کا قول بیان کیا کہ حرام نہیں ہو گی جبکہ یہ قول مرسل ہے۔

بیوی کی بیٹیاں حرام ہیں۔

نسائکم التی دخلتم بهن وقال ابن عباس الدخول والمسیس واللماس هو الجماع وقال بنات ولدها من بناته فی التحریم لقول النبی صلی الله علیه وسلم لام حبیبة لا تعرضن علی بناتکن وکذلک حلائل ولد الابناء هن حلائل الابناء وهل تسمی الربیبة وان لم تکن فی حجره ودفع النبی صلی الله علیه وسلم ربیبة له الی من یکفلها وسمی النبی صلی الله علیه وسلم ابن ابنته ابنا۔

ارشاد ربانی ہے: "اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گودوں میں ہیں ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو" (پارہ ۴ سورۃ النساء، آیت ۲۳) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ الدخول، المسیس اور اللماس سے مراد جماع ہے اور فرمایا کہ بیٹے کی بیٹی حرام ہونے میں اپنی بیٹی کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا کہ مجھ پر اپنی بیٹیاں پیش نہ کرو اور حلائل ابنا پوتے کی بیویاں بیٹے کی بیویوں کی طرح ہے۔ ربیبہ خواہ اپنی پرورش میں ہو یا نہ ہو حرام ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ربیبہ دوسرے کو پرورش کے لیے دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسن کو اپنا بیٹا کہا تھا۔

۹۶۔ حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا هشام عن ابیه عن زینب عن ام حبیبة قالت قلت یا رسول الله هل لک فی بنت ابی سفین قال فافعل ماذا قلت تنکح قال اتحبین قلت لست لک بمخلیة واحب من شرکنی فیک اختی قال انها لا تحل لی قلت بلغنی انک تخطب قال ابنة ام سلمة قلت نعم قال لو لم تکن ربیبتی ما حلت لی ارضعتنی واباها ثویبة فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن وقال اللیث حدثنا هشام درة بنت ابی سلمة۔

۹۶۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو (میری) بہن بنت ابوسفیان کی کچھ طلب ہے؟ فرمایا، پھر میں کیا کروں! میں نے عرض کی۔ نکاح کر لیجئے۔ فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں، لہذا میں چاہتی ہوں کہ میری بہن بھلائی میں میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ ارشاد فرمایا میرے لیے یہ حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے ام سلمہ کی لڑکی کے لیے پیغام دیا ہے؟ فرمایا، ام سلمہ کی لڑکی سے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ لہذا میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا

باب وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف

دو سگی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

۹۷۔ حدثنا عبد الله بن یوسف حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب ان عروة ابن الزبیر اخبره ان زینب ابنة ابی سلمة اخبرته ان ام حبیبة قالت قلت یا رسول الله انکح اختی بنت ابی سفیان قال وتحبین قلت نعم لست لک بمخلیة واحب من شارکنی فی خیر اختی فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان ذلک لا یحل لی قلت یا رسول الله فوالله انا لنتحدث انک ترید ان تنکح درة بنت ابی سلمة قال بنت ام سلمة فقلت نعم فقال

حضرت زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی دوسری صاحبزادی ہے۔ فرمایا۔ کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی۔ ہاں، میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور مجھے اور کی شرکت سے اپنی بہن کی شرکت زیادہ پسند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہم نے تو یہ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا، ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ فرمایا خدا کی قسم، اگر وہ میری گود میں نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لیے حلال

لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

بَابُ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا۔

بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

شعبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کی بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح داؤد اور ابن عون نے شعبی سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا اس کی بھانجی کو جمع نہ کرے۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

قبیصہ بن ذؤیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی سے نکاح کرے یا اس کی بھانجی سے۔ پس ہم (زہری) اس شخص کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں کیونکہ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

بَابُ الشِّغَارِ۔

بدلے کا نکاح۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور درمیان میں مہر نہ رکھا جائے۔

بَابُ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ۔

عورت کا اپنی جان شوہر کے سپرد کرنا۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ

عروہ کا بیان ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ذات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا تھا۔ اس پر

مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ۔

١٠٣۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

بَابُ نَهْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا۔

١٠٤۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

١٠٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

١٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا عورت کو اپنا نفس مرد کے لیے ہبہ کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہوتی؟ جب آیت تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ نازل ہوئی تو یہ عرض گزار ہوئی: یا رسول! میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ اب آپ کا رب آپ کی مرضی پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ اس کو ابو سعید مؤدب، محمد بن بشر، عبدہ، ہشام، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی اور ایک دوسرے سے کم و بیش بیان کیا ہے۔

احرام کی حالت میں نکاح کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دنوں میں متعہ کرنے (تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے) اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

حضور نے آخر میں نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دنوں میں متعہ کرنے (تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے) اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے اجازت دی۔ پس ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ یہ اجازت تنگی کے حالات میں تھی جبکہ عورتوں کی قلت وغیرہ کے مسائل درپیش تھے۔ ابن عباس نے فرمایا۔ ہاں۔

حسن بن محمد نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے اجازت مل گئی ہے کہ تم متعہ کر سکتے ہو۔ پس تم متعہ کر لیا کرو۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی آدمی اور عورت آپس میں تین تک معاشرت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اگر وہ اس مدت کے

ما بينهما ثلاث ليال فإن أحبا أن يتزايدا أو يتتاركا تتاركا فما أدري أشيء كان لنا خاصة أم للناس عامة قال أبو عبد الله وبينه علي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه منسوخ۔

باب ۳۲ - عرض المرأة نفسها على الرجل الصالح۔

۱۰۴ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا مرحوم قال سمعت ثابتا البناني قال كنت عند أنس وعنده ابنة له قال أنس جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تعرض عليه نفسها قالت يا رسول الله ألك بي حاجة فقالت بنت أنس ما أقل حياءها واسوأتاه واسوأتاه قال هي خير منك رغبت في النبي صلى الله عليه وسلم فعرضت عليه نفسها۔

۱۰۵ - حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل أن امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له رجل يا رسول الله زوجنيها فقال ما عندك قال ما عندي شيء قال اذهب فالتمس ولو خاتما من حديد فذهب ثم رجع فقال لا والله ما وجدت شيئا ولا خاتما من حديد ولكن هذا إزاري ولها نصفه قال سهل وما له رداء فقال النبي صلى الله عليه وسلم وما تصنع بإزارك إن لبسته لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك منه شيء فجلس الرجل حتى إذا طال مجلسه قام فرآه النبي صلى الله عليه وسلم فدعاه أو دعي له فقال له ماذا معك من القرآن فقال معي سورة كذا وسورة كذا لسور يعددها فقال النبي صلى الله عليه وسلم أملكناكها

اندر کوئی کمی یا بیشی کرنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ معلوم نہیں یہ اجازت ہمارے ساتھ خاص تھی یا عام لوگوں کو بھی اس کی اجازت ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کے منسوخ ہونے کو حضرت علی نے نبی کریم سے مرفوع حدیث پیش کر کے واضح کر دیا۔

عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کے پاس تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا۔ اس کے پاس حیا کی کس درجہ قلت ہے۔ ہائے بے حیائی، ہائے بے حیائی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ یہ عورت تم سے بہتر ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب ہے اس لیے تو اس نے اپنے آپ کو حضور پر پیش کیا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کیا۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا۔ جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ پس وہ گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی اور لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں یہ تہبند ہے جس کا آدھا میں اسے دے سکتا ہوں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے تہبند کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس کے اوپر نہ رہے گا اور وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو بلایا یا اسے بلایا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تمہیں قرآن کتنا آتا ہے؟ اس نے عرض کی۔ حضور! مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں جن کو اس نے گن کر بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

نے قرآن کریم جاننے کے باعث تجھے اس کا مالک بنا دیا۔

بَابُ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ۔

نیک آدمی سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست کرنا۔

١٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا اور ان سے حفصہ کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے معاملے میں غور کروں گا۔ میں چند روز انتظار کرتا رہا۔ پھر ایک روز ان سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مجھ پر اس بات میں واضح ہوا ہے کہ فی الحال نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں! حضرت ابوبکر خاموش رہے اور انہوں نے مجھے کسی قسم کا کوئی جواب نہ دیا مجھے اس طرز عمل کے باعث ان پر حضرت عثمان سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ پھر چند روز ہی گزرے ہوں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا۔ پس میں نے اسے آپ کے نکاح میں دے دیا۔ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر سے ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو جب آپ نے مجھ سے حفصہ کی بات کی اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ چنانچہ حقیقت یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود چاہتے تھے اور اس امر کا آپ نے ذکر فرمایا تھا لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال ترک فرما دیتے تو میں قبول کر لیتا۔

١١٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ رض قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زینب بنت ابوسلمہ کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ بھی کیا ہوتا تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں

أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

کیونکہ اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔

باب قَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللهُ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ أَكْنَنْتُمْ أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ وَقَالَ لِي طَلْقٌ۔

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا عَرَّضْتُمْ يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْكِتَابُ أَجَلَهُ تَنْقَضِي الْعِدَّةُ۔

نکاح کا پیغام دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور تم پر کچھ گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو (سورہ بقرہ آیت ۲۳۵) اکننتم کا معنی چھپایا اور ہر وہ چیز جس کو چھپایا جائے۔ اسے مکنون کہتے ہیں۔ ہم سے طلق بن غنام نے کہا۔

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فیما عرضتم کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ کوئی یوں کہے کہ میں بھی نکاح کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نیک عورت مل جائے۔ قاسم بن محمد کا قول ہے کہ یوں کہے: تم تو میری نظر میں عزت والی ہو اور مجھے تو تم پسند ہو اور بے شک اللہ تمہارے لیے بہتر کرنے والا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اشارۃً کہے، صاف صاف بات نہ کہے۔ اور یوں کہہ دے کہ مجھے عورت کی ضرورت ہے یا تمہیں بشارت ہو کہ تم اچھی ہو۔ اور اسی طرح عورت ایسے الفاظ کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے لیکن صاف لفظوں میں وعدہ نہ کرے اور اسی طرح عورت کا ولی بغیر اسے بتائے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے۔ اگر کسی نے عدت کے اندر وعدہ کیا اور عدت کے بعد نکاح کیا تو ان میں جدائی نہ کرائی جائے گی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ لا تواعدوھن سرا سے مراد زنا ہے۔

باب النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تم مجھے دکھائی گئی ہو کہ ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں تمہیں میرے پاس لایا اور کہنے لگا یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق مختصر حالات جلد دوم حدیث ۱۰۵۱ میں ہیں۔ حضرت صدیقہ کی بڑی شان ہے کہ وہ بڑی عالمہ فاضلہ تھیں اور پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ پھر حکم الٰہی نے ان کو اپنے حبیب کے لیے انتخاب فرمایا تھا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ ازواج مطہرات میں سے صرف ایک یہی کنواری تھیں جو سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور باقی سب شوہر دیدہ تھیں ——— ازواج مطہرات میں سے مختصر

ایک ہی تھیں کہ جن کے بستر میں حضور ہوتے تو وحی آجاتی تھی ___ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ازواج مطہرات میں سے صرف یہی تھیں جن کے متعلق حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں میرا سلام کہہ دیجئے۔ جب ان پر تہمت لگائی گئی تو پروردگارِ عالم نے قرآن مجید میں ان کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہیں جن کی گود میں نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کا حجرہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیامت تک قیام گاہ بنا اور جس گنبدِ خضرا پر ہر وقت ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں اور ہر مسلمان سرورِ کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچنے اور روضۂ انور کی زیارت کرنے کے لیے تڑپ رہا ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے اس عصیاں شعار بندے کو بھی اپنے محبوب رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں پہنچائے اور وہاں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی سعادت مرحمت فرمائے۔ آمین ___ کیونکہ عاشقانِ رسول کی جانب سے کانوں میں یہ آواز گونجتی رہتی ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

۱۳ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی اور اوپر سے نیچے تک اسے بغور ملاحظہ فرمایا پھر اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے اصحاب سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ پس آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں ہے۔ فرمایا۔ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا کوئی چیز تمہیں ملتی ہے۔ وہ چلا گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا دیکھو تو سہی خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ پس وہ پھر گیا اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، البتہ یہ تہبند تو ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔

چنانچہ اس نے کہا کہ آدھا اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہبند کا کیا بنے گا، اگر تم باندھو گے تو اس کے اوپر کچھ نہ ہوگا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر کچھ نہ رہے گا۔ پس وہ آدمی

مِمَّا ... بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ مَنْ قَالَ لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذَلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ وَلاَ تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَقَالَ وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ۔

۱۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلاَنٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلاَ يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الاِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِيَ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلاَنُ تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لاَ تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى

ولی کی بغیر اجازت نکاح درست نہیں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انھیں روکا نہ کرو ۔ پس اس میں خاوند دیدہ اور کنواری دونوں داخل ہیں اور فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لے آئیں اور فرمایا کہ اپنی بیواؤں کا نکاح کر دیا کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ زمانۂ جاہلیت میں نکاح کرنے کے چار طریقے تھے۔ ایک نکاح تو اسی طرح کا تھا جیسے لوگ آج بھی نکاح کرتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس اس کی ولیہ یا بیٹی کے لیے پیغام بھیجتا پھر مہر ادا کرتا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا۔ دوسرا طریقہ نکاح یہ تھا کہ جب کوئی عورت حیض سے پاک ہوتی تو خاوند اس سے کہتا کہ فلاں کے پاس چلی جاؤ اور اس سے فائدہ حاصل کرو چنانچہ خاوند اپنی بیوی سے کنارہ کش ہو جاتا اور پھر اسے کبھی ہاتھ نہ لگاتا یہاں تک کہ دوسرے آدمی سے اس کا حمل ظاہر ہو جائے۔ جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو خاوند اپنی بیوی کے پاس جاتا جب وہ چاہتا اور ایسا اچھی نسل حاصل کرنے کی آرزو میں کیا جاتا تھا۔ اس کو لوگ نکاحِ استبضاع کہتے تھے۔ نکاح کی تیسری قسم یہ تھی کہ دس سے کم افراد اکٹھے ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے اور سارے اس کے ساتھ صحبت کرتے۔ جب وہ حاملہ ہو کر بچہ جنتی اور چند دن گزر جاتے تو وہ ان سب کو بلا بھیجتی پس ان میں سے کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا یہاں تک کہ وہ اس کے پاس جمع ہو جاتے تو وہ ان سے کہتی: آپ اپنا معاملہ جانتے ہیں اور میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے پس اے فلاں! یہ آپ کا بیٹا ہے۔ پس جس کا چاہتی نام لے دیتی۔ پس وہ بچہ اسی کا شمار ہوتا اور وہ آدمی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ نکاح کی چوتھی قسم یہ تھی کہ بہت سے آدمی ایک عورت کے پاس جاتے رہتے اور وہ کسی کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں کرتی تھی۔ دراصل یہ طوائف ہوتیں جو بطور نشانی کے اپنے دروازوں پر جھنڈا نصب کر رکھتی تھیں پس جو چاہتا وہ ان کے پاس

أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا

باب من قال لا نکاح الا بولی

جاتا۔ پس جب ان میں سے کسی کا حمل ٹھہر جاتا اور وہ اس بچے کو جن لیتی تو وہ سارے اس کے پاس جمع ہو کر قیافہ شناس کو بلاتے اور وہ بچے کو جس کے مشابہ دیکھتا اس سے کہہ دیا جاتا کہ یہ آپ کا بیٹا ہے۔ چنانچہ وہ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہو گئے تو زمانہ جاہلیت کے سارے نکاح ختم ہو گئے اور وہی ایک طریقہ نکاح

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آیت "اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انھیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انھیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو" (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو جو اس کے مال میں شریک اور سب سے قریبی ولی ہو۔ پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے کے ساتھ بھی اسے نکاح نہ کرنے دے کہ مال میں اس کا شریک ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بدری صحابی تھے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے پیشکش کرتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بارے میں غور کروں گا۔ میں کئی روز تک جواب کا انتظار کرتا رہا اور جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے پھر میں حضرت ابوبکر سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں؟

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ فلا تعضلوھن والی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ہوا یوں کہ میں نے اپنی بہن کا ایک آدمی سے نکاح کر دیا تھا۔ کچھ عرصے بعد اس نے طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر نکاح کا پیغام لے کر آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کو بیوی بنا کر آپ کی عزت افزائی کی۔

لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيْدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ۔

اس کے بعد انہوں نے اسے طلاق دے دی اور پھر پیغام دینے آئے تو میں نے کہا خدا کی قسم اب میں اس کا دوبارہ آپ کے ساتھ کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ وہ ایسا آدمی تھا کہ جس میں کوئی برائی نہ تھی اور بیوی بھی اس کے نکاح میں جانا چاہتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو میں نے کہا ...

بَابُ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبَ

جب ولی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے۔

وَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِيْنَ أَمْرَكِ إِلَيَّ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ أَنِّيْ قَدْ نَكَحْتُكِ أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور وہ اس کے سب سے قریبی ولی تھے۔ تو انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا جس نے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا کیا تم مجھے اپنا اختیار دیتی ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا میں تمہیں اپنی زوجیت میں لیتا ہوں۔ عطاء کا قول ہے کہ گواہوں کے سامنے کہہ دے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے ولی یا رشتہ دار کہیں۔ حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں اپنا نفس آپ کو ہبہ کرتی ہوں تو ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو حاجت نہ ہو تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو کسی شخص کی زیر پرورش ہو اور اس کے مال میں بھی حصہ دار ہو تو وہ خود اس سے نکاح کرنا پسند نہ کرے اور دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے کو بھی ناپسند کرے کہ وہ مال میں شریک ہو جائے گا تو اسے روکے رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيْهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ وَلٰكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِيْ هٰذِهِ فَأُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت نے اپنے آپ کو حضور پر پیش کیا۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں۔ فرمایا کیا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ عرض کی وہ بھی نہیں، ہاں میری چادر ہے آدھی اس کو دے دیتا ہوں اور آدھی میں رکھ لیتا ہوں۔ فرمایا نہیں۔ کیا تمہیں قرآن کریم کچھ آتا ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا جاؤ میں نے تمہارا اس کے ساتھ نکاح قرآن کریم جاننے کے باعث کر دیا ہے۔

باب ۴۸ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ۔

۱۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا۔

اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا

ارشاد ربانی ہے "اور وہ عورتیں جن کو ابھی حیض نہیں آیا" یعنی بالغ ہونے سے پہلے مدت تین مہینے ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان سے خلوت کی گئی تو عمر نو سال تھی اور یہ آپ کے پاس نو سال رہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۲۱ اور ۱۲۲ میں بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا۔ رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ان کا وجود فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے تھا۔ پاکستان میں عائلی قوانین بنانے والوں اور ان کی تائید و تصدیق کرنے والے مفتیوں کو ایسی احادیث کی روشنی میں اپنی روش اور زاویۂ نظر پر ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ نظر ثانی کرنی چاہیے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

باب ۴۹ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ۔ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ۔

۱۲۱ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ۔

باپ اپنی بیٹی کا اگر امام سے نکاح کرے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حفصہ کے لیے پیغام دیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو عمر نو سال تھی۔ ہشام کا بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ حضور کے پاس نو سال رہی تھیں۔

باب السُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ

بادشاہ کا ولی ہونا۔ حضور نے فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے باعث میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ حضور اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوا۔ میرے پاس تو صرف یہی تہبند ہے۔ فرمایا۔ اگر تم یہ اسے دے دو گے تو تہبند سے محروم ہو بیٹھو گے۔ کوئی اور چیز تلاش کرو۔ عرض کی

كما قال التمس ولو خاتما من حديد فلم يجد فقال أمعك من القرآن شيء؟ قال نعم سورة كذا وسورة كذا لسور سماها فقال زوجناكها بما معك من القرآن۔

ہے تو اور کوئی چیز نہیں ملی فرمایا۔ تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو ملے۔ جب وہ بھی نہ پائی تو فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن بھی آتا ہے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں ان کے نام لیے۔ فرمایا کہ ہم نے تمہارے قرآن کریم جاننے کے باعث اس کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

باب لا ينكح الأب وغيره البكر والثيب إلا برضاهما۔

باکرہ اور شوہر دیدہ کا اس کی رضامندی سے نکاح کرنا۔

١٢٣۔ حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة أن أبا هريرة حدثهم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تنكح الأيم حتى تستأمر ولا تنكح البكر حتى تستأذن قالوا يا رسول الله وكيف إذنها قال أن تسكت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کا بھی نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہوتی ہے؟ فرمایا۔ اگر پوچھنے پر خاموش ہو جائے تو یہی اجازت ہے۔

١٢٤۔ حدثنا عمرو بن الربيع بن طارق قال أخبرنا الليث عن ابن أبي مليكة عن أبي عمرو مولى عائشة عن عائشة أنها قالت يا رسول الله إن البكر تستحيي قال رضاها صمتها۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! کنواری لڑکی تو (نکاح کی) اجازت دینے سے شرماتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت دینا ہے۔

باب إذا زوج ابنته وهي كارهة فنكاحه مردود۔

بیٹی اگر ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا۔

١٢٥۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عبد الرحمن ومجمع ابني يزيد بن جارية عن خنساء بنت خذام الأنصارية أن أباها زوجها وهي ثيب فكرهت ذلك فأتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد نكاحها۔

یزید بن جاریہ کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبدالرحمٰن اور مجمع نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔

١٢٦۔ حدثنا إسحاق أخبرنا يزيد أخبرنا يحيى أن القاسم بن محمد حدثه أن عبد الرحمن بن يزيد ومجمع بن يزيد حدثاه أن رجلا يدعى خذاما أنكح ابنة له نحوه۔

عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں کا بیان ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی (حضرت خنساء) کا نکاح کر دیا۔ آگے گزشتہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

باب تزويج اليتيمة لقوله وإن خفتم ألا تقسطوا في اليتامى فانكحوا

یتیم لڑکی کا نکاح کرنا۔ ارشاد ربانی ہے: اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو ... اور جب کوئی ولی سے کہے کہ فلاں

وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ قَالَ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ۔

بَابٌ إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے تو حضور کچھ دیر خاموش رہے یا یہ پوچھے کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ پس وہ کہے کہ میرے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں یا دونوں رکے رہیں پھر ولی کہے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو جائز ہے۔ حضرت سہل نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، ذرا اس آیت وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى کے بارے میں بتائیے؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس پرورش پا رہی ہو اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال اور مال کے باعث نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا مہر دینے کا ارادہ نہ رکھے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا، ہاں اس صورت میں اجازت ہے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ حکم دیا ہے کہ ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کریں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ والی آیت نازل فرمائی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب یتیم لڑکی مال اور جمال والی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنے اور رشتہ داری جوڑنے اور مہر دینے کی جانب راغب ہو جاتے ہو اور اگر لڑکی مال اور جمال کی قلت کے باعث پسند نہ آئے تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رغبت نہ ہونے کے باعث لوگ اس کا خیال چھوڑ دیتے ہیں تو جس کی جانب رغبت ہو اس کے ساتھ بھی انہیں نکاح کرنے کا حق نہیں پہنچتا ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ انصاف کریں اور مہر اس کا حق

ولی کا خاطب کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔ پیغام دینے والا کہے کہ فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیجئے۔ وہ کہے کہ میں نے اتنے مہر کے بدلے تمہارا نکاح کر دیا، اگرچہ اس نے خاوند کی رضامندی اور قبولیت نہ پوچھی ہو

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو پیش کیا۔ فرمایا، مجھے تو اب عورتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

تُزَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا اسے کچھ دو خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ عرض گزار ہوا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ عرض کی اتنا اتنا۔ فرمایا تمہارے قرآن یاد ہونے کے باعث اس عورت کا تمہیں مالک بنایا۔

بَابُ لاَ يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دو یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۱۲۹ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلاَ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے یہاں تک کہ پہلا ازخود منگنی کا ارادہ ترک کردے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے۔

۱۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلاَ تَجَسَّسُوا وَلاَ تَحَسَّسُوا وَلاَ تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے معاملات کی ٹوہ میں نہ لگا کرو اور نہ بھید معلوم کیا کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھا کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

منگنی چھوڑنا۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلاَّ أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہوگئیں تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہوں تو میں حفصہ بنت عمر کا آپ کے ساتھ نکاح کردوں؟ اس کے بعد میں کئی روز تک ان کے جواب کا انتظار کرتا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیج دیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ جو آپ نے پیشکش کی تھی اس کے منظور کرلینے میں مجھے کوئی بات مانع نہیں تھی بجز اس کے کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس کا ذکر فرمایا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا۔ اگر حضور اس کا ارادہ ترک فرما دیتے تو میں قبول کرلیتا۔ اسی طرح یونس، موسیٰ بن عقبہ

- بَابُ الْخُطْبَةِ۔

خطبہ دینا۔

۱۴۲- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطبہ دیا (تقریر کی)، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بعض تقریریں جادو اثر ہوتی ہیں۔

- بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيْمَةِ۔

نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا۔

۱۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ۔

خالد بن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے بستر پر آکر رونق افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جب ان میں سے ایک لڑکی نے کہا۔ "اور ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں"۔ تو حضور نے فرمایا اسے بات چھوڑو اور وہی باتیں کہو۔

- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَأَدْنٰى مَا يَجُوْزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ أَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ۔

عورتوں کے مہر خوشی سے ادا کرو۔

اور زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا مہر جائز ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ "اگر تم نے ان میں سے کسی کو خزانے بھی دیا تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو"۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "یا ان کے لیے مہر مقرر کیجئے"۔ اور اس کے متعلق حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت چند لڑکیاں دف بجا کر اپنے اُن بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ واقعی صحیح روایت کے اُن پروانوں کا کارنامہ ہی ایسا ہے کہ اُسے قیامت تک فراموش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بدری صحابہ کا عزم جواں، ہمت و مردانگی، جرأت و استقلال اور ایمان کی پختگی ایسی ہے جو مسلمانوں کی ہمت و حوصلے میں ہمیشہ تازہ روح پھونکتی رہتی ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خوشی کے مواقع پر اظہار مسرت کرنا اچھی بات ہے اور ایسے مواقع پر اُن بزرگوں کا خاص طور پر ذکر کرنا جن کے خون سے گلشن اسلام میں تازہ بہار آئی ہوئی تھی اور بھی ضروری تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشعار یا جملے کسی صحابی کے تعلیم فرمائے ہوئے ہوں گے لہٰذا شہدائے بدر کی تعریفیں کرنے کے ساتھ ہی ایک لڑکی نے یہ بھی کہہ دیا کہ "ہم میں ایسا نبی جلوہ فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے"۔ ____ واقعی حضور کل کی بات جانتے ہیں یعنی آج کل والی کل کی ہی نہیں بلکہ فَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ والی کل تک کی کیونکہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ وَاللّٰهِ لَا تَسْأَلُوْنِيْ فِيْ شَيْءٍ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهٖ۔ یعنی خدا کی قسم تم مجھ سے میرے اور قیامت کے درمیان کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے

کر رہی تھیں اس کے متعلق بتا دوں گا۔ پھر آپ نے قیامت تک کی بے حساب خبریں دے رکھی ہیں اور قیامت کے روز کیا کچھ ہوگا یہ سب کچھ ہونے سے اتنا عرصہ پہلے ہی بتا دیا تھا جن سے احادیث مطہرہ کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ وہ اس کل تک کا علم عطا فرمائے گئے تھے اسی لیے تو خبریں دی ہیں۔

اس کے باوجود یہ بات سنتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن بچیوں سے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔ —— اس سے معلوم ہوا کہ شاید اپنے سامنے تعریف پسند نہ فرمائی —— یا ممکن ہے بچیوں کی زبان سے حقیقت کو ہلکی بات ہونے کی وجہ سے مخالفت فرمائی ہو —— یا ہو سکتا ہے کہ اظہارِ مسرت کرتے ہوئے وقت بجا کر گانے کے ایک بات کہنے کو پھر نامناسب شمار فرمایا ہو —— خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ روکنے کی اصل وجہ کیا ہے لیکن یہ بات بالکل نہیں ہے کہ حضور کل کی بات نہیں جانتے تھے لہٰذا بچیوں کو یہ کہنے سے روک دیا کہ ہم میں ایسے نبی تشریف فرما ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔"

بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیب پر مطلع ہونا اور علم ما فی غد ماننے کو شرک و کفر کہتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ پانچ چیزوں کا علم خدا نے کسی کو نہیں بتایا اور نہ بتائے گا، جن کو مفاتح الغیب کہتے ہیں یہ خدا کے ساتھ ہی خاص ہیں اور کسی دوسرے کے لیے ان کا اثبات کرنا کفر و شرک ہے —— اُن حضرات کا یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔ انصاف پسند حضرات خود بخاری شریف کی اسی تیسری جلد کی حدیث ۱۰۲ اور ۲۳۲ کو دیکھیں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ جب چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اس کے متعلق چار باتیں لکھتا ہے:

۱- اس بچے کو کتنا رزق دیا جائے گا۔
۲- کتنی عمر پا لینے کے بعد اسے موت آئے گی۔
۳- وہ اپنی زندگی میں کیسے عمل کرے گا۔
۴- وہ شقی ہے یا سعید یعنی جہنمی ہے یا جنتی۔

جانے غور ہے کہ یہ چاروں باتیں علم ما فی غد سے تعلق رکھتی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اس فرشتے کو علم دیتا ہے اور وہ لکھ دیے جاتے ہیں ... یہ چاروں باتیں فرشتوں کو بتائیں اور انہوں نے لکھیں۔ اگر غیب پر مطلع ہونا کا علم خدا ہی سے خاص ہے اور وہ مطلقاً کسی کو بتاتا ہی نہیں تو یہ بات غلط ثابت ہو گئی کیونکہ جتنے بھی انسان ہوتے ہیں سب کے متعلق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بتائیں اور انہوں نے لکھیں۔ اگر مفسرین کے لیے ان کا علم تعلیم الٰہی کے ساتھ بھی شرک ہوتا تو اتنے فرشتوں کو بتا کر اپنا شریک بنایا تھا؟ ہرگز وہ اس نے کسی کو شریک بنایا اور تعلیم الٰہی سے کسی کے لیے غیب پر مطلع ہونا شرک —— بات صرف اتنی ہے کہ بعض لوگوں کو عداوتِ رسول کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساری مخلوق سے زیادہ علم ما فی الغد کی بات پسند نہیں آتی۔ وہ فرشتوں کے لیے تو کیا انہیں تک کے لیے جس علم کو مان لیں گے اسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننے کو شرک ٹھہرا دیتے ہیں —— اس حقیقت کی کو سمجھنا اور اس مرض کا علاج صرف یہ ہے کہ ... علم کے پاس ہے جس کے ہاتھ میں دلوں کی چابیاں ہیں۔ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

[illegible] — حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک گٹھلی کے برابر سونے کے بدلے ایک عورت سے

بن عوف تزوج امرأة على وزن نواة فرأى النبي صلى الله عليه وسلم بشاشة العرس فسأله فقال إني تزوجت امرأة على وزن نواة وعن قتادة عن أنس أن عبد الرحمن بن عوف تزوج امرأة على وزن نواة من ذهب -

نکاح کیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر شادی کی نشانیاں (خوشی کے آثار) دیکھیں تو ان سے متعلق دریافت فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی برابر سونے پر نکاح کیا ہے۔ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک عورت سے سونے کی ڈلی کے بدلے نکاح کیا۔

باب التزويج على القرآن وبغير صداق -

بغیر مہر قرآن پڑھنے پر نکاح کر دینا

۱۳۵ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان سمعت أبا حازم يقول سمعت سهل بن سعد الساعدي يقول إني لفي القوم عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ قامت امرأة فقالت يا رسول الله إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فلم يجبها شيئا ثم قامت فقالت يا رسول الله إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فلم يجبها شيئا ثم قامت الثالثة فقالت إنها قد وهبت نفسها لك فر فيها رأيك فقام رجل فقال يا رسول الله أنكحنيها قال هل عندك من شيء قال لا قال اذهب فاطلب ولو خاتما من حديد فذهب فطلب ثم جاء فقال ما وجدت شيئا ولا خاتما من حديد فقال هل معك من القرآن شيء قال معي سورة كذا وسورة كذا قال اذهب فقد أنكحتكها بما معك من القرآن -

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں کے درمیان میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عورت کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! بیشک میں نے اپنی ذات کو آپ کے لیے ہبہ کر دیا، اب جو آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ دوسری بار کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دیا، آگے آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ پھر وہ تیسری دفعہ کھڑی ہو کر عرض پرداز ہوئی کہ میں نے اپنا نفس آپ کی ملک میں دیا، آگے جو آپ کی رائے ہو۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز (مہر کے لیے) ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا، جاؤ اور تلاش کرو، خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور تلاش کرتا رہا، پھر جب واپس آیا تو عرض کی کہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی بلکہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن یاد ہے؟ عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ فرمایا۔ جاؤ میں نے اس قرآن کے بدلے جو تمہیں یاد ہے اس کے ساتھ تمہارا نکاح کر دیا۔

باب المهر بالعروض وخاتم من حديد -

لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہو سکتی ہے۔

۱۳۶ - حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي حازم عن سهل بن سعد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل تزوج ولو بخاتم من حديد -

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ نکاح کرو خواہ مہر کے لیے ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

باب الشروط في النكاح وقال عمر مقاطع الحقوق عند الشروط وقال المسور سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ذكر صهرا له فأثنى عليه في مصاهرته فأحسن قال حدثني

نکاح کی شرطیں۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق کا ادا کرنا شرطیں پوری کرنے پر موقوف ہے۔ حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ایک داماد کا ذکر کیا اور سسرال کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اس کی تعریف

نعمت فی درعک فی قولی لی۔

۱۳۷۔ حدثنا ابو الولید ہشام بن عبد الملک حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احق ما اوفیتم من الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج۔

فرمائی۔ فرمایا اس نے جو کچھ تم نے یاد کر رکھا ہے میرے ساتھ اسی کے بدلے میں نکاح کیا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن شرطوں کا پورا کرنا ضروری ہے ان میں سے ان شرطوں کا پورا کرنا اور بھی ضروری ہے جن کے واسطے تمہارے لیے شرمگاہیں حلال ہوتی ہیں۔

باب ۲۳ الشروط التی لا تحل فی النکاح وقال ابن مسعود لا تشترط المرأۃ طلاق اختہا۔

۱۳۸۔ حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن زکریا ہو ابن ابی زائدۃ عن سعد بن ابراہیم عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأۃ تسأل طلاق اختہا لتستفرغ صحفتہا فانما لہا ما قدر لہا۔

جن شرطوں کا نکاح میں لگانا درست نہیں۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس کا حصہ بھی اسی کو مل جائے حالانکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

باب ۲۴ الصفرۃ للمتزوج ورواہ عبد الرحمٰن بن عوف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۳۹۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن حمید الطویل عن انس بن مالک ان عبد الرحمٰن بن عوف جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبہ اثر صفرۃ فسألہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ انہ تزوج امرأۃ من الانصار قال کم سقت الیہا قال زنۃ نواۃ من ذہب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ۔

دولہے کا زرد رنگ استعمال کرنا

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے اس کو حضور سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف حاضر ہوئے اور ان کے اوپر زرد نشانات تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

باب

۱۴۰۔ حدثنا مسدد حدثنا یحییٰ عن حمید عن انس قال اولم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بزینب فاوسع المسلمین خیرا فخرج کما یصنع اذا تزوج فاتی حجر امہات المؤمنین یدعو ویدعون لہ ثم انصرف فرأی رجلین فرجع لا ادری اخبرتہ او اخبر بخروجہما۔

دعوت ولیمہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کا ولیمہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد آپ حسب معمول باہر نکلے اور امہات المؤمنین کے حجروں پر باری باری تشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں اور انہوں نے آپ کو دعائے برکت دی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو دو آدمیوں کو بیٹھے دیکھا پس آپ واپس لوٹ گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو ان کے جانے کی

باب ۱۲۱ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ۔

۱۲۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

باب الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ۔

باب مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ۔

۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا۔

باب مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

۱۲۴ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا۔

باب الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ۔

۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

دولہا کو دعا دینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر زردی کے نشانات دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی کے برابر سونے کے بدلے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ اللہ ولیمہ بھی کرو، خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعائیں دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شرف زوجیت بخشا تو میری والدہ ماجدہ مجھے ایک دالان تک لے گئیں۔ اس وقت کاشانۂ اقدس کے اندر انصار کی کچھ عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا۔ خیر و برکت ہو اور اللہ اچھا نصیب کرے۔

جہاد سے پہلے دولہا دلہن کی خلوت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، پھر اپنی قوم سے فرمایا۔ میرے ساتھ وہ شخص جہاد میں شریک نہ ہو جس نے ابھی نئی شادی کی ہو اور اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

نو سالہ بیوی کے ساتھ خلوت کرنا۔

عروہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں۔ جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ نو سال کی تھیں اور وہ نو سال آپ کی خدمت میں رہیں۔

سفر میں دلہن سے خلوت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان واپسی پر تین روز قیام

عليه وسلم بين خيبر والمدينة ثلاثا يبنى عليه
بصفية بنت حيي فدعوت المسلمين إلى وليمته
فما كان فيها من خبز ولا لحم أمر بالأنطاع فألقي
فيها من التمر والأقط والسمن فكانت وليمته فقال
المسلمون إحدى أمهات المؤمنين أو مما
ملكت يمينه فقالوا إن حجبها فهي من أمهات
المؤمنين وإن لم يحجبها فهي مما ملكت
يمينه فلما ارتحل وطى لها خلفه ومد الحجاب
بينها وبين الناس۔

فرمایا اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کے ساتھ خلوت فرمائی پھر
ان کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا نام
نہ تھا بلکہ آپ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں، پنیر
اور گھی رکھا گیا۔ یہی ان کا ولیمہ تھا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ
معلوم نہیں ان کا شمار امہات المومنین میں کیا ہے یا لونڈیوں میں ہے؟
بعض حضرات کہنے لگے کہ اگر پردہ کیا گیا تو امہات المومنین سے ہیں
اور اگر پردہ نہ کیا گیا تو لونڈیوں سے ہیں۔ جب وہاں سے کوچ کرنے
لگے تو حضور نے اپنے پیچھے ان کی جگہ بنائی پھر ان کے اور لوگوں
کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

باب ۱۱ البناء بالنهار بغير مركب ولا نيران

دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا۔

١٢٦- حدثني فروة بن أبي المغراء حدثنا علي
بن مسهر عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت
تزوجني النبي صلى الله عليه وسلم فأتتني أمي
فأدخلتني الدار فلم يرعني إلا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ضحى۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو میری والدہ
محترمہ مجھے لے کر آپ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئیں۔
پس مجھے کوئی ڈر محسوس نہ ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت
کے وقت تشریف لائے۔

باب ۱۲ الأنماط ونحوها للنساء۔

عورتوں کے لیے قالین وغیرہ۔

١٢٧- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان
عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل اتخذتم
أنماطا قلت يا رسول الله وأنى لنا أنماط قال
إنها ستكون۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ان سے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے قالین تیار
کر لیے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہمیں قالین کہاں
میسر ہیں؟ فرمایا۔ عنقریب تمہارے پاس ہو
جائیں گے۔

باب ۱۳ النسوة اللاتي يهدين المرأة إلى زوجها۔

دلہن کو خاوند کے گھر پہنچانے والی عورتیں۔

١٢٨- حدثنا الفضل بن يعقوب حدثنا محمد
بن سابق حدثنا إسرائيل عن هشام بن عروة
عن أبيه عن عائشة أنها زفت امرأة إلى رجل
من الأنصار فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم
يا عائشة ما كان معكم لهو فإن الأنصار

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کا نکاح کسی
انصاری مرد کے ساتھ کروایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اے عائشہ! تمہارے پاس تو بجانے کے لیے
کوئی چیز نہیں جبکہ انصار سرود کو پسند

يُعْجِبُهَا الدُّنُوُّ۔

بَابٌ ۹۲ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں۔

دلہن کو تحفہ دینا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو رفاعہ کی مسجد میں آئے تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جب حضرت ام سلیم کے پاس سے ہوتا تو آپ انہیں سلام کرتے۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب سے نکاح کیا تو (والدہ ماجدہ) حضرت ام سلیم نے مجھ سے فرمایا کہ کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کریں۔ میں نے عرض کی کہ ایسا ہی کیجئے۔ پس انہوں نے کھجوریں، گھی اور پنیر لیا اور انہیں (ہنڈیا) میں ڈال کر حیسہ حلوہ تیار کیا اور پھر میرے ہاتھوں آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا۔ اسے رکھ دو اور حکم دیا کہ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ اور ان کے علاوہ جو بھی تمہیں ملے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے وہی کیا جو آپ نے حکم فرمایا تھا جب میں لوٹ کر واپس آیا تو دیکھا کہ کاشانۂ اقدس تو آدمیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ پر اپنا دست اقدس رکھا۔ اللہ نے جو چاہا وہ اس کے ساتھ کلام فرمایا۔ پھر آپ نے اس میں سے کھانے کے لیے دس دس آدمیوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس دس کر کے سب آدمی کھا چکے۔

چنانچہ کچھ باہر چلے گئے اور کچھ آدمی بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور حجروں کی جانب تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے میں بھی نکل آیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ کاشانۂ اقدس میں واپس تشریف لے آئے اور پردہ لٹکا دیا۔ میں بھی حجرے میں تھا کہ آپ زبان حق ترجمان سے فرمانے لگے: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اجازت نہ ملے مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ یوں نہیں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ۔ یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ۔ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی ہے، تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں۔

مفسد نہیں۔

باب استعارة الثياب للعروس وغيرها

۱۲۹ - حدثني عبيد بن إسمٰعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أنها استعارت من أسماء قلادة فهلكت فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناسا من أصحابه في طلبها فأدركتهم الصلاة فصلوا بغير وضوء فلما أتوا النبي صلى الله عليه وسلم شكوا ذلك إليه فنزلت آية التيمم فقال أسيد بن حضير جزاك الله خيرا فوالله ما نزل بك أمر قط إلا جعل الله لك منه مخرجا وجعل للمسلمين فيه بركة۔

اور اللہ حق فرمانے سے نہیں شرماتا (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳) (بخاری)

دلہن کے لیے کپڑے اور زیور مستعار لینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا۔ جب وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو تلاش میں روانہ کیا۔ جب انھیں وہاں نماز کا وقت ہو گیا تو انھوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انھوں نے اس کی آپ سے شکایت کی پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ (حضرت صدیقہ) کو جزائے خیر دے کیونکہ خدا کی قسم آپ کو جب کوئی سختی پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے

۲ ہے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا دس سال شرف حاصل کیا ہے۔

آسانی فرمائی اور اسے مسلمانوں کے لیے باعث برکت بنا دیا۔

ف - لشکر اسلام نے جنگل میں ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا ہوا ہے جہاں پانی نہیں ہے۔ رات کا وقت ہے مسلمانوں کے پاس پانی ختم ہو چکا ہے۔ ایسے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار گم ہو جاتا ہے جو انھوں نے اپنی بڑی بہن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مستعار لیا ہوا تھا۔ اس کو تلاش کرنے کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض آدمی بھی بھیجے لیکن ہار نہ ملا اور لشکر اسلام کو مجبوراً اسی جگہ پر ٹھہرنا پڑا۔ آخرکار نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور پانی صحابہ کرام کے پاس ختم ہو چکا ہے اور کہیں سے دستیاب بھی نہیں ہے۔ اس مجبوری کے وقت میں آیت تیمم کا نزول ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کو اس واقعے سے یہ عجیب بات سوجھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیم ہوتے تو اس ہار کا پتہ بھی دے دیتا۔ لہٰذا آپ غیب نہیں جانتے تھے ____ ممکن ہے ایسی باتیں کر کے وہ لوگ خوشیاں منا لیتے ہوں کہ اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں اور توحید کے جھنڈے کو بلند کر رہے ہیں لیکن بات یہ نہیں ہے۔ یہ حضرات دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ یہ نظریہ توحید کی دعوت ہے اور نہ عقیدۂ توحید کی سر بلندی بلکہ شان رسالت کے خلاف محاذ آرائی ہے اور اس نظریے کا باعث عموماً ایسا آدمی ظاہر کتنے ہی اونچے مقام پر فائز ہونے کا دعویٰ کرتا رہے لیکن وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اس واقعے میں پروردگار عالم کی مرضی یہی تھی کہ لشکر اسلام ایسی جگہ جنگل میں ٹھہرا رہے نماز کا وقت آ جائے، پانی نہ ملے اور ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً﴾ کا منظر قائم ہو جائے تو ایسی صورت حال میں آیت تیمم کا نزول ہو۔ اس ساری صورت حال کے پیش آنے میں یہ اور ارکان مشتمل ہی کی بہا ہے بھی ہوتی تھی ____ اگر ہار بتا دیا جاتا یا فوراً ڈھونڈ لیا جاتا تو لشکر اسلام چل پڑتا اور آیت

تیمم کا نزول موقع کے مطابق نہ رہتا۔ لہٰذا ہار کو خود چھپا اور حضور سے بھی چھپایا تاکہ خدا کی مرضی کے مطابق جو ہو جائے اور آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھنے والی حالت برقرار رہے ــــ یہاں یہ بات ہی لاتعلق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس امر کا علم تھا یا نہیں تھا؟ ــــ بات صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس صورت حال کو برقرار رکھنا چاہتا تھا تاکہ صورت حال آیت تیمم کے نزول سے مطابقت رکھے اور ہار کا گم ہونا اس کے لیے قادر مطلق نے بہانہ بنایا ہوا تھا۔

ان مہربانوں کو تو یہ علم مصطفیٰ کے خلاف ہتھیار نظر آتا ہے لیکن صحابہ کرام کا زاویہ نظر تو ملاحظہ ہو کہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے معاملات پر آل ابوبکر کے احسانات میں شمار کرتے ہیں ــــ اگر ان حضرات کو حضور کا نہ بتانا یا بعض صحابہ کرام کو ہار کی جستجو کے لیے کہنا حضور کے عدم علم کی دلیل نظر آتا ہے تو خدا نے بھی بے حساب باتیں نہیں بتائیں اور ہر آدمی کے کندھوں پر نیکی بدی لکھنے کے لیے دو فرشتے کراماً کاتبین بٹھائے ہوئے ہیں کیا اسے وہ خدا کے عدم علم پر محمول کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تو یہاں بھی ایسے واقعات کو وہ اُس نبی کے عدم علم پر محمول نہ کیا کریں جس کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلاتے ہیں، کیونکہ اُس نبی کو تو ان کے پروردگار نے اتنا علم عطا فرمایا ہے جس کو ناپنے کا خلقت کے لیے کوئی پیمانہ ہی پیدا نہیں فرمایا۔ ان کے علم و اختیار، فضائل و کمالات اور خصائص کو عطا فرمانے والا پروردگار ہی جانتا ہے کوئی بشر اس کا حقیقتاً اندازہ نہیں لگا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ مدعیان علم کو توفیق مرحمت فرمائے کہ اس کے محبوب کو صحابہ کرام والے زاویۂ نظر سے دیکھا کریں کیونکہ اصل اسلامی اور ایمانی زاویہ نظر وہی ہے جو صحابہ کرام کا تھا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا أَتٰى أَهْلَهُ۔

١٥٠۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُوْلُ حِيْنَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

خاوند اپنی بیوی کے پاس آ کر کیا پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے اگر اس وقت اللہ کا نام لے کر یوں کہے بسم اللہ اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں مرحمت فرمائے۔" پھر اگر ان کے مقدر میں ہے اور انہیں کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

بَابُ الْوَلِيْمَةُ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ولیمہ کرنا اچھی بات ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے۔

١٥١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلٰى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ أُنْزِلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنی تشریف آوری سے نوازا تو میری عمر دس سال تھی میری والدہ ماجدہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتیں چنانچہ میں نے دس سال آپ کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور پردے کے بارے میں جب حکم نازل ہوا مجھے اس کا سب سے زیادہ علم ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے خلوت فرمائی۔ چنانچہ جب عروسی حالت

وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

میں ملی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور انہوں نے کھانا کھایا اور لوگ چلے گئے لیکن چند لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر کر دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا کہ شاید یہ چلے جائیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے قریب پہنچے تو آپ نے گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ جب حضرت زینب کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ واپس لوٹ گیا یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے پاس پہنچے تو آپ نے سوچا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ دیکھا تو وہ چلے گئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ولیمہ کرنا چاہیے خواہ ایک بکری سے ہو۔

١٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے پوچھا، جنہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا تھا کہ تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ گٹھلی کے وزن برابر سونا۔

١٥٣ - وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں انصار کے پاس آکر رہے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت سعد بن ربیع کے پاس قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بیوی سے جدا ہو جاتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی بیویوں اور آپ کے مال میں برکت دے۔ پھر بازار کی طرف چلے گئے پھر خرید و فروخت کی جس سے کچھ پنیر اور گھی حاصل ہوا۔ پھر انہوں نے نکاح

١٥٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا تھا۔ ولیمہ آپ نے ایک بکری سے کیا۔

١٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔

علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اسی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور حیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ خلوت فرمائی تو آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں

باب مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ۔

ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ کرنا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ کرتے نہیں دیکھا جیسا ان کا کیا تھا۔ ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا گیا تھا۔

باب مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ۔

ایک بکری سے بھی کم کا ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا ولیمہ دو مد جو کے ساتھ کیا تھا۔

باب حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہیئے۔

سات روز تک ولیمہ کرنے کا حکم اور حضور نے ایک یا دو دن کی مدت مقرر نہیں فرمائی ہے۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے چاہیئے کہ حاضر ہو جائے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیدی کو چھڑایا کرو، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کیا کرو اور بیمار کی بیمار پرسی کیا کرو۔

١٤١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتنوں، ریشمی گدیلوں، ریشمی جھول، ریشمی کپڑوں، استبرق اور دیباج کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ ابو عوانہ نے اور شیبانی نے اشعث سے سلام پھیلانے کے باب میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٤٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا اور اس روز ان کی اہلیہ جو دلہن تھیں وہی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا؟ اس نے رات کے وقت آپ کے لیے کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔ جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہی آپ کو شیرہ پلا دیا تھا۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

١٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریب نظر انداز کر دیے جائیں۔ نیز جو دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ۔

بکری کے پائے کی دعوت قبول کرنا۔

١٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کے پائے کھانے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کر لوں اور اگر مجھے بکری کا پایہ ہدیہ دیا جائے تو اسے بھی قبول کر لیتا۔

بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا۔

وَغَيْرِهَا۔

١٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

باب ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ۔

١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

باب هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ۔

١٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہاری دعوت کی جائے تو اس (ولیمہ کی) دعوت کو قبول کر لیا کرو۔ ان (نافع) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر روزہ دار ہونے کے باوجود شادی وغیرہ کی دعوتوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور بچوں کو دعوتِ ولیمہ سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ جوشِ مسرت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے پیارے ہو۔

دعوت میں بری بات دیکھ کر لوٹ آنا۔ حضرت ابن مسعود نے گھر میں تصویر دیکھی تو واپس چلے گئے۔ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوایوب انصاری کو مدعو کیا تو انہوں نے گھر میں دیوار پر پردہ دیکھا۔ ابن عمر کہنے لگے کہ عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابوایوب نے کہا کہ مجھے دوسروں سے تو اس بات کا خطرہ تھا لیکن آپ کے متعلق یہ خدشہ نہ تھا۔ خدا کی قسم، اب میں آپ کا کھانا نہیں کھاؤں گا اور واپس لوٹ گئے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے بلکہ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ میں نے ناراضگی کو آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گدے کا کیا حال ہے؟ وہ فرماتی ہیں کہ

اشتریتها لك لتقعد علیها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم إن أصحاب هذه الصور یوم القیامة یعذبون ویقال لهم أحیوا ما خلقتم وقال إن البیت الذی فیه الصور لا تدخله الملائكة۔

باب قیام المرأة على الرجال فی العرس وخدمتهم بالنفس۔

۹۸۔ حدثنا سعید بن أبی مریم حدثنا أبو غسان قال حدثنی أبو حازم عن سهل قال لما عرس أبو أسید الساعدی دعا النبی صلى الله علیه وسلم وأصحابه فما صنع لهم طعاما ولا قربه إلیهم إلا امرأته أم أسید بلت تمرات فی تور من حجارة من اللیل فلما فرغ النبی صلى الله علیه وسلم من الطعام أماثته له فسقته تتحفه بذلك۔

باب النقیع والشراب الذی لا یسكر فی العرس۔

۹۹۔ حدثنا یحیى بن بكیر حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن القاری عن أبی حازم قال سمعت سهل بن سعد أن أبا أسید الساعدی دعا النبی صلى الله علیه وسلم لعرسه فكانت امرأته خادمهم یومئذ وهی العروس فقالت أو قال أتدرون ما أنقعت لرسول الله صلى الله علیه وسلم أنقعت له تمرات من اللیل فی تور۔

باب المداراة مع النساء وقول النبی صلى الله علیه وسلم إنما المرأة كالضلع۔

۱۰۰۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنی مالك عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبی هریرة أن رسول الله صلى الله علیه وسلم قال المرأة كالضلع إن أقمتها كسرتها وإن استمتعت بها استمتعت بها وفیها عوج۔

میں عرض کرتا ہوں۔ میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھا کریں اور اس کے ساتھ ٹیک لگایا کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو۔

دلہن کا مہمانوں کی خدمت کرنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابو اسید ساعدی کی شادی ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی دعوت کی۔ ان کی بیوی ہی نے کھانا تیار کیا اور انہوں نے ہی مہمانوں کے سامنے پیش کیا اور ام اسید نے رات کے وقت پتھر کے ایک پیالے میں کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہ شیرہ برتن میں نکال کر (مل کر) پینے کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیرہ پلانا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ اس روز ان کی بیوی نے میزبانی کے فرائض انجام دیے حالانکہ وہ دلہن کے لباس میں تھیں۔ ان کی بیوی یا ابو اسید نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا چیز تیار کی تھی؟ میں نے رات کے وقت ایک پیالے میں آپ کے لیے کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔

عورتوں کے ساتھ رواداری برتنا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت پسلی کے مانند ہے۔ اگر اسے سیدھا کرو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ اگر اسی طرح اس کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھا سکتے ہو درآنحالیکہ اس کے اندر ٹیڑھا پن موجود ہے۔

باب الوصاة بالنساء

۱۶۱۔ حدثنا اسحٰق بن نصر حدثنا حسين الجعفي عن زائدة عن ميسرة عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذي جاره واستوصوا بالنساء خيرا فانهن خلقن من ضلع وان اعوج شيء في الضلع اعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء خيرا۔

۱۶۲۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كنا نتقي الكلام والانبساط الى نسائنا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم هيبة ان ينزل فينا شيء فلما توفي النبي صلى الله عليه وسلم تكلمنا وانبسطنا۔

باب قوا انفسكم واهليكم نارا۔

۱۶۳۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن عبد الله قال النبي صلى الله عليه وسلم كلكم راع وكلكم مسئول فالامام راع وهو مسئول والرجل راع على اهله وهو مسئول والمرأة راعية على بيت زوجها وهي مسئولة والعبد راع على مال سيده وهو مسئول الا فكلكم راع وكلكم مسئول۔

باب حسن المعاشرة مع الاهل۔

۱۶۴۔ حدثنا سليمان بن عبد الرحمن وعلي بن حجر قالا اخبرنا عيسى بن يونس حدثنا هشام بن عروة عن عبد الله بن عروة عن عروة عن عائشة قالت جلس احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي لا ابث

عورتوں کے متعلق وصیت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور عورتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کرلو اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے چلو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کے حال پر چھوڑے رہو گے تب بھی ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی لہٰذا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بارے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم عورتوں کے ساتھ زیادہ گفتگو اور دل لگی کرنے سے پرہیز کیا کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں آسمان سے کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو ہم ان کے ساتھ گفتگو اور دل لگی کرنے لگ گئے۔

اپنے بیوی بچوں کو جہنم سے بچاؤ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ پس امام (بادشاہ) حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے اہل و عیال کا حاکم ہے اور ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اس سے پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک حاکم و نگران ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔

اہل و عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں عہد و معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی ذرا سی بات بھی نہیں چھپائیں گی۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ میرا خاوند دبلے پتلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو۔ نہ اس تک پہنچنے کی کوئی آسان راہ اور نہ وہ اتنا موٹا جس کی خاطر کوئی اتنی تکلیف اٹھائے۔ دوسری کہنے لگی کہ میں تو اپنے خاوند کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتی ہوں کہ اگر میں نے اس کا ذکر کیا تو اسے چھوڑ

خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ
وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ
وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ
تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ
الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا
يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ
وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ
الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ
أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ
أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ
أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ
الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ
النَّادِي قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ
مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ
إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ
الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ
حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ
إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي
أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا
أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي
زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ
ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ
أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ
أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا
وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا
قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا
بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا

دوں گی، میں ڈرتی ہوں کہ اس کی تمام خبر ... پوشیدہ خامیوں کا ذکر ہے۔ تیسری
نے کہا کہ میرا خاوند بے لمبا تڑنگا ... ہے، اگر اس کی خامیاں بیان
کروں تو طلاق دے دی جائے گی اور اگر بیان نہ کروں تو مجھے لٹکا رکھا ہے۔
چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند ملک تہامہ کی رات کی طرح ہے کہ اتنا معتدل ہے نہ
گرم نہ سرد، نہ ڈر ہے نہ ملال ... ہے۔ پانچویں نے کہا کہ میرا خاوند گھر
میں چیتا اور باہر شیر ہے۔ جو کچھ گھر میں ہے اس کو نہیں پوچھتا۔ چھٹی
عورت نے کہا کہ میرا خاوند کھانے بیٹھے تو سارا ہی چٹ کر جائے اور
پینے لگے تو ایک قطرہ باقی نہ چھوڑے۔ سونے لگے تو اکیلا ہی لپٹ رہتا ہے
نہ مجھ پر ہاتھ رکھتا ہے اور نہ کبھی میرا حال پوچھتا ہے۔ ساتویں نے کہا کہ
میرا خاوند [illegible]

[illegible] دنیا بھر کے سارے عیب اس کی ذات میں جمع ہیں، سر توڑ دے یا
پیٹ پھاڑ دے یا ... دونوں کام کر ڈالے۔ آٹھویں
نے کہا کہ میرے خاوند کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح ہے لیکن اس
کی خوشبو زعفران جیسی ہے۔ نویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا مکان
عالیشان ہے، طویل پرتلے اور آگ کے ڈھیروں والا ہے۔ اس کے
قریب ہی پنچایت گھر ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے
اور کیا مالک! وہ بہتر خوبیوں والا ہے۔ اس کے پاس بہت سارے اونٹ
ہیں جو اکثر گھر پر بیٹھے رہتے ہیں ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سریا رکب شریا واخذ خطیا واراح علی نعما ثریا واعطانی من کل رائحۃ زوجا قال کلی ام زرع ومیری اھلک قالت فلو جمعت کل شیء اعطانیہ ما بلغ اصغر آنیۃ ابی زرع قالت عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت لک کابی زرع لام زرع قال ابو عبد اللہ قال سعید بن سلمۃ عن ھشام ولا تعشش بیتنا تعشیشا قال ابو عبد اللہ وقال بعضھم فاتقمح بالمیم وھذا اصح۔

۱۷۵۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ھشام اخبرنا معمر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان الحبش یلعبون بحرابھم فسترنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا انظر فما زلت انظر حتی کنت انا انصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن تسمع اللھو۔

حسین ہے۔ ابوزرع کی لونڈی کا بھی کیا کہنا، ہماری باتوں کو دوسروں میں نہیں پھیلاتی اور نہ گھر کے سودا سلف کو خراب کرتی ہے بلکہ وہ بڑی امانت دار ہے اور ہمارے گھر کو [illegible] اور گھر کو صاف ستھرا رکھتی ہے [illegible]۔ ابوزرع ایسے وقت گھر سے باہر نکلا جب دودھ کے برتن [illegible] ایک عورت دو بچوں کے ساتھ ملی جو اس کے زیر بغل چیتوں کی طرح [illegible] دودھ پی رہے تھے۔ پس اس نے مجھے طلاق دے کر اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس کے بعد میں نے ایک شریف شخص سے نکاح کر لیا جو بہترین گھوڑے پر سوار ہوتا اور خطی نیزہ [illegible] شام کو مجھے بہت سے [illegible] ہر قسم کے اسباب ایک جوڑا دیا [illegible]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے چھپا لیا اور میں برابر ان کا کھیل دیکھتی رہی، یہاں تک کہ اپنی مرضی سے گئی۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر تک کھیل کود دیکھ سکتی ہے۔

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] فرمایا [illegible] ابوزرع تھا۔

ف: حبشیوں کی عید تھی تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ہتھیاروں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نے انھیں اجازت مرحمت فرمادی تو وہ مسجد نبوی کے صحن میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تھے اور ان کا کام ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت صدیقہ بھی دیکھنے لگیں اور وہ حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔ وہ حسب منشا کافی دیر تک دیکھتی رہی تھیں اور حبشیوں کو نظر نہیں آ رہی تھیں کیونکہ حضور کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔

یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے اور جہاں حضرت صدیقہ غیر محرم مردوں سے چھپی ہوئی تھیں وہاں انھیں دیکھ بھی نہیں سکتی تھیں جیسا کہ ایک دفعہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یہ تو نابینا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو یعنی اگرچہ یہ تمہیں نہیں دیکھ سکتے لیکن تم تو انھیں دیکھ رہی ہو اور کسی نامحرم کو دیکھنا تمہارے لیے بھی تو جائز نہیں ہے ——— معلوم ہوا کہ کسی نامحرم مرد کو دیکھنا اور نامحرم مرد کو اپنا آپ دکھانا عورتوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۱۷۶ موعظۃ الرجل ابنتہ لحال زوجھا

باپ کا خاوند کے بارے میں بیٹی کو نصیحت کرنا۔

۱۷۶۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری ہمیشہ

[illegible]

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى
أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ
تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ وَ
حَجَجْتُ مَعَهُ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ
ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ
فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا
قَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ
وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ ابْنِ
زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ
النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ
يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ
مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ
فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ
فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَخِبْتُ
عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ
وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ
الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ
مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ
فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ
إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ
قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ
يَغْضَبَ اللَّهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي

یہ خواہش رہی کہ حضرت عمرؓ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں بیویوں
کے بارے میں دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ان تتوبا الی
اللہ فقد صغت قلوبکما فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ وہ حج کے لیے گئے تو
میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ راستے میں وہ قضائے حاجت کے لیے ایک
طرف گئے تو میں پانی کا لوٹا لے کر ادھر گیا۔ جب وہ فارغ ہو کر آئے تو میں
نے ہاتھ دھلائے، پھر انہوں نے وضو کیا۔ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ
نے ان تتوبا الی اللہ فرمایا ہے؟ فرمایا اے ابن عباس تم پر تعجب ہے وہ
عائشہ اور حفصہ ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے مثل سابق حدیث بیان کرتے ہوئے
فرمایا کہ میں اور میرا ایک انصاری ساتھی بنو امیہ بن زید کے محلے میں
رہائش پذیر تھے۔ ہم دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی
کی خبر پر باری باری حاضر ہوا کرتے تھے، چنانچہ ایک روز وہ آتا اور ایک
روز میں آیا کرتا اور واپس پر اپنے ساتھی کو وحی اور آپ کے ارشادات عالیہ
کے متعلق بتا دیا جاتا۔ چنانچہ جب وہ آتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔ جب ہم
قریش کی جماعت عورتوں پر غالب رہتی تھی لیکن جب ہم مدینہ آئے تو انصار کو
حضرت پر عورتوں کو غالب پایا۔ چنانچہ ہماری عورتیں بھی انصار کی عورتوں کا
طریقہ قبول کرنے لگیں۔ میں نے ایک روز اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے پلٹ
کر جواب دیا۔ مجھے اس کا جواب دینا ناگوار گزرا۔ اس نے کہا کہ آپ میرے
جواب دینے کو ناپسندیدہ کیوں ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کو پلٹ کر جواب دیتی ہیں اور ایک تو ان
میں سے صبح سے شام تک آپ کو چھوڑے رکھتی ہے۔ میں اس بات
سے گھبرا گیا اور کہا ان میں سے جو ایسا کرنے والی ہے وہ خسارے میں ہے
پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور باہر جا کر حفصہ کے پاس گیا۔ چنانچہ حفصہ
کے پاس پہنچا اور ان سے کہا۔ اے حفصہ کیا تم میں سے کوئی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو صبح سے شام تک ناراض رکھتی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ہاں، میں نے
کہا کہ تم نامراد ہوئیں اور خسارے میں رہیں۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ کو ناراضگی ہے۔ پس
تم ہلاک ہو جاؤ گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ باتیں نہ کیا کرو اور نہ آپ کو پلٹ کر جواب
دو اور آپ سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے مانگ

وتستكثري النبي صلى الله عليه وسلم ولا تراجعيه
في شيء ولا تهجريه وسليني ما بدا لك ولا يغرنك
أن كانت جارتك أوضأ منك وأحب إلى النبي صلى
الله عليه وسلم يريد عائشة قال عمر وكنا تحدثنا
أن غسان تنعل الخيل لغزونا فنزل صاحبي الأنصاري
يوم نوبته فرجع إلينا عشاء فضرب بابي ضربا شديدا
وقال أثم هو ففزعت فخرجت إليه فقال قد حدث
اليوم أمر عظيم قلت ما هو أجاء غسان قال لا بل
أعظم من ذلك وأهول طلق النبي صلى الله عليه
وسلم نساءه فقلت خابت حفصة وخسرت قد
كنت أظن هذا يوشك أن يكون فجمعت علي
ثيابي فصليت صلاة الفجر مع النبي صلى الله عليه
وسلم فدخل النبي صلى الله عليه وسلم مشربة له
فاعتزل فيها ودخلت على حفصة فإذا هي تبكي فقلت
ما يبكيك ألم أكن حذرتك هذا أطلقكن النبي صلى
الله عليه وسلم قالت لا أدري ها هو ذا معتزل في
المشربة فخرجت فجئت إلى المنبر فإذا حوله رهط
يبكي بعضهم فجلست معهم قليلا ثم غلبني ما أجد
فجئت المشربة التي فيها النبي صلى الله عليه وسلم
فقلت لغلام له أسود استأذن لعمر فدخل الغلام
فكلم النبي صلى الله عليه وسلم ثم رجع فقال
كلمت النبي صلى الله عليه وسلم وذكرتك له
فصمت فانصرفت حتى جلست مع الرهط الذين
عند المنبر ثم غلبني ما أجد فجئت فقلت للغلام استأذن
لعمر فدخل ثم رجع فقال قد ذكرتك له فصمت
فرجعت فجلست مع الرهط الذين عند المنبر ثم
غلبني ما أجد فجئت الغلام فقلت استأذن لعمر
فدخل ثم رجع إلي فقال قد ذكرتك له فصمت
فلما وليت منصرفا قال إذا الغلام يدعوني فقال

جا کر مانگ لیا کرو اور اپنی پڑوسن کو دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔
حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دنوں ہم میں چرچا تھا کہ غسان کا بادشاہ ہم سے
لڑنے کے لیے گھوڑوں کے کھروں میں نعلیں لگوا رہا ہے پس میرا انصاری ساتھی
ایک روز اپنی باری پر عشاء کے وقت واپس لوٹا اس نے بڑے زور سے
میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ یہاں ہیں؟ میں ڈر گیا اور باہر نکل کر اس کے پاس گیا۔
اس نے کہا کہ آج تو بہت بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا ہوا کیا غسان کا
بادشاہ آ گیا؟ اس نے کہا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا اور ہولناک واقعہ کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی۔ پس میں نے کہا کہ حفصہ
نامراد ہوئی اور خسارے میں رہی، میرا خیال بھی یہی تھا کہ عنقریب ایسا ہوگا
پس میں نے اپنے کپڑے سنبھالے اور صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ادا کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاخانے میں تشریف لے جا کر
ایک گوشے میں علیحدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھی
میں نے کہا۔ روتی کیوں ہو کیا میں نے تمہیں ڈرایا نہ تھا، کیا تمہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ معلوم
نہیں لیکن آپ تنہا الگ ہو کر بالاخانے میں جلوہ افروز ہیں۔ میں باہر نکلا اور
منبر شریف کی جانب گیا جہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور بعض رو رہے تھے۔
پس میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا لیکن اپنے آپ کی طرح مضطرب ہو کر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بالاخانے کی طرف چل پڑا۔ میں نے آپ کے حبشی غلام
سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ غلام اندر داخل ہوا اور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس لوٹا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اور آپ کا ذکر کیا لیکن حضور خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ
آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے ان کے پاس آ بیٹھا۔ جب دل بے قرار ہو
گیا تو پھر حاضر ہوا اور غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ
اندر گیا اور جب واپس لوٹا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور
خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے
ان میں آ بیٹھا۔ پھر جب بے حد پریشانی کا غلبہ ہوا تو میں نے غلام کے پاس
جا کر کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ اندر داخل ہوا اور جب
لوٹ کر میرے پاس آیا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور خاموش

قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ
عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ
عَلَى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ
بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ
أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللهُ
أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ
رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا
الْمَدِيْنَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ
بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ
الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ اللهَ
فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ
عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللهَ فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي
هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا
طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اسْتَغْفِرْ
لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ
أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ
تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ
شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللهُ فَلَمَّا
مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ
بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ
أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ
مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ

ہوتے۔ جب میں واپس لوٹ رہا تھا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ پس
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ
کوئی بچھونا بچھائے بغیر کھری چٹائی پر محو استراحت ہیں اور چٹائی کے
جسم اطہر پر نشانات بنے ہوئے تھے اور چمڑے کا تکیہ سرہانے تھا جو
کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ میں سلام کر کے کھڑے ہی کھڑے پوچھنے
گویا ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا حضور نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق
دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا۔ نہیں۔ پس میں
نے تکبیر کہی اور کھڑے ہی کھڑے عرض گزار ہوا تاکہ حضور کا دل بہلے یا رسول اللہ
ہم قریش تو عورتوں پر غالب رہتے تھے لیکن جب ہم مدینہ منورہ آئے تو
یہاں کے مردوں پر عورتوں کو غالب دیکھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
تبسم فرمایا۔ میں پھر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کاش آپ نے دیکھا
ہوتا کہ میں حفصہ کے پاس گیا تو اس سے کہا کہ اپنی ہمسائی کو دیکھ
کر دھوکا نہ کھا جانا، وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو تم سے پیاری ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ پس
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ تبسم فرمایا۔ اب میں آپ کو
تبسم ریز دیکھ کر بیٹھ گیا۔ جب میں نے آپ کے کاشانہ اقدس
میں نظر دوڑائی تو خدا کی قسم مجھے آپ کے کاشانہ رسالت کے
اندر تین کھالوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ
یا رسول اللہ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو بھی کشادگی
فرمائے کیونکہ فارس اور روم کے لوگوں پر بڑی کشادگی ہے اور
انہیں کتنا دنیا کا مال دیا گیا ہے حالانکہ وہ خدا کو نہیں پوجتے۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے حالانکہ آپ ٹیک لگائے آرام فرما تھے۔ پھر
فرمایا۔ اے ابن خطاب! کیا تم اسی خیال میں ہو؟ یہ وہ قوم ہے جن کو ان کی نیکیوں کا
بدلہ دنیا کی زندگی میں جلدی ہی دے دیا جاتا ہے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ!
میرے لیے مغفرت کی دعا کیجیے۔ اسی حدیث کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی ازواج مطہرات سے انتیس دن کنارہ کشی فرمائی جبکہ حضرت حفصہ نے
یہ راز کی بات حضرت عائشہ کو بتا دی تھی۔ آپ نے غصے کی حالت میں ان
سے فرمایا تھا کہ میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ جب اللہ تعالیٰ

تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَ بِيْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ فَاخْتَرْتُهٗ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهٗ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

نے جناب نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے [illegible] ایک مہینہ تک [illegible] میں بار بار شمار کر کے [illegible] انتیس دن گزرے ہیں۔ فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ [illegible]

باب صَوْمِ الْمَرْاَةِ بِاِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

بیوی خاوند کی اجازت سے نفل روزہ رکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں عورت روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے۔

باب اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ۔

بیوی کا ناراض ہو کر رات بھر خاوند کے بستر سے الگ سونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے لیکن وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کر دے تو اس پر فرشتوں کی لعنت ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

باب لَا تَاْذَنُ الْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا لِاَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ نَّفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَدّٰى اِلَيْهِ شَطْرُهٗ وَرَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ اَيْضًا عَنْ مُّوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ۔

خاوند کی بغیر اجازت بیوی کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر اس کی اجازت سے اور اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر مال خرچ کرے گی تو اس کے لیے ایک حصہ کا ثواب ہوگی۔ ابوالزناد نے موسیٰ اور ان کے والد نے حضرت ابوہریرہ سے روزے کا

باب

۱۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

جنت میں مفلس آدمی اور جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا (معراج کی رات میں) تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے اور مالداروں کو داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا۔ جبکہ جہنمیوں کو بھی جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں میں اکثر عورتیں تھیں۔

ف: غریب لوگ اس لیے جنت میں زیادہ تعداد میں جائیں گے کہ زیادہ تر غریب لوگ ہی دین سے وابستہ رہتے ہیں۔ خدا کا خوف بھی ان کو کسی حد تک ان کے اعمال میں پابند رکھتا ہے اور اپنے خدا کو بھی کافی حد تک یاد رکھتے ہیں جبکہ اکثر مالدار حضرات مال کے نشے میں چور ہو کر ایسی حرکتیں بھی کرتے رہتے ہیں جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہیں۔

عورتوں کے دوزخ میں زیادہ تعداد کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بعض عورتیں اپنے خاوند کی ممنون و کرم ہونے کی بجائے الٹی ان کی شکایت کرتی ہیں ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ کی ہر طرح سے بہت ناشکری ہوتی ہے ——— دوسری بات سب سے نقصان دہ فتنہ یہ ہے ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے فتنوں سے محفوظ رکھے آمین ——— صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے فتنے کا ذکر حدیث ۱۲۳۹، ۱۲۴۲ میں بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچائے آمین۔

باب ۱۸۱ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا

خاوند کی ناشکری کرنا۔

عشیر خاوند کو کہتے ہیں جو ساتھی ہے اور عشیر مشتق ہے معاشرہ سے۔ حضرت ابو سعید خدری سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھی جا سکتی ہے پھر طویل رکوع کیا۔ پھر اٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم طویل تھا پھر سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع جتنا طویل نہ تھا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے قدرے کم تھا اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کمتر تھا۔ پھر سر مبارک کو اٹھا کر سجدہ کیا

وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ ..... فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

اور فارغ ہو گئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر ہم نے دیکھا کہ آپ نے دست مبارک ہٹا لیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی یا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے انگوروں کے ایک گچھے کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھائے تھے۔ اگر میں اسے لے لیتا تو رہتی دنیا تک تم اس سے کھاتے رہتے۔ میں نے جہنم کو دیکھا اور آج جیسا دردناک منظر پہلے بالکل نہیں دیکھا تھا اور میں نے اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ کس لیے؟ فرمایا ان کے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی کہ کیا یہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا۔ وہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر نیکی کرتے رہو پھر تم سے کوئی ذرا سی

۱۸۳ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور جب میں جہنم پر مطلع ہوا تو دیکھا کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح ایوب اور سلم بن زریر نے روایت کی ہے۔

بَابُ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیوی کا خاوند پر حق ہے

حضرت ابو جحیفہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

۱۸۴ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ دن کو روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا یا رسول اللہ! ایسی بات ہے فرمایا۔ ایسا نہ کرو بلکہ ایک روز روزہ رکھو اور دوسرے روز چھوڑ دو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

باب ۱۱۱ المرأة راعية في بيت زوجها

۱۸۵ - حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته والامير راع والرجل راع على اهل بيته والمرأة راعية على بيت زوجها وولده فكلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته۔

باب ۱۱۲ قول الله تعالى الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض الى قوله ان الله كان عليا كبيرا۔

۱۸۶ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني حميد عن انس قال آلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه شهرا وقعد في مشربة له فنزل لتسع وعشرين فقيل يا رسول الله انك آليت على شهر قال ان الشهر تسع وعشرون۔

باب ۱۱۳ هجرة النبي صلى الله عليه وسلم نساءه في غير بيوتهن ويذكر عن معاوية بن حيدة رفعه غير ان لا تهجر الا في البيت والاول اصح۔

۱۸۷ - حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج ح وحدثني محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا ابن جريج قال اخبرني يحيى بن عبد الله بن صيفي ان عكرمة بن عبد الرحمن بن الحارث اخبره ان ام سلمة اخبرته ان النبي صلى الله عليه وسلم حلف لا يدخل على بعض اهله شهرا فلما مضى تسعة وعشرون يوما غدا عليهن او راح فقيل له يا نبي الله حلفت ان لا تدخل عليهن شهرا قال ان الشهر يكون تسعة وعشرين يوما۔

۱۸۸ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا مروان

بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک چرواہا (نگران) ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے اور مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

مرد عورتوں پر افسر ہیں بسبب اس کے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ..... تا علیا کبیرا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کنارہ کش رہنے کے سبب فرمایا اور اپنے بالاخانے میں تشریف فرما رہا کرتے۔ جب آپ انتیس روز کے بعد وہاں سے اتر آئے تو عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ جدا رہنے کے لیے فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا کہ مہینہ انتیس دن

خاوند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں نہ جانا۔

معاویہ بن حیدہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے اس کے گھر سے نہ جانے لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

عکرمہ بن عبدالرحمن بن حارث نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے گھروں میں ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی۔ جب انتیس دن گزر گئے تو اگلی صبح آپ ان کے پاس گئے یا ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس آپ سے کسی نے عرض کی کہ اے نبی اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے؟ فرمایا۔ بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک

مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

صبح کو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ان کے پاس بیٹھنے والی ہر عورت بھی۔ پس میں مسجد نبوی میں چلا گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پس حضرت عمر بن خطاب آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس بالا خانے پر چڑھنے لگے جس میں آپ جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن انہیں جواب نہ ملا۔ دوسری دفعہ سلام کیا لیکن جواب سے محروم رہے۔ تیسری دفعہ سلام کیا لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہیں بلایا گیا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں لیکن میں ان سے ایک مہینہ جدا رہوں گا۔ پس آپ انتیس دن جدا رہے اور پھر اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے آئے۔

باب ۱۲۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ۔

عورتوں کو کہاں تک بدنی سزا دی جا سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا ہے کہ انہیں صرف اتنا مارو کہ نشانات نہ پڑیں۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ۔

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو لونڈی غلاموں کی طرح نہ پیٹے کہ پھر دن ختم ہو تو اس سے مجامعت کرنے بیٹھ جائے۔

باب ۱۲۴ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ۔

بیوی کا گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرنا۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی انصاری عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ سوئے اتفاق کہ لڑکی کے سر کے بال گر گئے۔ پس وہ عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور صورت حال بیان کر کے عرض کرنے لگی کہ لڑکی کا خاوند مجھ سے کہتا ہے کہ اس کے بال جوڑ دو۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ بال جوڑنے جڑوانے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

باب ۱۲۵ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔

اگر بیوی کو خاوند کی ناراضگی کا ڈر ہو۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے۔ (سورۃ النساء)

بعلها نشوزا أو إعراضا قالت هي المرأة تكون عند الرجل لا يستكثر منها فيريد طلاقها ويتزوج غيرها تقول له أمسكني ولا تطلقني ثم تزوج غيري فأنت في حل من النفقة علي والقسمة لي فذلك قوله تعالى فلا جناح عليهما أن يصالحا بينهما صلحا والصلح خير۔

آیت (۱۲۸) کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس عورت کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کے پاس ہو کہ اسے رکھنا نہ چاہتا ہو بلکہ اسے طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت وہ عورت اس سے کہے کہ آپ مجھے اپنے پاس رکھیں، طلاق نہ دیں بلکہ دوسری عورت سے نکاح بھی کر لیں اور میں اپنا نان نفقہ نیز باری میں معاف کرتی ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں۔

باب العزل۔

عزل کرنا۔

۱۹۲- حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج عن عطاء عن جابر قال كنا نعزل على عهد النبي صلى الله عليه وسلم۔

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے۔

۱۹۳- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو أخبرني عطاء سمع جابرا قال كنا نعزل والقرآن ينزل وعن عمرو عن عطاء عن جابر قال كنا نعزل على عهد النبي صلى الله عليه وسلم والقرآن ينزل۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔

۱۹۴- حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية عن مالك بن أنس عن الزهري عن ابن محيريز عن أبي سعيد الخدري قال أصبنا سبيا فكنا نعزل فسألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أوإنكم لتفعلون قالها ثلاثا ما من نسمة كائنة إلى يوم القيامة إلا هي كائنة۔

ابن محیریز نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں کچھ قیدی ہاتھ آئے (جنہیں لونڈی غلام بنا لیا) تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ تم ایسا کرتے ہو؟ ایسی کوئی جان نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور آ کر رہے گی۔

باب القرعة بين النساء إذا أراد سفرا۔

جب سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں میں قرعہ اندازی

۱۹۵- حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الواحد بن أيمن قال حدثني ابن أبي مليكة عن القاسم عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج أقرع بين نسائه فطارت القرعة لعائشة وحفصة وكان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان بالليل سار مع عائشة يتحدث فقالت حفصة ألا تركبين الليلة

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نام قرعہ نکل آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ کے ساتھ مصروف گفتگو رہتے۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار

بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا۔

ہو جائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، آپ مجھے دیکھتی رہیں اور میں آپ کو دیکھتی رہوں گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا۔ پس وہ سوار ہو گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے جبکہ اس پر حضرت حفصہ سوار تھیں۔ آپ نے انہیں سلام کیا اور چل پڑے۔ جب منزل پر اترے تو حضرت عائشہ نے حضور کو نہ پایا۔ جب حضرت عائشہ اتریں تو انہوں نے اپنے دونوں پیر اذخر گھاس میں ڈال دیے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذٰلِكَ۔

ایک بیوی کا اپنی باری سوکن کو دے دینا۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس حضرت عائشہ اور حضرت سودہ دونوں کی باری کے روز تشریف فرما ہوتے۔

بَابُ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَاسِعًا حَكِيمًا۔

بیویوں کے درمیان انصاف کرنا۔

ارشاد ربانی ہے: تم سے یہ نہیں ہو سکے گا کہ عورتوں میں انصاف کر سکو۔

بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ۔

ثیبہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

ابوقلابہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے لیکن میں یوں کہتا ہوں کہ سنت یہ ہے کہ جب کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور جب ثیبہ (شوہر دیدہ) سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن۔

بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ۔

کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرنا۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ جب کوئی آدمی ثیبہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات روز رہے اور پھر باری مقرر کرے لیکن جب کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے اور پھر باریاں باندھ دے۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق، سفیان، ایوب نے خالد سے روایت کی ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ اس کا رفع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ثابت ہے۔

باب مَنْ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

جو ایک غسل سے اپنی مختلف بیویوں کے پاس جائے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

باب دُخُوْلِ الرَّجُلِ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي الْيَوْمِ۔

۲۰۰- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ۔

ایک دن میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرے لیکن جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس نسبتاً کچھ زیادہ دیر ٹھہرے۔

باب اِذَا اسْتَاْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَاَذِنَّ لَهٗ۔

۲۰۱- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَيَّ فِيْهِ فِيْ بَيْتِيْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَيْنَ نَحْرِيْ وَسَحْرِيْ وَخَالَطَ رِيْقُهٗ رِيْقِيْ۔

بیمار اپنی باقی بیویوں کی اجازت سے ایک بیوی کے پاس رہ سکتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں دریافت فرمایا کرتے تھے میں کل کس کے پاس ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس رہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے باعث آپ پوچھا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام فرما سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ وفات تک حضرت عائشہ کے پاس جلوہ افروز رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ کا وصال اسی دن ہوا جو میری باری کا تھا۔ آپ کا وصال میرے گھر میں ہوا۔ اس وقت آپ میرے گلے اور سینے سے لگے ہوئے تھے اور خدا نے میرا لعاب آپ کے لعاب دہن میں ملا دیا۔

باب حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهٖ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةِ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خاوند کو کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے بیٹی! تم اسے دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا جس کا حسن و جمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آگیا ہے اور آپ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت

وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ۔

بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔

بَابُ الْغَيْرَةِ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

مراد عائشہ سے تھی جب میں نے حضرت عائشہ کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو آپ تبسم ریز ہو گئے۔

سوکن کا دل جلانا اور غلط بیانی سے کام لینا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ نیز دوسری سند کے ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا اگر میں اس سے زیادہ ظاہر کروں جو میرا خاوند مجھے دیتا ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے اور کشادگی ظاہر کرے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مکر و فریب کا لباس پہن لے۔

غیرت کا بیان۔

حضرت سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کر دوں۔ رسول خدا نے فرمایا: لوگو! تمہیں سعد کی بات پر تعجب آتا ہے حالانکہ میں ان سے بہت زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ غیرت والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی بھی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا ہو اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کوئی نہیں ہے جسے اپنی ثنا اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امت محمد! تم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں بلکہ وہ اپنے بندے اور بندی کو زنا کرتے دیکھتا ہے۔ اے امت محمد! اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور تم زیادہ رویا کرتے۔

عروہ بن زبیر نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ۔

۲۰۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي۔

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انھوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا غیرت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن اس فعل کا مرتکب ہو جسے اللہ نے حرام فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما (ان کی والدہ ماجدہ) نے فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح ہوا تو ان کے پاس جائیداد، مال، نوکر، غلام وغیرہ بجز ایک سواری کے کچھ نہ تھا سوائے پانی کھینچنے والے اونٹ اور ان کی سواری کے گھوڑے کے۔ پس ان کے گھوڑے کو میں چارہ ڈالتی، پانی پلاتی، ڈول کی مرمت کرتی اور آٹا پیستی تھی لیکن مجھے روٹی پکانی اچھی طرح نہیں آتی تھی پس میری انصاری ہمسایہ عورتیں روٹیاں پکا دیا کرتیں اور وہ نہایت شریف عورتیں تھیں۔ حضرت زبیر کی اس زمین سے میں سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لایا کرتی جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمائی تھی۔ ایک دن راستے میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور آپ کے ساتھ انصار کے چند افراد تھے۔ چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے پیچھے سوار کرنے کے لیے اونٹ سے اخ اخ کہا۔ لیکن مجھے لوگوں کے ساتھ چلنے سے شرم آئی اور ادھر حضرت زبیر کی غیرت بھی یاد آئی جو کہ لوگوں میں سب سے زیادہ غیرت مند تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں۔ چنانچہ آپ چلے گئے اور جب میں حضرت زبیر کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے تھے، میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور آپ کے ساتھ چند صحابہ تھے، آپ نے مجھے بٹھانے کے لیے اونٹ بٹھایا لیکن مجھے شرم آ گئی اور میں آپ کی غیرت کو بھی جانتی ہوں۔ (آخر) حضرت ابوبکر نے مجھے ایک خادم بھیج دیا جس نے مجھے اس کام سے آزاد کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے کسی نے رکابی میں آپ کے لیے کھانا بھیجا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس زوجہ مطہرہ کے گھر تشریف فرما تھے انھوں نے

فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ۔

خادم کے ہاتھ پر مارا جس سے وہ پیالہ گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے ٹکڑے جمع کرنے اور اس کھانے کو جمع کرنے لگے جو اس پیالے میں تھا اور فرمایا: تمہاری ماں کو غیرت آ گئی ہے۔ پھر آپ نے خادم کو ٹھہرا لیا، یہاں تک کہ جن زوجہ مطہرہ کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے ان سے آپ نے صحیح سالم پیالہ منگوا کر ان کے گھر واپس بھیجا جن کا پیالہ ٹوٹا تھا اور ٹوٹا ہوا پیالہ ان کے گھر میں رکھ دیا جنہوں نے وہ توڑا تھا۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت میں داخل ہوا یا میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پس مجھے روکنے والی اور کوئی چیز نہ تھی سوائے اس کے کہ تمہاری غیرت میرے علم میں تھی۔ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے جنت میں دیکھا کہ ایک محل کے ایک گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا۔ یہ حضرت عمر کے لیے ہے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور وہ مجلس میں موجود تھے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ خواب اسی جلد کی حدیث [illegible] میں بھی مذکور ہے۔ معلوم ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقی جنتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت میں ان کا مکان بھی ملاحظہ فرمایا ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے بہت بڑے محسن ہوئے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو ان سے بڑی قوت پہنچی۔ کفر کی سرکوبی میں ان کا جواب نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کی عظیم طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ کا وقار بھی خاک میں ملا دیا تھا۔ اور یکے بعد دیگرے ان کے علاقے اور شہر فتح کرتے چلے گئے تھے۔ ان کے آخری دور میں سلطنت اسلامیہ ہی دنیا کی سپر پاور بن گئی تھی اور قیصر و کسریٰ کی بادشاہی کا طلسم ٹوٹ چکا تھا۔ ان کا وجود مسلمانوں کے لیے ایک محکم قلعہ اور کافروں کے لیے پیغام اجل تھا۔ ان کی جلالت سے انہیں بھی غیرت کہا تھا۔ فرمان رسالت ہے کہ اے عمر! شیطان تمہارے سائے سے بھی ڈرتا ہے۔ سبحان اللہ! خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم ہمیشہ سیدنا فاروق اعظم

ہمیں اللہ تعالیٰ اس کے چاہنے والوں میں سے کرے۔ آمین۔

بَابُ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ

۲۱۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

عورتوں کی غیرت اور ناراضگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو قسم یوں کھاتی ہو کہ رب محمد کی قسم اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب ابراہیم کی قسم۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں بولی کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ! ایسے وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

۲۱۱ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی حضرت خدیجہ پر غیرت کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر ذکر فرماتے، ان کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی فرمائی گئی تھی کہ انہیں (حضرت خدیجہ کو) جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیں۔

بَابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

۲۱۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا هَكَذَا قَالَ۔

خلاف غیرت و انصاف بات کا اپنی بیٹی سے دفع کرنا۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب کے نکاح میں دے دیں۔ پس میں اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا مگر علی بن ابی طالب چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ حضرت فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو بات اسے بری لگے گی وہ مجھے بری لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ آپ نے اسی طرح فرمایا۔

بَابُ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ وَقَالَ

أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى

مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت

حضرت ابو موسیٰ نے رسول اللہ سے روایت کی کہ آخری زمانہ میں ایک

الرَّجُلُ الْوَاحِدُ تَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

بَابُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ

ہو کے پیچھے چالیس عورتیں لگی ہوئی ہوں گی کہ اس کی پناہ لیں ایسا مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے، عورتیں بڑھ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

آدمی کسی عورت کے پاس تنہائی میں جا سکتا ہے۔ جبکہ شوہر گھر موجود نہ ہو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تنہا عورت (نامحرم) کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ انصار سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا، دیور تو موت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہائی میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس کے ذی محرم کے ساتھ۔ پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے۔ فرمایا کہ غزوہ میں نہ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

لوگوں کے قریب کسی عورت سے علیحدگی میں باتیں کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے ساتھ علیحدگی میں باتیں کیں اور فرمایا کہ خدا کی قسم، تم (انصار) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔

اِنَّا سِیَّانِ۔

بَابُ ۱۲۱ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ۔

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُنَّ۔

بَابُ ۱۲۲ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

بَابُ ۱۲۳ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللّٰهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ۔

بَابُ ۱۲۴ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

مخنثوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کا عورتوں کے پاس جانا منع ہے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی موجود تھا۔ پس مخنث نے حضرت ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو طائف پر فتحیاب کیا تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا کہ جب وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ بل پڑ جاتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے (عورتوں کے) پاس نہ آیا کرے۔

عورت کا حبشیوں کو دیکھنا جبکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے میں خود تھک گئی۔ اب اندازہ کر لیجئے کہ ایک کمسن لڑکی کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے جو کھیل دیکھنے کی شائق ہو۔

ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رات کے وقت باہر نکلیں تو انہیں حضرت عمر نے دیکھ لیا اور کہا اے حضرت سودہ! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں بلکہ پہچانی جاتی ہیں۔ پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹیں تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضور اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک ہڈی آپ کے دست مبارک میں تھی کہ وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ فرمانے لگے کہ تمہیں (عورتوں کو) ضروری حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔

مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے خاوند سے اجازت حاصل کرنا

الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ۔

٢٢٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے روکا نہ جائے

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ

رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے۔

٢٢٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی لیکن میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کر لوں اجازت نہیں دے سکتی۔ پس میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں انہیں اجازت دے دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! مجھے دودھ عورت نے پلایا تھا مرد نے نہیں پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس آ جا سکتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے نیز حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے۔

بَابُ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا۔

عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی تعریف نہ کرے۔

٢٢٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔

٢٢٥ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کو آنکھوں

یَنْظُرُ إِلَیْهِمَا۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی نِسَائِهٖ

۲۲۶۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ کُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا یُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَکُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ أَرْجٰی لِحَاجَتِهٖ۔

بَابُ لَا یَطْرُقُ أَهْلَهُ لَیْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَیْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ یُخَوِّنَهُمْ أَوْ یَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ أَنْ یَأْتِیَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوْقًا۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُکُمُ الْغَیْبَةَ فَلَا یَطْرُقْ أَهْلَهُ لَیْلًا۔

کے ساتھ ہے۔

مرد کا یہ کہنا کہ آج میں اپنی ساری بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات ضرور اپنی ایک سو بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی کے ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس فرشتے نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لیجئے مگر وہ کہنا بھول گئے تھے۔ پس وہ ان میں سے ہر ایک کے پاس گئے لیکن کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی آدھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور حاجت پوری ہونے کی امید بہت بڑھ جاتی۔

سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے جبکہ طویل عدم موجودگی کے بعد آئے تاکہ گھر والوں پر تہمت لگانے اور عیب جوئی کا موقع نہ آئے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے رات کے وقت اپنے اہل وعیال کے پاس واپس آنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مدت تک اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے اہل وعیال کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

پارہ — ۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۵۱ طلب الولد

۲۲۹ ـ حدثنا مسدد عن هشيم عن سيار عن الشعبي عن جابر قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة فلما قفلنا تعجلت على بعير قطوف فلحقني راكب من خلفي فالتفت فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما يعجلك قلت إني حديث عهد بعرس قال بكرا تزوجت أم ثيبا قلت بل ثيبا قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك قال فلما قدمنا ذهبنا لندخل فقال أمهلوا حتى تدخلوا ليلا أي عشاء لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة قال وحدثني الثقة أنه قال في هذا الحديث الكيس الكيس يا جابر يعني الولد۔

اولاد کی خواہش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ کے اندر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز دوڑانے کی کوشش کر رہا تھا تو ایک سوار پیچھے سے آ کر مجھے ملا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ فرمایا۔ تمہیں کیا جلدی ہے۔ میں نے عرض کی کہ میری نئی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ثیبہ سے۔ فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی جو تم سے کھیلتی اور تم اس کے ساتھ کھیلتے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک جا پہنچے اور اندر داخل ہونے لگے تو فرمایا۔ ذرا انتظار کرو کہ رات ہو جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور خاوند کی غیر موجودگی والی صفائی کر لے۔ ہشیم نے کہا ایک ثقہ راوی نے مجھ سے بیان کیا کہ شعبی نے حدیث میں یہ بھی کہا کہ عقلمندی سے مراد اولاد کی خواہش ہے۔

۲۳۰ ـ حدثنا محمد بن الوليد حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن سيار عن الشعبي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا دخلت ليلا فلا تدخل على أهلك حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فعليك بالكيس الكيس تابعه عبيد الله عن وهب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكيس۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم رات کے وقت اپنے اہل و عیال کے پاس آنے لگو تو ذرا ٹھہر جایا کرو تاکہ تمہاری غیر حاضری کے باعث وہ پاکی کر لیں اور پراگندہ بالوں کو سنوار لیں اور وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں اولاد کی خواہش کرنا چاہیے۔ اولاد کی خواہش کے متعلق عبیداللہ، وہب، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۵۲ تستحد المغيبة وتمتشط

عورتوں کا بالوں سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا

۲۳۱ ـ حدثني يعقوب بن إبراهيم حدثنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ

حدثنا ... اخبرنا سيار عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة فلما قفلنا كنا قريبا من المدينة تعجلت على بعير لي قطوف فلحقني راكب من خلفي فنخس بعيري بعنزة كانت معه فسار بعيري كأحسن ما أنت راء من الإبل فالتفت فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني حديث عهد بعرس قال أتزوجت قلت نعم قال أبكرا أم ثيبا قال قلت بل ثيبا قال فهلا بكرا تلاعبها وتلاعبك قال فلما قدمنا ذهبنا لندخل فقال أمهلوا حتى تدخلوا ليلا أي عشاء لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة۔

کے اندر ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم واپس ہونے لگے اور مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو جلدی چلانا شروع کر دیا۔ پس ایک سوار پیچھے سے میرے قریب آپہنچا اور اس نے میرے اونٹ کو نیزے سے ٹھوکا جو اس کے پاس تھا۔ پس میرا اونٹ ایک بہترین اونٹ کی طرح چلنے لگا جب میں نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کنواری سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ثیبہ سے۔ فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے اور گھروں میں جانے لگے تو آپ نے فرمایا ٹھہرو یہاں تک کہ رات ہو جائے یعنی عشاء کا وقت ہو جائے تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ صاف ستھری ہو جائے۔

باب ولا يبدين زينتهن إلا لبعولتهن إلى قوله لم يظهروا على عورات النساء۔

عورتیں اپنا سنگھار کس کو دکھائیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ ... (سورۂ نور)

۲۲۲ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن أبي حازم قال اختلف الناس بأي شيء دووي جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد فسألوا سهل بن سعد الساعدي وكان من آخر من بقي من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فقال وما بقي من الناس أحد أعلم به مني كانت فاطمة عليها السلام تغسل الدم عن وجهه وعلي يأتي بالماء على ترسه فأخذ حصير فحرق فحشي به جرحه۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ لوگوں کے اندر اس بات میں اختلاف ہوا کہ غزوۂ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا۔ پس لوگوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا جو مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تنہا رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس بات کو مجھ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے۔ پس چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر آپ کے زخم میں بھر دی گئی۔

باب والذين لم يبلغوا الحلم۔

جو بچے بلوغ کو نہ پہنچے

۲۲۳ - حدثنا أحمد بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا سفيان عن عبد الرحمن بن عابس سمعت ابن عباس سأله رجل شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم العيد أضحى أو فطرا قال نعم ولولا مكاني منه ما شهدته يعني من صغره قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ثم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ یا عید الفطر پڑھنے کا وقت دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، اور اگر میں آپ کے ساتھ قریب نہ ہوتا تو کم عمری کے باعث دیکھ نہیں سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا لیکن انہوں نے اذان و اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے

خطب ولم يذكر أذانا ولا إقامة ثم أتى النساء فوعظهن وذكرهن وأمرهن بالصدقة فرأيتهن يهوين إلى آذانهن وحلوقهن يدفعن إلى بلال ثم ارتفع هو وبلال إلى بيته.

انہیں آپ نے نصیحت فرمائی۔ آخرت یاد دلائی اور خیرات کرنے کا حکم دیا پس میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا رہی تھیں اور اپنے زیورات حضرت بلال کے سپرد کر رہی تھیں پھر آپ اور حضرت بلال، کاشانۂ اقدس پر چلے گئے

باب قول الرجل لصاحبه هل أعرستم الليلة وطعن الرجل ابنته في الخاصرة عند العتاب.

اپنے ساتھی سے شب زفاف گزارنے کے متعلق پوچھنا اور غصے میں اپنی بیٹی کو مارنا

۲۳۴ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت عاتبني أبو بكر وجعل يطعنني بيده في خاصرتي فلا يمنعني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأسه على فخذي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت ابوبکر مجھ پر خفا ہوئے اور وہ اپنا ہاتھ میری کوکھ پر مارتے رہے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے

كتاب الطلاق

کتاب الطلاق

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب قول الله تعالى يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن وأحصوا العدة أحصيناه وحفظناه وعددناه وطلاق السنة أن يطلقها طاهرا من غير جماع ويشهد شاهدين.

طلاق کی عدت

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو (سورۃ الطلاق آیت ۱) أحصيناه ہم نے یاد رکھا، ہم نے شمار کیا۔ طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور دو گواہ مقرر کر لئے جائیں۔

۲۳۵ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أنه طلق امرأته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عمر بن الخطاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مره فليراجعها ثم ليمسكها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم إن شاء أمسك بعد وإن شاء طلق قبل أن يمس فتلك العدة التي أمر الله أن تطلق لها النساء.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھیں پس اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے رجوع کرنے کا حکم دو پھر روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے اب اگر چاہے روکے رکھے اور چاہے تو طلاق دے دے لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے۔ پس یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے

بَابٌ إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَٰلِكَ الطَّلَاقِ

۲۳۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ

اگر حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو کیا وہ طلاق شمار ہوگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ انہیں حیض آیا ہوا تھا پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس سے رجوع کرے۔ میں (حضرت ابن عمر) نے عرض کی کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا تو اور کیا ہے۔ یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اسے روکو اور پھر اسے رجوع کرنے کا حکم دو۔ میں نے عرض کی کہ کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا۔ اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آ جائے یا احمق بن جائے۔ سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: وہ میرے لیے ایک طلاق شمار ہوئی۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ

۲۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

۲۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَا هُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ

کیا طلاق کے وقت مرد کو بیوی کی جانب متوجہ ہونا چاہیے

اوزاعی کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کون سی بیوی نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جون کی بیٹی کے پاس گئے اور اس کے نزدیک ہوئے تو اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپ نے اس سے فرمایا۔ تم نے بہت بڑی ہستی کی پناہ لی ہے لہٰذا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی اس روایت کی ایک دوسری سند بھی پیش کی ہے۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا، حتیٰ کہ ہم دو دیواروں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہیں بیٹھے رہنا اور آپ داخل ہو گئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی۔ پس وہ ایک کھجور کے گھر میں اُتری جو امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کی دایہ تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس داخل

بِنْتِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ، قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا۔ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ۔

٢٣٩ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا۔

٢٤٠ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ، إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا، قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

بَابٌ ۱۵۱ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ۔

بھنے لگی فرمایا: اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو۔ کہنے لگی کہ کہیں ملکہ بھی اپنے آپ کو کسی بازاری کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر تسکین دیں لیکن اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپ نے فرمایا: تم نے اس کی پناہ لی ہے جس کی پناہ لی جاتی ہے۔ پھر آپ باہر ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: اے ابو اُسید! اسے رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔ دوسری روایت میں حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابو اُسید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا لیکن جب اس کے پاس گئے اور اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تو اس نے اُسے ناپسند کیا۔ پس آپ نے ابو اُسید کو حکم دیا کہ اسے سامان دے اور رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے دو۔

عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ابی الوزیر، عبدالرحمٰن، حمزہ، اُن کے والد ماجد، عباس بن سہل بن سعد حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھی۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا تم ابن عمر کو جانتے ہو۔ انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی تو حضرت عمر اس بارے میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اُن سے رجوع کر لینے کا حکم فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے اور اگر طلاق دینا ہی چاہو تو اس وقت اُسے طلاق دو۔ اس شخص نے کہا کہ کیا وہ ایک طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بتاؤ تو سہی اگر کوئی عاجز اور بیوقوف بن جائے۔

جس نے تین طلاقوں کو جائز بتایا

ارشادِ ربانی ہے: طلاق دو مرتبہ تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نیکی کے ساتھ رخصت کر دینا ہے۔ ابن زبیر کا قول ہے کہ اگر کوئی مرض وفات میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو میرے خیال میں وہ میراث نہیں پائے گی اور شعبی کا قول ہے کہ وہ وراثت پائے گی۔ ابن شبرمہ نے اُن سے پوچھا کہ عدت گزر جانے کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ دوسرا خاوند بھی مر جائے تو پھر کیا کرے گی؟ پس شعبی نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

[illegible] ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا. قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

ابن شہاب کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی ایک روز حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور کہا اے عاصم ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے تو آپ حضرات اس کو قتل کر دیتے ہیں یا کیا کرے، اے عاصم یہ بات مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بتاؤ، پس حضرت عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسند فرمایا اور [illegible] حضرت عاصم کو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے [illegible] جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس پہنچے تو حضرت عویمر آکر کہنے لگے اے عاصم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو کیا جواب دیا! حضرت عاصم نے کہا تم کوئی اچھی چیز نہیں لائے کیونکہ جس بات کے متعلق میں نے سوال کیا تھا اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا، حضرت عویمر نے کہا خدا کی قسم میں باز نہیں آؤں گا جب تک [illegible] پس حضرت عویمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] لوگوں کے درمیان حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے تو آپ حضرات اس کو قتل کر دیں گے یا کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرما دیا ہے، جاؤ اور اسے لے آؤ، حضرت سہل فرماتے ہیں کہ دونوں نے لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، جب وہ فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ باندھا، پس انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں حکم فرماتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پس یہی لعان کرنے والوں کا طریقہ قرار پا گیا۔

[illegible] ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اور اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا

إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

ہے جب کہ ان کے پاس پھندنے کی طرح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔

۲۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا لیکن اس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ فرمایا۔ حلال نہیں ہے یہاں تک کہ دوسرا خاوند اس کا ذائقہ چکھے جیسے پہلے نے چکھا تھا

بَابٌ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔

بیویوں کو اختیار دینا

ارشاد ربانی ہے۔ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ کہ میں تمہیں مال دے دوں اور اچھے طریقے سے رخصت کر دوں

۲۲۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا۔ پس ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا جس کے باعث ہم پر کوئی طلاق نہ پڑی۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اختیار دینے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو یہ طلاق کب ہوئی؟ مسروق کا قول ہے کہ اس میں میرے لیے کیا ڈر ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے۔

بَابٌ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ

طلاق کے الفاظ

جب مرد اپنی بیوی سے کہے کہ میں تجھ سے جدا ہو گیا، میں نے تجھے رخصت کیا، تو اب خالی ہے، تو الگ ہے یا ایسے الفاظ جن سے طلاق مراد لی جا سکے تو اس کا انحصار مرد کی نیت پر ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ اور انہیں اچھے طریقے سے جدا کر دو (الاحزاب ۴۹) اور تمہیں جدا کر دوں اچھے طریقے سے (الاحزاب ۲۸) اور انہیں دستور کے مطابق

أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ۔

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے [illegible]

بَابٌ ۱۲ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ۔

عورت کو اپنے اوپر حرام کر لینا

جو شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ اس کا انحصار اس کی نیت پر ہے۔ دیگر اہل علم حضرات کا قول ہے کہ جب کوئی تین طلاقیں دے دے تو عورت اس پر حرام ہو گئی اور اسے طلاق دینا [illegible] حرام ہو جاتی ہیں [illegible] حلال کھانے کو حرام نہیں کہا جاتا بلکہ مطلقہ کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اس پر حرام ہے [illegible] تین طلاقیں دینے کے بعد وہ اس مرد کے لئے حلال نہیں ہوتی جب تک کہ دوسرے سے نکاح نہ کرے [illegible] جب حضرت ابن عمر سے تین طلاقوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کاش ایک یا دو طلاقیں دی ہوتیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اسی کا حکم دیا تھا [illegible] اگر تین طلاقیں دے دیں تو وہ حرام ہو گئی جب تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کر لے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا لیکن اس نے بھی طلاق دے دی [illegible] پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی تھی اور میں نے دوسرا نکاح کر لیا لیکن جب وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس [illegible] صرف ایک دفعہ میرے پاس آیا [illegible] کیا میں پہلے خاوند کے لئے حلال ہو گئی ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہ ہو گی جب تک دوسرا تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔

بَابٌ ۱۳ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ۔

حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ

حلال کو حرام کیوں کرتے ہو

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اس کا یہ کہنا لغو ہے

عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بہترین نمونہ ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کھانے کی بو آتی ہے۔ پس ہم میں سے ایک کے پاس حضور تشریف لائے تو انہوں نے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اب کبھی نہیں پیوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! تم اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے...... اور تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو یعنی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما اور جب نبی نے اپنی بعض بیوی سے راز کی بات فرمائی یعنی ارشاد کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیز پسند فرماتے تھے۔ جب آپ نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے نزدیک ہو جاتے۔ ایک روز آپ حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ ان کے پاس ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میری قوم کی ایک عورت نے شہد کی ایک کپی بطور ہدیہ دی تھی۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سے شہد پلایا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں تو ضرور کوئی حیلہ کروں گی۔ میں نے سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں گے جب آپ کے نزدیک آئیں تو کہنا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ جواب میں حضور انکار فرمائیں گے تو کہنا کہ پھر آپ کے دہن مبارک سے یہ بو کیوں آتی ہے۔ حضور فرمائیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس وقت کہنا کہ شاید مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہو۔ میں بھی ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی تو پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے دہن مبارک سے مجھے آ رہی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے

فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي۔

شہد کا شربت پلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاید اس کی مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب صفیہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ پھر جب آپ حفصہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو وہی شہد کا شربت نہ پلاؤں؟ فرمایا اب مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ حضرت سودہ کا بیان ہے کہ حفصہ سے کہا کہ ہم نے آپ کو شہد پینے سے روک دیا ہے جس نے انہیں یہ کہا کہ خاموش رہو۔

باب ۱۴۲ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللَّهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ۔

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! جب مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے طلاق دے دو تو تمہارے لئے ان پر کچھ عدت نہیں ہے جس کو تم شمار کرو، تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے رخصت کر دو (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۹) ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے۔ اس بارے میں حضرت علی، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمن، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، قاضی شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمن، عمرو بن ہرم اور شعبی سے روایت ہے کہ عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔

باب ۱۴۳ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هَذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ هَذِهِ أُخْتِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

بیوی کو بہن کہہ دینا

اگر کوئی مجبوری کی بنا پر بیوی کو بہن کہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے لئے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کہا تھا۔

باب ۱۴۴ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى

جبر کے تحت یا نشہ یا جنون میں طلاق دینا

یا نشہ اور جنون کی حالت میں طلاق یا کسی اور مجبوری کا معاملہ ہو جانا، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کا پھل ملے گا۔ شعبی نے اس پر یہ آیت

وَقَوْلِهِ لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا وَمَا
لَا يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَبِكَ جُنُونٌ وَقَالَ
عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ
مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ
لِأَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ
لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ
عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ
عَطَاءٌ إِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ
رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ
خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَ
قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا
فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ
قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا
أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ ذَلِكَ
فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ
لِي فِيكِ نِيَّتُهُ وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ
قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا
يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا
فَقَدْ بَانَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ
نِيَّتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ
وَالْعَتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ
الزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي نِيَّتُهُ وَإِنْ
نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ تَعْلَمْ
أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى
يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى

تلاوت کی لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا اور بے عقل کا اقرار کرنا جائز
نہیں ہے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ایسے ہی ایک اقرار کرنے
والے سے پوچھا تھا کہ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم سے شکایت کی کہ حضرت حمزہ نے میری دونوں
اونٹنیوں کے پیٹ چیر دیے ہیں تو حضرت حمزہ کو ملامت کرنے کے
لئے حضور تشریف لے گئے۔ دیکھا تو نشے میں ان کی آنکھیں
سرخ تھیں اور حضرت حمزہ نے انہیں دیکھ کر کہا۔ تم میرے
باپ کے غلام معلوم ہوتے ہو۔ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے جان لیا کہ یہ نشے میں چور ہیں لہٰذا آپ واپس تشریف لے آئے
اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے۔ عثمان کا قول ہے کہ دیوانے، مخبوط
الحواس اور نشے والے کی طلاق نہیں پڑتی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نشے والے اور مجبور
کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق جائز
نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ طلاق دیتے وقت ہی شرط لگا سکتا ہے۔ نافع کا قول
ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی کہ گھر سے نکل جائے۔ ابن عمر
نے فرمایا اگر وہ گھر سے نکل گئی تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور نہ نکلی تو
کچھ بھی نہیں۔ زہری کا اس شخص کے بارے میں قول ہے کہ جو کہے کہ اگر میں
فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی پر تین طلاقیں پس کہنے والے سے پوچھا جائے گا
کہ اسکی دلی مراد کیا تھی جبکہ اس نے یہ قسم کھائی۔ اگر وہ کسی وقت کا تعین
کرے کہ قسم کھاتے وقت میری دلی مراد یہ تھی تو یہ اس کے دین اور امانت پر
چھوڑ دیا جائے گا۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھے تیری ضرورت
نہیں ہے تب بھی نیت دیکھی جائے گی اور ہر قوم کی طلاق اپنی زبان میں ہوتی
ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جب تو حاملہ ہو تجھ پر تین طلاقیں تو
ہر طہر میں اس کے ساتھ جماع کرے اور جب حمل ظاہر ہو جائے تو وہ اس سے
جدا ہو جائے گی۔ حسن کا قول ہے کہ جب کہا جائے کہ تو اپنے گھر والوں کے
پاس چلی جا تو نیت دیکھی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طلاق مجبوری میں
دی جاتی ہے اور رضائے الٰہی کے لئے آزاد کیا جاتا ہے۔ زہری کا قول ہے جب
کوئی کہے کہ تو میری بیوی نہیں تو نیت دیکھی جائے گی اگر طلاق کی نیت کی تو طلاق پڑ
جائے گی۔ حضرت علی کا قول ہے کہ معلوم ہونا چاہیے کہ تقدیر کا قلم تین آدمیوں
سے اٹھا لیا گیا ہے دیوانے سے جب تک اسے افاقہ نہ ہو جائے، بچے سے جب تک بالغ نہ ہو

...وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ

...فرماتے تھے اور ... حضرت علی کا قول ہے کہ بے عقل (دیوانے) کے سوا ہر ایک کی طلاق جائز ہے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے اُن خیالات کو معاف فرما دیا ہے جو دلوں میں پیدا ہوتے ہیں، جب تک اُن کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر دل میں طلاق دی (زبان سے کچھ نہ کہا) تو کچھ بھی نہیں ہے۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ هَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے منہ پھیر لیا تو وہ اس طرف آ گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی۔ آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ کیا تم دیوانے ہو؟ کیا شادی شدہ ہو؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے عیدگاہ میں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا یہاں تک کہ حرہ میں پکڑ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

یہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جو اس جلد کی حدیث ۵۳، ۱۹۰، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷ اور ۲۰۳ میں بھی مذکور ہے۔ صحابی تھے اور صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرما دیا تھا کہ وہ جان بوجھ کر گناہ کا کوئی کام کریں۔ کوئی صحابی جان بوجھ کر گناہ کر سکتا ہی نہیں تھا اور نہ کسی ایک بھی صحابی نے جان بوجھ کر گناہ کا کوئی ایک بھی کام کیا۔ ان حضرات سے بتقاضائے بشریت بھول چوک کر کسی گناہ کا سرزد ہو جانا الگ بات ہے اور اس کا وقوع بعض حضرات سے ضرور ہوا اور ایسے تمام حضرات اس پر قائم نہیں رہے بلکہ فوراً تائب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر صحابہ کرام کی شان میں فرمایا ہے:

وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ (۴۹: ۷)

اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔

یعنی اللہ رب العزت نے اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے اُن حضرات کے دلوں میں کفر، فسق اور عصیان کی نفرت بھر دی تھی۔ وہ جان بوجھ کر تو چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں کر سکتے تھے، ان کی طبیعت ہی ارتکاب گناہ سے انکار کرتی تھی۔ مگر ان بزرگوں میں سے کسی سے کوئی خلاف شرع حرکت کا ارتکاب بھی ہو جاتا تو وہ اتفاقیہ ہوتا تھا۔ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ فعل بتقاضائے بشریت اتفاقیہ طور پر سرزد ہو گیا تھا۔ خیال آتے ہی وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ کے حکم قرآنی کے تحت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں خود حاضر ہوئے اور بار بار جرم کا اعتراف کر کے اپنے اوپر حد جاری کروانے کی درخواست کرتے۔ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹالنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ توبہ کے ساتھ ...

جرم ایک بار ثابت ہو تو اس پر حد جاری کر دیتے چہ جائیکہ چار مرتبہ ہے۔ بالآخر حد جاری ہوئی اور حضرت ماعز کو سنگسار کر دیا گیا۔ بخاری شریف ہی میں پہلے گزر چکا ہے کہ حد جاری ہونے کے بعد کسی صحابی نے ان کے بارے میں کوئی نامناسب لفظ کہہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناراض ہوئے اور فرمایا ۔۔۔ ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ کسی امت پر بانٹ دی جائے تو ساری امت بخشی جائے گی۔ سبحان اللہ! لہٰذا کسی بھی صحابی کے بارے میں زبان طعن نہیں کھولنی چاہیے۔ وہ سارے ہی حضرات جنتی اور ہمارے پیشوا ہیں اور وہ ساری امت سے افضل ہیں۔ اُن بزرگوں کا دونوں عالم میں بول بالا ہے۔ اُن میں سے کسی کے بھی خلاف زبان طعن کھولنے والا اُس گروہ کا اعلیٰ بھی باقی امت سے ادنیٰ ہے۔ اپنی تباہی کی راہ ہموار کرتا ہے اور اس کا دارین میں منہ کالا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حشر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے غلاموں میں شمار فرمائے۔ آمین۔

۲۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اُس نے آواز دیتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ کم بخت زنا کر بیٹھا ہے یعنی وہ خود۔ پس آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پس وہ اُدھر ہی سامنے چلا گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور کہا۔ یا رسول اللہ! یہ بدبخت زنا کر بیٹھا ہے۔ پس آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ اُسی طرف چلا گیا جدھر آپ نے منہ کیا تھا اور اُس نے وہی بات کہی تو آپ نے اعراض فرما لیا۔ چوتھی مرتبہ اُس نے سامنے آکر یہی کہا اور جب وہ اپنی ذات پر چار مرتبہ گواہی دے چکا تو اُسے بلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو اور وہ شادی شدہ تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سننے والے نے بتایا کہ میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے مدینہ منورہ کی عیدگاہ میں اسے سنگسار کیا۔ جب پتھر لگنے لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا یہاں تک کہ ہم نے اُسے مقام حرہ پر پکڑا اور سنگسار کر دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظَّالِمُونَ وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاوُسٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ -

خلع میں طلاق دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تمہارے لئے اس میں سے لینا حلال نہیں ہے جو تم نے عورتوں کو دیا ہے (البقرہ) حضرت عمر نے خلع کو جائز قرار دیا اگرچہ سلطان کے سامنے نہ ہو۔ حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عورت اپنا سارا مال دے کر خلع کرے تب بھی جائز ہے۔ طاؤس کا قول ہے کہ الا ان یخافا الا یقیما حدود اللہ میں حدود سے مراد وہ حقوق ہیں جو ایک ساتھ رہنے اور صحبت وغیرہ کا فرض ہے ایک کا دوسرے پر ہے اور بے وقوف لوگوں جیسی بات نہ کہی کہ وہ اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک یہ نہ کہے کہ میں تیرے لئے جنابت کا غسل نہیں کروں گی۔

حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی اہلیہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! [illegible] ثابت بن قیس سے ناخوش نہیں ہوں، نہ ان کے اخلاق سے اور نہ دین کے لحاظ سے، لیکن میں مسلمان ہو کر [illegible] ناپسند کرتی ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کا باغ واپس [illegible]؟ عرض گزار ہوئیں، ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] باغ لے لو اور انہیں ایک طلاق دے دو۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ بِهٰذَا وَقَالَ تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلٰكِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ۔

خالد حذاء نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ [illegible] بہن [illegible] اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں۔ پس انہوں نے باغ واپس کر دیا اور آپ نے حضرت ثابت کو حکم دیا کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔ عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔ ابن ابی تمیمہ نے عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ میں ثابت بن قیس کے اخلاق یا دین کی وجہ سے ناخوش نہیں ہوں لیکن میں ان کے ساتھ گزارا نہیں کر سکتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میں ثابت سے [illegible] دین یا اخلاق [illegible] لیکن مجھے کفر کا اندیشہ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ پس اس نے وہ باغ واپس کر دیا اور آپ نے انہیں جدا کرنے کا حکم دیا۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

سلیمان، حماد، ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جمیلہ [illegible]

بَابُ الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ

[illegible] کیا ضرورت کے تحت خلع ہو سکتا ہے

الْعَزِيزِ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ خَبِيرًا.

۲۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا آذَنُ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان نا اتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کی طرف سے مقرر کرو (سورۂ نساء آیت)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی حضرت علی کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا۔

بَابٌ ۱۱۱ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا.

لونڈی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی

۲۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا بریرہ کے معاملے سے تین مسئلے معلوم ہوگئے۔ پہلا یہ کہ جب اُسے آزاد کیا گیا۔ تو خاوند کے بارے میں اُسے اختیار دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس کا حق ہے جو آزاد کرے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی میں اُبال آ رہا تھا۔ پس آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو روٹی اور گھر کے سالن پر مشتمل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جبکہ میں ہانڈی میں گوشت دیکھ رہا ہوں۔ عرض کی گئی کہ گوشت تو ہے لیکن یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر ملا ہے جبکہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ فرمایا۔ صدقہ تو اس کے لئے ہے ہمارے لئے تحفہ ہے۔

بَابٌ ۱۱۲ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ.

لونڈی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا

۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ.

ابو الولید، شعبہ، ہمام، قتادہ، عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کے خاوند کو غلام دیکھا۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بریرہ کا شوہر مغیث جو بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے روتا پھرتا ہے۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند کالے رنگ کا غلام تھا اُسے مغیث کہتے تھے اور بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی

يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ۔

گلیوں میں اس (بریرہ) اپنی بیوی کے پیچھے پھرتا رہا۔

بَابُ ۱۴۱ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ۔

بریرہ کے خاوند کے لئے حضور کا سفارش کرنا

۲۶۲ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا جس کو مغیث کہتے تھے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے پیچھے پھر رہا ہے اور آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے ہیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا۔ اے عباس! کیا مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر تعجب نہیں کرتے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا کاش تم اس سے رجوع کر لو۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں تو سفارش کرتا ہوں۔ عرض گزار ہوئیں تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۴۲

لونڈی کو خاوند کے بارے میں اختیار دینا

۲۶۳ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ ولاء ان کے لئے ہو۔ حضرت عائشہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تو فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کا ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا یہ بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۲۶۴ — حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا۔

آدم نے شعبہ سے یہ روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خاوند کے بارے میں اسے اختیار دیا گیا۔

بَابُ ۱۴۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

مشرک عورت سے نکاح نہ کرو

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور مومنہ لونڈی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں پسند آئے۔

۲۶۵ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نصرانیہ اور یہودیہ کے ساتھ نکاح کے متعلق پوچھا جاتا تو جواب دیتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کو حرام فرمایا ہے اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑا اور کیا شرک ہے کہ کوئی عورت کہے کہ اس کا رب عیسیٰ

تَقُوْلَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيْسٰى وَهُوَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ۔ — حالانکہ وہ تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں۔

ف: صحیح مذہب یہی ہے کہ یہودی اور نصرانی عورتیں مسلمانوں کے لیے حرام ہیں کیونکہ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ ماجدہ کو بھی خدا کہتے اور تثلیث بناتے ہیں جبکہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں گروہ اہل کتاب ہیں لیکن عقیدہ توحید کی مخالفت کے باعث مشرک بھی ہیں۔ لہٰذا یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے پر قائم رہنے والی اُن کی کسی عورت کا مسلمان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ پس اگر مسلمان کسی یہودیہ یا نصرانیہ کو اپنے نکاح میں رکھے گا تو وہ نکاح واقع ہی نہیں ہوگا اور اُس کا بیوی کی طرح رکھنا حرام ہوگا اور اُس کے ساتھ وظیفہ زوجیت محض بدکاری شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ۔

مشرکہ اگر مسلمان ہو جائے تو نکاح و عدت

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا مُشْرِكِيْ أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُ وَمُشْرِكِيْ أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُوْنَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوْا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِيْ أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ، وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِيْ سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ

عطاء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ مشرکین دو قسم کے تھے۔ ایک حربی مشرک جن سے آپ لڑتے تھے اور وہ آپ سے لڑتے تھے اور دوسرے وہ جن کے ساتھ معاہدہ ہوتا تھا جن سے نہ آپ لڑتے تھے اور نہ وہ آپ سے لڑتے تھے۔ اور جب حربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اُسے نکاح کا پیغام نہ دیا جاتا جب تک حیض آ کر وہ پاک نہ ہو جاتی جب وہ پاک ہو جاتی تو اُس کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہو جاتا۔ اگر اُس کا خاوند نکاح سے پہلے ہجرت کر کے آ جاتا تو وہ اُس کی طرف لوٹا دی جاتی۔ اگر اُن میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتا تو اُسے آزاد کر دیا جاتا اور اُن کے حقوق بھی دیگر مہاجرین کی طرح ہوتے۔ پھر معاہدہ والے مشرکین کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا جیسا کہ مجاہد کی حدیث میں ہے۔ اگر معاہدہ والوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتے تو واپس نہیں کیا جاتا تھا بلکہ مشرکین کو اُن کی قیمت دے دی جاتی۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قریبہ بنت ابی امیہ حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے اُسے طلاق دے دی اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھی انہوں نے طلاق دی تو عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا۔

بَابُ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ

اُس مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا جو ذمی یا حربی کے تحت تھی

وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوٗدُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب نصرانیہ اپنے خاوند سے ایک ساعت پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اُس پر حرام ہو جائے گی۔ عطاء سے اہل معاہدہ کی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مسلمان ہو گئی اور کچھ دنوں کے بعد اُس کا خاوند اسلام لایا کیا وہ اُس کی بیوی رہے گی۔ فرمایا کہ نہیں،

الْمُشْرِكِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ
امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ
وَصَدَاقٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ
يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَ
لَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي
مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا
صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا
وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ
بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا
هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ
بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ
الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ
فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ
قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ، لَا وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ
أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ، وَاللهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ

مگر یہ چاہے تو دوسرے مہر پر نکاح کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اگر دوسرا عدت
کے دوران خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اس کی بیوی ہوگی۔ ارشاد باری
تعالیٰ ہے نہ وہ عورتیں ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ ان عورتوں کیلئے
(سورۃ الممتحنہ)۔ امام حسن بصری اور قتادہ کا مجوسیوں کے بارے میں قول
ہے کہ اگر عورت و مرد دونوں مسلمان ہو جائیں تو ان کا پہلا نکاح برقرار رہے گا
اگر ایک ان میں سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا انکار کرے تو اس کی
زوجیت ٹوٹ گئی اور کوئی حق نہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے
مشرکین کی اس عورت کے بارے میں پوچھا جو مسلمانوں کے پاس آجائے
کہ کیا اس کے شوہر کو معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ ارشاد باری ہے
اور ان کو جو انہوں نے خرچ کیا ہے دو۔ انہوں نے فرمایا ایسا نہیں ہے یہ
قرآن کا حکم صرف نبی کے ساتھ تھا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
معاہدہ تھا۔ مجاہد کا قول ہے کہ یہ تمام باتیں اس صلح سے متعلق ہیں جو نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قریش مکہ کے درمیان ہوئی۔

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان عورتیں جب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آتی تھیں تو حکم خداوندی
ہے اے ایمان والو! جب ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے
تمہارے پاس آیا کریں تو ان کا امتحان لیا کرو (سورۃ الممتحنہ) کے
کے تحت امتحان لیا جاتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں
کہ مومن عورتوں میں سے جو بھی اس شرط کو تسلیم کر لیتی تو امتحان کی
مشقت کا اقرار کر لیا جاتا۔ پس جب وہ اپنی زبان سے اس
کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے
فرماتے کہ جاؤ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ خدا کی قسم رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت
کے ہاتھ کو ہرگز مس نہیں کیا بلکہ آپ انہیں زبانی کلامی بیعت
فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کسی کا ہاتھ نہیں پکڑا مگر صرف ان عورتوں کا جن کا
اللہ تعالیٰ نے آپکو حکم فرمایا ورنہ جب آپ عورتوں
سے بیعت لیتے تو زبانی فرماتے کہ میں نے تمہیں

يَقُولُ نَعَمْ إِذَا أَحَلَّتْهُنَّ فَلَا يَحْلِلْنَ لَكُمَا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ إِلَى قَوْلِهِ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔ فَإِنْ فَاءُوا رَجَعُوا۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللّٰهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ۔ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً۔ وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً۔ فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ وَعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ۔ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

بیعت کرلیا ہے۔

بیویوں سے ایلاء کرنا

جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں ان عورتوں کو چاہئے کہ چار مہینے انتظار کریں (سورۃ البقرہ) فَاِنْ فَاءُوْا اگر رجوع کریں۔

حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور ادھر آپ کے پیر مبارک میں موچ آگئی۔ پس آپ اپنے بالاخانے میں انتیس روز تک قیام پذیر رہے جب آپ اترے تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے ایلاء نام رکھا ہے اُس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مدت گزر جانے کے بعد کسی کے لئے حلال نہیں ہے مگر یہ کہ دستور کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو انتظار کرے یہاں تک کہ طلاق دے اور بغیر طلاق دیے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابو درداء اور حضرت عائشہ وغیرہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

مفقود الخبر کے اہل و عیال اور مال کا حکم

ابن مسیب کا قول ہے کہ جب کوئی لڑائی کے وقت صف میں سے گم ہو جائے تو اُس کی بیوی ایک سال انتظار کرے۔ حضرت ابن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اور ایک سال تک اُس کے مالک کو تلاش کیا لیکن وہ لاپتہ ہوا کہ شرط پھر ایک دو درہم کر کے خیرات کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! یہ فلاں کی طرف سے ہیں اور اس کی قیمت میرے ذمے ہے اور فرماتے تھے کہ گری

زہری نے قیدی کے بارے میں فرمایا جس کا مقام معلوم ہو کہ اس کی بیوی نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے جب اس کی کوئی خبر نہ ملے تو اختیار کیا جائے جو مفقود الخبر کے بارے میں شرعی طریقہ ہے۔

علی بن عبداللہ، سفیان، یحییٰ بن سعید، یزید مولیٰ منبعث سے روایت کی ہے کہ

حدثنا يحيى بن سعيد عن يزيد مولى المنبعث أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن ضالة الغنم فقال خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب. وسئل عن ضالة الإبل فغضب واحمرت وجنتاه وقال ما لك ولها معها الحذاء والسقاء تشرب الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها. وسئل عن اللقطة فقال اعرف وكاءها وعفاصها وعرفها سنة فإن جاء من يعرفها وإلا فاخلطها بمالك. قال سفيان فلقيت ربيعة بن أبي عبد الرحمن قال سفيان ولم أحفظ عنه شيئا غير هذا فقلت أرأيت حديث يزيد مولى المنبعث في أمر الضالة هو عن زيد بن خالد قال نعم قال يحيى ويقول ربيعة عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد قال سفيان فلقيت ربيعة فقلت له.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسے پکڑ لو کہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کیلئے ہے یا بھیڑیئے کے لئے۔ پھر گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ناراض ہوئے اور دونوں رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تجھے اس سے کیا سروکار، اس کا جوتا اس کے ساتھ ہے، وہ پانی پیئے گا اور درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے۔ جب گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: اس کی تھیلی اور اس کے سربند کو پہچان لے اور ایک سال تک اس کی تشہیر کرتا رہ۔ اگر کوئی شخص آ کر اسے پہچان لے تو اچھا ہے ورنہ اپنے مال میں ملا لے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے ملا۔ سفیان کا بیان ہے کہ مجھے ان سے سوا اس کے اور یاد نہیں، میں نے کہا کہ یزید مولی منبعث کی گمشدہ چیز کے بارے میں حدیث جو زید بن خالد سے مروی ہے کیا یہ اسی طرح ہے؟ فرمایا ہاں۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ ربیعہ نے یزید مولی منبعث سے، انہوں نے زید بن خالد سے روایت کی ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ سے ملا اور ان سے یہی بات دریافت کی۔

باب الظهار

وقول الله تعالى قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها إلى قوله فمن لم يستطع فإطعام ستين مسكينا. وقال لي إسماعيل حدثني مالك أنه سأل ابن شهاب عن ظهار العبد فقال نحو ظهار الحر قال مالك وصيام العبد شهران. وقال الحسن بن الحر ظهار الحر والعبد من الحرة والأمة سواء وقال عكرمة إن ظاهر من أمته فليس بشيء إنما الظهار من النساء وفي العربية لما قالوا أي فيما قالوا وفي بعض ما قالوا وهذا أولى لأن الله لم يدل على المنكر وقول الزور.

ظہار کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ نے سن لی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملے میں بحث کرتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے (تا) ارشاد الٰہی ساٹھ مسکینوں تک۔ امام مالک نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ آزاد کی طرح ہی ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ غلام دو مہینے کے روزے رکھے۔ حسن بن حر کا قول ہے کہ آزاد اور غلام کا ظہار آزاد عورت اور لونڈی سے برابر ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو اس کا کچھ نہیں کیونکہ ظہار بیویوں سے ہے اور عربی زبان میں لما قالوا کا معنی فیما قالوا ہے اور یہی اولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بری اور جھوٹی بات کا حکم نہیں فرمایا۔

باب الإشارة في الطلاق والأمور

وقال ابن عمر قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يعذب الله بدمع العين ولكن يعذب بهذا فأشار إلى لسانه وقال كعب بن مالك

طلاق اور دیگر امور کے اشارے

ابن عمر کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں کرے گا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب کرے گا اور اپنی زبان مبارک کی جانب اشارہ فرمایا۔ کعب بن مالک کا قول ہے کہ

أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ وَقَالَ أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ آحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصَرِ قُلْنَا يُزَهِّدُهَا وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ کیا کہ آدھی چیز لے لو۔ حضرت اسماء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ لوگ کس وجہ سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ سورج کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اثبات میں اشارہ کیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ ابو قتادہ کا قول ہے کہ حضور نے احرام والے کے شکار کی بابت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اسے حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے انکار کیا تو فرمایا کہ پھر کھا لو۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور جب آپ رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تو اس کی جانب اشارہ کر کے تکبیر کہتے۔ حضرت زینب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف آ گیا ہے اور انگشت ہائے مبارک سے آپ نے نوے کی طرح حلقہ بنا کر دکھایا۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے عطا فرما دی جاتی ہے۔ پھر اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا یعنی اپنی شہادت کی انگلی اور چھنگلی کے درمیان پورے رکھے۔ ہم نے کہا کہ یوں لوگوں کی قلت کو ظاہر فرمایا ہے۔ ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کسی یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا یعنی زیورات اس نے چھین لیے جو وہ پہنے ہوئے تھی اور اس کا سر کچل دیا۔ پس اس کے گھر والے اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ وہ زندگی کے آخری

... قد أعتقت فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ... [illegible] بغير إذنه ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... صلى الله عليه وسلم ... بين ... [illegible]

۱۴۳۔ حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن عبيد الله ...

... [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible] ...

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں ...

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ۔

زرہ میں دھنس جاتی ہے چنانچہ منفق جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل کر اتنی کشادہ ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں تک کو چھپا لیتی ہے اور اس کے نقوش قدم کو مٹا دیتی ہے لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ سخت ہو کر تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ڈھیلا ہو جائے لیکن نہیں ہوتا اور انگلی سے اپنے حلق کی جانب اشارہ فرمایا۔

بَابُ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ. فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا. وَقَالَ الضَّحَّاكُ إِلَّا رَمْزًا إِشَارَةً. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ، فَإِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ قِيلَ لَهُ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِكَلَامٍ وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ، وَكَذَلِكَ الْعِتْقُ وَكَذَلِكَ الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ. وَقَالَ حَمَّادٌ الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ۔

لعان کا بیان

ارشاد ربانی ہے۔ اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (سورۂ والنور آیت ۶) پس جب گونگا لکھ کر یا اشارے سے یا قابل فہم طریقے سے تہمت لگائے تو وہ کلام کرنے والے کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارے کو جائز فرمایا ہے اور بعض اہل حجاز اور اہل علم کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پس مریم نے حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے (سورۂ مریم آیت ۲۹) ضحاک کا قول ہے کہ الا رمزا سے اشارہ مراد ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس صورت میں نہ حد ہے اور نہ لعان پھر کہتے ہیں کہ لکھ کر یا اشارے سے یا ایماء سے طلاق جائز ہے۔ حالانکہ طلاق اور تہمت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اگر کوئی کہے کہ تہمت تو کلام کے ذریعے ہوتی ہے تو کہا جائے گا کہ طلاق بھی کلام کے بغیر جائز نہیں ہے ورنہ طلاق اور تہمت باطل ہیں۔ اسی طرح آزاد کرنا ہے۔ ایسا ہی بہرہ لعان کرتا ہے۔ شعبی اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی کہے کہ تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرے تو اشارے کے باعث بائن ہو جائے گی۔ ابراہیم کا قول ہے کہ گونگا اپنے ہاتھ سے طلاق لکھ دے تو پڑ جائے گی۔ حماد کا قول ہے کہ گونگا اور بہرہ اگر سر کے اشارے سے کہے تو طلاق ہو جائے گی۔

۲۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ نہ بتاؤں؟ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کیوں نہیں فرمایا سب سے بہتر بنو نجار ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں یعنی بنو عبد الاشہل پھر جو ان کے نزدیک ہیں یعنی بنو حارث بن خزرج، پھر جو ان کے نزدیک ہیں یعنی بنو ساعدہ پھر اپنے ہاتھ

بنو الحارث بن الخزرج، ثم الذين يلونهم بنو ساعدة، ثم قال بيده فقبض أصابعه ثم بسطهن كالرامي بيده ثم قال، وفي كل دور الأنصار خير۔

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال قال أبو حازم سمعته من سهل بن سعد الساعدي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، بعثت أنا والساعة كهذه من هذه أو كهاتين وقرن بين السبابة والوسطى۔

حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا جبلة بن سحيم سمعت ابن عمر يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم، الشهر هكذا وهكذا وهكذا يعني ثلاثين ثم قال، وهكذا وهكذا وهكذا يعني تسعا وعشرين يقول مرة ثلاثين ومرة تسعا وعشرين۔

حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن إسماعيل عن قيس عن أبي مسعود قال وأشار النبي صلى الله عليه وسلم بيده نحو اليمن، الإيمان ههنا مرتين، ألا وإن القسوة وغلظ القلوب في الفدادين حيث يطلع قرنا الشيطان ربيعة ومضر۔

حدثنا عمرو بن زرارة أخبرنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا وأشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا۔

باب إذا عرض بنفي الولد۔

حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ولد لي غلام أسود، فقال، هل لك من إبل قال نعم قال ما ألوانها قال حمر قال هل فيها من أورق قال نعم قال فأنى ذلك قال لعله نزعه

کے اشارے سے فرمایا اس طرح انگلیوں کو بند کر لیا پھر انہیں پھیلا دیا جیسے تیر پھینکنے والے کی طرح کھول دیا اس کے بعد فرمایا کہ انصار کے تمام گھرانوں میں بھلائی ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں جیسے یہ اس سے یا ان دونوں کی طرح اور آپ نے شہادت اور بیچ والی انگلی کو ملا کر بتایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ اتنے اور اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی تیس دن کا، پھر فرمایا کہ اتنے اور اتنے اور اتنے، یعنی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے یعنی ایک دفعہ تیس دن اور دوسری دفعہ انتیس دن کا فرمایا۔

قیس نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کرکے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے، دو مرتبہ فرمایا، اور سختی اور سنگ دلی اونٹوں والوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پیچھے چلتے ہیں جہاں سے شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، پھر آپ نے انگشت شہادت اور بیچ والی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

کنایۃً بچے سے انکار

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے یہاں کالا بچہ پیدا ہوا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ سرخ۔ فرمایا کیا ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا وہ کہاں سے آیا؟ عرض کی کسی رگ نے کھینچا

عِرْقٌ، قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ۔

بَابُ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

بَابُ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ۔

۲۸۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ، ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ۔

بَابُ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ۔

۲۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ، سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ

ہوں، فرمایا تو شاید تیرے بیٹے کو بھی کسی رگ نے اپنی طرف کھینچا ہو۔

لعان کرنے والوں کا قسم کھانا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے قسم لی اور پھر اُن دونوں کو جدا کر دیا۔

لعان میں ابتداء مرد کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس انہوں نے آ کر گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہو گئی اور اُس نے بھی گواہی دی۔

جس نے لعان کے بعد طلاق دی

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی، حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا۔ اے عاصم! اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ کر قتل کر دے تو آپ اُسے قتل کر دیتے ہیں۔ سب بتائیے وہ کیا کرے؟ اے عاصم! مجھے اس بارے میں مسئلہ پوچھ کر بتائیے۔ پس حضرت عاصم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا اور اسے بری بات کہا۔ حتیٰ کہ حضرت عاصم کو بھی اپنا یہ سوال ناگوار معلوم ہوا، اس کے سبب جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس واپس گئے تو حضرت عویمر اُن کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے؟ تو حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا کہ آپ کوئی اچھی چیز نہیں لائے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ اس پر حضرت عویمر نے کہا: خدا کی قسم میں اُس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب تک اس کا حکم معلوم نہ کر لوں۔ پس حضرت عویمر چل دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوگوں کے درمیان جا پہنچے۔ اور

امرأته رجلا أيقتله فتقتلونه أم كيف يفعل؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أنزل الله فيك وفي صاحبتك فاذهب فأت بها. قال سهل فتلاعنا وأنا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما فرغا من تلاعنهما قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها فطلقها ثلاثا قبل أن يأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال ابن شهاب فكانت سنة المتلاعنين۔

[illegible]

باب التلاعن في المسجد۔

مسجد میں لعان کرنا

حدثنا يحيى أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب عن الملاعنة وعن السنة فيها عن حديث سهل بن سعد أخي بني ساعدة أن رجلا من الأنصار جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله أم كيف يفعل؟ فأنزل الله في شأنه ما ذكر في القرآن من أمر المتلاعنين فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد قضى الله فيك وفي امرأتك. قال فتلاعنا في المسجد وأنا شاهد فلما فرغا قال كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها فطلقها ثلاثا قبل أن يأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغا من التلاعن ففارقها عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال ذاك تفريق بين كل متلاعنين. قال ابن جريج قال ابن شهاب فكانت السنة بعدهما أن يفرق بين المتلاعنين وكانت حاملا وكان ابنها يدعى لأمه قال ثم جرت السنة في ميراثها أنها ترثه ويرث منها ما فرض الله له. قال ابن جريج عن ابن شهاب عن سهل بن سعد الساعدي في هذا الحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن جاءت به أحمر قصيرا

[illegible]

كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ التَّلَاعُنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ، فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ خَدِلًا۔

بَابُ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

۲۸۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ

اس کے پیٹ سے کوئی تھوڑی سیاہ آنکھوں والا اور بھاری سرینوں والا بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں مرد سچا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اسی طرح کا بد شکل تھا جس کے ساتھ بدنام ہوئی تھی۔

حضور کا ارشاد گرامی کہ اگر میں بغیر گواہ کے سنگسار کرتا

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک جملہ بات کہہ دی۔ جب یہ واپس لوٹے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس شکایت لے کر آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میں اپنے قول کے باعث اس آزمائش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پس وہ ان کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے ساتھ جو دیکھا تھا اس کا آپ سے ذکر کیا اور وہ شخص زرد رنگ کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے وہ موٹی پنڈلیوں والا گندم گوں اور پر گوشت تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ! حقیقت کو ظاہر فرما۔ پس بچہ اس کی شکل کا پیدا ہوا جس کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان لعان کروایا۔ ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہ کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا۔ یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت مسلمان ہو کر علانیہ برائی کیا کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبد اللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ اس روایت میں خَدِلًا کہا ہے۔

لعان کرنے والی کا مہر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آدمی اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنو عجلان کے میاں بیوی کو جدا کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟ چنانچہ ان دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا۔ اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں

أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لاَ أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ قِيلَ لاَ مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ.

[illegible] ہے۔

بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

لعان کرنے والوں سے امام کا کہنا کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلاَعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي قَالَ لاَ مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ. قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو. وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لاَعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلاَنِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے لیکن تم میں سے ایک جھوٹا ہے [illegible] سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا [illegible]

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ

لعان کرنے والوں میں جدائی کروا دینا

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور عورت میں جدائی کروا دی [illegible] اور دونوں سے قسم لی گئی۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مرد اور عورت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

بَابٌ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ۔

۲۹۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

بَابٌ ۱۹۱ قَوْلِ الْإِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ۔

۲۹۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ۔

بَابٌ ۱۹۲ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا۔

۲۹۳ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ

درمیان تفریق کرا دی اور اولاد کو عورت سے ملا دیا گیا۔

بچہ لعان کرنے والی کا ہے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا تو مرد نے اس عورت کے بچے کا انکار کر دیا۔ لہٰذا ان دونوں کو جدا کر دیا گیا اور بچہ عورت کو دے دیا گیا۔

امام کا دعا کرنا کہ اے اللہ حقیقت ظاہر کر دے

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدی نے ایک بڑی بات کہہ دی، جب وہ واپس گئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ایک آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میرے بول کے باعث ہی ابتلا آئی ہے۔ پس اسے لے کر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے بارے میں بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا یہ شخص (شوہر) زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا جبکہ جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا وہ گندمی رنگ، بھری پنڈلیوں والا، زیادہ گوشت اور گھنگھریالے بالوں والا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! حقیقت ظاہر فرما۔ پس جب عورت نے بچہ جنا تو اس شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے لعان کروایا۔ پس ایک آدمی نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہی کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت تو مسلمان ہو کر علی الاعلان برائی کرتی تھی۔

تین طلاقوں کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

روایت کی ہے

عروہ اپنے باپ سے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر اسے طلاق دے دی، اس عورت نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے ذکر کیا کہ وہ اس کے پاس نہیں آتا اور اس کے پاس سوائے کپڑے کے پھندنے کے کچھ نہیں ہے، پہلے خاوند کے پاس اس وقت تک نہیں جا سکتی جب تک دوسرے خاوند کا مزہ نہ چکھ لے۔

بَابٌ ۱۹۳ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ۔ وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ۔

جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہیں

مجاہد کا قول ہے کہ اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ اس عورت کو حیض آتا ہے یا نہیں اور جن کو حیض آنا بند ہو گیا اور جنہیں حیض آتا ہی نہیں، ان کی عدت تین ماہ ہے۔

بَابٌ ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي۔

زینب بنت ابو سلمہ کہتی ہیں کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ قبیلہ اسلم کی سبیعہ نامی ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اس وقت حاملہ تھی۔ پس ابو السنابل بن بعکک نے اسے نکاح کا پیغام دیا تو اس نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ ابو السنابل نے کہا کہ خدا کی قسم تیرے لیے نکاح کرنا اس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک تو دونوں عدتوں کو پورا نہ کرے۔ چنانچہ تقریباً دس روز ہی گزرے تھے کہ بچہ پیدا ہو گیا۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: تم نکاح کر لو۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ۔

یزید سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے عبد اللہ بن ارقم کو لکھا تھا کہ آپ سبیعہ اسلمیہ سے معلوم کریں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کیا فتویٰ دیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضور نے فتویٰ دیا تھا کہ بچہ جننے کے بعد نکاح کر لیں۔

۲۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کی اجازت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ چنانچہ آپ نے اُسے اجازت مرحمت فرما دی، پس اس نے نکاح کر لیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ۔ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ۔ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا۔ وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا۔

مطلقہ تین پاکیوں تک خود کو روکے

ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ اس عورت کے بارے میں جس نے عدت کے اندر نکاح کر لیا ہو اگر دوسرے خاوند کے پاس آ کے تین حیض آ جائیں تو پہلے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور یہ دوسرے خاوند کی عدت شمار نہیں ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ شمار ہوگی اور زہری کا یہ قول سفیان ثوری کو پسندیدہ تھا۔ معمر کا قول ہے کہ جب عورت کو حیض آنے والا ہو تو اقرأت المرأۃ کہتے ہیں اور جب پاک ہونے والی ہو تو اقرأت اور جب عورت کے پیٹ میں ابھی بچہ نہ ٹھہرا ہو تو ما قرأت بسلی قط کہتے ہیں۔

بَابُ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا۔ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

ارشاد باری ہے: عدت میں انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے (سورۃ الطلاق آیت ۱) عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر۔ اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ اُن کے بچہ پیدا ہو (سورۃ الطلاق آیت ۶، ۷ / ۱)۔

۲۹۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي۔ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمٰن بن الحکم کی بیٹی کو طلاق دے دی تو عبد الرحمٰن اُسے لے گئے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ منورہ کے گورنر مروان کے لئے پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور اس عورت کو اس کے گھر پہنچا دو۔ مروان نے کہا کہ حدیث سلیمان کی رُو سے عبد الرحمٰن مجھ پر غالب آ گئے ہیں۔ قاسم بن محمد عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ (حضرت صدیقہ) تک فاطمہ بنت قیس

حَقِّهَا أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرِي حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْنَ إِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَابَتْ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلٰى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً فَقَالَ لَهَا

کیا فاطمہ (کا واقعہ) نہیں پہنچا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کا ذکر نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ مروان بن حکم نے کہا کہ اگر تمہارے نزدیک وہاں جھگڑا تھا تو یہی جھگڑا آپ کے لئے ان دونوں کی جدائی میں کافی ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس خدا سے کیوں نہیں ڈرتی جبکہ وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ (دوران عدت) رہائش اور خرچ کی مستحق نہیں ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن حکم کی لڑکی کو طلاق بتہ دی گئی اور وہ چلی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سنی؟ فرمایا کہ اس واقعے کا ذکر کرنے میں (اس موقع پر) کوئی بھلائی نہیں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صدیقہ نے ایسا کرنے کو بہت برا کہا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس ایک پرخطر مکان میں تھیں اور اس میں ان کے بارے میں خوف کیا گیا تھا اس لئے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت خاص مرحمت فرمائی تھی۔

جب مطلقہ کو خاوند کے گھر میں اندیشہ ہو

کہ کوئی گھس آئے گا یا خاوند کے اعزہ سے بدکلامی کا اندیشہ ہو۔

حبان، عبداللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے واقعے کا اس صورت کی دلیل ہونے سے انکار کیا۔

عورت حیض اور حمل کو نہ چھپائے بلکہ ظاہر کر دے

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب وہاں سے واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت صفیہ اپنے خیمے کے دروازے پر افسردہ حال میں کھڑی تھیں۔ آپ نے ان سے فرمایا، عقریٰ یا حلقیٰ، کیا تم نے (طواف) نہیں کیا ہے

عَقْرَى أَوْ حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا۔

سے روک دوگی؟ کیا تم قربانی کے روز طواف ادا کر چکی ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: پھر تو ہمارے ساتھ چلو۔

بَابٌ ۱۹۱ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ۔

عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق ہے جبکہ ایک یا دو طلاقیں دی ہوں

۳۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً۔

محمد، عبدالوہاب، یونس نے امام حسن بصری سے روایت کی ہے کہ حضرت معقل نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا لیکن اس نے ایک طلاق دے دی۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ، فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی پس اس نے طلاق دے دی اور اس سے دور رہا یہاں تک کہ جب عدت پوری ہو گئی تو اس نے نکاح کا پیغام بھیج دیا چنانچہ حضرت معقل نے اس بات سے غیرت کھائی اور فرمایا کہ جب وہ اس کے قبضہ میں تھی تو دور رہا اب پیغام بھیجتا ہے پھر وہ دونوں کے درمیان حائل ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں اس سے نہ روکو کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۲) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معقل کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھی تو انہوں نے حمیت کو چھوڑ دیا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ، وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لو اور اسے اپنے پاس روکے رکھو یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور دوبارہ اس سے پاک ہو جائے پس اگر طلاق ہی دینے کا ارادہ ہے تو اب پاکی کی حالت میں اسے طلاق دے دو لیکن اس کے ساتھ ہم بستری کرنے سے پہلے پس یہی وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ عورت تم پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ دوسرے لوگوں نے لیث سے اور نافع کے واسطے سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ تم اگر ایک یا دو طلاقیں دیتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اسی کا حکم دیا تھا۔

بَابُ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ

حائضہ سے رجوع کرنا

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

کہا انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی جبکہ وہ حائضہ تھی پس میرے والد ماجد حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات کہی تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ساتھ رجوع کیا جائے اور پھر وقت پر طلاق دی جائے۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو عاجز یا احمق ہو جائے۔

بَابٌ ٢١١ تُحِدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا الطِّيبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ۔

خاوند مر جائے تو عدت چار ماہ دس دن ہے

زہری کا قول ہے کہ میرے خیال میں چھوٹی لڑکی بھی جو بیوہ ہو خوشبو نہ لگائے کیونکہ عدت اس پر بھی ہے۔

٢٠٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ ان سے حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ تین حدیثیں بیان فرمائیں۔ حضرت زینب نے فرمایا کہ میں حضرت ام حبیبہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے والد ماجد حضرت ابو سفیان بن حرب کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت ام حبیبہ نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی زردی تھی پھر انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور تھوڑی سی اپنے رخساروں پر مل لی اور فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبو کی حاجت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت کا سوگ کرے سوائے خاوند کے کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔ حضرت زینب نے فرمایا کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس میں سے تھوڑی سی لگا کر فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے خوشبو کی حاجت نہیں ہے لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے کہ اس کا چار ماہ دس دن ہے۔ حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ، میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا ہم

۳۱۰ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَۃَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ کُنَّا نُنْھٰی اَنْ نُّحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا نَکْتَحِلَ وَلَا نَتَطَیَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّھْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَّحِیْضِھَا فِیْ نُبْذَۃٍ مِّنْ کُسْتِ اَظْفَارٍ وَّکُنَّا نُنْھٰی عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

حفصہ بنت سیرین نے حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں مگر خاوند کا چار مہینے دس دن تک اور نہ سُرمہ لگائیں نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں سوائے یمن کے رنگے ہوئے کپڑے کے اور ہمیں یہ اجازت ملی کہ پاکی کی حالت میں جب ہم میں سے کوئی حیض سے نہا رہی ہو تو اظفار کی عود کا استعمال کرے اور ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے

بَابٌ تَلْبَسُ الْحَادَّۃُ ثِیَابَ الْعَصْبِ۔

سوگ والی کا رنگ دار کپڑے پہننا

۳۱۱ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ حَفْصَۃَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّھَا لَا تَکْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔ وَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَۃُ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ عَطِیَّۃَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَمَسَّ طِیْبًا اِلَّا اَدْنٰی طُھْرِھَا اِذَا طَھُرَتْ نُبْذَۃً مِّنْ قُسْطٍ وَّاَظْفَارٍ۔

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرے سوائے خاوند کے۔ پس وہ نہ سرمہ لگائے، نہ رنگ دار کپڑا پہنے مگر جو یمن سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت اُمِّ عطیہ کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوشبو سے منع فرمایا ہے مگر پاک ہونے کے نزدیک تھوڑی سی قسط یا اظفار کا استعمال کر سکتی ہیں۔

بَابٌ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰی قَوْلِہٖ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔

جس کا خاوند مر جائے اس کی خدا نے کیا عدت مقرر فرمائی ہے

۳۱۲ - حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ کَانَتْ ھٰذِہِ الْعِدَّۃُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَھْلِ زَوْجِھَا وَاجِبًا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِیَّۃً لِّاَزْوَاجِھِمْ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْ اَنْفُسِھِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰہُ لَھَا تَمَامَ السَّنَۃِ سَبْعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَّصِیَّۃً اِنْ شَاءَتْ

ابن نجیح نے مجاہد سے۔ اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن تک۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ خاوند والی پر یہی عدت گزارنا واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بغیر نکالے۔ پھر وہ اگر خود نکل جائیں تو تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا (سورۃ البقرہ آیت ۲۴۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کے ساتھ سات ماہ بیس دن اور ملا کر سال پورا فرما دیا۔ اب عورت چاہے تو وصیت

سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ. قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا.

کے مطابق شوہر کے ہاں رہے اور چاہے چلی جائے۔ جیسا ارشاد باری تعالیٰ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا مطلب ہے اور اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں پس عدت واجب ہے عدت موت پر جیسا کہ ذکر ہوا ہے۔ مجاہد کا یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ عطاء اور ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت نے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزارے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے غَيْرَ إِخْرَاجٍ فرمایا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ عورت اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم پر کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا۔ عطاء کا قول ہے کہ میراث کا حکم آیا تو اس نے رہائش کو منسوخ کر دیا۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب ان کے پاس ان کے والد محترم کے انتقال کی خبر پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر ملی اور فرمایا کہ مجھے خوشبو کی حاجت تو نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ کرے، ہاں بیوی کے لئے خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

بَابُ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا.

زانیہ کا مہر اور نکاح فاسد

حسن کا قول ہے کہ اگر کسی نے لاعلمی میں محرم عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور عورت کے لئے وہی مال ہے جو وہ لے چکی اور نہیں ملے گا پھر انہوں نے اس کے بعد کہا کہ عورت کو مہر ملے گا۔

۳۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ.

ابوبکر بن عبدالرحمن نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور بدکار عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۱۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے اور گدوانے والی اور سود نیز سود کھانے اور سود کھلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نے کتے کی قیمت نیز فاحشہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

مدخول بہا کیلئے مہر، دخول کی تعریف اور دخول و مساس سے پہلے طلاق دینے کے احکام

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے ایک ایسے شخص کی اس کی بیوی سے جدائی کروا دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ جب دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے ان کے درمیان تفریق کروا دی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ میں آپ کو اس حدیث میں بعض باتیں بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ انہوں نے کہا کہ اس آدمی نے عرض کی تھی کہ میرے مال کا کیا بنے گا؟ فرمایا کہ تمہیں مال نہیں ملے گا، اگر تم سچے ہو تو اس کے ساتھ صحبت کر چکے اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا اس پر کوئی حق نہیں۔

اس کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر نہیں ہوا۔

ارشاد باری ہے: تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو ... (البقرہ: ۲۳۶ - ۲۳۷) نیز فرمایا: اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے، یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو۔ (البقرہ: ۲۴۱ - ۲۴۲) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان والی عورت کے لیے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا جبکہ اس کے شوہر نے طلاق دی۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے لیکن ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے اور عورت پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ عرض

مَالِي؟ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا مال؟ فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو تمہارے لیے اس کی شرمگاہ حلال رہی ہے اور اگر تم جھوٹے ہو تو یہ بہت ہی دور کی بات ہے کہ تمہارا مال پھر تمہیں ملے۔

كِتَابُ النَّفَقَاتِ

کتاب النفقات

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ: الْعَفْوُ الْفَضْلُ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، تم فرماؤ جو فاضل بچے۔ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو (سورۃ البقرہ، آیت ۲۱۹، ۲۲۰) حسن کا قول ہے کہ العفو

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

عبد اللہ بن یزید انصاری نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کر رہے ہیں؟ جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر خدا کا حکم سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ مال اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے خرچ کر تو تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوہ اور مسکین کی مدد کے لیے بھاگ دوڑ کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا راتوں کو قیام کرنے والا یا دنوں کو روزے رکھنے والا۔

ف: بیوہ اور مسکین معاشرے کے بے سہارا افراد اور اللہ تعالیٰ کے بیکس اور بے بس بندے ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے صاحب استطاعت بندوں کو آزماتا ہے کہ دیکھیے وہ بے کس اور بے بس ہیں ان کے کام آتے ہیں یا نہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو تن من دھن سے بے کسوں کی دستگیری کرتے رہتے ہیں۔ یہ دولت، یہ طاقت، یہ استطاعت ہمیشہ نہیں رہے گی۔ آخر ایک وقت وہ بھی آنے گا جب قبر کی اندھیری کوٹھری میں لیٹنا پڑے گا۔ دولت، طاقت اور استطاعت سب چیزیں چھن چکی ہوں گی۔ قبر کی کوٹھری ہوگی اور بیکسی و بے بسی کا عالم ہوگا۔ کوئی مونس و غمخوار نہیں، کوئی یار و مددگار نہیں، پکارے تو کس کو پکارے، جائے تو کہاں جائے۔ آنکھیں اگرچہ بظاہر بند ہیں حقیقت میں تو آج ہی کھلی ہیں۔ اصل تو آج پتہ چلا ہے کہ کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

دنیا میں اگر اس نے بیکسوں کو سہارا دیا تھا تو آج خدائے ذو المنن اُسے سہارا دے گا۔ دنیا میں اگر اس نے خدا کے مجبور اور بے کس بندوں کو ان کے پاؤں پر کھڑا کیا تھا تو آج بندوں کا خالق اُسے ... لا کر جنت لے جائے گا۔ دنیا میں اگر اس نے بیکسوں کی دستگیری کی تھی تو آج اللہ جل شانہ اس کی دستگیری فرمائے گا ۔۔۔ استطاعت رکھنے والے حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ بیکس اور بے بس بندوں کا خیال رکھیں، ان کی دستگیری کر کے اپنے لیے دستگیری کا سامان پیدا کریں۔ خدا کے بندوں پر رحم کر کے اپنے آپ کو خدا کے رحم کا مستحق بنائیں۔ خدا ان پر رحم کرتا ہے جو خدا کے بندوں پر رحم کرتے ہیں لہٰذا ؎

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

خدا کے بیکس اور بے بس بندوں کی مدد کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے یا دنوں کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے اجر میں کم نہیں ہے۔ یہ نیکی بڑی بہت ہی نفع بخش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَالٌ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ۔

عامر بن سعد نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بہت مال ہے کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی آدھے کی؟ فرمایا نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی کی؟ فرمایا کہ تہائی کی کر دو اور تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلسی کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ تم جو خرچ کرو گے وہ تمہاری جانب سے صدقہ ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ اور ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں بلندی عطا فرمائے، تم سے کچھ لوگوں کو نفع پہنچے اور دوسروں کو نقصان۔

بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ

اہل و عیال کو نفقہ دینا واجب ہے

۲۳۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي۔ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (دینے والا) اور ابتدا ان سے کرو جو تمہارے زیرِ کفالت ہیں۔ بیوی کہتی ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کہتا ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، اور بیٹا کہتا ہے کہ مجھے کھانا دو اور کس کے سہارے پر مجھے چھوڑتے ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابو ہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں، یہ ابو ہریرہ کی اپنی جیب سے ہے۔

۲۳۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

بَابُ ۳ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَةٍ عَلٰى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ۔

۳۲۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ۔

۳۲۶ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھا صدقہ وہ ہے جس کے بعد صدقہ والا غنی رہے۔ اور ابتدا اُن لوگوں سے کرو جو زیرِ کفالت ہوں۔

بیویوں کو سال بھر کی خوراک دینا اور وہ خرچ کس طرح کریں

ابن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے معمر نے کہا کہ مجھ سے سفیان ثوری نے پوچھا کہ آپ نے کیا کوئی ایسا شخص سنا ہے کہ جو اپنی بیویوں کے لئے سال بھر یا اس سے کچھ کم کے لئے خوراک جمع رکھتا ہو۔ معمر نے کہا کہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی نضیر کے درختوں کو بیچ دیا کرتے تھے اور اپنی ازواج مطہرات کے لئے ایک سال کی خوراک روک لیا کرتے تھے۔

مالک بن اوس بن حدثان کا بیان ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا۔ پس میں چل پڑا یہاں تک کہ مالک بن اوس کے پاس جا کر اُن سے اس بارے میں پوچھا۔ مالک بن اوس کا بیان ہے کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو اس وقت ان کے دربان یرفا نے آ کر کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پس انہیں اجازت دے دی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ پھر یرفا تھوڑی دیر ٹھہرا ہوگا کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس اُن دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے علیحدہ کر دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا ٹھہرو، میں تم کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو مال

يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ
الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ
فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ. قَالاَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. قَالَ
عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ
لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، قَالَ اللَّهُ: {مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
رَسُولِهِ مِنْهُمْ} إِلَى قَوْلِهِ {قَدِيرٌ}، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا
دُونَكُمْ وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَ
بَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ
سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ
مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ
ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ
هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ،
وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا،
وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ،
ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ،
ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي
تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي
نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ
إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلاَنِ

ہمارا چھوڑا ہوا صدقہ ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ لوگوں نے کہا واقعی حضور نے یہ فرمایا
تھا۔ پھر حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب توجہ
انداز ہوئے۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ دونوں حضرات
جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟
دونوں حضرات نے کہا ہاں یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اب
میں آپ حضرات کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس مال کی خصوصیت مرحمت فرمائی تھی
جبکہ یہ کسی اور کو مرحمت نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے
(سورۃ الحشر، آیت ۶)۔ یہ چیز خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لئے تھی خدا کی قسم! انہوں نے آپ حضرات کو چھوڑ کر اپنے لئے نہیں
رکھا بلکہ آپ حضرات میں سے ہر ایک کو دیتے رہے یہاں تک کہ یہ مال
انہیں میں سے آپ حضرات کو عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ یہ مال باقی
رہ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کیلئے
ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے اور جو باقی بچتا اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا
کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ظاہری حیات میں اسی طرح کرتے رہے۔
میں آپ حضرات کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے
کہا میں آپ دونوں حضرات کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا آپ حضرات کو معلوم ہے؟
دونوں نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو وفات دی تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں چنانچہ حضرت ابو بکر نے اس مال کو اپنے قبضہ میں لے لیا
اس مال کا اسی طرح انتظام کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیا کرتے تھے اور آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے۔ پھر حضرت علی اور عباس کی
طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اس مال میں ایسا ویسا
کرتے تھے حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس میں سچے نیکوکار، ہدایت یافتہ اور حق کی پیروی
کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کا جانشین ہوں۔ پھر میں نے دو سال تک
اپنے قبضہ میں رکھا اور اسی طرح عمل کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور

فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ، قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ، قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔

بَابٌ ۱۲ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا۔ وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ، فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ، فِصَالُهُ فِطَامُهُ۔

ابوبکر کے سپرد تھے۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور دونوں کی بات ایک ہی تھی [illegible] میں نے آپ دونوں سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ اللہ کے عہد اور اس کے میثاق پر آپ کے سپرد کر دیتا ہوں کہ اس کو اسی طرح خرچ کیا جائے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرچ کیا اور جیسے حضرت ابوبکر نے خرچ کیا [illegible] آپ دونوں حضرات نے کہا کہ ہمیں دے دیجئے [illegible] لوگوں نے کہا ہاں [illegible] اللہ کی قسم [illegible] قیامت تک [illegible]

عورتیں بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں

ارشاد باری ہے: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس [illegible] (البقرۃ آیت ۲۳۳) [illegible] اور آپ [illegible] تیس مہینے [illegible] (الاحقاف آیت ۱۵) [illegible] اور [illegible] (الطلاق آیت ۶، ۷) [illegible] یونس نے زہری سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا [illegible] ماں [illegible] بچے [illegible] دودھ [illegible] اور [illegible] باپ [illegible] تکلیف دے [illegible] ماں [illegible] رضامندی [illegible] مشورہ سے [illegible] دودھ چھڑانا ہے۔

باب ۱۳۔ اس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور

بَابٌ ۱۳ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا

[illegible] وَلَدِهَا ... اَوْلٰى۔

٣٢٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

٣٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِهٖ۔

بچے کا نفقہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک ابو سفیان (ان کے خاوند) بخیل ہیں۔ پس کیا میرے اوپر حرج ہے کہ ان کے مال سے بغیر پوچھے بچوں کو کچھ کھلا دیا کروں۔ فرمایا ایسا کر سکتی ہو مگر دستور کے مطابق ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی کے مال سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اسے ایسا کرنے پر آدھا ثواب ملے گا۔

بَابُ عَمَلِ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا۔

٣٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَوْ اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

عورت کا خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے ان چھالوں کی شکایت کریں جو چکی پیسنے کے باعث ان کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے اور انہیں یہ معلوم ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں غلام آئے ہیں لیکن حضور سے نہ مل سکیں تو انہوں نے حضرت عائشہ سے اس بات کا ذکر کیا۔ جب حضور تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ رہو۔ پس آپ میرے اور حضرت فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے شکم پر محسوس کی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم دونوں نے سوال کیا ہے۔ جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

ف: یہ بیان اسی جلد کی حدیث ٣٩ اور ١٢٢٢ میں گزر چکا ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟ وہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر اور جان و ایمان ہیں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ اور رب کریم کے خلیفہ اعظم و محبوب اکرم ہیں، جنہوں نے یہ فرمایا تھا: يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ "اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں" — اس کے باوجود رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہ اختیاری طور پر بندگی پسند فرمائی کہ ایک دن فاقہ اور ایک دن شکم سیر ہو کر جینا اور دنیا کا مال و زر نہیں بلکہ اللہ اور اس کے بندوں کا ساتھ — یہاں تک کہ بعض اوقات وصال کے

روزے بھی رکھتے کہ کئی کئی دنوں تک روزہ چلا رہتا ہے اور درمیان میں نہ سحری ہے اور نہ افطاری۔ صحابہ کرام بھی ایسا کرنے لگتے ہیں تو انہیں ازراہِ شفقت روک دیا جاتا ہے۔ پھر بھی بعض حضرات وصال کے روزے رکھنے سے نہ رکے اور عرض گزار ہوئے کہ آقا! آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَ یَسْقِیْنِیْ ۔ تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ واقعی حضور جیسا اس کائنات ارضی و سماوی میں نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی ایک بھی فرد پیدا فرمایا ہے اور نہ کبھی پیدا فرمائے گا ـــــ اتنا اونچا مقام اور تھوڑی سی جو کی روٹی نانِ خشک کے ساتھ گذارہ، سبحان اللہ!

کُل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا !
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات میں رہتے اور دنیا جہان کی ہر نعمت و راحت قدموں میں دست بستہ موجود ہوتی لیکن وہ زندگی پسند نہ فرمائی۔ مسافروں اور مسکینوں کی طرح زندگی گزارنا پسند فرمایا۔ اوّلاً اس لیے کہ دنیا اور اس کا مال و متاع اس قابل نہیں کہ اسے منہ لگایا جائے۔ ثانیاً اس لیے کہ بے سروسامانی کی زندگی میں راحت زیادہ ہے کیونکہ جس مسافر کے پاس جتنا سامان زیادہ ہوگا اتنا ہی اُسے تنگی اور پریشانی کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا سبق دیا ہے

خوش آں راہی کہ سامانے نگیرد

ثالثاً اس لیے یہ زندگی اختیار فرمائی کہ امت میں اکثریت غرباء کی ہوگی۔ وہ اپنی بے سروسامانی کو دیکھ کر احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ اُن کی غربت انہیں تڑپائے گی نہیں بلکہ وہ دیکھیں گے کہ ہمارے اور ساری کائنات کے سردار، محبوبِ پروردگار، سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خزائنِ الٰہیہ کے مالک اور نعمائے الٰہیہ کے قاسم ہوتے ہوئے اسی طرح زندگی گزاری اور اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ فرمایا ـــــ لہٰذا امت کے غرباء اپنی غربت و بے سروسامانی اور تنگ دستی کو بھول جائیں گے۔ صبر و قناعت کے پیکر بن جائیں گے اور اختیاری طور پر آقا نے جس طرح زندگی گزاری اس کا تصور آتے ہی پکار اٹھیں گے ـ

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی شہنشاہِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ خدائے ذوالمنن نے جنہیں اتنا اونچا مقام بخشا کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار بنا دیا لیکن دنیاوی حالت یہ ہے کہ زندگی بالکل سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح گزار رہی تھیں۔ اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں، جس کے باعث مقدس ہاتھوں میں چھالے بھی پڑ جاتے تھے۔ کیا اہلِ بیتِ اطہار کی محبت کا دعویٰ کرنے والی خواتین کے لیے اس میں کوئی درسِ عبرت نہیں؟ کیا موجودہ مسلم خواتین اُن کی طرزِ زندگی سے کوئی سبق حاصل نہیں کر سکتیں؟ ـــــ ہاں ہاں، دیکھیے شاعرِ مشرق، ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم ان کی شان میں کیا فرما گئے ہیں:-

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز　　از سہ نسبت فاطمہ زہرا عزیز

نورِ چشمِ رحمۃٌ للعالمین　　آں امامِ اوّلین و آخرین
بانوئے آں علیٔ مشکل کشا　　مرتضیٰ امامِ اعلیٰ، شیرِ خدا

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق　　　مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

یہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چکی پیسا کرتی تھیں اور ہاتھوں میں چھالے پڑے ہوئے تھے کہ ان کے والد محترم یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے جنہیں آپ مسلمانوں میں تقسیم فرما رہے تھے۔ سیدہ کو معلوم ہوا تو آپ بھی یہی مطالبہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئیں۔ کسی دولت خانے میں سرکار کو نہ پا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری کا مقصد بتا کر چلی آئیں۔ حضور سارے لونڈی غلام تقسیم کرنے کے بعد ان کے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور اپنی اتنی چہیتی صاحبزادی کو ایک لونڈی یا غلام بھی مرحمت نہ فرمایا۔ تشریف رکھنے پر ارشاد فرمایا۔ بیٹی! یہ لونڈیاں اور غلام میں نے ان لوگوں کو دیے ہیں جن کے باپ جنگوں میں حصہ لیتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر چکے تھے۔ چونکہ تمہارا باپ زندہ ہے لہٰذا تمہارا حق نہیں بنتا تھا۔ اس میں حکمرانوں کے لیے کتنا بڑا سبق ہے۔ رہتی دنیا تک وظیفہ بتا دیا جو تمہارے لیے لونڈی اور غلام سے زیادہ مفید ہے۔ جب بستر پر سونے لگو تو ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ اس وظیفے کا نام تسبیح فاطمہ پڑ گیا ہے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندگی بھر اسے پڑھتے رہے اور کبھی اس کا ناغہ ہونے نہ دیا جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہے۔ یہ تسبیح معمول بنانے کے قابل ہے۔ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ہر مسلمان کو یوں نذرانۂ عقیدت پیش کرنا چاہیے۔

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ، طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

بَابُ ٢١٥ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

٣٣٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا

عورت کے لیے خادم رکھنا

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے خادم کا سوال کیا۔ پس آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے؟ تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ نے صفین کی رات بھی اسے نہیں چھوڑا تھا؟ فرمایا کہ جنگ صفین کی رات

لَيْلَةَ جَمْعٍ۔

بھی نہیں چھوڑا تھا

بَابُ ۲۱۶ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ۔

مرد کا اپنے اہل و عیال کی خدمت کرنا

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے دردولت میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اپنی ازواج مطہرہ (کے پاس رہتے) کا کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے۔

بَابُ ۲۱۷ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

مرد اگر اپنی بیوی کو پورا نفقہ نہ دے

تو عورت اس کی لاعلمی میں بچوں کے خرچ کے مطابق لے سکتی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہند بنت عتبہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! بیشک ابو سفیان (ان کے خاوند) ایک کنجوس آدمی ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کے لئے کافی ہو جائے مگر جو ان کی بے خبری میں لے لیا کروں۔ فرمایا۔ عرف عام کے مطابق لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی ہو۔

بَابُ ۲۱۸ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیوی خاوند کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ دوسری دفعہ فرمایا کہ قریش کی عورتیں نیک ہیں چھوٹے بچے پر بہت شفقت کرتی ہیں اور شوہر کا جو مال ان کے قبضے میں ہو اس کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔ اسی طرح معاویہ نے ابن عباس سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۲۱۹ كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى

عورتوں کو دستور کے مطابق لباس دینا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ پس میں نے حضور

اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فلبستھا فرأیت الغضب فی وجھہ فشققتھا بین نسائی۔

کے مبارک چہرے پر ناراضگی دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی رشتہ دار عورتوں کو دے دیا۔

باب ۲۳ عون المرأۃ زوجھا فی ولدہ۔

بچے کے سلسلے میں بیوی کا خاوند کی مدد کرنا

۲۳۵۔ حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زید عن عمرو عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما قال ھلک ابی وترک سبع بنات او تسع بنات فتزوجت امرأۃ ثیبا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجت یا جابر فقلت نعم فقال بکرا ام ثیبا قلت بل ثیبا قال فھلا جاریۃ تلاعبھا وتلاعبک وتضاحکھا وتضاحکک قال فقلت لہ ان عبد اللہ ھلک وترک بنات وانی کرھت ان اجیئھن بمثلھن فتزوجت امرأۃ تقوم علیھن وتصلحھن فقال بارک اللہ لک او قال خیرا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں۔ پس میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کہ کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی کہ بیوہ سے۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے دل لگی کرتے اور وہ تم سے، تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد ماجد حضرت عبد اللہ شہید ہو گئے اور انہوں نے بیٹیاں چھوڑی ہیں تو مجھے یہ ناپسند ہوا کہ ان جیسی لڑکی ان کے پاس لاؤں، لہٰذا ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی اور اصلاح کرے۔ پس آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا کلمۂ خیر فرمایا۔

باب ۲۴ نفقۃ المعسر علی اھلہ۔

مفلس کا اہل و عیال کو نفقہ دینا

۲۳۶۔ حدثنا احمد بن یونس حدثنا ابراھیم بن سعد حدثنا ابن شھاب عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال ھلکت قال ولم قال وقعت علی اھلی فی رمضان قال فاعتق رقبۃ قال لیس عندی قال فصم شھرین متتابعین قال لا استطیع قال فاطعم ستین مسکینا قال لا اجد فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال این السائل قال ھا انا ذا قال تصدق بھذا قال علی احوج منا یا رسول اللہ فوالذی بعثک بالحق ما بین لابتیھا اھل بیت احوج منا فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ قال فانتم اذا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیسے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ فرمایا کہ غلام آزاد کرو۔ عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے۔ فرمایا تو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو۔ عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یہ بھی میسر نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ انہیں خیرات کر دو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی گھرانا ہم سے زیادہ حاجت مند نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تم ہی اس کے مستحق ہو۔

ف: یہ ان احادیث میں سے ایک حدیث ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریعی احکام کا بھی کس قدر اختیار مرحمت فرمایا ہوا تھا۔ علمائے اسلام کی تصانیف عالیہ میں اس کے واضح بیانات

موجود ہیں۔ چنانچہ شارح بخاری امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

مِنْ خَصَائِصِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ (مواہب لدنیہ)

یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے تھی کہ آپ جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیا کرتے۔

امام عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب اللدنیہ کی شرح لکھتے ہوئے لکھا ہے مِنَ الْاَحْکَامِ وَغَیْرِهَا ۔۔۔۔۔ یعنی صرف یہ اختیار احکام ہی کے بارے میں نہیں تھا بلکہ دوسری باتوں میں بھی حاصل تھا ۔۔۔۔۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی مایۂ ناز اور انتہائی ایمان افروز تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب یوں باندھا ہے:

بَابُ اخْتِصَاصِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ (خصائص کبریٰ)

[illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کو جس حکم سے چاہتے خاص فرما دیتے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تائید میں پانچ واقعے پیش کیے۔ امام سیوطی اس کی مثالیں پیش کرنے لگے تو پانچ وہی واقعے بیان کیے اور ان پر پانچ واقعات کا مزید اضافہ کیا جس سے دس واقعات ہو گئے۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ یہی بیان کرتے ہیں تو ان اضافی واقعات میں سے تین کو ترک کر کے صرف سات واقعے یہ بیان کیے اور چند واقعات کا اپنی علمی وسعت کے باعث اضافہ فرمایا جس کا بعد اَنیس واقعات احادیث مطہرہ سے پیش کر دیے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔

یہ مضمون الفاظ کی جیش کے ساتھ خود اسی جلد میں حدیث ۱۰۲۱، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۲۱۵ اور ۲۲۴۲ کے اندر بھی موجود ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے اندر ایک ایسا گروہ بھی موجود ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ وہ سہ پہلو والے خوفِ تو دھر کس ہی انگریزی والے زاویۂ نظر کے حامل ہیں۔ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات اور خداداد خصائص کا کھلا انکار کرتے ہیں بلکہ ان کی نظر میں حضور اور دوسرے عام انسانوں میں اس کے سوا اور کوئی فرق نہیں کہ حضور پر وحی کا نزول ہوتا تھا جو عام انسانوں پر نہیں ہوتا۔ ان کے نزدیک اس کے سوا حضور میں اور دوسرے انسانوں میں علم یا اختیار کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے ۔۔۔۔۔ جبکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے یہ عقیدہ شانِ رسالت کے انکار کا مترادف اور گمراہی کی نشانی قرار پاتا ہے۔

انگریزوں نے اپنے دورِ اقتدار کے اندر توہینِ شانِ رسالت کا پودا لگایا اور اس تحریک کی اپنی اسلام دشمنی کے تحت دل کھول کر مدد کی۔ جب اس شرارت نے زور پکڑا تو قدرت نے سوادِ ملت کے ایک نگہبان اور پروانۂ شمعِ رسالت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء) کو پیدا کر دیا جنہوں نے علمی محاذ پر گستاخانِ رسول کے سارے مورچوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات ثابت کرنے کی غرض سے انہوں نے الامن والعلیٰ کے تاریخی نام سے ایک ایمان افروز تجدید ساز رسالہ لکھا جس میں پچاس آیتوں اور تین سو احادیث کے ساتھ محبوبِ پروردگار کے خداداد اختیارات ثابت کیے ہیں اور ثابت کر دکھایا ہے کہ خدا نے اپنے محبوب کو دافع البلاء اور مشکل کشا بنا دیا تھا۔

یہ ایمان افروز رسالہ ۱۳۱۱ھ میں لکھا گیا تھا اور اب ۱۴۱۱ھ ہے یعنی پوری صدی گزر چکی لیکن کسی بڑے سے بڑے گستاخِ رسول یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد امتیازی علوم و اختیارات کا انکار کرنے والوں سے جواب نہیں بن پڑا ہے اور نہ وہ کبھی ایسا جواب دے سکتے ہیں۔ اسی رسالے کے اندر اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے چودھویں صدی کے مجددِ برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا:

صحاحِ ستہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں

ہلاک ہو گیا ــــ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ اتنے میں کھجوروں کی ایک زنبیل آگئی۔ حضور نے فرمایا انہیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے
حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ ۔	یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا؟ سوا قدر من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کو بھی کفارہ ہو گیا ــــ واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ہاں ہاں یہ بارگاہ بے کس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ کی فلالت کبری ہے، ان کی ایک نگاہ کرم گناہوں کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گناہگاروں، رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ ۔ (الآیۃ) گناہگار، مجرم اپنے حضور میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو خدا تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند جید ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلْهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ ۔	تو اور تیرے اہل و عیال یہ کھالیں۔ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا۔

دار قطنی میں ہے۔ فرمایا:

كُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ أَحَدًا بَعْدَكَ ۔	تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابو داؤد میں امام ابن شہاب زہری سے ہے:

فَكَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ ۔	یہ خاص اسی شخص کے لیے رخصت تھی۔ آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ ادا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص میں ذکر کیا ہے۔ [illegible] ۔ یعنی اس حدیث میں دوسری ترجیحات بھی ہیں۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَآ أَبْكَمُ إِلٰى قَوْلِهٖ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔	**وارث بھی اسی طرح ذمہ دار ہیں** اور کیا عورتوں سے بھی کچھ ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے دو مردوں کی کہاوت بیان کی جن میں ایک گونگا [illegible] ... (صراط مستقیم)
۲۳۴ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا	ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

۲۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ قَالَ خُذِي بِالْمَعْرُوفِ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ۔

۲۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمُوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ۔

۲۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَ

کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اگر ابو سلمہ کی اولاد پر میں خرچ کیا کروں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ جبکہ میں انہیں اس کس مپرسی کی حالت میں نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ وہ میری اولاد بھی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ ہاں جو کچھ تم ان پر خرچ کرو گی اس کا تمہیں اجر ملے گا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! بیشک میرے خاوند ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے۔ پس کیا میرے اوپر گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو؟ ارشاد فرمایا کہ دستور کے مطابق لے لیا کرو

حضور کا فرمان کہ جس نے قرض چھوڑا یا بچے چھوڑ کر مرا تو ان کا میں ذمہ دار ہوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے برابر مال چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے برابر مال چھوڑا ہے تو آپ نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو ارشاد فرمایا کہ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس اہل ایمان میں سے جو اس حالت میں وفات پائے کہ اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

بچہ دایہ وغیرہ کو دودھ پلانے کے لئے دینا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ میری بہن عزہ بنت ابو سفیان کو بھی اپنے نکاح میں لے لیں۔ فرمایا۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ عرض کی ہاں اور ویسے بھی میں آپ کے پاس تنہا تو نہیں ہوں، تو میں یہ چاہتی ہوں کہ بھلائی میں اپنی بہن کو بھی شریک کر لوں۔ فرمایا یہ بات میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ آپ درہ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا درہ بنت ابو سلمہ سے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا، خدا کی قسم، اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی پھر بھی میرے لئے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے، مجھے

أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

بَابُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَقَوْلِهِ أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهِ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ۔

۲۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ۔

۲۲۲ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى

اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔ شعیب، زہری کا عروہ سے قول ہے کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

اللہ کے نام سے، شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کھانوں کا بیان
پاک روزی کی تلاش

ارشاد ربانی ہے: پاک چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے۔ نیز فرمایا۔ پاک چیزوں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو۔ نیز ارشاد ہوا۔ پاک چیزوں سے کھاؤ اور نیک کام کرو بیشک میں تمہارے اعمال کو جانتا ہوں:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراؤ۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ العانی سے قیدی مراد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے حضور کے وصال تک کبھی تین روز سیر ہو کر نہیں کھایا۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ مجھے سخت بھوک لگی تو میں حضرت عمر فاروق کے پاس گیا [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اے ابوہریرہ [illegible] [illegible] خدا کی قسم

اللّٰهُ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ۔

میں نے آپ سے آیت پڑھ کر سنانے کے لئے کہا تھا حالانکہ میں قرآن کریم کا آپ سے زیادہ جاننے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر نے کہا۔ خدا کی قسم اگر میں تمہیں ساتھ گھر میں لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں کی دولت سے بھی زیادہ مرغوب ہوتی۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ۔

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا

٢٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ۔

وہب بن کیسان نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لڑکپن کی حالت میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ برخوردار بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھاتا رہا ہوں۔

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ وَقَالَ أَنَسٌ

سامنے سے کھانا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

٢٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

وہب بن کیسان ابو نعیم نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی ہر جانب اپنا ہاتھ پہنچاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

٢٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

وہب بن کیسان ابو نعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور جس وقت آپ کا ربیب عمر بن ابو سلمہ بھی آپ کے پاس تھا۔ حضور نے ان سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً۔

سارے برتن سے کھاتے پھرنا

جبکہ ساتھ کھانے والے کو یہ بات ناگوار نہ گزرے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ۔

عبد اللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو اس نے آپ کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا میں نے دیکھا کہ حضور پیالے کی ہر جانب سے کدو تلاش کر کے نکالتے تھے اس روز سے میں بھی کدو کو نہایت ہی پسند کرتا ہوں

ف: ایک صحابی نے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی جو کپڑے سینے کا کام کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی حضور کے ساتھ شریکِ دعوت تھے۔ صاحبِ خانہ نے آپ کے لیے شوربے والا گوشت پکایا تھا جس میں کدو بھی ڈالے تھے۔ دوسری کسی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کدو کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن اس روز جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سالن کے پیالے میں سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرماتے تھے تو اس روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرنے لگا۔

یہی محبت کا تقاضا ہے کہ محب اپنی پسند اور ناپسند کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور اسے پسند کرنے لگ جاتا ہے جس کو اس کا محبوب پسند کرے اور ہر اس چیز کو ناپسند کرنے لگتا ہے جو اس کے محبوب کو پسند نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ گفتار اور کردار میں، صورت اور سیرت میں، اٹھنے اور بیٹھنے میں، غرض کہ ہر معاملے میں اس محبوب کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھیں جو صرف مخلوق ہی کا محبوب نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے اور جس کو محبوب بنائے بغیر ہمارا گزارہ ہی نہیں ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس بارے میں فرمایا

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (۳:۳۱)

اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو خوش نصیب اللہ کے محبوب کا اتباع کرنے والے ہیں انہیں جن نعمتوں سے نوازا گیا ہے ان کو اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

آسان لفظوں میں یوں کہہ لیجئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ اُسے محبوب بنائے گا۔
۲۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔
۴۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔

سبحان اللہ! یہ چیزیں مل جائیں تو ان کے سوا اور کیا چاہیے ــــــ اسی لیے تو برصغیر پاک و ہند کے نامور محدث امام خاتم المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ والمتوفی ۱۰۵۲ھ نے اہل ایمان کو تلقین فرمائی ہے:

اگر خواہی دین و دنیا و عقبیٰ آباد داری!!
بدرگاہ عشق بیا و ہر چہ می خواہی تمنا کن

باب التيمن في الاكل وغيره قال عمر بن ابي سلمة قال لي النبي صلى الله عليه وسلم كل بيمينك۔

۳۴۳۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا شعبة عن اشعث عن ابيه عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في طهوره وتنعله وترجله وكان قال بواسط قبل هذا في شانه كله۔

باب من اكل حتى شبع۔

۳۴۸۔ حدثنا اسمٰعيل قال حدثني مالك عن اسحٰق بن عبد الله بن ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت ثوبي وردتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فقمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم قال بطعام قال فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا من الطعام ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم۔

قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل ابو طلحة ورسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخلا فقال رسول الله

کھانا اور دیگر کام دائیں ہاتھ سے

حضرت عمر بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کرنے، نعلین مبارک پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا فرماتے تھے اور راوی نے اس سے پہلے واسط میں کہا تھا کہ تمام کاموں میں ایسا کیا کرتے تھے

جو پیٹ بھر کر کھائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے گویا بھوک کی وجہ سے ہے پس کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ نکالا اس کے ایک حصے میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی دوپٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ کر دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں لے گیا تو دیکھا کہ نبی کریم مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور کچھ لوگ ہمراہ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا۔ کھانے کے لئے؟ میں نے کہا ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو۔ وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے روانہ ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابو طلحہ کے پاس پہنچا۔ حضرت ابو طلحہ نے کہا۔ اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ انہیں کھلا سکیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابو طلحہ استقبال کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملے۔

پس حضرت ابو طلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ

صلی اللہ علیہ وسلم هلمي يا أم سليم ما عندك فأتت بذلك الخبز فأمر به ففت وعصرت أم سليم عكة لها فأدمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله أن يقول ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم أذن لعشرة فأكل القوم كلهم وشبعوا والقوم ثمانون رجلا۔

انہوں نے وہ روٹیاں پیش کر دیں۔ آپ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور اُم سُلیم نے گھی کا ڈبہ نچوڑ کر سالن بنایا۔ پھر اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور چلے گئے۔ اس کے بعد دس آدمیوں کو اور اجازت دی گئی۔ اس طرح جتنے بھی حضرات تھے سب نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا اور کھانے والوں کی تعداد اسی تھی۔

۴۲۹۔ حدثنا موسى حدثنا معتمر عن أبيه قال وحدث أبو عثمان أيضا عن عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثين ومائة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل مع أحد منكم طعام فإذا مع رجل صاع من طعام أو نحوه فعجن ثم جاء رجل مشرك مشعان طويل بغنم يسوقها فقال النبي صلى الله عليه وسلم أبيع أم عطية أو قال هبة قال لا بل بيع قال فاشترى منه شاة فصنعت فأمر نبي الله صلى الله عليه وسلم بسواد البطن يشوى وايم الله ما من الثلاثين ومائة إلا قد حز له حزة من سواد بطنها إن كان شاهدا أعطاها إياه وإن كان غائبا خبأها له ثم جعل منها قصعتين فأكلنا أجمعون وشبعنا وفضل في القصعتين فحملته على البعير أو كما قال۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک سو تیس افراد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کیا کسی کے پاس کھانا ہے؟ اس وقت ایک آدمی کے پاس ایک صاع کے لگ بھگ کھانا (آٹا) تھا۔ پس وہ گوندھ لیا گیا۔ اتنے میں ایک لمبا تڑنگا مشرک ریوڑ کو ہانکتا ہوا آیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا تم بیچو گے یا عطیہ اور ہبہ کے طور پر دو گے یا بیچنے کے لئے تیار ہو؟ اس نے کہا۔ نہیں بلکہ بیچتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی — پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو اس کلیجی سے حصہ مل گیا۔ جو حاضر تھے انہیں حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھے اُن کا حصہ رکھ دیا گیا تھا۔ پھر بکری کا گوشت دو کٹوروں میں نکالا گیا۔ پس ہم سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور دونوں کٹوروں میں بچ بھی رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا جس طرح فرمایا۔

ف: گزشتہ حدیث کے اندر ہے کہ پروردگار عالم کے بااختیار محبوب نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چند روٹیوں سے مالیدہ تیار فرمایا اور اس سے اسّی صحابہ کرام کو شکم سیر کر دیا۔ اس حدیث ۴۲۹ کے اندر ہے کہ ایک صاع جو کے آٹے کی روٹیوں اور ایک بکری کے گوشت سے سب ہی کے خلیفۂ اعظم نے شمع رسالت کے ایک سو تیس پروانوں کو شکم سیر کر دیا اور دونوں کٹوروں میں گوشت بچا بھی رہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے اونٹ پر رکھا۔ نیز اسی ایک بکری کی کلیجی بھونی گئی تھی جس میں سے ایک سو تیس حضرات کو حصہ مل گیا تھا۔ سبحان اللہ!

اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم، رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چاہتے اور جہاں چاہتے اپنے چاہنے والوں کو نوازتے رہتے۔

نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کھانا کہاں سے کھلایا اور نہیں معلوم ہوتا تھا کہ پانی کہاں سے پلایا۔ جب چاہا تو ایسے دستگیری فرمائی جس پر عہد شاہانہ دستگیری کو بھی ناز ہے۔ جب چاہا شمع رسالت کے پروانوں کے لیے حاجت روائی کر دی جس پر خود شان حاجت روائی کو بھی فخر ہے۔ جب چاہا تو شمع ولایت کے جاں نثاروں کی ایسی مشکل کشائی فرما دی کہ خود شان مشکل کشائی بھی اس پر نازاں ہے۔ جب بھی اپنے سچے غلاموں یعنی اپنی برگزیدہ امت کے برحق غلاموں یعنی اپنے سچے اور عدیم المثال خادموں یعنی اپنی امت کے سچے اور بے مثال عاشقوں کو کسی بلا اور مصیبت میں مبتلا دیکھا تو ایسے حیرت انگیز طریقے سے وہ بلا دفع فرمائی جس پر شان دافع البلائی بھی دیدۂ حیران ہو کر مرحبا کہہ اٹھی ہوگی۔

ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ان کے خالق و مالک نے انہیں اپنی ملک کی تملیک فرمائی۔ اپنی خدائی میں ان کی بادشاہی چلائی۔ زمین و فلک سے سماک و سمک کو ان کے تابع فرمان کیا۔ دونوں عالم میں ان کا سکہ رواں فرمایا۔ انھیں اپنی ساری کائنات کا مالک و حاکم علی الاطلاق بنایا۔ اپنی نعمت کے خزانوں کو اپنے بندوں میں بانٹنے کے لیے انھیں قاسم مقرر فرمایا۔ سب کو ان کے طفیل عدم سے وجود میں لایا۔ احسان کہ معرفت اپنی معرفت کے لیے پیدا فرمایا۔ ساری کائنات کو جَآءُوْكَ کے تحت ان کے در پر بھیجا اور جھکایا اور انھیں صرف اپنا ہی دست نگر رکھا اور کسی کا بھی دست نگر نہ بنایا۔ انبیاء و مرسلین تک کو لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ کا مکلف ٹھہرایا اور اوپر سے فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ سنایا۔ ان سے روگردانی کرنے والے پر ہر ترہیب کے گلے میں فسق کا طوق لٹکایا۔

یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ رب العالمین نے انھیں رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ کرتا سب کچھ وہ ہی ہے، دیتا سب کچھ وہی ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے، ان کے ہاتھوں، ان کے واسطے سے، ان کی خاطر اور ان کے صدقے کی وجہ سے ———— دیکھا نہیں کہ مخلوق کو خالق کا پتہ انھوں نے بتایا۔ مخلوق کو خالق کے سامنے انھوں نے جھکایا ———— یہ صلاحیت اور یہ حیثیت صرف انہی کی ہے کہ وہ برزخ کبریٰ ہیں جو خالق اور مخلوق کے درمیان واحد وسیلہ و واسطہ ہیں۔ ان کا ایک رخ خالق کی طرف ہے اور دوسرا مخلوق کی طرف۔ ادھر سے لے رہے ہیں اور ادھر دے رہے ہیں۔ وہ رب العالمین کے خزانوں میں کمی کرتا ہے اور وہ رحمت للعالمین کے دست کرم سے بٹتے ہیں۔ دینے والا دے رہا ہے، بانٹنے والا بانٹ رہا ہے، لینے والے لے رہے ہیں، کھانے والے کھا رہے ہیں جبکہ بعض وہ بھی ہیں کہ کھا پی کر انکار بھی کرتے اور غرّا رہے ہیں۔ ہائے افسوس!

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

۳۵۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ہمیں کھجوریں اور پانی دو کالی چیزیں پیٹ بھر کر ملنے لگی تھیں

بَابُ ۲۳ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

اندھے، لنگڑے اور مریض پر کوئی حرج نہیں ہے

(سورۃ النور آیت ۶۱)

۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے جب ہم صہبا کے مقام

حدثنا سويد بن النعمان قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى خيبر فلما كنا بالصهباء قال يحيى وهي من خيبر على روحة دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بطعام فما أتي إلا بسويق فلكناه فأكلنا منه ثم دعا بماء فمضمض ومضمضنا فصلى بنا المغرب ولم يتوضأ قال سفيان سمعته منه عوداً وبدءاً۔

پہنچے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ صہبا خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا۔ پس آپ کے سامنے ستو پیش کیے جا سکے پس ہم نے انہیں گھولا اور ان میں سے کھایا پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے سنا کہ حضور نے ستو کھا کر از سر نو وضو نہیں کیا اور بار بار سنا ہے۔

باب ۲۳۲ الخبز المرقق والأكل على الخوان والسفرة

پتلی روٹی اور خوان، سفرہ پر کھانا

۲۵۲۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن قتادة قال كنا عند أنس وعنده خباز له فقال ما أكل النبي صلى الله عليه وسلم خبزاً مرققاً ولا شاةً مسموطةً حتى لقي الله۔

ہمام نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور ان کا نانبائی بھی حاضر خدمت تھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ تو پتلی روٹی کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کا گوشت تناول فرمایا یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے۔

۲۵۳۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن يونس قال علي هو الإسكاف عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال ما علمت النبي صلى الله عليه وسلم أكل على سكرجة قط ولا خبز له مرقق قط ولا أكل على خوان قط قيل لقتادة فعلى ما كانوا يأكلون قال على السفر۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی طشتری میں کھایا ہو یا آپ کے لیے پتلی روٹی پکائی گئی ہو یا کبھی میز پر کھانا کھایا ہو۔ قتادہ سے کہا گیا کہ پھر آپ حضرات کس چیز پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ دسترخوان پر۔

۲۵۴۔ حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر أخبرني حميد أنه سمع أنساً يقول قام النبي صلى الله عليه وسلم يبني بصفية فدعوت المسلمين إلى وليمته أمر بالأنطاع فبسطت فألقي عليها التمر والأقط والسمن وقال عمرو عن أنس بنى بها النبي صلى الله عليه وسلم ثم صنع حيساً في نطع۔

حمید کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کے ساتھ شب باشی کی تو مسلمانوں کو ان کے ولیمہ میں بلایا۔ آپ نے چمڑے کے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا، پس وہ بچھائے گئے اور ان پر کھجوریں، پنیر اور گھی ڈالا گیا۔ عمرو نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ زفاف کیا پھر دسترخوان پر حیس رکھا گیا۔

۲۵۵۔ حدثنا محمد أخبرنا أبو معاوية حدثنا هشام عن أبيه وعن وهب بن كيسان قال كان أهل الشام يعيرون ابن الزبير يقولون يا ابن ذات النطاقين فقالت له أسماء يا بني إنهم يعيرونك بالنطاقين هل تدري ما كان النطاقان إنما كان

وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ شام والے حضرت ابن زبیر کو عار دلاتے ہوئے کہتے تھے۔ اے ذات النطاقین کے بیٹے! تو ان کی والدہ ماجدہ حضرت اسماء نے فرمایا کہ اے بیٹے! یہ لوگ تمہیں نطاقین کی عار دلاتے ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ نطاقین کیا تھے؟ وہ میرا ایک پٹکا تھا جس کے دو حصے کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

نِطَاقِي شَقَّقْتُهُ بِنِصْفَيْنِ فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوا ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ يَقُولُ إِيهًا وَالْإِلَهِ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا.

٣٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

وسلم کے کھانے کی تھیلی اور وقت بیہوتا کا سر باندھ لیتا اور دوسرا حصہ آپ کے توشے میں رکھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کو انہیں ذات النطاقین فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ اہل شام جب ذکر کرتے ان کو طعنہ دیتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم یہ بجا کہتے ہیں لیکن جس بات کو یہ عار سمجھتے ہیں اس میں عار نہیں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت حفیدہ بنت الحارث بن حزن جو حضرت ابن عباس کی خالہ تھیں، نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجیں۔ آپ نے عورتوں کو دعوت دی اور انہوں نے ان چیزوں کو آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نہ کھایا گویا کہ نفاست طبع مبارک کے خلاف تھیں۔ اگر یہ چیز (گوہ) حرام ہوتی تو وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے نہ کھاتیں اور نہ آپ انہیں کھانے کا حکم دیتے۔

بَابُ ٢٢٢ السَّوِيقِ

ستو

٣٥٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ صہبا کے مقام پر موجود تھے جو خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ جب نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے کھانا طلب فرمایا، اس وقت ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ آپ نے اس میں سے کچھ ستو پھانکے اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی پھانکے۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی اور پھر نماز ادا کی اور ہم نے بھی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

بَابُ ٢٢٣ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ

حضور اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کھانا کیا ہے

٣٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے انہیں خبر دی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس گئے جو حضرت ابن عباس کی بھی خالہ تھیں۔ پس انہوں نے ان کے پاس بھنی ہوئی گوہ رکھی دیکھی جو ان کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نے نجد سے بھیجی تھی۔ پس انہوں نے وہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب تک کھانے کے متعلق بتا نہ دیا جاتا اس وقت تک شاذ و نادر ہی اس کی طرف ہاتھ بڑھایا کرتے تھے اور

وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

کھانے کا نام ہی بتایا جاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب ہاتھ بڑھایا تو جو عورتیں وہاں حاضر تھیں ان میں سے ایک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا دو کہ یا رسول اللہ جو چیز آپ کے حضور پیش کی گئی ہے وہ گوہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ پس حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا کہ حرام تو نہیں لیکن میری قوم کی سرزمین میں نہیں پائی جاتی اس لئے مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے۔ حضرت خالد بن ولید کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔

بَابُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

۳۵۹ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ۔

ایک کا کھانا دو کے لئے کفایت کرتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کفایت کرتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہو کر رہ جاتا ہے۔

بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۰ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

مومن اتنا کھاتا ہے کہ ایک آنت بھرے

اس باب میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم سے روایت کی ہے۔

واقد بن محمد نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کسی غریب کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ پس ایک آدمی آپ کے ساتھ کھانے کے لئے آیا تو اس نے بہت کھانا کھایا۔ پس آپ نے فرمایا: اے نافع! یہ شخص آئندہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۱ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

اس باب میں حضرت ابوہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر یا منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ [illegible]

يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ‎.

۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ ‎.

۲۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ‎.

۲۶۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ‎.

بَابُ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا آكُلُ مُتَّكِئًا

۲۶۶ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ

بَابُ الشِّوَاءِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ أَيْ مَشْوِيٍّ

۲۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ

کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ عبید اللہ نے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا تھا۔ ابن بکیر، مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ عمرو نے فرمایا کہ ابو نہیک ایک بہت زیادہ کھانے والے تھے تو ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بیشک کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے (لہٰذا تھوڑا کھانا بہتر ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بہت زیادہ کھانا کھایا کرتا تھا۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا۔ پس اس بات کا تذکرہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

ٹیک لگا کر کھانا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

علی بن اقمر کا بیان ہے کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس تھا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

بھنا ہوا گوشت

کلام الٰہی میں ہے کہ وہ بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپ نے کھانے کے لئے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ پس آپ کی خدمت میں عرض

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ

کو کھانے کے لیے آپ نے ہاتھ بڑھایا ... حضرت خالد [illegible] کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا اس لئے میں اپنی طبیعت میں اس کی نفرت پاتا ہوں۔ پس حضرت خالد نے اسے کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔ امام مالک نے ابن شہاب سے بضب محنوذ کے الفاظ روایت کیے ہیں یعنی بھنا ہوا گوہ کھایا۔

بَابُ الْخَزِيرَةِ قَالَ النَّضْرُ الْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ

نضر کا قول ہے کہ خزیرہ بھوسی سے اور حریرہ دودھ سے بنایا جاتا ہے

۵۰۴۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي

حضرت محمود بن ربیع انصاری کا بیان ہے کہ حضرت عتبان بن مالک [illegible]

[illegible]

بمالك وجه الله قال ابن شهاب ثم سألت الحصين بن محمد الأنصاري أحد بني سالم وكان من سراتهم عن حديث محمود فصدقه.

باب ۳۳۱ الأقط

وقال حميد سمعت أنسا بنى النبي صلى الله عليه وسلم بصفية فألقى التمر والأقط والسمن وقال عمرو بن أبي عمرو عن أنس صنع النبي صلى الله عليه وسلم حيسا.

۳۶۹ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال أهدت خالتي إلى النبي صلى الله عليه وسلم ضبابا وأقطا ولبنا فوضع الضب على مائدته فلو كان حراما لم يوضع وشرب اللبن وأكل الأقط.

باب ۳۳۲ السلق والشعير

۳۷۰ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال إن كنا لنفرح بيوم الجمعة كانت لنا عجوز تأخذ أصول السلق فتجعله في قدر لها فتجعل فيه حبات من شعير إذا صلينا زرناها فقربته إلينا وكنا نفرح بيوم الجمعة من أجل ذلك وما كنا نتغدى ولا نقيل إلا بعد الجمعة والله ما فيه شحم ولا ودك.

باب ۳۳۳ النهس وانتشال اللحم

۳۷۱ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد حدثنا أيوب عن محمد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال تعرق رسول الله صلى الله عليه وسلم كتفا ثم قام فصلى ولم يتوضأ وعن أيوب وعاصم عن عكرمة عن ابن عباس قال انتشل النبي صلى الله عليه وسلم عرقا من قدر فأكل ثم صلى ولم يتوضأ.

باب ۳۳۴ تعرق العضد

۳۷۲ - حدثني محمد بن المثنى قال حدثني

تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے کو آگ پر حرام کیا جبکہ وہ اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے اس حدیث محمود کے بارے میں دریافت کیا اور وہ بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سرداروں میں سے تھے تو

پنیر اور حیس

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ جب رسول اللہ نے حضرت صفیہ کے ساتھ شب زفاف گزاری تو دسترخوان پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا۔ عمرو بن ابی عمرو نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے حیس تیار کر دیا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری خالہ جان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ پیش کیا۔ پس گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی۔ پس اگر وہ حرام ہوتی تو رکھی نہ جاتی، ہاں آپ نے دودھ نوش فرمایا اور پنیر بھی کھایا۔

چقندر اور جو

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے روز کی بڑی خوشی ہوتی تھی کیونکہ اس روز ایک بڑھیا ہمارے لیے چقندر کی جڑیں ہانڈی میں پکایا کرتی اور اس میں چند دانے جو ڈال دیا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ ادا کر لیتے تو اس بڑھیا کے پاس چلے جایا کرتے۔ پس وہ اسے ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور اس کی خاطر ہمیں جمعہ کے روز بڑی مسرت ہوتی تھی۔ اور ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے اور خدا کی قسم اس میں چربی یا کوئی اور چکنائی نہیں ڈالی جاتی تھی۔

گوشت کو دانتوں سے نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا، پھر کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں کیا۔ دوسری روایت میں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہانڈی سے ایک ہڈی والی بوٹی نکال کر کھا لی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

دستی کا گوشت جدا کرنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم کے ساتھ

مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ دوسری روایت میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ معظمہ کے راستے میں ایک منزل پر ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے آگے تشریف لے جا رہے تھے۔ تمام حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں حالت احرام میں نہ تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا جبکہ میں اس وقت اپنے جوتے کی مرمت میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھے اس کی اطلاع نہ دی لیکن چاہتے تھے کہ کاش میں اسے دیکھ لوں۔ پس میں ادھر متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھ لیا۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا، اس پر زین کسی اور سوار ہو گیا لیکن میں اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا تھا۔ پس میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے کوڑا اور نیزہ دے دو تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی اس پر کوئی مدد نہیں کریں گے۔ پس میں غصے میں آ گیا۔ پس میں اترا اور دونوں کو لیا، پھر سوار ہو گیا اور گورخر پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا اور اسے لے کر آیا، وہ مر چکا تھا۔ پس لوگ اس کے کھانے میں لگ گئے۔ پھر انہیں حالت احرام میں کھانے کے متعلق شک ہوا۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک شانہ میں نے چھپا لیا تھا۔ پس ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور اس بارے میں آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا اس میں سے تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے وہ شانہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے دانتوں سے نوچ نوچ کر اسے کھا لیا حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے بھی حضرت ابو قتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت احرام کے اندر آدمی شکار نہیں کر سکتا۔ دوسرا کوئی کسی کے لیے کر سکتا ہے اور شکار کرنے والے کی مدد کر سکتا ہے۔ اور جو آدمی حالت احرام میں نہیں ہے وہ شکار کرے تو احرام والا بھی اس شکار کا گوشت کھا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵ اور ۱۶۹۹ کے اندر بھی موجود ہے۔

بَابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ
چھری سے گوشت کاٹنا

۳۰۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جعفر بن عمرو بن امیہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔

وسلم يحتز من كتف شاة في يده فدعي إلى الصلوة فألقاها والسكين التي يحتز بها ثم قام فصلى ولم يتوضأ.

پھر نماز کے لئے اذان ہو گئی تو آپ نے اسے اور اس چھری کو جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے رکھ دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

باب ٢٣٣ ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما

حضور نے کبھی کسی کھانے کی برائی نہیں کی

٣٧٤ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي حازم عن أبي هريرة قال ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما قط إن اشتهاه أكله وإن كرهه تركه.

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کیڑے نہیں نکالے۔ اگر پسند خاطر ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

باب ٢٣٤ النفخ في الشعير

جو کے آٹے میں پھونکیں مارنا

٣٧٥ - حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم أنه سأل سهلا هل رأيتم في زمان النبي صلى الله عليه وسلم النقي قال لا فقلت كنتم تنخلون الشعير قال لا ولكن كنا ننفخه.

ابو حازم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میدہ دیکھا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے کہا کیا آپ جو کے آٹے کو چھانا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں لیکن اس میں پھونکیں مارا کرتے تھے۔

باب ٢٣٥ ما كان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يأكلون

حضور اور آپ کے اصحاب کیا کھاتے تھے

٣٧٦ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عباس الجريري عن أبي عثمان النهدي عن أبي هريرة قال قسم النبي صلى الله عليه وسلم يوما بين أصحابه تمرا فأعطى كل إنسان سبع تمرات فأعطاني سبع تمرات إحداهن حشفة فلم يكن فيهن تمرة أعجب إلي منها شدت في مضاغي.

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں چنانچہ آپ نے ہر شخص کو سات کھجوریں مرحمت فرمائیں۔ مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائی گئیں، لیکن ان میں سے ایک خراب نظر آتی تھی لیکن مجھے وہ کھجور سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ کھانے میں سخت تھی۔

٣٧٧ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا وهب بن جرير حدثنا شعبة عن إسماعيل عن قيس عن سعد قال رأيتني سابع سبعة مع النبي صلى الله عليه وسلم ما لنا طعام إلا ورق الحبلة أو الحبلة حتى يضع أحدنا ما تضع الشاة ثم أصبحت بنو أسد تعزرني على الإسلام خسرت إذا وضل سعيي.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سات ساتھیوں میں سے میں ساتواں تھا۔ اس وقت ہماری خوراک درختوں کے پتوں اور ان کے پھلوں کے سوا کچھ اور نہ تھی۔

یہاں تک کہ ہم میں سے ہر کسی کو بکریوں کی مینگنیوں کے مانند اجابت ہوتی تھی۔ پھر آج بنو اسد مجھے اسلام سکھانے لگے ہیں، اگر یہی حالت ہے تو میرا سب کیا دھرا اکارت اور میری کوشش رائیگاں گئی۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدے کی چپاتیاں تناول فرمائیں؟ حضرت سہل نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعثت سے وصال تک میدے کی روٹی کبھی نہیں دیکھی۔ پھر میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ حضرات کی چھلنیاں تھیں؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھلنی نہیں دیکھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس قبض فرمایا۔ ہمارے راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا پھر آپ حضرات بغیر چھانے ہوئے جَو کا آٹا کس طرح کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اسے پیس لیتے اور پھونکیں مارتے جس سے اڑنے والا اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ۔

سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے انہیں بھی بلایا لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑا اور کبھی جَو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی پیالیوں میں کھانا نہیں کھایا اور نہ آپ کے لیے پتلی چپاتی پکائی گئی۔ میں (یونس) نے قتادہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ دسترخوان پر۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے آپ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد متواتر تین دن بھی گندم کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے۔

بَابُ ٣٦ التَّلْبِينَةِ

تلبینہ

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب اُن کے رشتہ داروں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا اور اس کے لئے عورتیں جمع ہوتیں، جب وہ چلی جاتیں اور صرف رشتہ دار اور خاص عورتیں رہ جاتیں تو انہیں تلبینہ (ایک قسم کا حریرہ) بنانے کا حکم دیا جاتا۔ پھر ثرید تیار کر کے تلبینہ اس کے اوپر ڈالا جاتا۔ پھر آپ فرماتیں کہ اسی میں سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔

بَابُ ٢٥٠ الثَّرِيدِ

ثرید

٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں اور عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت اس طرح ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے

٣٤٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر

٣٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ [illegible] بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اس میں سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں بھی [illegible] مجھے لگا اور اس کے بعد میں نے ہمیشہ کدو کو پسند کیا

بَابُ ٢٥١ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ

بھنی ہوئی بکری، دستی اور پہلو کا گوشت

٣٤٦ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

يحيى عن قتادة قال كنا نأتي أنس بن مالك رضي الله عنه وخبازه قائم وقال كلوا فما أعلم النبي صلى الله عليه وسلم رأى رغيفا مرققا حتى لحق بالله ولا رأى شاة سميطا بعينه قط.

۳۸۷ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن جعفر بن عمرو بن أمية الضمري عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحتز من كتف شاة فأكل منها فدعي إلى الصلاة فقام فطرح السكين فصلى ولم يتوضأ.

باب ۲۵۲ ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره وقالت عائشة وأسماء صنعنا للنبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر سفرة.

۳۸۸ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن عابس عن أبيه قال قلت لعائشة أنهى النبي صلى الله عليه وسلم أن تؤكل لحوم الأضاحي فوق ثلاث قالت ما فعله إلا في عام جاع الناس فيه فأراد أن يطعم الغني الفقير وإن كنا لنرفع الكراع فنأكله بعد خمس عشرة قيل ما اضطركم إليه فضحكت قالت ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم من خبز بر مأدوم ثلاثة أيام حتى لحق بالله وقال ابن كثير أخبرنا سفيان حدثنا عبد الرحمن بن عابس بهذا.

۳۸۹ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو عن عطاء عن جابر قال كنا نتزود لحوم الهدي على عهد النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة. تابعه محمد عن ابن عيينة وقال ابن جريج قلت لعطاء أقال حتى جئنا المدينة قال لا.

باب ۲۵۳ الحيس

نصیحت میں حاضر ہوتے اور دیکھا کہ آپ کا نانبائی کھڑا تھا فرمایا کھاؤ لیکن مجھے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی کھائی ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی بھنی ہوئی بکری کھائی ہو۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور چھری کو ایک جانب رکھ دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا تھا۔

اسلاف کھانے وغیرہ کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لئے زاد راہ تیار کیا تھا۔

حضرت عابس بن ربیعہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ جواب دیا کہ آپ نے ایسا صرف ایک سال کیا تھا جبکہ لوگ بھوکے مر رہے تھے اور مراد یہ تھی کہ مالدار لوگ غریبوں کو کھلائیں۔ ہم کے حصوں میں بعض اوقات بکری کے پائے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں پندرہ روز کے بعد جا کر کھاتے۔ دریافت کیا گیا کہ کس مجبوری کے تحت آپ ایسا کرتے تھے؟ پس وہ مسکرائیں اور فرمایا کہ محمد مصطفیٰ کے گھر والوں نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی لگاتار تین روز تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔ ابن کثیر نے بواسطہ سفیان ثوری اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن عابس سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم قربانی کا گوشت جمع کر کے رکھتے تھے یہاں تک کہ (مکہ معظمہ سے) مدینہ منورہ پہنچ جاتے۔

ابن جریج نے عطاء سے دریافت کیا کہ اس سے کیا یہ مراد ہے کہ مدینہ میں آمد تک فرمایا کہ نہیں۔

حیس

٣٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی خدمت کے لئے حضرت ابو طلحہ سے تو کہا کہ لڑکا مانگا پس حضرت ابو طلحہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا جب آپ اترتے تو میں آپ کو اکثر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اے اللہ! میں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ خیبر سے واپس لوٹے اور آپ حضرت صفیہ بنت حیی کو ساتھ لے کر واپس لوٹے جن کو پسند کیا تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ ان کے پیچھے چادر یا کمبل بچھاتے تھے یہاں تک کہ جب ہم صہباء کے مقام پر پہنچے تو قیام کیا گیا اور آپ نے حیس تیار کروا کے چمڑے کے دستر خوان پر رکھوایا۔ پھر آپ نے مجھے بھیجا تو میں لوگوں کو بلا لایا اور انہوں نے کھانا کھایا یہی آپ کا حضرت صفیہ کا ولیمہ تھا۔ پھر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ احد نظر آنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی جگہ کو میں حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ان لوگوں کو ان کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

بَابٌ ٢٥٤ الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

چاندی کے ملمع کردہ برتنوں میں کھانا

٣٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ۔

مجاہد نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو انہوں نے پانی مانگا۔ پس ایک مجوسی پانی لے کر آیا جب پیالہ آپ کے دست مبارک میں دیا گیا تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اگر میں اسے ایک دو مرتبہ منع نہ کر چکا ہوتا (تو ایسا نہ کرتا) لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ دنیا میں ان (کفار) کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

بَابٌ ٢٥٥ ذِكْرِ الطَّعَامِ

کھانے کا بیان

٣٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی جیسی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور قرآن کریم نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور جیسی ہے کہ خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور قرآن کریم پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ جو منافق قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل جیسی ہے کہ اس میں خوشبو نام کو نہیں اور ذائقہ تلخ ہے

٣٠٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کو تمام کھانوں پر ہے

٣٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو آدمی کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی اپنا مقصد حاصل کر لے تو جلد از جلد اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ آئے

بَابُ الْأُدْمِ

سبزی ترکاری

[illegible]

٣٠٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ

جیسا کہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے [illegible] کو خرید کر آزاد کرنا چاہا [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا [illegible] [illegible] خاندان کے پاس رہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا

بَابُ ٢٥٧ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

٣٩٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

٣٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا.

بَابُ ٢٥٨ الدُّبَّاءِ

٣٩٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ.

بَابُ ٢٥٩ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

٣٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ

بیں علیہ پر صدقہ کیا گیا ہے لیکن آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

میٹھی چیز اور شہد

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا تاکہ پیٹ بھر جائے جبکہ مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو ریشم نہیں ملتا تھا اور کوئی لونڈی غلام میرا خدمت گزار نہ تھا بلکہ میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا اور آتے جاتے آدمی کو آیت سناتا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور غریبوں کے حق میں حضرت جعفر بن ابو طالب بہت اچھے آدمی تھے کیونکہ اکثر اوقات وہ ہمیں ساتھ لے جاتے اور ان کے گھر میں جو کھانا موجود ہوتا ہمیں کھلا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کچھ نہ ہوتا تو خالی کپی کو ہمارے پاس لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا تو ہم اسے پھاڑ کر چاٹ لیا کرتے تھے۔

کدو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں کدو (پکا ہوا) پیش کیا آپ نے وہ تناول فرمایا۔ اس روز سے میں برابر اسے پسند کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا۔

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا

ابو وائل نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے اندر ابو شعیب نامی ایک شخص تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت کا کام کرتا تھا انہوں نے اس سے فرمایا کہ میرے لئے کھانا تیار کرو تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فتبعہم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک دعوتنا خامس خمسۃ وھذا رجل قد تبعنا فان شئت اذنت لہ وان شئت ترکتہ قال بل اذنت لہ قال محمد بن یوسف سمعت محمد بن اسمعیل یقول اذا کان القوم علی المائدۃ لیس لہم ان یناولوا من مائدۃ الی مائدۃ اخری ولکن یناول بعضہم بعضا فی تلک المائدۃ او یدعوا۔

باب من اضاف رجلا الی طعام واقبل ھو علی عملہ۔

۴۰۰۔ حدثنی عبد اللہ بن منیر سمع النضر اخبرنا ابن عون قال اخبرنی ثمامۃ ابن عبد اللہ ابن انس عن انس رضی اللہ عنہ قال کنت غلاما امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی غلام لہ خیاط فاتاہ بقصعۃ فیہا طعام وعلیہ دباء فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء قال فلما رایت ذلک جعلت اجمعہ بین یدیہ قال فاقبل الغلام علی عملہ قال انس لا ازال احب الدباء بعد ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ما صنع۔

باب المرق

۴۰۱۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ انہ سمع انس بن مالک ان خیاطا دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ فذھبت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب خبز شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب الدباء بعد یومئذ۔

باب القدید

اور میں کو کہا کہ ان حضرات کے پیچھے پیچھے ایک آدمی اور آ گیا ہے تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے پانچ آدمیوں کی دعوت کی تھی اور یہ آدمی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو واپس کر دو۔ اس نے کہا کہ میں اسے اجازت دیتا ہوں۔ محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگ ایک دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو مناسب نہیں ہے کہ ایک دسترخوان سے دوسرے دسترخوان والوں کو کوئی چیز دیں ہاں ایک ہی دسترخوان والوں کو اختیار ہے کہ ایک دوسرے کو کوئی چیز اٹھا کر دے دیں۔

دوسرے کو کھلا کے خود کسی کام میں مشغول ہو جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لڑکپن کے دنوں میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے گھر پہنچے جس نے آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا جس میں کھانے کی کوئی چیز تھی اور کدو تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش فرمانے لگے۔ راوی کا بیان ہے جب میں نے یہ بات دیکھی تو آپ کے سامنے اکٹھا کرنے لگا۔ اس کا بیان ہے کہ وہ غلام اپنے کام میں مشغول ہو گیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کیا۔

شوربہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جس کو اس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس اس نے جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت تھا۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے اطراف سے کدو کو تلاش فرما رہے تھے۔ پس اس دن سے میں کدو کو ہمیشہ پسند کرتا ہوں۔

سوکھا ہوا گوشت

۴۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا

۴۰۳ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا.

بَابُ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا

قَالَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هَذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى.

۴۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ

بَابُ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ

۴۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے حضور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی ڈالا گیا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے ایسا (قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کرنا) اُسی سال کیا جبکہ لوگ بھوکے مر رہے تھے، وہ چاہتے تھے کہ مالدار غریبوں کو کھلائیں اور ہم پائے رکھ دیا کرتے تھے اور پندرہ دن بعد کھاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے سالن کے ساتھ گندم کی روٹی متواتر تین دن تک نہیں کھائی۔

دسترخوان پر دوسرے کو چیز دینا

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد ہے کہ دسترخوان پر ایک دوسرے کو چیز دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن ایک دسترخوان سے دوسرے دسترخوان پر نہیں دینی چاہیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی اس دعوت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت بھی تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیالے کی ہر طرف سے کدو تلاش فرما رہے ہیں۔ انس فرماتے ہیں کہ میں اس روز سے برابر کدو کو پسند کرتا ہوں۔ ثمامہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں آپ کے سامنے کدو جمع کرتا رہا۔

تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھانا

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے

اللہ علیہ وسلم یاکل الرطب بالقثاء۔

باب

حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زید عن عباس الجریری عن ابی عثمان قال تضیفت ابا ہریرۃ سبعا فکان ہو وامراتہ وخادمہ یعتقبون اللیل اثلاثا یصلی ہذا ثم یوقظ ہذا وسمعتہ یقول قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ تمرا فاصابنی سبع تمرات احداہن حشفۃ۔

حدثنا محمد بن الصباح حدثنا اسمعیل بن زکریا عن عاصم عن ابی عثمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیننا تمرا فاصابنی منہ خمس اربع تمرات وحشفۃ ثم رایت الحشفۃ ہی اشدہن لضرسی۔

باب الرطب والتمر وقول اللہ تعالی وہزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا۔ وقال محمد بن یوسف عن سفیان عن منصور بن صفیۃ حدثتنی امی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد شبعنا من الاسودین التمر والماء۔

پہلے دیکھا۔

کھجوریں تقسیم کرنا

ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ہاں سات دن مہمان رہا۔ وہ اور ان کی بیوی اور خادم رات کے تین حصے کر لیتے تھے، ایک نماز پڑھتا اور دوسرا سو جاتا۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے سات کھجوریں ملیں جن میں سے ایک خراب تھی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے پانچ کھجوریں ملیں، چار کھجوریں اچھی تھیں اور ایک خراب۔ پھر میں نے اسی خراب کھجور کو دیکھا کہ وہ سب سے سخت چبائی گئی۔

تر اور خشک کھجوریں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ پکی کھجوریں گریں گی (سورۂ مریم آیت ۲۵)۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور بن صفیہ، ان کی والدہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو کھجوروں اور پانی سے ہم شکم سیر ہو جاتے تھے۔

حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا ابو غسان قال حدثنی ابو حازم عن ابراہیم بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ بن ابی ربیعۃ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال کان بالمدینۃ یہودی وکان یسلفنی فی تمری الی الجداد وکانت لجابر الارض التی بطریق رومۃ فجلست فخلا عاما فجاءنی الیہودی عند الجداد ولم اجد منہا شیئا فجعلت استنظرہ الی قابل فیابی فاخبر بذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لاصحابہ امشوا نستنظر لجابر من الیہودی

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی تھا جو مجھے کھجوروں کی فصل تک کے لیے قرض دیا کرتا تھا۔ حضرت جابر کی زمین بئر رومہ کے راستے میں تھی۔ ایک سال کھجوروں میں پھل نہ آیا۔ یہودی فصل کاٹنے کے وقت میرے پاس آیا اور میں اس میں سے کچھ بھی نہ پا سکا، میں اس سے اگلے سال تک مہلت مانگتا رہا لیکن وہ انکار کرتا رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ چلو ہم جابر کے لیے یہودی سے مہلت مانگیں گے۔ جب آپ باغ میں تشریف لائے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہودی سے گفتگو کرنے لگے لیکن اس نے کہا اے ابو القاسم! میں مہلت نہیں دوں گا۔

فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا ثُمَّ قَالَ فَجَلَّى لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ۔

مہلت نہیں دیتا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ درختوں کے پاس تشریف لائے اور پھر یہودی کے پاس جاکر اس سے گفتگو فرمائی مگر اس نے انکار کر دیا پس میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تر کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمائیں، پھر دریافت فرمایا کہ اے جابر تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ کو بتا دی۔ فرمایا میرے لئے اس میں بستر بچھا دو۔ پس میں نے بستر بچھا دیا تو آپ اندر داخل ہو کر سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو میں دوبارہ ایک مٹھی کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے تناول فرمائیں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی تو اس نے انکار کیا۔ چنانچہ آپ دوبارہ تر کھجوروں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے جابر! پھل توڑو اور قرض ادا کرو۔ جب آپ کھجوروں کے پاس ٹھہرے تو میں نے قرض ادا کر دیا اور کھجوریں بچ گئیں۔ پس میں باہر نکلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا پس آپ نے مجھے بشارت دی، اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ عروش اور عریش عمارت، مکان اور چھپڑ کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انگوروں سے گھرا ہوا جو باغ ہو اسے معروشات کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عروشہا سے ان کے مکانات مراد ہیں۔

بَابُ أَكْلِ الْجُمَّارِ

۴۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

جمار یعنی کھجور کا گابھا کھانا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں کھجور کا گابھا پیش کیا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درخت ایسا ہے جس کی برکت مسلمان جیسی ہے۔ پس میں سمجھ گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ عرض کر دوں: یا رسول اللہ! وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دوسرے حضرات پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ میں ان حضرات کا دسواں اور سب سے چھوٹا ہوں کہ منہ کھولوں۔ پس میں خاموش رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ الْعَجْوَةِ

عجوہ کھجور

۴۰۹ - حدثنا جمعة بن عبد الله حدثنا مروان أخبرنا هاشم بن هاشم أخبرنا عامر بن سعد عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصبح كل يوم بسبع تمرات عجوة لم يضره في ذلك اليوم سم ولا سحر.

عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر صبح سات عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے تو اس روز اسے کوئی زہر اور جادو تکلیف نہ دے سکے گا۔

باب ۲۶ القران في التمر

دو دو کھجوریں ملا کر کھانا

۴۱۰ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا جبلة بن سحيم قال أصابنا عام سنة مع ابن الزبير رزقنا تمرا فكان عبد الله بن عمر يمر بنا ونحن نأكل ويقول لا تقارنوا فإن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن القران ثم يقول إلا أن يستأذن الرجل أخاه قال شعبة الإذن من قول ابن عمر.

جبلہ بن سحیم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر کے زمانے میں ایک سال ہم قحط میں مبتلا ہو گئے تو ہمیں کھجوریں کھانے کو ملیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کھا رہے ہوتے تو فرماتے کہ دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ کوئی اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ اجازت والی بات حضرت ابن عمر کا قول ہے۔

باب ۲۷ القثاء

ککڑی

۴۱۱ - حدثني إسماعيل بن عبد الله قال حدثني إبراهيم بن سعد عن أبيه قال سمعت عبد الله بن جعفر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يأكل الرطب بالقثاء.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب ۲۸ بركة النخل

کھجور کی برکت

۴۱۲ - حدثنا أبو نعيم حدثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن مجاهد قال سمعت ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من الشجر شجرة تكون مثل المسلم وهي النخلة.

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ۲۹ جمع اللونين أو الطعامين بمرة

دو کھانے ایک ساتھ کھانا

۴۱۳ - حدثنا ابن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل الرطب بالقثاء.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب ۳۰ من أدخل الضيفان عشرة عشرة والجلوس على الطعام عشرة عشرة

دس دس آدمیوں کو دسترخوان پر بٹھا کر کھانا کھلانا

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مُد جو لے کر ان کا دلیہ بنایا اور گھی کی کپی میں سے گھی نکال کر اس میں ملایا۔ پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میں حاضر خدمت ہوا جبکہ آپ اپنے اصحاب کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس میں نے آپ کو پیغام دیا۔ فرمایا اور میرے ساتھ والے بھی؟ پس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اور میرے ساتھی بھی۔ پس حضرت ابو طلحہ آپ کی جانب روانہ ہوئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ تو تھوڑا سا کھانا ہے جو ام سلیم نے تیار کیا ہے۔ پس آپ تشریف لے گئے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا۔ فرمایا میرے پاس دس آدمیوں کو بلاؤ۔ پس دس آدمی اندر آئے اور کھانا کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہو گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ پس وہ داخل ہوئے اور شکم سیر ہو گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ یہاں تک کہ چالیس افراد گن لیے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے۔

بَابُ ۲۷۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ فِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لہسن اور دیگر بدبودار چیزوں کی کراہت

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لہسن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ چنانچہ حضور نے فرمایا۔ جو اسے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے تو اسے چاہیے کہ ہم سے دور رہے یا اسے چاہیے کہ ہماری مسجد سے دور رہے۔

بَابُ ۲۷۸ الْكَبَاثِ وَهُوَ ثَمَرُ الْأَرَاكِ

پیلو یعنی درخت پیلو کا پھل

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مرّ الظہران کے مقام پر پیلو کے پھل چن رہے تھے۔ پس آپ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّھْرَانِ نَجْنِی الْکَبَاثَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ فَقَالَ اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ۔

۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَلَمَّا کُنَّا بِالصَّھْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُتِیَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَاَکَلْنَا فَقَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ بُشَیْرًا یَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَلَمَّا کُنَّا بِالصَّھْبَاءِ قَالَ یَحْیٰی وَھِیَ مِنْ خَیْبَرَ عَلٰی رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُتِیَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَلُکْنَاہُ فَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَہٗ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ وَقَالَ سُفْیَانُ کَاَنَّکَ تَسْمَعُہٗ مِنْ یَحْیٰی۔

بَابُ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَمَصِّھَا قَبْلَ اَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِیْلِ۔

۴۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا

بَابُ الْمِنْدِیْلِ

۴۲۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سَاَلَہٗ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ کُنَّا زَمَانَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِکَ مِنَ

نے فرمایا کہ انہیں میں سے کالے چن چن کر چننے چاہئیں کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔ حضرت جابر عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

کھانے کے بعد کلی کرنا

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کو گئے جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو آپ نے کھانا طلب فرمایا پس ستو کے علاوہ کچھ نہ لایا گیا پس ہم نے وہ کھایا۔ پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے بشیر سے سنا کہ ہم سے سوید نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کو گئے جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے۔ پس حضور نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ کی خدمت میں صرف ستو پیش کیے جا سکے جو ہم نے چبائے اور آپ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ نے پانی منگا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان کا بیان ہے کہ گویا آپ اسے یحییٰ کی زبانی سن رہے ہیں

رومال کے ساتھ پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے ہاتھ نہ پونچھے۔

رومال

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے آگ سے پکی ہوئی چیز کے بعد وضو کرنے کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کھانے کی چیزیں بہت کم دستیاب تھیں

الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

بَابٌ ۲۶۹ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

۲۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

۲۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وَقَالَ مَرَّةً لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا.

بَابٌ ۲۷۰ الْأَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ

۲۲۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ.

بَابٌ ۲۷۱ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۲۷۲ الرَّجُلُ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ وَهَذَا مَعِي

وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

۲۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا

البتہ جب ہمیں کھانا میسر آتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے بلکہ ہتھیلیوں بازوؤں اور پیروں سے ہی یہ کام لیتے تھے پھر نماز ادا کرتے تھے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دستر خوان اٹھاتے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوتے۔ اس میں تعریف خدا کی ہے بہت زیادہ پاکیزہ برکت والی ہے اسے ہمارے رب نہ ایک بار کر کے چھوڑا جانے والا اور نہ اس سے بے نیازی کی حاجت ہے۔

خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک مرتبہ فرمایا کہ جب دستر خوان اٹھاتے تو کہتے سب تعریفیں اس خدا کے لئے جس نے ہمیں کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا نہ ایک بار کر کے چھوڑا جانے والا اور نہ ناشکری کی گئی اور ایک مرتبہ فرمایا اے ہمارے رب تیرے لئے تعریف ہے نہ ایک بار کر کے چھوڑا جانے والا اور نہ اس سے بے نیازی ہے۔

خادم کے ساتھ کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا خادم تمہارے پاس کھانا لے کر آئے اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو کم از کم ایک دو نوالے یا ایک دو لقمے دے دو کیونکہ اس نے کھانے کی تیاری میں گرمی اور مشقت کی تکلیف اٹھائی ہے۔

شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم سے روایت کی ہے۔

جس کی دعوت کی جائے اگر وہ کسی اور کو بھی ساتھ لے آئے

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب تم کسی ایسے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ جس پر کوئی الزام نہیں تو اس کا کھانا کھا سکتے اور اس کا پانی پی سکتے ہو۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک آدمی تھا جس کی کنیت ابو شعیب تھی۔ اس کا ایک غلام گوشت کا کام کرتا تھا۔

أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

بَابُ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ.

۴۰۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۴۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ. وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ.

۴۰۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَ

پس وہ حضرت شعیب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ آپ اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے بھوک کے آثار پہچان لئے پس وہ اپنے قصاب غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلانا چاہتا ہوں کہ آپ پانچویں ہوں پس وہ کھانا تیار کر کے حضرت ابو شعیب کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضور کو بلایا تو آپ کے پیچھے ایک آدمی اور آگیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو شعیب! ہمارے پیچھے ایک آدمی آگیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

جب شام کا کھانا آجائے تو نماز عشاء کی جلدی نہ کرے

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عمرو بن امیہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے کا گوشت اپنے ہاتھوں سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پس نماز کے لئے اذان ہوئی تو آپ نے اسے رکھ دیا اور چھری کو بھی جس سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے آپ نے ایک طرف ڈال دیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی لیکن آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ ایوب نے نافع سے حضرت ابن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ایک مرتبہ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے حالانکہ وہ امام کی قرأت سن رہے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز عشاء کھڑی ہو جائے اور ادھر رات کا کھانا آرہا ہو

حضر العشاء فابدؤوا بالعشاء. قال وهيب ويحيى بن سعيد عن هشام إذا وضع العشاء.

باب قول الله تعالى فإذا طعمتم فانتشروا

۴۲۹ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب أن أنسا قال أنا أعلم الناس بالحجاب كان أبي بن كعب يسألني عنه أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم عروسا بزينب ابنة جحش وكان تزوجها بالمدينة فدعا الناس للطعام بعد ارتفاع النهار فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلس معه رجال بعد ما قام القوم حتى قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فمشى ومشيت معه حتى بلغ باب حجرة عائشة ثم ظن أنهم خرجوا فرجعت معه فإذا هم جلوس مكانهم فرجع ورجعت معه الثانية حتى بلغ باب حجرة عائشة فرجع ورجعت معه فإذا هم قد قاموا فضرب بيني وبينه سترا وأنزل الحجاب.

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب العقيقة

باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه

۴۳۰ - حدثني إسحاق بن نصر حدثنا أبو أسامة قال حدثني بريد عن أبي بردة عن أبي موسى رضي الله عنه قال ولد لي غلام فأتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه إبراهيم فحنكه بتمرة ودعا له بالبركة ودفعه إلي وكان أكبر ولد أبي

سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ وہیب، یحییٰ ابن سعید، ہشام کی روایت میں حضر العشاء کی جگہ وضع العشاء ہے۔

حکم باری ہے کہ دعوت کھا کر چلے جانا چاہیے

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ علم ہے حضرت ابی بن کعب بھی مجھ سے پوچھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کر کے صبح کی اور یہ نکاح مدینہ منورہ میں ہوا تو آپ نے دن چڑھے لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا۔ پس آپ بیٹھ گئے اور کچھ لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہے جبکہ اکثر چلے گئے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیئے اور میں آپ کے ساتھ چل دیا تو حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک جا پہنچے آپ کا خیال تھا کہ اب وہ چلے گئے ہوں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا تو وہ لوگ اب بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپ واپس لوٹے اور میں بھی دوسری دفعہ آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچ گئے پھر آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹ آیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ چکے تھے پس آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اسی موقع پر پردے کا حکم نازل ہوا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

عقیقہ کا بیان

جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے اس کا اگلے روز نام رکھنا اور تحنیک کرنا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اور اسے مجھے واپس دے دیا۔ یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

موسیٰ۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ نے اس کی تحنیک فرمائی۔ بچے نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس کے اوپر پانی بہا دیا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر ان کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں سے تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ کر مقام قبا میں ٹھہری اور قبا میں ہی بچہ پیدا ہوا۔ پس میں اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آپ نے کھجور منگائی اور اسے چبا کر عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہے۔ پھر آپ نے کھجور کے ساتھ تحنیک فرمائی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اور وہ اسلام کے اندر پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اس کی پیدائش پر مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی کیونکہ ان سے یہ کہا گیا تھا کہ یہودیوں نے جادو کر دیا ہے جس کے سبب مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

ف: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ انہیں بارگاہ رسالت سے حواریٔ رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد تھے۔ یعنی آپ کی پھوپھی جان حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لخت جگر تھے۔ بڑے بہادر، جری اور نامور مجاہد تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی بہن تھیں۔ جنہیں ہجرت کی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذات النطاقین کا لقب ملا تھا یعنی دو کمر بند والی۔

مسلمان جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں کے یہودیوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر ایسا جادو کر دیا ہے جس کے باعث ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوگا ہی نہیں۔ اگرچہ مسلمان ایسی باتوں کے قائل نہیں ہوا کرتے کیونکہ موت اور زندگی کا معاملہ صرف اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے لیکن افواہ تو پھیلا ہی دی گئی تھی۔ ادھر انہی دنوں اسی وقت جبکہ مسلمان ابھی قبا شریف ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے جو مدینہ طیبہ کی ایک ابتدائی بستی تھی، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہو جاتے ہیں جو مسلمانوں میں دار الاسلام کے اندر پیدا ہونے والے سب سے پہلے فرزند تھے۔

پیدا ہوتے ہی انہیں بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی یعنی کھجور ر[illegible]

کر چبائی اور ان کے منہ میں رکھ دی۔ یوں سب سے پہلے ان کے پیٹ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن گیا۔ اس لعاب دہن کی برکتوں اور کرشمہ کاریوں کا کچھ اندازہ صاحب نظر قدر دان ہی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ کے محبوب نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ مذکورہ افراد کے باعث جملہ اہل اسلام نے ان کی پیدائش پر بہت خوشی منائی اور دل کھول کر اظہار مسرت کیا۔ اسی حدیث کے یہ الفاظ بھی ملاحظہ ہوں ــــ فَفَرِحُوا بِهٖ فَرَحًا شَدِيدًا ــــ افسوس آج مسلمان کہلانے والوں میں بعض ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جب مسلمان محبوب پروردگار کی ولادت کی یاد تازہ رکھتے ہوئے اظہار مسرت کرتے ہیں تو ان مہربانوں کا مزاج ہی بگڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت حال کے پیش نظر بعض مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں:۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول!
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب یزید پلید مسلمانوں کی مسند اقتدار پر بیٹھا اور اس نے اپنا اصلی رنگ روپ دکھایا تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے امیر المومنین تسلیم نہ کیا۔ اپنے عزیز و اقارب کی جانیں اور اپنی جان تو شمع ہدایت پر قربان کر دی لیکن نامراد کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے نے یزید پلید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور اپنی جان تک قربان کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامور نواسے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اس بدبخت کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور بالآخر خانہ کعبہ کے اندر اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ایسے ہی تو جاں بازوں کو روتے ہیں جہاں میں
شیروں کے پسر شیر ہی ہوتے ہیں جہاں میں

۳۴۴ ـ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْسَلَتْ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ جب حضرت ابوطلحہ باہر گئے تو لڑکا وفات پا گیا۔ جب حضرت ابوطلحہ واپس آئے تو پوچھا کہ میرے لڑکے کا کیا حال ہے؟ اس پر اس کی والدہ حضرت ام سلیم نے کہا کہ وہ پہلے سے بہتر ہے۔ پھر انہوں نے رات کا کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھایا اور ان سے صحبت کی۔ جب فارغ ہو گئے تو حضرت ام سلیم نے کہا کہ لڑکے کو دفن کر آؤ۔ حضرت ابوطلحہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا آج رات تم نے ہمبستری کی ہے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پس بیٹا پیدا ہوا۔ حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی اچھی طرح نگہداشت کرنا یہاں تک کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جائیں۔ پس وہ بچے کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے ساتھ چند کھجوریں

ثُمَّ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

بَابُ ۲۷ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ

۴۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

۴۳۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ.

بَابُ ۲۸ الْفَرَعِ

۴۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بیٹے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرمایا کیا اس کے ساتھ کچھ ہے؟ عرض کیا ہاں کچھ کھجوریں ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چبایا اور بچے کے منہ میں ڈال دیں۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

عقیقہ کر کے بچے کی تکلیف دور کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین نے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لڑکے کا عقیقہ کیا جائے۔ حجاج، حماد، ایوب، قتادہ، ہشام، حبیب، ابن سیرین، حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی۔ کئی حضرات، عاصم اور ہشام، حفصہ بنت سیرین، رباب، حضرت سلمان بن عامر ضبی نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین نے حضرت سلمان سے اُن کا ارشاد نقل کیا ہے۔ اصبغ، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت سلمان بن عامر ضبی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو دور کرو۔

حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ مجھے محمد بن سیرین نے فرمایا کہ میں امام حسن بصری سے دریافت کروں کہ انہوں نے عقیقے والی حدیث کس سے سنی ہے۔ جب میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے لئے ذبح کیا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں۔

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ والفرع اول النتاج کانوا یذبحونہ لطواغیتہم والعتیرۃ فی رجب۔

فرع اونٹنی کے اس پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے کفار بتوں کے لئے ذبح کرتے اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے جو بتوں کے نام پر رجب میں دی جاتی۔

باب ۲۸۰ العتیرۃ

جو قربانی رجب میں بتوں کے نام پر دی جائے

۳۳۸۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان قال الزہری حدثنا عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ قال والفرع اول نتاج کان ینتج لہم کانوا یذبحونہ لطواغیتہم والعتیرۃ فی رجب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہا جاتا تھا جس کو لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور رجب میں دی جانے والی قربانی کو عتیرہ کہا کرتے تھے۔

الحمد للہ کہ بائیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۲۲

ذبیحہ اور شکار کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ ۳۸۹ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ. وَقَوْلِ اللّٰهِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمُ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُودُ الْعُهُودُ مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمُ الْخِنْزِيرُ يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ شَنَآنُ عَدَاوَةُ. الْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوتُ الْمَوْقُوذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ وَالنَّطِيحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ.

ذبیحہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم پر حرام ہے مردار ... تا فاخشون سورۂ المائدہ آیت ۳۔ نیز فرمایا۔ اے ایمان والو! ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں سورۂ المائدہ آیت ۹۴ اور یہ بھی فرمایا ہے۔ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا قرآن کی سورۂ المائدہ کی آیت پہلا۔

ابن عباس کا قول ہے کہ العقود سے مراد وہ معاہدے ہیں جو حلت و حرمت کے بارے میں کیے جائیں۔ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ۔ خنزیر۔ یَجْرِمَنَّکُمْ تمہیں ابھارے۔ شَنَآنُ۔ دشمنی۔ الْمُنْخَنِقَۃُ جس کا گلا گھونٹ کر مارا جائے۔ الْمَوْقُوْذَۃُ جس کو لاٹھی وغیرہ کی ضرب سے مارا جائے۔ الْمُتَرَدِّیَۃُ جو پہاڑ وغیرہ سے گر کر مر جائے۔ النَّطِیْحَۃُ جس کو کسی دوسرے جانور نے سینگ سے مارا ہو۔ اگر وہ جانور اپنی دم یا آنکھ ہلا رہا ہو تو ذبح کر کے کھاؤ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جو تیر کے چوڑے سے کیا جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے اسے تیر کی نوک سے زخمی کیا ہے تو کھاؤ اور اگر چوڑائی سے مارا ہے تو وہ الموقوذۃ کے حکم میں ہے۔ میں نے کتے سے شکار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا جسے وہ تمہارے لیے روک رکھے اسے کھاؤ کیونکہ کتے کا پکڑنا ہی ذبح ہوگا

وَقَذَ فَقَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.

بَابُ ۲۹۰ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ.

۲۲۰. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ.

بَابُ ۲۹۱ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

۲۲۱. حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

بَابُ ۲۹۲ صَيْدِ الْقَوْسِ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ

کتا ہے اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا بھی پاؤ اور تمھیں معلوم نہ ہو کہ شکار کس نے پکڑا ہے یہ بھی معلوم نہ ہو اور اس نے مار ڈالا ہو تو اسے نہ کھاؤ۔

غلہ سے مارا ہوا شکار

ابن عمر کا قول ہے کہ جو غلہ سے مارا گیا وہ موقوذہ کے حکم میں ہے۔ سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن بصری کے نزدیک تمام آبادیوں میں غلہ چلانا مکروہ ہے جبکہ آبادیوں سے باہر کوئی حرج نہیں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جو تیر کے چوڑے حصے سے کیا ہو۔ فرمایا کہ اگر اس کی نوک سے شکار کیا ہے تو کھاؤ اور اگر چوڑا حصہ لگا اور جانور مر گیا تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے لہٰذا اسے نہ کھاؤ۔ میں نے عرض کیا اور اگر میں شکار کی طرف اپنا کتا چھوڑوں؟ فرمایا اگر تم نے کتے کو چھوڑا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا اگر کتا اس میں سے کچھ کھا لے؟ فرمایا پھر اس کا حصہ نہ کھاؤ کیونکہ اس نے شکار تمہارے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنا کتا شکار کی طرف بھیجتا ہوں لیکن میں نے اس کے پاس ایک کتا اور پایا؟ فرمایا اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے پر۔

تیر کے ڈنڈے سے عرضاً کیا ہوا شکار

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر بھیجتے ہیں؟ فرمایا اگر تمہارے لیے روک رکھے تو کھا لو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر جان سے مار ڈالے؟ فرمایا کہ خواہ جان سے مار ڈالے۔ میں نے عرض کیا کہ ہم تیر کے ڈنڈے سے شکار کرتے ہیں۔ فرمایا اگر گوشت کو چیر ڈالے تو کھا لو اور ڈنڈا اگر عرضاً لگا ہے تو نہ کھاؤ۔

کمان سے شکار کرنا۔

حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب تم کسی جانور کو شکار کرو اور اس کا ہاتھ یا پیر جسم سے جدا ہو جائے تو اس حصے کو نہ کھاؤ جو جدا ہوا ہے اور باقی جسم کو کھا لو۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے جب تم نے

عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

بَابُ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا۔

بَابُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

...کھا لیا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ جو جانور قابو سے باہر ہو جائے اس کو تیر سے... حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کا گدھا سرکش ہو گیا تو انہوں نے حکم دیا کہ اس کے جسم پر جہاں آسانی سے ضرب لگا سکیں لگاؤ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں تو کیا ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں اور شکار کی جگہ میں رہتے ہیں جہاں تیر کمان سے اور بغیر سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں اور سدھائے ہوئے سے، تو میرے لیے کیا صورت ٹھیک ہے؟ فرمایا تم نے جو اہل کتاب کا ذکر کیا تو اگر ان کے برتنوں کے سوا اور برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو دھو کر ان میں کھاؤ اور جو تم نے تیر سے شکار کیا تو اگر اس پر بسم اللہ پڑھ لی تو کھاؤ اور جو تم نے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا اور بسم اللہ پڑھتے وقت بھیجا تو اسے کھاؤ اور جو تم نے بغیر سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا تو اگر تم اسے ذبح کر سکو تو کھاؤ۔

روڑے سے اور گولی مار کر شکار کرنا

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو روڑے چلاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ روڑے مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روڑے چلانے سے منع فرمایا ہے یا روڑے چلانے کو ناپسند فرمایا ہے کیونکہ اس سے نہ شکار ہو سکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے بلکہ صرف دانت توڑتا یا آنکھ پھوڑتا ہے۔ انہوں نے پھر اسے روڑے چلاتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بتایا تھا کہ آپ نے روڑے چلانے سے منع فرمایا ہے یا اسے ناپسند فرمایا ہے اور اس کے باوجود تم روڑے چلا رہے ہو لہٰذا آئندہ میں تم سے کلام نہیں کروں گا۔

شکار اور ڈنگروں کے سوا کتا پالنے کا حکم

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ.

۴۳۵ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

۴۳۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

بَابُ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَقَوْلِهِ تَعَالٰى

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ. اجْتَرَحُوا اكْتَسَبُوا تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلٰى قَوْلِهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ يَقُولُ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتّٰى يَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ. وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

۴۳۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا

کرے جو جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے کام آئے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ نہ وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

اگر کتا شکار میں سے کھالے۔

ارشادِ باری ہے: اے محبوب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا، تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے انہیں شکار پر دوڑاتے (پ ۶ سورۃ المائدہ، آیت ۴)۔ اجترحوا کمانے والے، جرحوا اکتسبوا کے معنی میں ہے۔ نیز فرمایا: جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے ہو تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لیے رہنے دیں (آیت مذکورہ)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو اسے خراب کر دیا کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار روکا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو علم تمہیں خدا نے دیا ہے اس میں سے انہیں سکھاتے ہو۔ ایسے کتے کو مار کر سکھانا چاہیے یہاں تک کہ یہ عادت چھوڑ دے۔ ابن عمر نے اسے مکروہ فرمایا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے شکار کی طرف چھوڑے اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھالو جسے وہ تمہارے لیے روک رکھیں، اگرچہ جان سے مار ڈالیں، سوائے اس کے کہ کتا اس میں سے کھالے کیونکہ مجھے اس میں خوف ہے کہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہو اور

كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

بَابُ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

۴۳۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ.

بَابُ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

۴۳۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

۴۴۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ

۔ اور اگر تیر سے شکار کے مارے جانے کا شبہ ہو اور پانی میں گر جائے تو اس شکار کو نہ کھاؤ

جو شکار دو تین روز بعد ملے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شکار کی طرف اپنا کتا چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو۔ پس وہ شکار کو تھام رکھے یہاں تک کہ مر جائے خواہ قتل ہو کر آئے تو اسے کھاؤ اور اگر اس میں سے کھا لے تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے تو اس پر چونکہ بسم اللہ نہیں پڑھی ہے تو اگر وہ دونوں شکار کو جان سے مار ڈالیں تو اسے مت کھاؤ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ کس نے شکار کیا ہے اور اگر تم شکار کو تیر مارو پھر شکار کو ایک یا دو روز بعد پاؤ اور اس کے جسم پر تیرے تیر کے سوا کوئی نشان نہ ہو تو کھا لو اور اگر پانی میں گر جائے تو اسے نہ کھاؤ۔ حضرت عدی بن حاتم کی دوسری روایت یوں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ جب کوئی شکار کو تیر مارتا ہے پھر دو تین روز بعد اس کا کھوج لگاتا ہے پھر مرا ہوا پاتا ہے اور اس کے جسم میں تیر ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے کھا لو۔

جب شکار کے پاس دوسرا کتا ملے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ میں بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار کی طرف بھیجتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو پس وہ شکار کو پکڑ کر مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھا لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے اپنا کتا چھوڑا اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں جبکہ مجھے معلوم نہ ہو کہ دونوں میں سے شکار کس نے پکڑا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔ پھر میں نے آپ سے تیر کی لکڑی سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ جب اس کی نوک سے لگے تو کھا لو اور جب تم چوڑائی سے لگاؤ تو شکار کو نہ کھاؤ۔

شکار کے احکام۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ [illegible] [illegible]

اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

۴۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى تَعِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کی طرف چھوڑا اور ان پر بسم اللہ پڑھی تو اس کو کھا لو جسے تمہارے لیے روک رکھا ہو مگر جس میں سے کتا کھا لے اسے نہ کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہوگا اور اگر اس کے ساتھ کسی دوسرے کا کتا شامل ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے علاقے میں رہتے اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور وہ شکار کی جگہ ہے جہاں میں اپنی کمان اور [illegible] سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں، لہٰذا مجھے بتائیے کہ ان میں سے میرے لیے کون سی چیز حلال ہے؟ فرمایا کہ جو تم نے بتایا کہ میں اہل کتاب کے علاقے میں رہتا اور ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے نہ ملیں تو انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھاؤ اور جو تم نے بیان کیا کہ میں شکار کی جگہ میں رہتا ہوں تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھاؤ اور جو تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اسے کھا لو اور اگر بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مر الظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو ہم نے چھیڑا۔ سب حضرات اس کے پیچھے بھاگے لیکن وہ ہاتھ نہ آیا۔ پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے پکڑ لیا۔ پس میں اسے لے کر حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پس انہوں نے اس کی ران

فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الحَدِيثَ فَقَالَ لِي: أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: كُلُوا فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللهُ.

بعض حضرات نے انکار کیا اور بعض نے اس میں سے کھا لیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے متعلق اس کا حکم دریافت کر لوں گا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تمہارے پاس ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کھاؤ۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

دریائی شکار حلال ہے۔ (ارشاد ربانی)

وَقَالَ عُمَرُ: صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ، وَطَعَامُهُ مَا رَمَى بِهِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا، وَالْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ. وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ يَذْبَحَهُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّيْلِ أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ تَلَا: هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا. وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلَابِ الْمَاءِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ. وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ إِنْ صَادَهُ نَصْرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِي: ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ.

حضرت عمر کا قول ہے کہ شکار وہ ہے جس کو کسی حیلے سے پکڑا جائے اور طعام وہ ہے جس کو دریا پھینک دے۔ حضرت ابوبکر کا قول ہے کہ دریا میں مر کر تیرنے والے جانور حلال ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طعام سے مراد مرا ہوا دریائی جانور ہے مگر جس سے نفرت آئے اور بام مچھلی کو یہود نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت شریح نے فرمایا کہ دریا کی ہر چیز ذبح کے حکم میں ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے خیال میں دریائی پرندے کو ذبح کرنا چاہیے۔ ابن جریج کا قول ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ نہروں اور سیلاب کے پانی کا شکار کیا دریائی شکار کے حکم میں ہے؟ فرمایا ہاں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی۔ یہ میٹھا ہے نہایت شیریں جس کا پانی خوشگوار اور یہ کھاری ہے کڑوا اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت (سورۃ فاطر آیت ۱۲)۔ امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے بنائی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ شعبی کا قول ہے کہ اگر میرے گھر والے مینڈک کھاتے تو میں انہیں کھلاتا۔ حسن بصری نے کچھوے کے کھانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دریائی شکار کھاؤ خواہ نصرانی، یہودی اور آتش پرست نے کیا ہو۔ حضرت ابوالدرداء نے فرمایا کہ شراب میں نمک اور

۴۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ.

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے جہاد جیش الخبط کیا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح تھے۔ ہمیں وہاں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ پس سمندر نے ہماری جانب ایک ایسی مچھلی پھینک دی کہ ایسی دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم نصف ماہ تک اسے کھاتے رہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

۴۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تین سو

بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ.

۴۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ.

۴۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ.

بَابُ ۳۱۱ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ

۴۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا قَالُوا لَا نَدْرِي قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فَقَالُوا هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي سَوْطِي فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ

اور ران کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے قبول فرمایا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ کے راستوں میں سے ایک راستے کے اندر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ آپ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا اور بعض احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔ پس انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کوڑا پکڑانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے خود (نیزہ) لے لیا پھر گورخر پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے

اسمٰعیل، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابو قتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا اس کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟

پہاڑی شکار

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بغیر احرام گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے پہاڑوں پر چڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اسی دوران میں لوگ کسی چیز کی طرف جھانک جھانک کر نظریں سے دیکھتے ہوئے نظر آئے۔ میں صورت حال دیکھنے گیا تو وہ وحشی گدھا تھا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ وحشی گدھا ہے۔ انہوں نے کہا وہی ہو گا جو آپ نے دیکھا۔ میں سوار ہوا۔ (اس وقت) اپنا کوڑا اٹھانا بھول گیا تھا۔ پس میں نے ان سے کہا کہ میرا کوڑا مجھے پکڑا دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام میں ہم آپ کی مدد نہیں کریں گے۔ میں نے اتر کر اسے لیا۔ پھر میں اس (گورخر) کے پیچھے لگ گیا اور اسے پچھاڑ کر رکھ دیا یہاں تک کہ میں نے اسے زخمی کر لیا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اسے لاد کر لے آئیے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تو اسے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ پس میں خود اسے لاد کر لوگوں کے پاس لے آیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ۔

سواروں کو روانہ فرمایا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ تھے اور ہم قریش کے قافلے کی گھات میں تھے۔ پس ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ ہم نے پتے بھی کھائے اسی لیے اسے جیش الخبط کہتے ہیں۔ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر کہا جاتا ہے۔ ہم نصف مہینے تک اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم درست ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کھڑی کی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی تھا جب بھوک زیادہ بڑھی تو وہ تین اونٹ ذبح کرتا پھر تین اونٹ ذبح کیے، پھر اسے حضرت ابو عبیدہ نے منع کر دیا۔

ف: تین سو سواروں کا یہ لشکر قافلہ قریش کی گھات میں روانہ کیا گیا تھا۔ یہ حضرات بڑی آزمائش میں مبتلا ہوئے کہ زادِ راہ قریباً ختم ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ سارا زادِ راہ جمع کیا گیا اور امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے روزانہ ہر کسی کو ایک کھجور ملنے لگی۔ کسی نے اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ سارے دن میں ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا۔ فرمایا کہ اس ایک کھجور روزانہ کی قدر بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب اس کا ملنا بھی بند ہو گیا اور ہم لوگ درختوں کے پتوں پر گزر اوقات کرنے لگے۔ اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط پڑ گیا تھا۔

جب یہ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے تو خدائے ذوالمنن نے سمندر سے ایک بہت بڑی عنبر مچھلی ان کی طرف پھینک دی۔ یہ حضرات آدھا مہینہ اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے جس کے باعث بھوک کی وجہ سے جو کمزوری لاحق ہو گئی تھی وہ جاتی رہی اور سب تازہ دم ہو گئے۔ غور کا مقام ہے کہ وہ ایک ایک کھجور کھا کر جہاد کرنے کا عزم لیے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ درختوں کے پتوں پر گزر اوقات ہونے لگی تب بھی ان بزرگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آئی تھی۔ اس طرح کی تکلیفیں اٹھا کر انہوں نے اسلام کو ہم تک پہنچانے کا اہتمام کیا تھا۔ ضرورت ہے کہ ہم احسان فراموش نہ بنیں اور پوری امت مسلمہ ان محسنوں کی احسان مند رہے۔ کم از کم جہاں بھی ان کا ذکر کریں اچھے لفظوں میں کریں۔ یہ حضرات ساری امت کی طرف سے محسن ہونے کے مستحق ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار و جاں نثار اور مہاجرین و انصار ہونے کی بدولت ان حضرات کا حق بنتا ہے کہ ہر صاحب ایمان ان کے واسطے میں دیدہ و دل کا فرش بچھائے، ان سے دلی محبت کرے اور ان سے محبت رکھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہی کا ایک حصہ شمار کیا جائے اور ان سے عداوت رکھنا گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھنا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں ان بزرگوں کا حق پہچاننے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

بَابُ أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. قَالَ سُفْيَانُ

ابو یعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے ہم سات یا چھ غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

اور سفیان کی سند حضرت ابن ابی اوفیٰ سے سات غزوات مروی ہیں۔

بَابُ آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ.

مجوسیوں کے برتن اور مردار

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں لہٰذا ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں لہٰذا میں اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم نے ذکر کیا کہ تم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو مگر جبکہ کوئی چارۂ کار نہ ہو۔ پس اگر کوئی اور برتن نہ ملے تو دھو کر ان میں کھا لو اور جو تم نے ذکر کیا کہ شکار کی جگہ میں رہتے ہو تو جب تم اپنی کمان سے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا لیا کرو اور جو تم بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النِّيرَانَ قَالُوا لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے آگ جلائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لیے جلائی ہوئی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے۔ فرمایا کہ جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ لیں! پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی کر لو۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا وَقَوْلُهُ: وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ

ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا اور جان بوجھ کر چھوڑنا

ابن عباس کا قول ہے کہ جو بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے" (سورۃ الانعام، آیت ۱۲۱) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ نیز ارشاد باری ہے: "اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے

وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ

۴۶۱ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدُفِعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا. قَالَ وَقَالَ جَدِّي إِنَّا لَنَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ، فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

باب ۳۴ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

باب ۳۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جگہ میں اور اگر تم ان کا کہنا مانو گے تو اس وقت تم مشرک ہو گے (حوالہ مذکورہ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے حضرات کے ساتھ تھے۔ پس لوگوں نے جلدی کی اور جانور ذبح کر لیے اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے ہانڈیاں الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے غنیمت کی تقسیم فرمائی اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔ پھر ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے کہ اسے پکڑتے لہٰذا وہ عاجز رہ گئے پس ایک آدمی نے اس کی جانب تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چارپایوں میں بھی بھاگ جانے والے اور وحشی جانور ہوتے ہیں، لہٰذا جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے ساتھ یہی کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے دادا جان عرض گزار ہوئے کہ ہمیں امید یا ڈر ہے کہ جب کل ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہ ہوں تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیا کریں۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ سوائے دانت اور ناخن کے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

جو تھانوں پر اور بتوں کے لیے ذبح کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل سے آپ کی بلدح کے نشیب میں ملاقات ہوئی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک دستر خوان پیش کیا جس پر گوشت تھا تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس میں سے نہیں کھاتا جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا مگر جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا چاہیئے۔

فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ.

۴۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ.

بَابٌ ۳۶ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ.

۴۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا.

۴۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا.

۴۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قربانی کی تو دیکھا کہ بعض حضرات نے نماز عید سے پہلے ہی اپنی قربانی کو ذبح کر دیا۔ جب فارغ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انہوں نے نماز سے پہلے ہی قربانیاں ذبح کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جو نماز سے پہلے ذبح کر چکا اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ لینے تک ذبح نہیں کیا تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

جو چیز خون بہادے اس سے ذبح کرو

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کے اوپر بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک بکری قریب المرگ ہے تو ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر لیا پس حضرت کعب نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے نہ کھانا یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کر لوں یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر دریافت کر لوں۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کے پاس بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔

بنی سلمہ کے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کی ایک چوٹی پہ بکریاں چرا رہی تھی تو ان کی ایک بکری بیمار ہو گئی پس اس نے ایک پتھر توڑا اور اسے ذبح کر لیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اسے کھانے کا انہیں حکم دیا۔

رافع کے بیٹے کے دادا جان حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے وہ کافی ہے اور دانت ہڈی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا پس اسے روک لیا گیا۔ پس ارشاد ہوا کہ ان اونٹوں کی عادت بھی وحشی جانوروں

وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا۔

بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

۷۴۷ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهٰذَا.

۷۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهَا.

بَابُ ۳۰ لَا يُذَكّٰى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

۷۴۹ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ.

بَابُ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

۷۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ

جیسے یہ قربانی میں سے اگر کوئی تمہیں تھکا دے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرو۔

عورت اور لونڈی کا ذبیحہ۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کی پس اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ لیث، نافع ایک انصاری آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے حضرت کعب کی لونڈی کا یہی واقعہ سنایا۔

انصار کے ایک آدمی نے حضرت معاذ بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی قربانی میں سے ایک بکری بیمار ہو گئی۔ پس وہ اس کے پاس گئی اور پتھر کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اس کو کھاؤ سوائے ذبیحہ دانت و ناخن کے۔

جاہلوں کا ذبیحہ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس گوشت آتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہ زمانہ کفر کے قریب کی بات ہے۔

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ.

باب ۳۱ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا

مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لاَ بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللَّهِ فَلاَ تَأْكُلْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ لاَ بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الأَقْلَفِ.

۴۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.

باب ۳۲ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ

الْوَحْشِ. وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ، وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ.

۴۷۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لاَقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ، وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ

اسی طرح علی بن مدینی نے دراوردی سے روایت کی اور اسی طرح ابو خالد نے طفاوی سے۔

اہل کتاب اور حربی کافروں وغیرہ کا ذبیحہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے (سورۃ المائدہ، آیت ۵)۔ زہری کا قول ہے کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبح کیے ہوئے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سنو کہ انہوں نے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا تو نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو اللہ نے اسے حلال کیا حالانکہ ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ غیر مختون کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قلعہ خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی شخص نے ایک تھیلا باہر پھینکا جس کے اندر چربی تھی۔ میں اسے لینے کے لیے لپکا۔ جب میں نے مڑ کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ہی تھے۔ پس مجھے آپ سے حیا آئی۔ — ابن عباس کا قول ہے کہ طعامہم سے ان کا ذبیحہ مراد ہے۔

جو جانور بھاگ جائے وہ وحشی کے حکم میں ہے۔

حضرت ابن مسعود نے اس کو جائز کہا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو جانور تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائے وہ شکار ہے اور جو اونٹ کنوئیں میں گر جائے تو جہاں سے تم اسے ذبح کر سکتے ہو وہاں سے کرو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی رائے بھی یہی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ذبح جلد یا پھرتی سے کرنا چاہیے۔ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے نہ ہو کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پس ایک آدمی نے اسے

غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔

بَابُ ۳۱۲ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ، قُلْتُ أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللّٰهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ۔ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ، قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النُّخَاعَ؟ قَالَ لَا إِخَالُ، وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ۔ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً۔ وَقَالَ: فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ۔ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ: إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ

تیر مار کر روک لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہیں لہٰذا جب وہ تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائیں تو ان کے ساتھ یہی کیا کرو۔

نحر اور ذبح ۔ ابن جریج نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح اور نحر درست نہیں مگر حلق اور سینے پر۔ میں نے کہا کہ ذبح کرنے والے جانور کو اگر میں نحر کر دوں تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے گائے ذبح کرنے کا ذکر فرمایا ہے لہٰذا اگر تم نحر کیے جانے والے جانور کو ذبح کر دو تو جائز ہے جبکہ نحر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ ذبح حلق کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے۔ میں نے کہا کہ کیا رگیں چھوڑ دی جائیں یہاں تک کہ حرام مغز کو کاٹ دیا جائے؟ کہا میں اسے مناسب نہیں سمجھتا۔ اور نافع نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے حرام مغز کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ ہڈی تک کاٹ کر چھوڑ دیا کرو یہاں تک کہ جانور مر جائے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو" (سورۃ البقرۃ، آیت ۶۷) اور فرمایا کہ پس انہوں نے ذبح کی اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ (آیت ۷۱) سعید نے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ذکاۃ حلق اور لبہ میں ہے۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس نے کہا کہ اگر سر کاٹ دیا تو کوئی حرج نہیں۔

ہشام بن عروہ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت منذر نے بتایا کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہم نے ایک گھوڑے کو نحر کیا اور پھر اسے ہم نے کھا لیا۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہم نے اسے کھا لیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہم نے گھوڑا نحر کیا

قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ تَابَعَهُ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ.

اور ہم نے اسے کھایا — نحر کے بارے میں وکیع، ابن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ٣١٣ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ.

مثلہ، مصبورہ اور مجثمہ کرنا مکروہ ہے۔

٤٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ.

اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے والد محترم کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اسے پتھر مار رہا ہے تو حضرت ابن عمر اس کے پاس تشریف لے گئے یہاں تک کہ اسے آزاد کر دیا۔ پھر مرغی اور اس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے لڑکے کو منع کیجئے کہ پرندے کو اس طرح بے بس کر دیا کرے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے مویشیوں وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تھا کہ ان کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت ابن عمر نے دریافت فرمایا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔ سلیمان نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٤٠٩ - حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو جانور کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔ عدی نے سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

٤١٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید

قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے لوٹ مار کرنے اور ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۳۱ الدَّجَاجِ

۳۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا.

مرغ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ مرغ کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔

۳۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ قَالَ فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور اس قبیلہ بنی جرم کے درمیان بھائی بندی تھی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن کھانے کے قریب نہ بیٹھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس سے فرمایا کہ قریب آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جس کے باعث مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ مرغ نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا کہ نزدیک آجاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں یا تمہارے سامنے بیان کروں کہ میں اشعریوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ خدمت عالی میں واقعہ عرض کریں لیکن اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور زکوٰۃ میں سے آئے ہوئے جانور تقسیم فرما رہے تھے۔ ہم نے آپ سے سواری کیلئے جانور مانگا تو آپ نے ہمیں جانور نہ دینے کی قسم کھالی اور فرمایا کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے کہ جس پر تمہیں سوار کروں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت کے کافی اونٹ آگئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ [illegible] پھر آپ نے ہمیں پانچ اونٹ مرحمت فرمائے جن کے رنگ سفید اور کوہان بلند تھے۔ ابھی ہم تھوڑی دور چلے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قسم یاد نہ دلائی تو ہم کبھی فلاح نہ پا سکیں گے۔ پس ہم نبی کریم

فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

باب ۱۷ لُحُومِ الْخَيْلِ

۴۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

باب ۱۸ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ۔

۴۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

۴۴۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

کی مدت میں واپس لوٹ کر آئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری کے لیے عرض کیا تھا آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں سواری نہیں دوں گا۔

گھوڑے کا گوشت

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت (اجازت) مرحمت فرمائی۔

پالتو گدھوں کا گوشت

اس بارے میں حضرت سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح عبد اللہ بن مبارک، عبید اللہ، نافع سے اور ابو اسامہ، عبید اللہ نے سالم سے روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (آج متعہ کا جواز پیش کرنے والے محض اپنی نفسانی خواہش کی تسکین کا سامان کرتے ہیں)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

جو بہتر نظر آتا ہے تو پہلا روا صورت کو اختیار کر لیتا اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ.

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت (اجازت) مرحمت فرمائی۔

۴۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ.

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيْسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُوْنُ وَيُوْنُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے — اسی طرح زبیدی، عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی ہے — مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے ہر پھاڑ کھانے والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے

* * *

۴۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَإِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر تیسرا آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ گدھے ختم کر دیئے گئے۔ پس آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم فرمایا تو اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ ناپاک ہے پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت پک رہا تھا۔

۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلٰكِنْ أَبٰى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا.

سفیان بن عیینہ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بصرے میں ہمارے نزدیک حضرت حکم بن عمرو غفاری یہی فرماتے ہیں لیکن علوم کا یہ سمندر یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی ہے۔

بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

دانتوں والا ہر درندہ حرام ہے۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

بَابُ ۳۱۸ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

۴۹۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

۴۹۵ - حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا.

بَابُ ۳۱۹ الْمِسْكِ

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ.

۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح یونس، معمر، ابن عیینہ، ماجشون نے زہری سے روایت کی ہے۔

مردار کی کھال۔

ابن شہاب کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا حرام فرمایا گیا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو فرمایا۔ اس کے مالک کو کیا ہو گیا ہے؟ کاش اس کی کھال سے نفع اٹھاتا۔

مشک۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو راہِ خدا میں زخمی کیا جائے وہ قیامت کے روز اس حالت میں حاضر بارگاہ ہوگا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور برے صاحب کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی

الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً.

ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفتاً تمہیں تھوڑی بہت دے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔ رہی بھٹی والے لوہار کی بات تو یا تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تمہیں بھٹی کی بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔

ف: خوشبو اور بدبو کی طرح صحبت کا بھی انسان کی گفتار، کردار اور انداز فکر میں بڑا دخل ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے والے کو نیکی کی جانب رغبت ہوگی اور برے آدمیوں کے پاس بیٹھنے والا برائی کی طرف مائل ہوتا چلا جائے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمیشہ نیک آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کی جائے بلکہ برے آدمی کی صحبت میں بیٹھنے سے تو تنہا بیٹھا رہنا ہی بہتر ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اللہ والوں کی صحبت میسر آجائے۔ اگر کسی کو ایسا کوئی مل جاتا ہے تو اس کی صحبت کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیے کیونکہ اس پر فتن دور میں یہ چیز بڑی حد تک نایاب ہے۔ اس کی افادیت ایسی ہے:

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ والوں سے مراد وہ بزرگ ہیں جو قلب آخرت بانٹتے ہیں۔ وہ اپنی اور دوسروں کی اخروی زندگی سنوارنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی ساری بھاگ دوڑ اخروی، اصلی اور دائمی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ اسی انداز پر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا نمونہ ہادیٔ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ وہ اپنے اوپر یہی رنگ چڑھاتے ہیں اور کوشاں رہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیں، کیونکہ مقصودِ زندگی یہی ہے۔

جن علماء کی بھاگ دوڑ دنیا کمانے یا شہرت پانے کے لیے ہو، وہ علمائے سوء ہیں اور ان کی صحبت زہرِ قاتل ہے۔ نیز جن علماء نے اولیاء اللہ والے دین و مذہب کو چھوڑ کر سچے اسلام کے نام سے نئی باتیں چلانے کے بہانے رنگ برنگے اسلام بنا کر کھڑے کر رکھے ہیں، وہ اصل اسلام کے خیر خواہ نہیں بلکہ بدخواہ ہیں۔ دراصل وہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے برگشتہ ہیں۔ ان کے اصل اسلام یعنی دین و مذہب سے برگشتہ ہیں۔ ان کے پاس اپنے بڑوں کے گھڑے ہوئے جعلی اسلام ہیں۔ انہوں نے غیر مسلموں کے اشاروں پر مسلمانوں کی جمعیت کو توڑا ہے۔ ان کو فرقوں میں بانٹ کر آپس میں متحارب کر دیا ہے۔ ایسے تمام علماء سے کوسوں دور رہنا بہت ہی ضروری ہے۔ ان کی صحبت سے خواہ اور کچھ نہ بگڑے لیکن ایمان کی دولت بچی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔

باب ۳۲۰ الْأَرْنَبِ

خرگوش۔

۵۰۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرّ الظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو بھگایا، پھر لوگ اسے پکڑنے دوڑے لیکن تھک کر رہ گئے۔ آخر کار میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں اسے لے کر حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں یا دونوں کولہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیئے تو آپ نے انہیں قبول فرما لیا۔

باب ٣٤١ الضب

٤٩٩ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ

گوہ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہ خود گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

٥٠٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوئے۔ پس آپ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھایا۔ اس وقت بعض مستورات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دینا چاہیئے کہ وہ کس چیز کے کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ پس وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے چنانچہ آپ نے اپنا دست مبارک اٹھا لیا میں (حضرت خالد) نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں، لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پائی نہیں جاتی لہٰذا میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

باب ٣٤٢ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

منجمد یا پتلے والے گھی میں چوہا گرنا

٥٠١ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے (چوہے کو) اور اس کے اردگرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی گھی کو کھاؤ۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر تو زہری کا اور سعید بن مسیب کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو زہری کو صرف اسی سند یعنی عبیداللہ، ابن عباس، ام المومنین میمونہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سنا ہے اور اسے ان سے بار بار سنا ہے۔

٥٠٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ

یونس نے زہری سے اس جانور کے بارے میں جو

يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ الْفَأْرَةُ أَوْ غَيْرُهَا قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۵۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ.

بَابُ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

۵۰۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ. تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ.

۵۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ

لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ اطْرَحُوهُ.

۵۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ

جو جانور زیتون یا گھی میں گر کر مر جائے اور وہ گھی جما ہوا ہو یا پگھلا ہوا، چوہیا ہو یا کوئی اور جانور، تو فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی میں مرے ہوئے چوہے کے نکال پھینکنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ اس کے گرد کا گھی پھینک دیا جائے۔ چنانچہ اسے پھینک کر باقی کو کھا لیا گیا۔ یہ حدیث عبید اللہ بن عبد اللہ کی ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے اور اس کے اطراف کے گھی کو نکال کر باقی کو کھا لو۔

چہرے پر داغ یا نشان لگانا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت حنظلہ کی روایت میں تُضرب کی جگہ تُضرب الصورۃ ہے۔

ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے بھائی کو لے کر اس کی تحنیک کروانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اونٹوں کے باڑے میں تھے تو آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے، میرا خیال ہے کہ اس کے کانوں پر۔

مشترکہ مال غنیمت میں سے اگر ایک آدمی کسی جانور کو ذبح کر لے

تو ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ طاؤس اور عکرمہ کا قول ہے کہ چور کے ذبیحہ کو پھینک دو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کل ہم نے دشمن سے مقابلہ کرنا ہے لیکن (ذبح کے لیے) ہمارے پاس چھریاں نہیں

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هٰذَا۔

بَابُ ۳۲۵ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى قَالَ أَرِنْ مَا نَهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ

بَابُ ۳۲۶ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۔ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ

ذبح کرنے کے لیے) چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ جبکہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا ہو اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر کچھ لوگوں نے جلدی کی اور انہیں غنیمت کے جانور مل گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے جانور ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ پس آپ کے حکم سے انہیں الٹا دیا گیا اور لوگوں کے درمیان انہیں تقسیم کیا گیا جبکہ دس بکریاں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا گیا۔ پس اگلے لوگوں کے پاس سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور ان کے ساتھ کوئی گھڑ سوار نہ تھا پس ایک آدمی نے اس کو تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ ارشاد فرمایا کہ ایسے جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگ جاتے ہیں لہٰذا جب کوئی بھاگنے والے اونٹ کو کوئی آدمی تیر سے شکار کر لے۔ اگر حلال کا ارادہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اس کو تیر مارا اور روک لیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ یوں کیا کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد اور سفروں میں ہیں۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ جانور ذبح کریں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس چیز سے ذبح کرو جو خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ ماسوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

◆ ◆ ◆

حالت اضطرار میں کھانا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مُردار

الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ. وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ. قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. وَقَالَ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ

بَابُ سُنَّةِ الْأُضْحِيَّةِ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ

۵۰۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ

اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳) — اور فرمایا۔ ترجمہ: جو بھوک کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے (سورۃ المائدہ آیت ۳) — نیز فرمایا۔ تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تو تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے علم کے۔ بے شک تمہارا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۱۸، ۱۱۹) — نیز فرمایا۔ تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا سؤر کا گوشت کہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ الانعام آیت ۱۴۵) — ارشاد باری ہے۔ تو اللہ کا دیا ہوا رزق حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ بے شک اللہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قربانی کا بیان

قربانی کرنا سنت ہے۔

حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ یہ مشہور سنت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج (عید الاضحیٰ) کے روز جو کام ہم سب سے پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے، پھر ہم واپس لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت ابو بردہ بن دینار کھڑے ہوئے جو نماز سے پہلے قربانی کر چکے

فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

تھے اور عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک بکرا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد دوسرے کا ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا۔

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی پیش کرنے کی اجازت فرمائی۔ اکثر ائمہ دین نے اسے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے شمار کیا ہے کہ اپنے مخصوص عطا داد اختیار کی وجہ سے آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی جبکہ شرعاً بکری یا بکرے کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی عطا داد اختیارات ثابت کرنے کی غرض سے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ایمان افروز رسالہ بعنوان منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب لکھا تھا اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی اختیارات سوا آیاتِ متعددہ اور تین سو احادیث مطہرہ سے ثابت کیے ہیں۔ انہوں نے رسالے کے اندر اسی حدیث پر بحث کرتے ہوئے افضل نے تحریر فرمایا ہے: ـــــ "صحیحین میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا کہ یہ کافی نہیں تو عرض کی یا رسول اللہ! وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا:

اِجْعَلْهُ مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

اس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے نیچے ہے:

خُصُوصِيَّةٌ لَهُ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ إِذْ كَانَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ.

یہ ان (حضرت ابوبردہ) کی خصوصیت تھی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لیے بکریاں تقسیم فرمائیں۔ ان کے حصہ میں شش ماہہ بکری کا بچہ آیا۔ حضور سے حال عرض کیا فرمایا ضَحِّ بِهَا تم اس کی قربانی کر دو۔ سنن بیہقی میں بسند صحیح اور زائد ہے:

وَلَا رُخْصَةَ فِيهَا لِأَحَدٍ بَعْدَكَ.

تمہارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں: ـــــ "احکام مفوض بود بسوئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قول صحیح" ـــــ اس حدیث کا یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۵۱۲، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۳، ۵۲۴ اور ۵۲۸ کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

بَابُ ۳۲۸ قِسْمَةِ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

۱۵۰۰. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا.

بَابُ ۳۲۹ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

۱۵۰۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ قَالُوا ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ.

بَابُ ۳۳۰ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۵۰۲. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا. ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد کی تو اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ کو پا لیا۔

امام کا لوگوں میں قربانی کے جانور تقسیم کرنا۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو عقبہ کے حصے میں (ایک برس کا) بکرا آیا۔ پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصے میں تو ایک سال کا بکرا آیا ہے۔ فرمایا کہ اسی کی قربانی کر دو۔

مسافروں اور عورتوں کی قربانی۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں تھیں اور رو رہی تھیں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا حیض آنے لگا؟ عرض گزار ہوئیں، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے تو جس طرح دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرنا صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ رسول اللہ نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی کی ہے۔

قربانی کے روز گوشت کھانے کی خواہش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے تو وہ دوبارہ کرے۔ پس ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور ہمسایوں کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال کا ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے زیادہ ہے۔ تو آپ نے اسے اس بات کی اجازت دے دی اور مجھے نہیں معلوم کہ آیا یہ اس کے سوا کسی اور کو اجازت دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا.

بَابُ ۲۳۶ مَنْ قَالَ الْأَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ

۲۱۸ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ.

بَابُ ۲۳۷ الْأَضْحٰى وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلّٰى

۲۱۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي مَنْحَرَ

وہ مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ بکریوں کی طرف

جس نے کہا قربانی صرف عید کے روز ہے۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمین و آسمان جب سے پیدا ہوئے زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گردش کر رہا ہے کہ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے اور ان میں سے چار مہینے عزت والے ہیں۔ تین تو متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم دوسرا مضر کا رجب جو کہ جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔ بھلا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ آپ کوئی دوسرا ہی نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہمیں گمان گزرا کہ شاید آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ بلد (حرام) نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابی بکرہ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔ عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور وہ تمہارے اعمال کی بابت پوچھے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ سن لو جو حاضر ہیں یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جن تک بات پہنچے

قربانی اور نحر عید گاہ میں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذبح کرنے کی جگہ پر قربانی کیا کرتے تھے۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ اس جگہ سے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نحر فرمایا کرتے تھے۔

[illegible]

النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۱۵ - حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن کثیر بن فرقد عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما اخبرہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینحر او یذبح بالمصلی۔

باب ۲۳۲ فی اضحیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین اقرنین ویذکر سمینین، وقال یحیی بن سعید، سمعت ابا امامۃ بن سہل قال کنا نسمن الاضحیۃ بالمدینۃ وکان المسلمون یسمنون۔

۵۱۵ - حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبۃ حدثنا عبد العزیز بن صہیب قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبشین وانا اضحی بکبشین۔

۵۱۵ - حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا عبد الوہاب عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکفأ الی کبشین اقرنین املحین فذبحہما بیدہ۔ تابعہ وہیب عن ایوب وقال اسمعیل وحاتم بن وردان عن ایوب عن ابن سیرین عن انس۔

۵۱۵ - حدثنا عمرو بن خالد حدثنا اللیث عن یزید عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمہا علی صحابتہ ضحایا فبقی عتود فذکرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت۔

باب ۲۳۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی بردۃ ضح بالجذع من المعز ولن تجزی عن احد بعدک۔

۱۵ - حدثنا مسدد حدثنا خالد بن

نافع کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

حضور نے دو سینگوں والے دنبے کی قربانی دی

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ابوامامہ بن سہل کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب موٹے کرتے اور سب مسلمانوں کا یہی معمول تھا۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبوں کی قربانی دیا کرتے اور میں بھی دو دنبوں کی قربانی پیش کیا کرتا تھا۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو دنبوں کی جانب متوجہ ہوئے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے اور انہیں دست مبارک سے ذبح فرمایا۔ وہیب، ایوب، اسمٰعیل اور حاتم بن وردان، ایوب، ابن سیرین نے بھی حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک بکری عطا فرمائی جبکہ آپ اپنے اصحاب کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے آخر کار ایک سالہ ایک بکرا بچ رہا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی دے دو۔

ابوبردہ کے لیے چھ ماہ کے بچے کی اجازت

حضور نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے علاوہ کسی کو کفایت نہیں کرے گی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ. تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عِنْدِي جَذَعَةٌ وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنَاقًا جَذَعَةً وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ.

۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ.

بَابُ ۲۳ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

۵۲۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ.

بَابُ ۲۴ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ

وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ. وَأَمَرَ أَبُو

میرے ماموں حضرت ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ بکری گوشت کے لیے ہوئی۔ یہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ میرے پاس ایک موٹا تازہ چھ ماہ کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی کو ذبح کر دو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی مکمل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے رستے کو پا لیا۔ اسی طرح عبیدہ، شعبی نے ابراہیم نخعی سے روایت کی۔ اسی طرح وکیع، حریث نے شعبی سے۔ عاصم، داؤد، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک عناق لبو ہے۔ زبید، فراس، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک جذعہ ہے۔ ابوالاحوص، منصور نے کہا کہ عناق جذعہ ہے۔ ابن عون کا قول ہے کہ عناق جذع عناق لبن ہے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کی کہ وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ فرمایا اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا کافی نہ ہوگا۔ حاتم بن وردان، ایوب، محمد، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ انہوں نے عناق جذعہ کہا۔

قربانی کا جانور جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے دنبوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا، بسم اللہ اللہ اکبر پڑھی پھر اپنے دست اقدس سے دونوں کو ذبح فرمایا۔

جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے۔

ایک شخص نے قربانی کرنے میں حضرت ابن عمر کی مدد کی۔ حضرت ابو موسیٰ نے

موسیٰ بناتہ أن یضحین بأیدیهن .

۲۲۵ ـ حدثنا قتیبة حدثنا سفیان عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن أبیه عن عائشة رضی الله عنها قالت دخل علیّ رسول الله صلی الله علیه وسلم بسرف وأنا أبکی فقال ما لك أنفست؟ قلت نعم قال هذا أمر کتبه الله علی بنات آدم اقضی ما یقضی الحاج غیر أن لا تطوفی بالبیت وضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نسائه بالبقر .

ـ باب الذبح بعد الصلوٰة

۲۲۶ ـ حدثنا حجاج بن المنهال حدثنا شعبة قال أخبرنی زبید قال سمعت الشعبی عن البراء رضی الله عنه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یخطب فقال إن أول ما نبدأ من یومنا هذا أن نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل هذا فقد أصاب سنتنا ومن نحر فإنما هو لحم یقدمه لأهله لیس من النسك فی شیء . فقال أبو بردة یا رسول الله ذبحت قبل أن أصلی وعندی جذعة خیر من مسنة فقال اجعلها مکانها ولن تجزی أو توفی عن أحد بعدك .

ـ باب من ذبح قبل الصلوٰة أعاد .

۲۲۷ ـ حدثنا علی بن عبد الله حدثنا إسماعیل بن إبراهیم عن أیوب عن محمد عن أنس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من ذبح قبل الصلوٰة فلیعد فقال رجل هذا یوم یشتهی فیه اللحم وذکر جیرانه فکأن النبی صلی الله علیه وسلم عذره وعندی جذعة خیر من شاتین فرخص له النبی صلی الله علیه وسلم فلا أدری بلغت الرخصة أم لا ثم انکفأ إلی کبشین یعنی فذبحهما ثم انکفأ الناس إلی غنیمة فذبحوها .

اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کیا کریں۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرف کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں رو رہی تھی۔ ارشاد فرمایا تمہیں کیا ہو گیا؟ کیا حیض آ گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے، لہٰذا جس طرح دوسرے حاجی کریں تم بھی کرو سوائے طواف بیت اللہ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دی۔

قربانی نماز کے بعد کی جائے

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے روز ہم سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، پھر جب واپس لوٹتے ہیں تو قربانی ذبح کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت مہیا کیا ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابو بردہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اور میرے پاس بکری کا چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال بھر کے بچے سے بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کے بدلے اس کی قربانی دے دو اور تمہارے بعد ایسا کسی کے لیے کافی نہ ہوگا۔

نماز سے پہلے قربانی کی ہو تو دوبارہ دے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو دوبارہ کرے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا، اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا عذر قبول فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمائی۔ مجھے نہیں معلوم کیا اجازت عام بھی ہے یا نہیں۔ پھر آپ دو دنبوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا۔ اس کے بعد لوگ اپنے جانوروں کی طرف گئے اور انہیں ذبح کیا۔

٥٢٥ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ.

٥٢٦ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ. قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ آذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ.

بَابٌ ٣٣١ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ

٥٢٧ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ.

بَابٌ ٣٣٢ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

٥٢٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

بَابٌ ٣٣٣ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

٥٢٩ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَتَى

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے تو وہ دوبارہ کرے یعنی اس کی جگہ دوسری اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اب چاہیے کہ ذبح کرے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا۔ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا وہ قربانی ذبح نہ کرے جب تک نماز سے لوٹ کر نہ آئے۔ پس حضرت ابوبردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں ایسا کر چکا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ تم نے عجلت سے کام لیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے دو بچوں سے بہتر ہے، کیا اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا ہاں۔ لیکن تمہارے بعد یہ بات کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں ہوگی۔ عامر کا قول ہے کہ یہ قربانی ان کی اچھی رہی۔

ذبیحہ کے پہلو پر قدم رکھنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو دنبے ذبح فرمایا کرتے جو چتکبرے اور سینگوں والے ہوتے۔ آپ پیر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا کرتے اور اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔

ذبح کے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے ذبح فرمائے جو چتکبرے اور سینگوں والے تھے۔ آپ نے اس وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھی اور اپنے پیر مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

جب ذبح کرنے کے لیے قربانی بھیج دی تو اس حاجی پر کوئی چیز حرام نہیں۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے ام المومنین! ایک

عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ.

کوئی کعبہ کی طرف اپنی قربانی بھیجتا اور اپنے شہر میں بیٹھا رہتا ہے پھر وہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا جائے اس کے بعد وہ اس وقت تک حالت احرام میں رہتا ہے جب تک دوسرے لوگ احرام نہیں کھولتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پردے کے پیچھے سے تالی کی آواز سنی پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے گلے کا ہار بٹتی تھی۔ پھر اپنی قربانی کو آپ کعبہ کی طرف روانہ فرماتے لیکن آپ پر وہ چیز بھی حرام نہ ہوتی جو مردوں پر اپنی بیویوں کے بارے میں حلال ہے یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے۔

بَابٌ ۳۳ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کر کے رکھ لیں۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قربانیوں کا گوشت مدینہ واپس پہنچنے تک کے لیے جمع کر لیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ انہوں نے لحوم الاضاحی کی جگہ لحوم الھدی کہا۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهٰذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتّٰى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ.

ابن خباب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو میرے سامنے گوشت رکھا گیا اور بتایا کہ یہ گوشت ہماری قربانیوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے ہٹاؤ، میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ پس وہ باہر نکلے اور اپنے بھائی ابو قتادہ کے پاس پہنچے جو ان کے ماں جائے بدری صحابی تھے۔ پس میں نے اس بات کا ان سے تذکرہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات تمہارے بعد پیدا ہوئی ہے۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے روز کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہئے جب اگلا سال آیا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ وہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا

الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا.

٥٣٣ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

٥٣٤ ـ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ. ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ. ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

٥٣٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

کہ اس میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اندر ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ چھوڑا کرتے اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ آپ فرماتے کہ تین دن سے زائد نہ کھایا کرو لیکن یہ تاکیدی حکم نہ تھا بلکہ دوسروں کو کھلانے کی ترغیب تھی، آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر کا بیان ہے کہ میں عید الاضحیٰ کے روز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید گاہ میں حاضر ہوا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دونوں عیدوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی افطاری کا دن ہے اور دوسرے روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ ابو عبید کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا اور وہ روز جمعہ تھا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اے لوگو! آج کے روز تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا باشندگانِ عوالی سے جو چاہے نماز جمعہ کا انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔ ابو عبید کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا تو انہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھاؤ۔ معمر نے زہری کے ذریعے بھی ابو عبید سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قربانی کا گوشت تین دن تک کھا سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر جب

عمر رضي الله عنهما قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا من الأضاحي ثلاثا وكان عبد الله يأكل بالزيت حين ينفر من منى من أجل لحوم الهدي.

منیٰ سے واپسی پر قربانی کا گوشت ہونے کے باوجود روغن زیتون کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب الأشربة

شراب کا بیان

وقول الله تعالى: إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون.

شراب پینا شیطانی کام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہیں شیطانی کام (سورۃ المائدہ، آیت ۹۰)

۵۳۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من شرب الخمر في الدنيا ثم لم يتب منها حرمها في الآخرة.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۵۳۷۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني سعيد بن المسيب أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي ليلة أسري به بإيلياء بقدحين من خمر ولبن فنظر إليهما ثم أخذ اللبن فقال جبريل: الحمد لله الذي هداك للفطرة ولو أخذت الخمر غوت أمتك. تابعه معمر وابن الهاد وعثمان بن عمر والزبيدي عن الزهري.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شب معراج جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایلیا کے مقام پر پہنچے تو آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ جب آپ نے ان کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے فطرت کی جانب آپ کو ہدایت فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ معمر، ابن الہاد، عثمان بن عمر اور زبیدی نے زہری سے اس کی متابعت کی ہے۔

۵۳۸۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس رضي الله عنه قال: سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا لا يحدثكم به غيري، قال: من أشراط الساعة أن يظهر الجهل ويقل العلم ويظهر الزنا وتشرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون للخمسين امرأة قيمهن رجل واحد.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جہالت غالب آ جائے گی اور علم گھٹ جائے گا، زنا عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔

۵۳۹۔ حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا — ابن شہاب، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرکے فرماتے۔ حضرت ابوبکر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ملاتے کہ جو شخص دن دہاڑے ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ ڈالتے ہوئے دیکھ بھی رہے ہوں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

بَابُ ۲۳۳ الْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ

انگور کی شراب۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ.

مالک بن مغول نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انگور کی شراب اس وقت حرام ہوئی جب مدینہ منورہ میں اس کا نشان بھی نہ تھا۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم پر شراب حرام ہوئی جب بھی ہوئی لیکن ہم مدینہ منورہ میں اس وقت انگور کی شراب بہت کم پاتے تھے، اس وقت کچی اور پکی کھجوروں کی شراب عام تھی۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا۔ اما بعد، شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ انگور کی، کھجوروں کی، شہد کی، گندم کی اور جو کی۔ خمر (شراب) وہ ہے جو عقل و خرد کو پیچھے ہٹادے۔

بَابُ ۲۳۴ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار ہوتی تھی۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا.

حضرت ابو عبیدہ، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب کو کچی اور پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ پس حضرت طلحہ نے مجھے فرمایا کہ اے انس اٹھو اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہا دی۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا أَكْفِئْهَا فَكَفَأْتُهَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ پس کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اسے پھینک دو۔ پس میں نے وہ پھینک دی۔ سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ تر اور خشک کھجوروں کی۔ ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب تھی اور میرے بعض ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت انس کو کہتے سنا ہے۔ حضرت انس نے اس بات سے انکار نہیں کیا۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

بکر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب شراب حرام فرمائی گئی تو ان دنوں کچی اور پکی کھجوروں کی شراب دستیاب تھی۔

باب الْخَمْرِ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

بتع نامی شہد کی شراب۔

وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهِ.

معن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے فقاع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر نشہ نہ دے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن دراوردی کا قول ہے کہ ہم نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ اگر نشہ نہ دے تو کوئی حرج نہیں۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شہد سے تیار ہوتی ہے اور جسے اہل یمن پیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ۔

بَابُ ٣٣٢ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

٥٢٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الْأُرْزِ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ۔ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيبَ۔

٥٢٩۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ۔

بَابُ ٣٣٣ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللَّهِ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لانے والی ہو حرام ہے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور روغنی برتن میں نبیذ یا شیرہ وغیرہ نہ بنایا کرو اور حضرت ابو ہریرہ اس کے ساتھ حنتم اور نقیر بھی ملا کرتے (یعنی شراب کے ظروف برتنوں کے مزید نام)

شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے اس سے متعلق حدیثیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ میری یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین باتوں کی پوری پوری وضاحت نہ فرما دیں دادا، کلالہ اور سود کے ابواب۔ ابو حیان نے شعبی سے پوچھا کہ اے ابو عمرو! سندھ میں بعض لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں نہیں بنتی تھی یا حضرت عمر کے دور خلافت میں نہ تھی۔ حجاج، حماد نے ابو حیان سے العنب کی جگہ الزبیب کا لفظ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے یعنی منقیٰ، کھجور، گندم، جو اور شہد سے۔

دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال سمجھنا۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمن بن غنم اشعری، ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور

مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کرلیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنے ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کردے گا اور باقیوں کو بندر اور خنزیر بنا دے گا کہ قیامت تک اسی حال میں رہیں۔

بَابُ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَتْ أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو اسید مالکی حاضر بارگاہ ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ولیمہ کی دعوت میں شریک ہونے کی التجا کی۔ ان کی بیوی عروسی کی حالت میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ اس عورت نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسی چیز پلائی ہے؟ میں نے ایک پیالے میں رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔

بَابُ ۳۵ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد حضور نے اجازت دے دی

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذًا. وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ بِهٰذَا.

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کا استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا انصار عرض گزار ہوئے کہ (ضرورت کے باعث) انہیں استعمال کرنے کے سوا ہمارے لیے چارہ کار نہیں۔ فرمایا کہ اس صورت میں ممانعت نہیں ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، سالم بن ابی الجعد نے بھی اسی کی روایت کی ہے۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ.

عبداللہ بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی اور کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کی ممانعت فرمائی۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے برتنوں

أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا.

۵۵۶۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ أَفَأُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا.

بَابُ ۳۵ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ

میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ پس آپ نے لاکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی کی اجازت مرحمت فرما دی۔

حارث بن سوید نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور لاکھی برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔

عثمان، جریر نے اعمش سے مذکورہ حدیث کی روایت کی ہے۔

ابراہیم تیمی کا بیان ہے کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات دریافت کی کہ کن سے برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المومنین! کیا کن برتنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے ہم اہل بیت کو کدو کے تونبے اور لاکھ لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا حضور نے ٹھلیا اور سبز مرتبان کا ذکر بھی فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹھلیا کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم سفید ٹھلیا میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ لائے۔

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی نے اپنے ولیمہ کی دعوت میں شرکت فرمانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی۔ اس وقت ان کی اہلیہ محترمہ حالت عروسی میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھیں۔ دلہن نے کہا،

بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ اَنْقَعْتُ لَہٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّیْلِ فِیْ تَوْرٍ۔

کیا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت بنایا؟ میں نے رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں پانی کے پیالے میں بھگو دی تھیں۔

باب ۳۵۲ الْبَاذَقِ وَمَنْ نَّہٰی عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ مِّنَ الْاَشْرِبَۃِ وَرَاٰی عُمَرُ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَی الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَاَبُوْ جُحَیْفَۃَ عَلَی النِّصْفِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اشْرَبِ الْعَصِیْرَ مَا دَامَ طَرِیًّا۔ وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ رِیْحَ شَرَابٍ وَّاَنَا سَائِلٌ عَنْہُ فَاِنْ کَانَ یُسْکِرُ جَلَدْتُّہٗ۔

جس نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا۔ شیرہ کے بارے میں حضرت عمر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل کی رائے یہ ہے کہ تہائی رہ جانے تک جائز ہے۔ حضرت براء بن عازب اور حضرت ابو جحیفہ نے نصف رہ جانے والا شیرہ پیا ہے۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شیرہ پیو جب تک تازہ ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا مجھے عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو آئی ہے، میں اس سے دریافت کروں گا، اگر وہ نشہ آور ہے تو انہیں کوڑے لگاؤں گا۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الْجُوَیْرِیَۃِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ فَمَا اَسْکَرَ فَہُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّیِّبُ قَالَ لَیْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ اِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِیْثُ۔

ابو الجویریہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے باذق شراب کا حکم پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے ہی فیصلہ فرما گئے ہیں کہ جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ میں نے عرض کی یہ تو حلال طیب ہوگی۔ فرمایا حلال طیب کے بعد حرام اور خبیث کے سوا کیا ہے۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا ہِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

باب ۳۵۳ مَنْ رَّاٰی اَنْ لَّا یَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ اِذَا کَانَ مُسْکِرًا وَّاَنْ لَّا یَجْعَلَ اِدَامَیْنِ فِیْ اِدَامٍ۔

کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ ملانا اگر نشہ لانے والا ہو تو نہ ملایا جائے۔

یعنی دو قسم کے سالن کو ملانا درست نہیں۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْقِیْ اَبَا طَلْحَۃَ وَاَبَا دُجَانَۃَ وَسُہَیْلَ ابْنَ الْبَیْضَاءِ خَلِیْطَ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ اِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُہَا وَاَنَا سَاقِیْہِمْ وَاَصْغَرُہُمْ وَاِنَّا نَعُدُّہَا یَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ۔ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ سَمِعَ اَنَسًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو دجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء کو کچی پکی کھجوروں کی ملی ہوئی شراب پلا رہا تھا جبکہ شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ پس میں نے اسے پھینک دیا۔ میں اس وقت انہیں شراب پلا رہا تھا اور ان میں سب سے کم عمر تھا اور اس روز ہم اسے شراب سمجھتے تھے۔ عمرو بن حارث، قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے یہی سنا ہے۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ نَہٰی

عطاء کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ.

٥٢٣ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ.

٥٢٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ.

٥٢٥ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ فَإِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ.

٥٢٦ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا.

٥٢٧ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ أُرَاهُ

منقیٰ، کچی کھجوریں، خشک اور تازہ کھجوروں کے خیرہ کو ملانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی اور ادھ پکی کھجوروں نیز کھجوروں اور منقیٰ کے خیرہ کو ملانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ان میں سے ہر ایک کے خیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

دودھ پینا۔ (ارشاد ربانی ہے) ا۔ گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے۔ سورۃ النحل

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ معراج کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ پیش کیا گیا۔

عمیر مولیٰ ام الفضل کا بیان ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک ہوا۔ پس میں نے ایک برتن کے اندر آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ نے نوش فرمایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو عرفہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں شک ہوا تو حضرت ام الفضل نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ جب ان سے کہا جاتا کہ کیا یہ حدیث موقوف ہے تو فرماتے کہ یہ تو حضرت ام الفضل سے مروی ہے۔

ابوسفیان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نقیع کے مقام سے ابوحمید ایک دودھ کا پیالہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھانپا کیوں نہیں! کچھ نہ سہی تو اوپر لکڑی ہی رکھ لیتے۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابوصالح کو بیان کرتے سنا جو میرے خیال میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا. وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

٥٠٠٨ - حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَّقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فِيْ قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ. وَاَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ اِلَيْهِ سُرَاقَةُ اَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَاَنْ يَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٥٠٠٩ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ.

٥٠١٠ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ، اِنَّ لَهُ دَسَمًا. وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابو حمید نامی ایک شخص نقیع سے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن کے اندر دودھ لے کر حاضر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اسے ڈھانپ کیوں نہیں لائے خواہ ایک لکڑی ہی اوپر رکھ لیتے۔ اس کو ابوسفیان نے بھی حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو حضرت ابوبکر آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے ایک برتن میں کچھ دودھ دوہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے پاس آیا تو آپ نے اس کے خلاف دعا کی۔ سراقہ نے آپ سے التجا کی کہ اس کے خلاف دعا نہ کریں اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا نہ کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین صدقہ ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یا ایسی بکری کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یعنی ایک برتن صبح کو بھر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کر کے فرمایا۔ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں۔ دو ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں۔ ظاہری نہروں کے نام نیل اور فرات ہیں۔ باطنی نہریں جنت میں ہیں۔ پھر میرے سامنے تین پیالے پیش کیے گئے۔ ایک پیالے میں دودھ اور

وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَاُتِيْتُ بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيْدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْهَارِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا ثَلَاثَةَ اَقْدَاحٍ۔

پیا شہد اور تیسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس میں دودھ تھا اور اسے پی لیا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو پالیا۔ ہشام اور سعید اور ہمام نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انہوں نے تین پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ اِسْتِعْذَابِ الْمَاءِ

میٹھا پانی تلاش کرنا۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ مَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ اَوْ رَايِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَفِيْ بَنِيْ عَمِّهٖ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَيَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى رَايِحٌ۔

اسحاق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار مدینہ میں کھجوروں کی دولت کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ بہت مالدار تھے اور انہیں اپنا بیرحا باغ بہت محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اس میں تشریف لے جا کر اس کا نفیس پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (سورۂ آل عمران آیت ۹۲)۔ حضرت ابوطلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ نے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون فرمایا ہے اور مجھے اپنی جائیداد میں بیرحا باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے جس کی بھلائی اور ذخیرے کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے راہ خدا میں خرچ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واہ بہت نفع بخش یا مال کو جانے والا ہے۔ عبداللہ راوی کو اس میں شک ہے۔ جو کچھ تم نے کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا ہی کروں گا۔

بَابُ شَوْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

دودھ میں پانی ڈال کر پینا۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا اور جب ان کے گھر تشریف فرما ہوئے تو

شَرِبَ لَبَنًا وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

بَابُ شُرْبِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِأَنَّهُ رِجْسٌ. قَالَ اللهُ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي السَّكَرِ إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ.

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ

پھر آپ نے دودھ اور کنویں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی نکالا پس آپ نے پیالہ لے کر دودھ نوش فرمایا۔ حضور کے بائیں جانب حضرت ابوبکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ پس بچا ہوا دودھ آپ نے اعرابی کو مرحمت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ منہ سے پی لیں گے اور وہ انصاری اس وقت اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ انصاری عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس باسی پانی موجود ہے آپ چھپر کی طرف تشریف لے چلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں کو لے گیا۔ ایک پیالے میں پانی ڈال کر اس میں بکری کا دودھ دوہا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا اور پھر اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

میٹھی چیز اور شہد پینا۔ زہری کا قول ہے کہ سخت ضرورت میں بھی آدمی کا پیشاب پینا حلال نہیں کیونکہ ناپاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کی گئیں۔ ابن مسعود کا نشہ آور چیزوں کے بارے میں قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

کھڑے ہو کر پینا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحبہ کے پاس تھے تو انہوں نے کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اگر کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی

إن ناسا يكره أحدهم أن يشرب وهو قائم وإني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فعل كما رأيتموني فعلت.

٥٠٧٦ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن ميسرة سمعت النزال بن سبرة يحدث عن علي رضي الله عنه أنه صلى الظهر ثم قعد في حوائج الناس في رحبة الكوفة حتى حضرت صلاة العصر ثم أتي بماء فشرب وغسل وجهه ويديه وذكر رأسه ورجليه ثم قام فشرب فضله وهو قائم ثم قال إن ناسا يكرهون الشرب قائما وإن النبي صلى الله عليه وسلم صنع مثل ما صنعت.

٥٠٧٧ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن عاصم الأحول عن الشعبي عن ابن عباس قال شرب النبي صلى الله عليه وسلم قائما من زمزم.

پیتے ہیں تو کچھ لوگ اسے مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے دیکھا۔

عبدالملک بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں نے نزال بن سبرہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نماز ظہر پڑھی، پھر لوگوں کی حاجت روائی کے لیے کوفہ کی جامع مسجد کے سامنے والے چبوترے پر بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور اپنے منہ اور ہاتھ دھوئے، شعبہ راوی نے سر اور پیروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

باب ۳۵ من شرب وهو واقف على بعيره.

اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پینا۔

٥٠٧٨ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة أخبرنا أبو النضر عن عمير مولى ابن عباس عن أم الفضل بنت الحارث أنها أرسلت إلى النبي صلى الله عليه وسلم بقدح لبن وهو واقف عشية عرفة فأخذ بيده فشربه. زاد مالك عن أبي النضر على بعيره.

عمیر مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالے کے اندر دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی شام کو ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے دست مبارک میں لے کر نوش فرمالیا۔ امام مالک نے ابوالنضر سے جو روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر تھے۔

باب ۳۶ الأيمن فالأيمن في الشرب

پینے میں دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔

٥٠٧٩ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بلبن قد شيب بماء وعن يمينه أعرابي وعن شماله أبو بكر فشرب ثم أعطى الأعرابي وقال: الأيمن الأيمن.

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا اعرابی کو دے کر فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حقدار ہے۔

باب ۳۷ هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر.

دائیں جانب والے سے اجازت لے کر بڑے آدمی کو پہلے پلانا۔

٥٨٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ.

ابو حازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے وہ نوش فرمائی۔ آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا اور بائیں جانب بڑے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ یہ انہیں دے دوں؟ وہ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ! میں آپ سے ملنے والا حصہ کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ

بَابُ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

چلو سے حوض کا پانی پینا۔

٥٨١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ساتھی آپ کی معیت میں تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اس وقت تو سخت گرمی ہے اور اس وقت وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہے تو پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ سے چلو سے پی لیں گے۔ وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا پانی موجود ہے لہٰذا آپ جھونپڑی کی طرف تشریف لے چلیے۔ چنانچہ ایک پیالے میں اس نے پانی ڈالا پھر اپنی بکری کا اس میں دودھ دوہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا پھر دوسرے شخص نے دوبارہ لیا تو اس آدمی نے پی لیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

بَابُ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا۔

٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور میں عمر کے لحاظ سے ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ جب اس وقت کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے تو چچا جان نے فرمایا کہ اسے پھینک دو، چنانچہ ہم نے وہ پھینک دی۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ کون سی شراب تھی؟ فرمایا کہ تازہ اور خشک کھجوروں کی جب

لَمْ يَكُنْ أَنَسٌ. وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

بَابٌ ۳۱۳ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

۵۵۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ.

۵۵۴ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ.

بَابٌ ۳۱۴ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

۵۵۵ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا.

۵۵۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ

اگر یہ بات انس سے ہوتی ... تو حضرت انس نے تعبیر میں ... میرے بعض ساتھیوں کا بیان ہے کہ حضرت انس کو فرماتے ہوئے ...

برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی چھا جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو کیونکہ شیاطین اس وقت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ایک گھنٹہ رات گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو۔ اب اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کرو کیونکہ شیاطین بند دروازوں کو نہیں کھولتے اور اللہ کا نام لے کر اپنی مشک کا منہ بند کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ یہی ہو کہ ان کے اوپر کوئی چیز رکھی جائے اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دو اور دروازوں کو بند کر دو اور اپنی مشکوں کے منہ بند کر دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا خواہ ان کے اوپر چوڑائی میں لکڑی ہی رکھ دو۔

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مشک کا منہ کھلا چھوڑ کر اس سے پانی پیا جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبداللہ نے معمر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منہ لگا کر

اختناث الأسقية. قال عبد الله قال معمر أو غيره هو الشرب من أفواهها.

باب الشرب من فم السقاء

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا أيوب قال لنا عكرمة ألا أخبركم بأشياء قصار حدثنا بها أبو هريرة، نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من فم القربة أو السقاء، وأن يمنع جاره أن يغرز خشبه في داره.

حدثنا مسدد حدثنا إسماعيل أخبرنا أيوب عن عكرمة عن أبي هريرة رضي الله عنه نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يشرب من في السقاء.

حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الشرب من في السقاء.

باب التنفس في الإناء

حدثنا أبو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء، وإذا بال أحدكم فلا يمسح ذكره بيمينه، وإذا تمسح أحدكم فلا يتمسح بيمينه.

باب الشرب بنفسين أو ثلاثة

حدثنا أبو عاصم وأبو نعيم قالا حدثنا عزرة بن ثابت قال أخبرني ثمامة بن عبد الله قال كان أنس يتنفس في الإناء مرتين أو ثلاثا، وزعم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس ثلاثا.

باب الشرب في آنية الذهب

پانی پیا جائے۔

مشک سے منہ لگا کر پانی پینا۔

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ یا مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ ہمسایہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کیل نہیں ٹھونکنے دیتے۔

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

برتن کے اندر سانس لینا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو ذکر کو اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور اگر لگانا چاہے تو دایاں ہاتھ نہ لگایا جائے۔

دو یا تین سانسوں میں پانی پینا۔

ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس لیا کرتے تھے۔

سونے کے برتن میں پینا۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے لیے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پھینکتا مگر یہ شخص منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج (پہننے) نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور حضور نے فرمایا کہ دنیا میں یہ چیزیں ان کافروں کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

بَابُ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

چاندی کے برتن میں پینا۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو نیز ریشم اور دیباج نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو چاندی کے برتن سے پیتے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ اور سونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا فرمایا کہ چاندی کے برتن میں پینے

وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

نیز ریشمی کپڑوں، باریک ریشمی کپڑوں اور موٹے ریشم دیبا کا استبرق (پہننے) سے منع فرمایا۔

باب ۳۰ الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ

پیالوں میں پینا۔

۵۱۹۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ.

عمیر مولی امّ الفضل نے حضرت امّ الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوا تو انہوں نے حضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے اسے نوش فرمالیا۔

باب ۳۱ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ

حضور کے پیالے یا برتن سے پینا۔

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ.

حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کیا میں آپ کو اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے۔

۵۱۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخْرَجَ لَنَا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک عربی عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی کو حکم دیا کہ اسے بلا بھیجیں۔ پس انہوں نے اس کی طرف پیغام بھیج دیا تو وہ آئی اور بنی ساعدہ کی ایک گڑھی میں ٹھہری۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے حتیٰ کہ اس کے پاس جا پہنچے۔ دیکھا تو وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ سلسلہ کلام شروع کیا تو اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جانب سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے کہا۔ کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب دیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تجھے نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی کہ پھر تو میری بڑی بدبختی ہوئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سمیت سقیفہ بنی ساعدہ

سهل ذلك القدح فشربنا منه قال ثم استوهبه عمر بن عبد العزيز بعد ذلك فوهبه له.

۵۰۵۸ - حدثنا الحسن بن مدرك قال حدثني يحيى بن حماد اخبرنا ابو عوانة عن عاصم الاحول قال رأيت قدح النبي صلى الله عليه وسلم عند انس بن مالك وكان قد انصدع فسلسله بفضة قال وهو قدح جيد عريض من نضار قال قال انس لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا القدح اكثر من كذا وكذا قال وقال ابن سيرين انه كان فيه حلقة من حديد فاراد انس ان يجعل مكانها حلقة من ذهب او فضة فقال له ابو طلحة لا تغيرن شيئا صنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فتركه.

یہ جو اقرار دیا ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سہل! ہمیں پانی تو پلاؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں ان کے لیے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں

عاصم احول کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا جو چٹخ گیا تھا اور چاندی کی تاروں سے گانٹھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ پیالہ بہت عمدہ، چوڑا اور بہترین لکڑی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں بے شمار مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ پس حضرت انس کا ارادہ ہوا کہ اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوائیں تو حضرت ابو طلحہ نے ان سے فرمایا کہ کسی چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی ذرا بھی کوشش نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔

باب ۲۳ شرب البركة والماء المبارك

برکت والا پانی پینا۔

۵۰۵۹ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن الاعمش قال حدثني سالم بن ابي الجعد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما هذا الحديث قال قد رأيتني مع النبي صلى الله عليه وسلم وقد حضرت العصر وليس معنا ماء غير فضلة فجعل في اناء فاتي النبي صلى الله عليه وسلم به فادخل يده فيه وفرج اصابعه ثم قال حي على اهل الوضوء البركة من الله فلقد رأيت الماء يتفجر من بين اصابعه فتوضأ الناس وشربوا فجعلت لا آلو ما جعلت في بطني منه فعلمت انه بركة قلت لجابر كم كنتم يومئذ قال الفا واربعمائة تابعه عمرو عن جابر وقال حصين وعمرو بن مرة عن سالم عن جابر خمس عشرة مائة وتابعه سعيد بن المسيب عن جابر.

سالم بن ابو الجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لیکن ہمارے پاس بچے ہوئے پانی کے سوا کچھ نہ تھا جو ایک برتن میں جمع کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا اور پھر انگشت ہائے مبارک کھول دیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ وضو کرنے والے آئیں یہ اللہ کی برکت ہے۔ تو میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ پس لوگوں نے وضو کیا اور پانی پیا۔ چنانچہ میں نے اپنا پیٹ بھرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی کیونکہ میرے نزدیک وہ پانی متبرک تھا۔ سالم بن ابو الجعد نے حضرت جابر کی خدمت میں عرض کی کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چودہ سو۔ عمرو بن دینار نے حضرت جابر سے اس کی روایت کی ہے۔ حصین بن عمرو بن مرہ نے سالم سے انہوں نے حضرت جابر سے پندرہ سو افراد کی روایت کی ہے اور اسی طرح سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمَرْضَى

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ

۲۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا.

۲۰۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.

۲۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً. وَقَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سَعْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مریضوں کا بیان

مرض کے کفارہ ہونے کا بیان

ارشاد ربانی ہے۔ جو برا کام کرے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ اس کانٹے کے بدلے بھی جو لگے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو پہنچنے والا کوئی فکر، تکلیف، غم، ملال، اذیت اور دکھ ایسا نہیں، حتیٰ کہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کھیتی کے پودے جیسی ہے جنہیں ہوا کبھی ادھر اور کبھی ادھر کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ہوا ایک ہی دفعہ اسے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے — زکریا، سعد، ابن کعب، حضرت کعب بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پودے جیسی ہے، جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے

مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع حيث أتتها الريح كفأتها فإذا اعتدلت تكفأ بالبلاء والفاجر كالأرزة صماء معتدلة حتى يقصمها الله إذا شاء.

یعنی بلاء سے متزلزل ہو جاتا ہے اور بدکار آدمی کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اسے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینک دیتا ہے۔

۲۰۴ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة أنه قال سمعت سعيد بن يسار أبا الحباب يقول سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يصب منه.

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، سعید بن یسار، ابوالحباب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔

باب شدة المرض

شدت مرض

۲۰۵ - حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن الأعمش حدثني بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا شعبة عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت ما رأيت أحدا أشد عليه الوجع من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ابو وائل نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا ہوا ہو۔

۲۰۶ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن الحارث بن سويد عن عبد الله رضي الله عنه أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه وهو يوعك وعكا شديدا وقلت إنك لتوعك وعكا شديدا قلت إن ذاك بأن لك أجرين قال أجل ما من مسلم يصيبه أذى إلا حات الله عنه خطاياه كما تحات ورق الشجر.

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کو تو بڑا سخت بخار ہے، شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

ف: تکالیف سے متعلق یہ باتیں اسی جلد کی صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۲۰، ۲۲۱ اور ۲۲۸ میں بھی موجود ہے۔ آرام، راحت اور دکھ درد سب کچھ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ وہ انعامات سے نواز کر اور راحت پہنچا کر شکر کا امتحان لیتا ہے اور مصائب میں مبتلا کر کے اپنے بندوں کا صبر پرکھتا ہے۔ اگر تکالیف کو بندہ اپنے مالک کی طرف سے جان کر صابر و شاکر رہے اور اس کا شکر ادا کرے تو فرمان الٰہی

إن الله مع الصابرين — بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

کے مطابق اپنے خالق و مالک کی معیت کو حاصل کر لیتا ہے۔ معیت یہی ہے کہ وہ اپنے اس بندے سے خوش ہو جاتا ہے اور اسے اپنے قرب سے نوازتا ہے، پھر تکلیف اور مصیبت پر اس کی اذیت کے مطابق گناہ جھڑتے ہیں اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جبکہ اسے اپنے مالک کا انعام سمجھ کر قبول کرے اور صبر سے کام لے۔ درحقیقت مصائب و تکالیف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا حصہ ہیں، یہ قسمت خاص

طور پر انبیائے کرام کو طرح طرح کی اور دنیا ان سے ملنے والی مصیبتوں اور دکھ سے لطف اندوز ہوا جاتا تھا۔ اُمت کے طور پر اولیاء اللہ کو بھی ان میں سے حصہ ملتا ہے جو ہمارے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں نے تمام انبیائے کرام سے زیادہ اذیتیں پہنچائیں۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے لیکن آپ نے دعائیں ہی دیں ؎

انہیں رحم فرمانے والے اُمت کے مکینوں پر
انہی پتھر برسانے والوں زمینوں پر

غالباً ۱۹۵۵ء یا ۱۹۵۶ء کی بات ہے کہ راقم الحروف کے دل میں نعمت مرشد برحق سابق مفتی اعظم دہلی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) پر فالج کا حملہ ہو گیا۔ احقر نے دہلی خط لکھ کر حال دریافت کیا تو ترقے ہی دنوں کے بعد جواب گرامی موصول ہوا جس میں تحریر تھا: —— "عزیزم! بالکل ٹھیک ہوں۔ تمہارے جیسے نیک لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تندرست کر دیا ہوں۔ میں اس قابل کہاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جتلائے آلام رکھے یہ چیزیں تو اُس کے خاص بندوں کو ملتی ہیں" ——

سبحان اللہ!

سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے اپنے ایک مرید ملا بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مکتوب گرامی بھیجا جس کے اندر یہ بھی تحریر فرمایا۔

"مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی رہے جو اپنی رضا کا تابع ہے وہ اپنے نفس کا بندہ ہے بندے کو چاہیے کہ مالک اگر اُس کے گلے پر چھری بھی چلائے تو شاداں و فرحاں رہے اور مالک کے اِس فعل کو اپنا مرتبہ سمجھے۔ اگر معاذ اللہ اس فعل کی جانب سے کراہت پیدا ہوئی یا دل نے تنگی محسوس کی تو یہ بندگی کے خلاف اور راندۂ درگاہ ہونا ہے (مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۸۸)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو جہانگیر نے جب قلعۂ گوالیار سے رہائی عطا کی تو فوج کے ساتھ رہنے کی پابندی لگا دی۔ فوج کی اس معیت کے دنوں اُس مرد حق آگاہ نے اپنے مخدوم زادگان خواجہ عبداللہ اور خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نام مکتوب لکھتے ہوئے اُس میں یہ بھی تحریر فرمایا۔

"ایام حبس میں جب اپنی ناکامی اور بے اختیاری کو دیکھتا ہوں تو عجب لطف اٹھاتا اور مزہ لا فوق پاتا ہوں۔ اس عالم رنگ و بو میں وقت گزارنے والے مصیبت زدگان کے ذوق کو کیا جانیں اور اُس کی مصیبت کے جمال کا کیا ادراک کریں۔ بھولوں کی لذت مٹھائی ہی میں منحصر ہے اور میں نے تلخی کی لذت پانی بھر دواسے ایک تُرُک کے بدلے نہیں خریدتا۔ (مکتوبات دفتر سوم مکتوب ۴۳)

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں

باب ۱۱۴۔ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ — سب لوگوں سے زیادہ انبیائے کرام کو تکالیف پہنچتی ہیں۔ پھر وہ بھی درجات کے مطابق ہیں۔

۵۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ ——— حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُوْعَكُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْکًا شَدِیْدًا، قَالَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ کَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَیْنِ قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُہٗ اَذًی شَوْکَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اِلَّا کَفَّرَ اللہُ بِھَا سَیِّاٰتِہٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا۔

بَابُ ۳۳ وُجُوْبِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ابْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ بْنَ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ نَھَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَالْمِیْثَرَۃِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُوْدَ الْمَرِیْضَ وَنُفْشِیَ السَّلَامَ۔

بَابُ ۳۴ عِیَادَۃِ الْمُغْمٰی عَلَیْہِ

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَھُمَا مَاشِیَانِ فَوَجَدَانِیْ اُغْمِیَ عَلَیَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَہٗ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ، کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ فرمایا، ہاں مجھے اتنا بخار چڑھا ہوا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا اس وجہ سے کہ آپ کے لیے دگنا اجر ہے۔ فرمایا، ہاں دیکھیے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اس سے زیادہ پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے۔

ابو وائل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، دیباج اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسی دیشرہ کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور بیمار کی عیادت کرنے اور سلام پھیلانے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔

بے ہوش کی عیادت کرنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ میں اپنے مال کا فیصلہ کیا کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک

يُحِبُّ قَوْمِيْ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ۔

کہ میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يُّصْرَعُ مِنَ الرِّيْحِ

ریاحی مرگی کی فضیلت۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيْكَ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ أُصْرَعُ وَإِنِّيْ أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّيْ أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ أَنْ لَّا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کالی عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئی کہ مجھے مرگی آتی ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے دعا کردوں کہ وہ تمہیں تندرست فرمادے! وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کردی۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّهٗ رَاٰى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً طَوِيْلَةً سَوْدَاءَ عَلٰى سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔

عطاء کا بیان ہے کہ انہوں نے ام زفر کو دیکھا وہ عورت کہ جو طویل القامت اور سیاہ رنگ تھی خانہ کعبہ کے پردوں کے پاس دیکھا۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ

نابینا ہونے کی فضیلت۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهٗ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَّأَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کو دو چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں یعنی آنکھیں، پس تو ان کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔ اسی طرح اشعث بن جابر، ابو ظلال نے حضرت انس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔

ام درداء نے مسجد میں رہنے والے ایک انصاری کی عیادت کی۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَدَخَلْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں دونوں حضرات کے پاس

عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ، قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

گئی اور کہا: ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو فرماتے:

ہوتا ہے شاد آدمی با اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریں اُس کے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو یوں گویا ہوتے:

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہوں نباتات جلیل و اذخر کا لقمہ عجب
کیا گزر ہوگا مرا آب مجنہ پر کبھی
کیا ابو شامہ کی ہوگی زیارت پھر کبھی اب

وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور صورت حال آپ کے گوش گزار کی تو آپ یوں دعا گو ہوئے: اے اللہ! مدینہ سے ہمیں ایسی ہی محبت عطا فرما جیسی محبت کہ مکہ سے ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اللہ! اس کو صحت بخش بنا دے اور اس کے مد و صاع میں ہمارے لیے برکت عنایت فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی جانب بھیج دے۔

بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں کی عیادت کرنا۔

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ

ابو عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلوایا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور حضرت سعد اور حضرت ابی بن کعب بھی۔ پیغام بھیجا کہ میری لڑکی جاں بلب ہے لہٰذا تشریف لائیے۔ آپ نے صاحبزادی کے لیے سلام بھیجا اور فرمایا: بے شک اللہ ہی کا لیا ہوا ہے اور اسی کا ہے جو دیتا ہے، ہر ایک کا اُس کے پاس ایک مقررہ مدت ہے، لہٰذا ثواب کی امید رکھو اور صبر کرنا چاہیے۔ صاحبزادی نے قسم دے کر بلوایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ پس انہوں نے بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دے دیا اور بچے کا رک رک کر سانس اکھڑ رہا تھا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کے دلوں میں چاہا ہے ڈالا ہے، اور اللہ اپنے بندوں پر رحم [illegible]

إِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

فرمایا کہ رحم والوں پر۔

بَابٌ ٣٣ عِيَادَةُ الْأَعْرَابِ

دیہاتیوں کی عیادت کرنا۔

٦١٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ. قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرمایا کرتے کوئی حرج نہیں، اللہ نے چاہا تو پاک ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا آپ اسے پاک بتاتے ہیں حالانکہ یہ بخار تو ایک بوڑھے آدمی پر جوش مار رہا ہے جو اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایسا ہی سہی۔

بَابٌ ٣٤ عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ

مشرک کی عیادت کرنا۔

٦١٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت فرمانے کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ، وہ مسلمان ہو گیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب بن حزن سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔

بَابٌ ٣٥ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً.

جب بیمار کے پاس نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں باجماعت نماز ادا کر لیں۔

٦١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمُ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران کچھ لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ پس نبی نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابو عبداللہ امام بخاری کا بیان ہے کہ حمیدی نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے

قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نماز پڑھائی تو آپ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔

باب وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ۔

مریض پر ہاتھ رکھنا۔

٦١٩۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ قَالَ لَا قُلْتُ فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد محترم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں سخت بیمار پڑ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ پس میں نے عرض کی کہ تہائی کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر دو لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے میری پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھا، پھر اپنا دست اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا۔ اس کے بعد دعا کی۔ اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو پورا فرما۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ اس وقت سے اب تک جب بھی اپنا خیال آتا ہے تو حضور کے دست شفقت کی

٦٢٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں بے شک مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ اس لیے کہ دوگنا اجر ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ کی تکلیف پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

باب مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے۔

٦٢١۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دوران میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا

فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

۶۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْمَا تُزِيرَهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا.

باب عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

۶۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ

تو آپ کو سخت بخار تھا۔ پس میں نے عرض کیا کہ آپ کو تو بہت سخت بخار ہے اور یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دگنا اجر ہے۔ فرمایا ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جب اسے کوئی اذیت پہنچے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کوئی ڈرنے کی بات نہیں انشاء اللہ یہ بخار گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ اس نے کہا ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار تو اس طرح ایک نہایت بوڑھے پر جوش مار رہا ہے اور چاہتا ہے کہ قبر میں پہنچا دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اچھا ایسا ہی ہوگا۔

عیادت کے لیے پیدل یا سوار یا دوسرے کے پیچھے گدھے پر بیٹھ کر جانا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی چادر ڈالی ہوئی تھی اور حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا۔ جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور یہ اس کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی موجود تھے۔ اسی مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب سواری کی گرد مجلس پر چھائی تو عبداللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور کہا کہ ہم پر دھول نہ اڑاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، رک گئے اور سواری سے اترے، انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور قرآن کریم سنایا۔ پس عبداللہ بن ابی نے آپ سے کہا، اے شخص! جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اس سے اچھا نہیں ہے اگر یہ سچ ہے تو ہماری مجلس میں اس کے ذریعے ہمیں ستائیں، اپنے گھر چلے جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اسے یہ قصے سنایا کرو۔ حضرت ابن رواحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف

ذلك فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى كادوا يتثاورون فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا فركب النبي صلى الله عليه وسلم دابته حتى دخل على سعد بن عبادة فقال له أي سعد ألم تسمع ما قال أبو حباب يريد عبد الله بن أبي قال سعد يا رسول الله اعف عنه واصفح فلقد أعطاك الله ما أعطاك ولقد اجتمع أهل هذه البحرة أن يتوجوه فيعصبوه فلما رد ذلك بالحق الذي أعطاك شرق بذلك فذلك الذي فعل بما رأيت.

ناگوار ہیں، ہمیں یہ بہت پسند ہے۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کے قریب تھے۔ جب تک وہ خاموش نہ ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ٹھنڈا کرتے رہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے فرمایا۔ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہا ہے؟ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے کیونکہ اللہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس شہر کے لوگ جمع ہو کر اس کی تاج پوشی کرنا چاہتے تھے کہ سردار کی پگڑی اس کے سر پر رکھیں لیکن اس حق کے سبب جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے یہ بات تنگ گزری تو غصہ میں یہ کارستانی کرتا رہتا ہے جیسی کہ حضور نے ملاحظہ فرمائی ہے۔

۴۲۴۔ حدثنا عمرو بن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن محمد هو ابن المنكدر عن جابر رضي الله عنه قال جاءني النبي صلى الله عليه وسلم يعودني ليس براكب بغل ولا برذون.

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے لیکن نہ آپ خچر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے پر۔

باب ۳۰ قول المريض إني وجع أو وارأساه أو اشتد بي الوجع وقول أيوب عليه السلام أني مسني الضر وأنت أرحم الراحمين.

مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے یا ہائے سر! یا کہنا کہ میرا مرض بڑھ گیا جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کہ مجھے تکلیف لاحق ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۴۲۵۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن ابن أبي نجيح وأيوب عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة رضي الله عنه مر بي النبي صلى الله عليه وسلم وأنا أوقد تحت القدر فقال أيؤذيك هوام رأسك قلت نعم فدعا الحلاق فحلقه ثم أمرني بالفداء.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس آپ نے ایک حجام کو بلایا جس نے میرا سر مونڈ دیا اور پھر مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

۴۲۶۔ حدثنا يحيى بن يحيى أبو زكريا أخبرنا سليمان بن بلال عن يحيى بن سعيد قال سمعت القاسم بن محمد قال قالت عائشة وارأساه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك لو كان وأنا حي فأستغفر لك وأدعو لك فقالت

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ہائے سر! پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش! میری زندگی میں ایسا ہو جاتا تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا اور دعا مانگتا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں۔ ہائے مصیبت! خدا کی قسم! کیا میں یہ گمان کروں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا

عَائِشَةُ: وَا ثُكْلِيَاهْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ.

ہو گیا تو آپ دوسرا دن اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس ہی گزاریں گے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔ لہٰذا میرا خیال ہوا یا میں نے ارادہ کیا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور ان سے عہد خلافت لے لوں تاکہ کہنے والے کچھ نہ کہیں اور خواہش کرنے والے خواہش نہ کریں گے۔ پھر میں نے سوچا کہ اس کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ کسی اور کی خلافت کو ہٹا دے گا یا مسلمان اس کی خلافت کو ہٹا دیں گے یا اللہ خلافت کو ہٹا دے گا اور مسلمان دوسرے کو قبول نہیں کریں گے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: أَجَلْ، كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، قَالَ: لَكَ أَجْرَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بخار میں مبتلا تھے۔ پس میں نے آپ کے جسم اطہر کو مس کر کے دیکھا اور عرض گزار ہوا۔ آپ کو تو بہت سخت بخار ہے۔ فرمایا ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت مرض وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِي مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ.

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس درجہ تکلیف میں ہوں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں اور میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے دست نگر رہیں کیونکہ جو تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔

بَابُ ۳۲: قَوْلِ الْمَرِيضِ قُومُوا عَنِّي

مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا اور کاشانۂ اقدس کے اندر بہت سے حضرات تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لا کر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں جس کے باعث میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درد کی شدت میں ایسا فرما رہے ہیں حالانکہ ان کا دیا ہوا قرآن کریم تمہارے پاس ہے لہٰذا اللہ کی کتاب ہمارے لیے کافی ہے۔ اس پر اہل بیت اطہار نے اختلاف کیا۔ ان کا جھگڑا اس بات پر تھا کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ لکھنے کا سامان لا دیا جائے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہ کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیکار کلام اور جھگڑا ہونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ کتنی بڑی مصیبت پیش آئی کہ لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور و غل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی جانے والی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔

بَابُ ٣٩١ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ

مریض بچے کو دعا کرانے کے لیے لے جانا۔

٦٢٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

جعید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ پس حضور نے دستِ شفقت میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے مہر نبوت کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھا جو چھپر کھٹ کے مسہری کے سرپوش یا [illegible] تھا۔

بَابُ ٣٩٢ تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ

٦٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص تکلیف کے باعث ہرگز

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

اسے چاہیے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ایسا کئے بغیر کے سوا چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں بھلائی ہے اور اس وقت وفات دینا جب میرے لیے موت میں بھلائی ہو۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ.

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا: ہمارے جو ساتھی دنیا سے رخصت ہو گئے دنیا نے ان کے اجر سے کچھ بھی نہیں گھٹایا اور ہم نے مال پایا ہے جو زمین میں ہی رکھا جا سکتا ہے اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔ پھر ہم دوسری مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ کی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر چیز کا اجر ملتا ہے جو وہ خرچ کرے ماسوائے اس کے جو وہ اس مٹی میں لگائے۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کا بھی نہیں؟ فرمایا کہ نہیں، میرا بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی آغوش فضل و رحمت میں ڈھانپ لے۔ پس تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے خواہ وہ نیک ہو کیونکہ شاید اس کی بھلائیوں میں اضافہ ہو جائے اور خواہ وہ خطاکار ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تائب ہو جائے۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ساتھ ملا دے۔

باب ۲۹۲ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا۔

عائشہ بنت سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضور نے دعا کی: "اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔"

۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ. وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا.

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو کہتے: "اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے اور شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا مرحمت فرما جو بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔" عمرو بن ابو قیس، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم اور ابو الضحیٰ نے کہا کہ جب کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا۔ جریر، منصور، ابو الضحیٰ اکیلے نے کہا کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

باب ۲۹۳ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا۔

۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا، تب آپ نے وضو کر کے میرے اوپر پانی چھڑکا یا حکم فرمایا کہ اس پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ مجھے ہوش آ گیا تو میں عرض گزار ہوا۔ ایک کلالہ کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے لہٰذا میری میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ پس میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

باب ۲۹۴ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دعا کرنا۔

۶۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں جلوہ گری ہوئی تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے ابا جان! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور حضرت ابو بکر کو جب بخار چڑھتا تو فرماتے تھے۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

ہر ایک ہے شاداں [illegible] اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریں اُس کے [illegible]

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز [illegible] کہا کرتے تھے۔

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
اور ہوں آس پاس جلیل اذخر کا [illegible]
کیا کبھی ہوگا مرا آب مجنہ پہ [illegible]
کیا طفیل و شامہ کی ہوگی زیارت [illegible]

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ [illegible] کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر صورت حال آپ کے حضور عرض کی تو آپ [illegible] اے اللہ! مدینہ منورہ کی محبت بھی عطا فرما [illegible] کی محبت بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو ہمارے لیے شفا بخش بنا دے اور اس کے [illegible] میں [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

بَابُ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی شفا بھی [illegible] ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کی شفا بھی اتاری ہے۔ (یعنی دنیا میں ہر بیماری کے لیے سامانِ شفا [illegible] ہے)۔

بَابٌ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ

کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ شریکِ جہاد ہوتیں چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلاتیں، خدمت کرتا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ۔

نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔

ف: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان کہ ہم مجاہدین کے ساتھ جا کر مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچایا کرتی تھیں، پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات تھی۔ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد نہ کبھی مسلمان عورتیں جہادوں میں شامل ہوئیں اور نہ انہوں نے غیر محرم مردوں کی خدمت کی۔ آج کل جو ایسی احادیث کو بے پردہ عورتوں کی بے پردگی اور بے راہ روی کے لیے دلیل بناتے ہیں، وہ ان کی جہالت ہے اور ایسے مرد اور ایسی عورتیں اس قسم کی احادیث سے اپنی بے راہ روی اور ذہنی آوارگی کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس توبہ شکن فتنے نے مسلمانوں کے خرمن دین و ایمان میں آگ لگائی ہوئی ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسلمانوں کو دین و دیانت کی دولت اور تقویٰ و غیرت سے سرفراز کر کے پرہیزگار بنا دے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

معلوم ہونا چاہیے کہ پردے کا حکم نازل ہو جانے پر مسلمانوں کی قومی غیرت کا پورا پورا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ عورتوں کو تاکید کر دی گئی تھی کہ اُن کے ظاہری سنگھار تو ہے ایک طرف وہ اپنے چھپے ہوئے سنگھار کو گھروں میں سجتے ہوئے بھی غیر مردوں تک نہ پہنچنے دیا۔ نامحرم مردوں کو دیکھنے اور انہیں اپنا آپ دکھانے کی ممانعت کر دی گئی۔ مسلمان عورتوں کو بتا دیا گیا کہ تم چراغ خانہ ہو، شمع محفل ہرگز نہیں ہو۔ فرما دیا گیا تھا کہ اب کوئی مسلمان عورت بغیر شرعی ضرورت اور حوائج ضروریہ کے اپنے گھر سے باہر نہ جائے چنانچہ صاف صاف حکم الٰہی آ گیا تھا یوں کھول کر سنا دیا گیا تھا۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى (۳۳: ۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی۔

واضح طور پر اہتمام کر کے مسلمان عورت کو سمجھا دیا گیا تھا۔

بتولی باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری۔

باب ۳۹۰: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ

شفا تین چیزوں میں ہے

۴۲۰ - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے یعنی شہد پینے، پچھنے لگانے اور آگ سے داغنے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ قمی، لیث، مجاہد، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد اور پچھنوں کی روایت کی ہے۔

۴۲۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا

محمد بن عبد الرحیم، سریج بن یونس ابوالحارث،

شريح بن يونس ابو الحارث حدثنا مروان ابن شجاع عن سالم الأفطس عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الشفاء في ثلاثة في شرطة محجم أو شربة عسل أو كية بنار وأنهى أمتي عن الكي.

مروان بن شجاع، سالم الافطس، سعید بن جبیر۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، شفا تین چیزوں میں ہے پچھنے لگوانا، شہد پینا اور آگ سے داغنا لیکن میں اپنی امت کو داغ لگانے کرانے سے منع کرتا ہوں۔

باب الدواء بالعسل وقول الله تعالى فيه شفاء للناس

شہد سے علاج۔

ارشاد ربانی ہے: اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

۶۲۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا أبو أسامة قال أخبرني هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه الحلواء والعسل.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

۶۲۳۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن بن الغسيل عن عاصم بن عمر بن قتادة قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن كان في شيء من أدويتكم أو يكون في شيء من أدويتكم خير ففي شرطة محجم أو شربة عسل أو لذعة بنار توافق الداء وما أحب أن أكتوي.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں کچھ ہے یا تمہاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنے لگانے یا شہد پینے یا آگ سے داغنے میں ہے جو مرض سے موافقت کرے لیکن میں داغ لگوانا پسند نہیں کرتا ہوں۔

۶۲۴۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد عن قتادة عن أبي المتوكل عن أبي سعيد أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال أخي يشتكي بطنه فقال اسقه عسلا ثم أتى الثانية فقال اسقه عسلا ثم أتاه فقال فعلت فقال صدق الله وكذب بطن أخيك اسقه عسلا فسقاه فبرأ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر تیسری مرتبہ آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایسا ہی کیا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالے سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ لہذا اسے شہد پلاؤ۔ پس اسے پلایا تو شفایاب ہو گیا۔

باب الدواء بألبان الإبل

اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

۶۲۵۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا سلام بن مسكين حدثنا ثابت عن أنس أن ناسا كان بهم سقم قالوا يا رسول الله آونا

ثابت نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ جو بیمار تھے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمیں ٹھکانا دیجئے اور کھانا دیجئے۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو کہنے لگے کہ مدینہ تو

فَاطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ. قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ.

کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے تو انہیں اونٹوں کے ساتھ حرہ میں بھیج دیا گیا اور فرمایا ان کا دودھ پیتے رہنا۔ جب وہ بالکل تندرست ہوگئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمودہ چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے کچھ آدمیوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی میں نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین کو چاٹتا تھا۔ سلام نے بیان کیا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس سے عرض کی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سخت ترین سزا بتایئے جو آپ نے کسی کو دی ہو تو انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی۔ جب حسن بصری کو یہ بات پہنچی تو

باب ۲۰۱ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا۔

۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ يَعْنِي الْإِبِلَ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

کہ کچھ لوگوں کو مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اس چرواہے کے پاس چلے جائیں جو آپ نے اونٹوں کے لیے مقرر فرمایا ہے، پس وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ پس وہ اس چرواہے سے جا ملے۔ پھر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ ان کے بدن درست ہوگئے تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو ان کی تلاش میں آدمی بھیجے گئے۔ جو انہیں پکڑ لائے۔ لہٰذا ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ قتادہ کا قول ہے (کلاوائی)۔

باب ۲۰۲ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۲۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا

خالد بن سعد کا بیان ہے کہ ہم سفر پر نکلے اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھے جو راستے میں بیمار پڑ گئے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آکر پہنچے تب بھی وہ بیمار تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے آئے اور کہا کہ آپ یہ چھوٹے چھوٹے سیاہ دانے (کلونجی) استعمال کریں یعنی ان کے پانچ سات دانے لے کر پیس لیں اور پھر اس سفوف کو روغن زیتون کے قطروں کے ساتھ ناک میں اس طرف ڈالیں اور اس طرف بھی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

علامہ [illegible] بیان ہے کہ ... سے حدیث بیان کی ... [illegible]
... کا اشارہ ہے۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ.

سنا کہ یہ کالے دانے سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہیں۔ میں (خالد بن سعد) نے کہا کہ سام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ موت۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہیں ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے بتایا کہ ان دونوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ سام سے مراد موت ہے اور کالا دانہ کلونجی کو کہتے ہیں۔

بَابُ ۳۰۳ التَّلْبِيْنَةِ لِلْمَرِيْضِ

مریض کے لیے حریرہ بنانا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مریض اور دکھ ہونے والے غمزدہ کے لیے تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمایا کرتیں اور فرمایا کرتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے، اور غموں کو دور کرتا ہے۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنَةِ وَتَقُوْلُ هُوَ الْبَغِيْضُ النَّافِعُ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرماتیں کہ وہ (مریض کا) ناپسندیدہ لیکن نفع بخش کھانا ہے۔

بَابُ ۳۰۴ السَّعُوْطِ

ناک میں دوائی ڈالنا۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری عطا فرمائی اور ناک میں دوا ڈالی۔

بَابُ ۳۰۵ السَّعُوْطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ

ناک میں قسط ہندی ڈالنا۔

الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُوْرِ وَالْقَافُوْرِ

یہ دریائی ہوتی ہے، اسے کست بھی کہتے ہیں جیسے کافور

مِثْلُ كُشِطَتْ، نُزِعَتْ، وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: قُشِطَتْ۔

قاف سے پڑھا ہے کُشِطَت قُشِطَت، اور عبد اللہ بن مسعود نے قُشِطَت ہی پڑھا ہے۔

٦٥٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ۔

ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے لیے عود ہندی کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ سات بیماریوں میں مفید ہے لہٰذا خناق یعنی حلق کے ورم میں سنگھائی جاتی ہے اور ذات الجنب (نمونیہ) میں چٹائی جاتی ہے۔ وہ (حضرت ام قیس) فرماتی ہیں کہ میں اپنے شیر خوار بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگایا اور اس پر بہا دیا۔

بَابٌ أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ، وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا

پچھنے کس وقت لگوائے۔

حضرت ابو موسیٰ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے۔

٦٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔

بَابُ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ، قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفر اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوانا۔

اس کو ابن بحینہ نے حضور سے روایت کی ہے۔

٦٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابُ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

بیماری کے باعث پچھنے لگوانا۔

٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَقَالَ: لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ۔

حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجام کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور ابو طیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے چنانچہ آپ نے اسے دو صاع اناج مرحمت فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے کام میں تخفیف کر دی۔ نیز فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں بہتر یہ پچھنے لگوانا اور قسط بحری کا استعمال ہے اور اپنے بچوں کو گلے دبا

٦٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ

عاصم بن عمر بن قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقنع کی عیادت

أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔

بَابُ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

۶۵۷ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ۔ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ۔

بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

۶۵۸ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ۔

۶۵۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذَى

۶۶۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ

کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک آپ پچھنے نہ لگوائیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں شفا ہے۔

سر میں پچھنے لگوانا۔

علقمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر جو کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے، اپنے سر کے درمیانی حصے کے اندر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں پچھنے لگوائے۔

درد شقیقہ یا سر درد کے باعث پچھنے لگوانا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کے باعث احرام کی حالت کے اندر سر میں پچھنے لگوائے اور اس وقت آپ اس چشمے کے پاس تھے جس کو لحی جمل کہتے ہیں۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ کے سر میں درد شقیقہ تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ بھلائی ہے تو شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ داغ لگوایا جائے۔

تکلیف کے باعث سر منڈانا۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

كَعْبٌ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً. قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ.

تشریف لائے اور اس وقت میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ اور میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں فرمایا کیا تمہیں جوئیں تکلیف دیتی ہیں میں نے عرض کی، ہاں فرمایا سر منڈا دو اور تین روزے رکھو یا چھ آدمیوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے ان امور کی ترتیب یاد نہیں رہی۔

بَابُ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ

جو کسی کو داغ لگائے یا خود داغ لگوائے اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت

۶۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

عاصم بن قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی کے اندر کچھ ہے تو پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

۶۶۲ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هٰذَا أُمَّتِي هٰذِهِ قِيلَ هٰذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيلَ هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوئی دم نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹے کا۔ پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ افق کی جانب دیکھئے۔ تو ایک ایسی کثیر جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھرا ہوا تھا۔ پھر کہا گیا کہ ادھر ادھر آسمان کے افق کی جانب دیکھیے، دیکھا تو اس جماعت نے ہر طرف سے افق کو بھرا ہوا ہے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور وضاحت نہ فرمائی کہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ چنانچہ لوگ بحث کرنے لگے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے

فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فخرج فقال هم الذين لا يسترقون ولا يتطيرون ولا يكتوون وعلى ربهم يتوكلون فقال عكاشة بن محصن أمنهم أنا يا رسول الله قال نعم فقام آخر فقال أمنهم أنا قال سبقك عكاشة.

اور اس کے رسول کی پیروی کا جو تقاضا ہے [illegible] پیدا ہوئی کہ یہ شخص [illegible] تو حق جب [illegible] تشریف لائے اور فرمایا وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو [illegible] دم نہ کراتے ہوں، داغ نہ لگواتے ہوں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔ پھر حضرت عکاشہ بن محصن [illegible] یا رسول اللہ کیا میں اس جماعت سے ہوں؟ فرمایا ہاں۔ پھر [illegible] کھڑے ہو کر [illegible]

باب ۳۱۳ الإثمد والكحل من الرمد فيه عن أم عطية

تکلیف کے باعث آنکھ میں سرمہ لگانا۔ روایت ام عطیہ۔

۱۴۳ ـ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة قال حدثني حميد بن نافع عن زينب عن أم سلمة رضي الله عنها أن امرأة توفي زوجها فاشتكت عينها فذكروها للنبي صلى الله عليه وسلم وذكروا له الكحل وأنه يخاف على عينها فقال لقد كانت إحداكن تمكث في بيتها في شر أحلاسها أو في أحلاسها في شر بيتها فإذا مر كلب رمت بعرة فلا أربعة أشهر وعشرا.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں سخت تکلیف ہو گئی۔ لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض کیا کہ اس کے لیے سرمہ لگانا ضروری ہے ورنہ اس کی آنکھ ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ فرمایا تم میں سے کسی کی عورت [illegible] گھر میں بدترین کپڑوں کے اندر یا اپنے کپڑوں میں بدترین گھر کے اندر پڑی رہتی۔ جب کوئی کتا گزرتا تو وہ مینگنیاں پھینکتی ہوئی باہر نکلتی تو کیا چار ماہ دس دن صبر نہیں ہوتا۔

باب ۳۱۴ الجذام

وقال عفان حدثنا سليم بن حيان حدثنا سعيد بن ميناء قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الأسد.

جذام (کوڑھ) — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چھوت کی بیماری ہے نہ بدشگونی ہے نہ الو کا [illegible] ہے۔ اور نہ صفر کا جانا منحوس ہے اور کوڑھی سے [illegible] بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

باب ۳۱۵ المن شفاء للعين

۱۴۴ ـ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عبد الملك سمعت عمرو بن حريث قال سمعت سعيد بن زيد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين. قال شعبة وأخبرني الحكم بن عتيبة عن الحسن العرني عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شعبة لما حدثني به الحكم لم أنكره من حديث عبد الملك.

مَن میں آنکھ کے لیے شفا ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھمبی مَن کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا بخش ہے۔ شعبہ، حکم بن عتیبہ، حسن العرنی، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ جب میں نے حکم بن عتیبہ کو عبدالملک کی مذکورہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

باب ۳۱۶ اللَّدُودِ

۶۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ. قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

منہ میں دوا رکھ دینا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ بیماری کے دوران ہم نے حضور کے منہ میں دوائی رکھ دی تھی جبکہ آپ ہمیں دوائی نہ رکھنے کا اشارہ فرماتے رہے، چنانچہ ہم نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوائی نہ رکھو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے مریض کی دوا سے نفرت پر محمول کیا تھا۔ فرمایا کہ گھر میں کوئی باقی نہ رہے مگر سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے اور میں دیکھوں گا سوائے عباس کے۔

۶۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً. قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ يَحْفَظْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ. وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا.

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے حلق کے سبب اس کا گلا دبایا تھا۔ فرمایا کہ تم گلا دبا کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ حلق کی صورت میں ناک میں چڑھایا جاتا ہے اور نمونیہ کے اندر منہ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس میں (سفیان) نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو بیماریاں تو بیان کیں اور پانچ کا ذکر نہیں کیا۔ میں (علی بن عبد اللہ) نے سفیان سے کہا کہ معمر تو أعلقت عليه فرماتے تھے۔ فرمایا انہیں یاد نہیں رہا کیونکہ أعلقت عنه میں نے زہری کے منہ سے سن کر یاد کیا ہے اور سفیان نے لڑکے کی حالت بیان کی جس طرح انگلی سے اس کا گلا دبایا گیا تھا اور سفیان نے اپنے گلے میں انگلی داخل کی یعنی اس طرح انگلی سے گلے کو دبایا گیا تھا اور انہوں نے أعلقوا عنه شيئا نہیں فرمایا۔

باب ۳۱۷

بیمار کو نہلانا۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی اور تکلیف میں اضافہ ہو گیا تو آپ نے مرض کے لیے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ، قُلْتُ لَا، قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ. قَالَتْ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ. قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ۔

فرمائی چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین کے ساتھ گھسٹتے رہے تھے یعنی حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان۔ جب میں (عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) نے حضرت ابن عباس کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ فرمایا وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ آپ کا مرض زیادہ ہو گیا اور میرے گھر میں تشریف لانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے اوپر سات ایسی مشکوں کا پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ سو ہم نے حضور کو ام المومنین حضرت حفصہ کے ٹب میں بٹھایا۔ پھر ہم آپ کے اوپر مشکوں سے پانی بہانے لگے یہاں تک کہ آپ اشارے سے فرمانے لگے کہ تم نے یہ کام پورا کر دیا۔ پھر آپ لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔

بَابُ الْعُذْرَةِ

گلے کی بیماری۔

۸۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ أَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ. وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ کی نسبت سے اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور حضرت عکاشہ کی بہن ہیں، انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جس کا گلا انہوں نے دبایا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے بچوں کے گلے کیوں دباتی ہو؟ تم عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ عود ہندی سے مراد کست (قسط) ہے۔ یونس اور اسحاق بن راشد نے زہری سے روایت کی اس میں عَلَّقَتْ عَلَيْهِ ہے۔

بَابُ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ

دستوں کا علاج۔

۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ

ابو المتوکل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کا پیٹ چل رہا ہے۔ یعنی دست آ رہے ہیں۔ فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پس اس نے شہد پلایا اور پھر نے

عَسَلًا فَسَقَاهُ، فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا. فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ. تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ.

باب ۲۳ لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

۶۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ. رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ.

باب ۲۴ ذَاتِ الْجَنْبِ

۶۷۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ. يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ. قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ.

۶۷۲ - حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ

اسے شہد پلایا لیکن دست اور بڑھ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اس طرح نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

پیٹ کو پکڑنے والی صفر نام کی کوئی بیماری نہیں۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے نہ کوئی پیٹ کی بیماری اور الّو کا جانا منحوس ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح رہتے ہیں؟ پھر ایک خارشی اونٹ آکر دوسرے اونٹوں میں داخل ہوتا ہے اور سب کو خارشی بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ زہری نے بھی اس کی ابوسلمہ اور سنان بن ابوسنان سے روایت کی ہے۔

نمونیہ (پسلی کا درد)

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو بنو اسد بن خزیمہ سے ہونے کی بنا پر اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں سے تھیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور حضرت عکاشہ کی بہن ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جس کا گلے کی بیماری (خناق) کے سبب انہوں نے تالو دبا دیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف کیوں دیا کرتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے نمونیہ ہے۔ الکست سے مراد القسط ہے اور یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

حماد کا بیان ہے کہ ایوب کے سامنے ابوقلابہ کی کتاب پڑھی گئی۔ اس میں بعض وہ حدیثیں تھیں جو انہوں نے بیان کیں اور بعض وہ تھیں جو ان کے سامنے پڑھی گئی تھیں۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی

أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ. وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ. قَالَ أَنَسٌ كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي

[illegible] اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ [illegible] حضرت انس بن نضر نے انہیں داغ لگایا اور حضرت ابو طلحہ نے انہیں اپنے [illegible] سے داغ لگایا۔ عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک [illegible] انصار کے گھر والوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان درد کے دم کی [illegible] مرحمت فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ذات الجنب کے باعث مجھے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں داغ لگایا گیا اور میرے پاس حضرت [illegible] ابو طلحہ، حضرت انس بن نضر اور حضرت زید بن ثابت [illegible] مجھے حضرت ابو طلحہ نے لگایا۔

بَابُ ۴۲۲ حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

خون روکنے کے لیے ٹاٹ جلانا

۴۷۳۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَأَ الدَّمُ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن [illegible] ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ [illegible] کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا، چہرۂ انور خون آلود ہو گیا اور [illegible] گئے اور دانت مبارک شہید کر دیئے گئے تو حضرت علی ڈھال [illegible] بھر کر لاتے اور حضرت فاطمہ آپ کے چہرۂ انور سے خون [illegible] رہی تھیں۔ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی [illegible] زیادہ بہہ رہا ہے تو ٹاٹ جلایا اور اس کی راکھ رسول اللہ صلی [illegible] وسلم کے زخم پر لگا دی تو خون بہنا بند ہو گیا۔

بَابُ ۴۲۳ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بخار جہنم کی گرمی سے ہے

۴۷۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ. قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخار جہنم کی [illegible] ہے لہٰذا اسے پانی سے بجھایا کرو۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر دعا میں کہا کرتے: ہم سے عذاب کو [illegible] ہٹا۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ جب حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس کسی بخار والی [illegible] کو دعا کرانے کے لیے لایا جاتا تو آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈال دیا کرتیں اور فرمایا کرتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم

وبين جيبها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن نبردها بالماء.

٧٧٦ - حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا هشام أخبرني أبي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء.

٧٧٧ - حدثنا مسدد حدثنا أبو الأحوص حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الحمى من فور جهنم فابردوها بالماء.

باب ٢٢٤ من خرج من أرض لا تلايمه

٧٧٨ - حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن أنس بن مالك حدثهم أن ناسا أو رجالا من عكل وعرينة قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم وتكلموا بالإسلام وقالوا يا نبي الله إنا كنا أهل ضرع ولم نكن أهل ريف واستوخموا المدينة فأمر لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود وبراع وأمرهم أن يخرجوا فيه فيشربوا من ألبانها وأبوالها فانطلقوا حتى كانوا ناحية الحرة فكفروا بعد إسلامهم وقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا الذود فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فبعث الطلب في آثارهم وأمر بهم فسمروا أعينهم وقطعوا أيديهم وتركوا في ناحية الحرة حتى ماتوا على حالهم.

باب ٢٢٥ ما يذكر في الطاعون

٧٧٩ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة قال أخبرني حبيب بن أبي ثابت قال سمعت

فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کریں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

ایسی جگہ سے نکل جانا جہاں کی آب و ہوا موافق نہ ہو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ کچھ لوگ جو قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، انہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم مویشیوں والے لوگ ہیں، زراعت پیشہ نہیں ہیں اور مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ اونٹ اور چرواہا دینے کا حکم فرمایا کہ شہر سے باہر چلے جائیں اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں۔ وہ چلے گئے یہاں تک کہ جب مقام حرہ میں پہنچے تو مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو کچھ لوگوں کو ان کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ وہ پیچھے ہو گئے اور انہیں لے آئے۔ پس ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی اور ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور حکم فرمایا کہ انہیں حرہ کے نزدیک ڈال آؤ، یہاں تک کہ وہ اس حالت میں مر گئے۔

طاعون کے متعلق روایتیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا
وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا
فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ
قَالَ نَعَمْ.

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا
كَانَ بِسَرْغٍ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ
بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي
الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ
وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ
عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ
تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي
ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ
فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ
فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا
مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ
فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ
تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى
عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ
قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ
فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سنو کہ فلاں جگہ [illegible] کی بیماری ہے تو
وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون کی بیما[illegible] نکلے جہاں تم
رہتے ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو۔ میں (حبیب [illegible] ابی ثابت) نے
کہا کہ کیا آپ (ابراہیم بن سعد) نے سنا [illegible] (حضرت اسامہ)
حضرت سعد سے روایت کرتے ہوں اور [illegible] نے انکار نہ کیا ہو؟
انہوں نے کہا ہاں۔

عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن [illegible]ل نے حضرت عبداللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی [illegible] حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف تشریف لے [illegible] یہاں تک کہ جب
مقام سرغ پر پہنچے تو انہیں اجناد کے امراء [illegible]ت ابو عبیدہ ابن
الجراح اور ان کے ساتھی ملے اور انہوں نے آپ [illegible] کہ سرزمین شام
میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے [illegible]ضرت عمر نے فرمایا
مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ پس ا[illegible] گیا اور ان سے
مشورہ کیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھوٹ [illegible] ہے۔ چنانچہ ان
حضرات میں اختلاف واقع ہو گیا کیونکہ بعض حضرات [illegible] ایک کام کے
لیے نکلے ہیں لہٰذا اسے ادھورا چھوڑ کر لوٹنا مناسب [illegible] جبکہ دوسرے
حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افر[illegible] رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحاب ہیں لہٰذا مناسب نہیں کہ [illegible] کی طرف پیش
قدمی کی جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ میرے پاس [illegible] چلے جاؤ پھر
فرمایا کہ انصار کو بلاؤ تو میں انہیں بلا لایا۔ چنانچہ [illegible] نے ان سے
مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور [illegible] اختلاف کیا
جیسے ان حضرات نے کیا تھا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے [illegible]۔ پھر فرمایا
کہ میرے پاس ان کو بلاؤ جو قریش کے بڑے [illegible] ہجرت کی
انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف [illegible] کہا کہ ہماری
رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہیے اور اس وبا کی طرف [illegible] قدمی کرنا مناسب
نہیں ہے۔ پس حضرت عمر نے منادی کروا دی کہ کل صبح [illegible]پسی کے لیے
سوار ہو جاؤں گا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا۔ کیا آپ [illegible] تقدیر سے فرار
کرتے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا۔ کاش! یہ بات [illegible] سوا کوئی
اور کہتا۔ اے ابو عبیدہ! ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے [illegible] کی تقدیر کی

مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلَى قَدَرِ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ الجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ؟ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ. قَالَ فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ.

طرف فرار کر رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں یعنی ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا سوکھا ہوا تو کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگر تم سرسبز میدان میں چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی علاقے کے بارے میں ایسا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے (یہ) سنتے ہی خدا کا شکر ادا کیا پھر لوٹ آئے۔

۲۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ.

ابن شہاب نے عبداللہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام کی طرف نکلے اور سرغ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر پہنچی کہ شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی زمین میں اس کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو بیماری سے ڈرتے ہوئے وہاں سے نہ بھاگو۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمٍ المُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ المَدِينَةَ المَسِيحُ وَلَا الطَّاعُونُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے اندر نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون کی بیماری۔

۲۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَحْيَى بِمَا مَاتَ؟ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُونِ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہارے بھائی یحییٰ کی وفات کس بیماری سے ہوئی؟ میں نے کہا کہ طاعون سے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

۲۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دستوں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ.

مرنے والا شہید اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔

بَابُ ۲۲ - أَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

طاعون پر صبر کرنے والے کا اجر۔

۶۸۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ.

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے اسے رحمت بنا دیا ہے پس کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون کی بیماری پھیلے اور وہ اپنے شہر میں صبر کرکے بیٹھا رہے، یہ جانتے ہوئے کہ کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے۔ اسی طرح نضر نے داؤد سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۲۳ - الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

قرآن سے معوذتین وغیرہ پڑھ کر دم کرنا۔

۶۸۶ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفِثُ قَالَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض کے اندر جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کے دست اقدس کو آپ کے جسم اطہر پر پھیرا کرتی۔ معمر نے زہری سے پوچھا دم کس طرح کیا جاتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

بَابُ ۲۴ - الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس نے حضور سے روایت کی ہے۔

۶۸۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ

ابوالمتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے اندر گئے تو انہوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اسی اثناء میں ان کے سردار

أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلاَ نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لاَ نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ.

کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ کہنے لگے :۔ کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا :۔ چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے واسطے کچھ مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک جمع کر کے شکایت والی جگہ پر تھوک دیا تو اس کی تکلیف دور ہو گئی۔ وہ بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھو۔

باب ۳۲۹ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ

دم کرنے کے لیے چند بکریاں لینے کی شرط رکھنا۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنِي سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ.

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا چشمے والوں کے پاس سے گزر ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا تھا۔ چشمے والوں نے ان حضرات کے پاس ایک آدمی بھیجا اور اس نے کہا :۔ کیا آپ حضرات کے اندر کوئی سانپ اور بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ پس وہ تندرست ہو گیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ چلے آئے اور عرض گزار ہوئے :۔ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔

باب ۳۳۰ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

نظر لگنے پر دم کرنا۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ.

یا حکم دیا کہ نظر لگنے کا دم کیا کرو۔

٦٩٠۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ. وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ.

عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابو سلمہ سے اور انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر کے اندر ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے — عقیل، زہری، عروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے — اسی طرح عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کی ہے۔

بَابُ ٣١ اَلْعَيْنُ حَقٌّ

نظر واقعی لگ جاتی ہے۔

٦٩١۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ.

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگ جانا درست ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ٣٢ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا

٦٩٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِيْ حُمَةٍ.

عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

پارہ ــــ ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۳ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ: أَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

حضور کا دم کرنا

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں اور ثابت دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ ثابت نے کہا کہ اے ابو حمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے اوپر وہ دعا پڑھ کر دم نہ کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ! لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، تیرے سوا کوئی بھی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا عطا فرما

ف: قرآن مجید میں خود اللہ رب العزت نے فرمایا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ إِلَّا خَسَارًا۔ (۱۷/۸۲)

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی کے اندر شفا بھی ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت بھی ہے۔ یہ شفا اور رحمت دینی بھی ہے اور دنیاوی بھی۔ ایمانی بھی ہے اور اخلاقی بھی، روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی، دنیاوی بھی ہے اور اُخروی بھی۔ اسی لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی قرآن مجید کی آیات یا دعائیہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس حدیث میں اپنا معمول بتایا۔ نیز خود اسی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر یہ واقعہ موجود ہے کہ ایک سریہ کا کسی قبیلے کے پاس سے گزر ہوا تو ان لوگوں نے ان بزرگوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور کسی تدبیر سے افاقہ نہ ہوا تو ایک آدمی ان حضرات کے پاس آکر عرض مدعا کرتا ہے۔ صحابۂ کرام میں سے ایک نے جاکر سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اس پر دم کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اس قبیلے والوں نے انہیں تیس بکریاں بطور انعام دیں جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک انہوں نے آپ کے حکم سے تقسیم کیں بلکہ حضور نے یہاں تک فرمایا کہ میرا حصہ بھی نکالنا۔ تاکہ اعتراض کرنے والوں کو کوئی شائبہ ہی نہ رہے۔ ــــ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۴۹۹ اور ۱۸۰ میں بھی موجود ہے۔

۶۹۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی زیادہ متفکر و بیمار

مسروق عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعوذ بعض أهله يمسح بيده اليمنى ويقول اللهم رب الناس أذهب الباس اشفه وأنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما قال سفيان حدثت به منصورا فحدثني عن إبراهيم عن مسروق عن عائشة نحوه.

جسم پر اپنا دایاں ہاتھ [illegible] اور کہتے: اے اللہ! لوگوں کے رب! دکھ کو [illegible] دے، اسے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا [illegible] شفا ہے، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری باقی نہ رہنے دے۔ [illegible] سفیان، منصور، ابراہیم، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

۶۹۵۔ حدثني أحمد بن أبي رجاء حدثنا النضر عن هشام بن عروة قال أخبرني أبي عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرقي يقول امسح الباس رب الناس بيدك الشفاء لا كاشف له إلا أنت.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دم کرتے تو کہا کرتے: تکلیف کو مٹا دے اے لوگوں کے رب! شفا تیرے دست قدرت میں ہے، مشکل کو آسان کرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں۔

۶۹۶۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال حدثني عبد ربه بن سعيد عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول للمريض: بسم الله تربة أرضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا بإذن ربنا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

۶۹۷۔ حدثني صدقة بن الفضل أخبرنا ابن عيينة عن عبد ربه بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في الرقية: تربة أرضنا وريقة بعضنا يشفى سقيمنا بإذن ربنا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے: ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا لعاب دہن جس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے۔

باب النفث في الرقية

دم کرتے وقت تھتکارنا

۶۹۸۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان عن يحيى بن سعيد قال سمعت أبا سلمة قال سمعت أبا قتادة يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: الرؤيا من الله والحلم من الشيطان فإذا رأى أحدكم شيئا يكرهه فلينفث حين يستيقظ ثلاث مرات ويتعوذ من شرها فإنها لا تضره وقال أبو سلمة وإن كنت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو بیدار ہوتے ہی تین دفعہ تھتکارے اور اس کے شر سے پناہ مانگے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں اگر کوئی ایسا خواب دیکھتا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی بھاری

لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا ۔

٦٩٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ ۔

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلَكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا

ہوں، تو جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کرتے پھر انہیں اپنے چہرۂ انور پر ملتے اور جہاں تک جسم اطہر پر ہاتھ پہنچتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جب حضور بیمار ہوئے تو آپ نے ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا۔ یونس کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر جاتے وقت ایسا ہی کیا کرتے۔

ابوالمتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب سفر پر نکلے اور قبائل عرب میں سے وہ ایک قبیلے والوں کے پاس پہنچے، طلب گار ہوئے کہ انہیں مہمان بنایا جائے لیکن ان لوگوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ چنانچہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ ان لوگوں نے خوب بھاگ دوڑ کی لیکن سب رائیگاں گئی۔ چنانچہ ان میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جو تمہارے پاس آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں کاش تم ان کے پاس بھی جاتے شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی مفید چیز ہو۔ پس وہ ان کے پاس آ کر کہنے لگے: حضرات! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر طرح کی بھاگ دوڑ کی، سب رائیگاں گئی اور کوئی فائدہ نہ ہوا، کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم میں دم کرتا ہوں لیکن ہم طلب گار ہوئے تھے کہ تم ہمیں اپنا مہمان بناؤ مگر تم نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا، لہٰذا میں بھی اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم ہمارے لیے کچھ مقرر نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینے کی شرط منظور کی۔ پس وہ گئے اور پھونک مارتے اور سورۂ الفاتحہ پڑھتے جاتے یہاں تک کہ وہ ایسا ہو گیا جیسے کسی کو رسی سے کھول دیا گیا ہو اور تندرست ہو کر چلنے پھرنے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مصالحت کے مطابق ادا کر دیا

حتى نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فننظر الذي يأمرنا. فقدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال: وما يدريك أنها رقية؟ أصبتم اقسموا واضربوا لي معكم بسهم.

ہم میں سے کسی نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لو۔ دم کرنے والے نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے؟ تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگانا۔

باب ۳۵ مسح الراقي الوجع بيده اليمنى

دم کرنے والے کا تکلیف کی جگہ پر داہنا ہاتھ پھیرنا

۷۰۱ - حدثني عبد الله بن أبي شيبة حدثنا يحيى عن سفيان عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعوذ بعضهم يمسحه بيمينه: أذهب الباس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما. فذكرته لمنصور فحدثني عن إبراهيم عن مسروق عن عائشة نحوه.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ مطہرہ پر دم کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور کہتے: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ شفا دے کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے مگر تیری شفا ایسی شفا جو بیماری کا نشان بھی باقی نہ چھوڑے۔ جب میں (سفیان) نے یہ بات منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم، مسروق اور حضرت عائشہ صدیقہ سے یہی حدیث بیان کر دی۔

باب ۳۶ في المرأة ترقي الرجل

عورت کا مرد پر دم کرنا

۷۰۲ - حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفث على نفسه في مرضه الذي قبض فيه بالمعوذات فلما ثقل كنت أنا أنفث عليه بهن فأمسح بيد نفسه لبركتها. فسألت ابن شهاب كيف كان ينفث قال ينفث على يديه ثم يمسح بهما وجهه.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس کے اندر آپ کا وصال ہوا، معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب تکلیف زیادہ ہو گئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کا دست اقدس پھیرا کرتی۔ پس میں (معمر) نے ابن شہاب سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔

باب ۳۷ من لم يرق

جو دم نہ کرے

۷۰۳ - حدثنا مسدد حدثنا حصين بن نمير عن حصين بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ مجھ پر کئی امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک یا دو نبی گزرے ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت، ایک نبی کے ساتھ

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

بَابُ ۲۳۸ الطِّيَرَةِ

۷۰۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ۔

۷۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

بَابُ ۲۳۹ الْفَأْلِ

گئے کہ ان کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی جس سے میں نے گمان کیا یہ میری امت ہوگی۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ افق کی جانب دیکھئے۔ تو ایک ایسی کثیر جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور آپ نے ظاہر نہ فرمایا کہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم ہیں کیونکہ اگرچہ ہم زمانہ شرک میں پیدا ہوئے لیکن اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یا پھر وہ ہماری اولاد ہیں جب یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت اُن لوگوں کی ہے جو نہ بدشگونی لیں، نہ منتر کریں، نہ داغ لگوائیں۔ بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں بھی اُن لوگوں میں سے ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ پھر ایک اور صحابی عرض گزار ہوئے۔ کیا میں بھی اُن میں ہوں؟ فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

شگون لینا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے: عورت، گھر اور سواری کا جانور۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ اس بارے میں فال لینا بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ وہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنے۔

فال لینا

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالَ وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

بَابٌ لَا هَامَةَ

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

بَابُ الْكِهَانَةِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شگون لینا کوئی چیز نہیں اور فال ان میں اچھی چیز ہے۔ دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ! فال کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں اور اچھی فال مجھے پسند ہے جو اچھا لفظ ہوتا ہے۔

باب الّو کوئی چیز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں، شگون کوئی چیز نہیں، الّو اور پیٹ کے کیڑے کا بھی کوئی چیز نہیں (عرب میں یہ تمام باتیں مشہور تھیں)

کہانت

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ ہذیل سے تھیں جو آپس میں لڑ پڑی تھیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر لگا اور وہ حاملہ تھی۔ چوٹ کے سبب اس کا وہ بچہ مر گیا جو پیٹ میں تھا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچہ کی دیت یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ جس عورت کے ولی نے کہا کہ یارسول اللہ! میں ایسے بچے کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ وہ بولا اور نہ چیخا، ایسا تو اس کی دیت ہی نہیں۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث

شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ.

۷۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

۷۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلٌ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ.

بَابُ ۲۳۲ السِّحْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ

کی ہے کہ دو عورتوں نے آپس میں ایک دوسری پر پتھر چلائے چنانچہ ایک کے پیٹ کا بچہ گر گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت میں غلام یا لونڈی دی جائے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بچے کا فیصلہ فرمایا جس کو اس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ پس جس شخص نے دیت ادا کرنی تھی اس نے کہا کہ میں اس بچے کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بولا، نہ چیخا۔ یہ تو ایسی بات ہے جو اڑ گئی ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کا معاوضہ اور کاہن کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بھی بتاتے ہیں جو سچ ثابت ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سچ ثابت ہونے والی بات جنات نے (آسمان سے) سنی ہوتی ہے پھر اسے اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈالتے ہیں جیسے مرغی کڑکڑاتی ہے۔ پھر کاہن سو جھوٹ اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں سمجھتا تھا کہ الکلمۃ من الحق کو عبدالرزاق نے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن مجھے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے یہ حصہ مسند بیان کیا ہے۔

جادو

ارشاد ربانی ہے: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے

مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى. وَقَوْلِهِ: أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ. وَقَوْلِهِ: يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى. وَقَوْلِهِ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ. وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ. تُسْحَرُونَ: تُعَمَّوْنَ.

٧١٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ. قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ. فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِي اللَّهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا

... یہاں تک کہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش ہیں، تو کفر نہ کر، تو ان دونوں سے وہ بات سیکھتے جس سے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈالیں، اور وہ اس سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے مگر خدا کے حکم سے، اور وہ سیکھتے ہیں جو ان کو ضرر دے اور نفع نہ دے، اور بے شک انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲) اور فرمایا: اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں سے آئے (سورۃ طٰہٰ آیت ۶۹) اور یہ بھی فرمایا: کیا جادو کے پاس جاتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو (سورۃ الانبیاء آیت ۳) اور فرمایا: ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں (سورۃ طٰہٰ آیت ۶۶) اور فرمایا: اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے (سورۃ الفلق آیت ۴)۔ النفاثات جادوگرنیاں، تسحرون جادو کیے گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک آدمی نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ خیال کرتے کہ فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن یا ایک رات جب کہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے دعا کی اور پھر دعا کی، پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جو بات میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھی تھی اس نے مجھے بتا دی ہے۔ میرے پاس دو شخص آئے، ان میں سے ایک میرے سر کی طرف اور دوسرا پاؤں کی جانب بیٹھ گیا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے دریافت کیا کہ ان کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا: کس نے کیا ہے؟ کہا: لبید بن اعصم نے۔ پوچھا: کس چیز میں؟ جواب دیا: کنگھی میں اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں میں اور نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا: کہاں ہے؟ کہا: ذروان کے کنویں میں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا: اے عائشہ! اس کنویں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح تھا اور وہاں کی کھجوروں کے سر شیطان کے سروں جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے انہیں نکلوایا کیوں نہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخش دی ہے لہٰذا میں نے ناپسند کیا کہ اس فتنہ کو لوگوں میں پھیلاؤں، [illegible] اس کے حکم سے [illegible]

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، يُقَالُ: الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ، وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ۔

ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ، ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔ لیث اور ابن عیینہ نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ کنگھی اور کنگھی سے جھڑنے والے بالوں میں کیونکہ المشاطۃ وہ بال ہیں جو کنگھی کرنے سے جھڑیں اور المشاقۃ روئی سے بنائے ہوئے دھاگے کو کہا جاتا ہے۔

بَابٌ الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

شرک اور جادو ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں

۷۱۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچتے رہو اور وہ شرک اور جادو ہیں۔

بَابٌ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ

کیا جادو کا توڑ کیا جائے

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ، فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ جس آدمی پر جادو کر دیا جائے یا جیسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے کیا اس کے لئے اس کا توڑ کرنا حلال ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی مراد اصلاح ہے اور جو چیز نفع دے اس سے منع نہیں کیا گیا ہے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ خیال فرماتے کہ میں کسی زوجہ مطہرہ کے پاس ہو آیا ہوں، حالانکہ آپ تشریف نہ لے گئے ہوتے۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب یہ حالت ہو جائے تو یہ جادو کی سخت ترین قسم ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ جو چیز میں معلوم کرنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دی ہے۔ میرے پاس دو شخص آئے اور ان میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ جو میرے سرہانے تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم نے جو بنی زریق کا ایک فرد، یہودیوں کا حلیف اور منافق تھا۔ پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑتے ہیں۔ پوچھا کہ کہاں رکھا گیا ہے؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے گابھے میں لپیٹ کر جو کہ ذروان کنویں میں ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ، فَقَالَ: هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ. قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلاَ - أَيْ - تَنَشَّرْتَ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا.

علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ ان چیزوں کو نکال لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا تھا۔ گویا کنوئیں کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح تھا اور اس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں کی طرح تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں نکالا گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، کیا آپ نے اس بات کو مشتہر کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی، اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ کسی کی برائی کا لوگوں میں عام چرچا کر دوں۔

بَابُ ۲۲۵ السِّحْرِ

۷۱۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي، دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: جَاءَنِي رَجُلاَنِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ. قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: لاَ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَشَفَانِي، وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا، وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

حضور پر جادو کیا گیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کی حالت یہ ہو گئی کہ کسی کام کے متعلق خیال کرتے کہ میں نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی، پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جس کے متعلق میں نے پوچھا تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو شخص آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پیروں کی جانب بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، اس مرد کو کیا تکلیف ہے؟ جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے کیا ہے؟ بتایا کہ یہودیوں کے حلیف بنو زریق کے لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ بتایا کہ کنگھی اور بالوں میں کھجور کے نر خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان کے کنوئیں میں۔ فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنوئیں کی طرف اپنے بعض اصحاب کے ساتھ تشریف لے گئے۔ پھر کنوئیں پر نظر ڈالی اور اس کے اوپر کھجوروں کے درخت تھے۔ اس کے بعد آپ حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: خدا کی قسم اس کا پانی تو مہندی کے نچوڑ جیسا تھا اور اس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں جیسی ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے انہیں نکال لیا تھا؟ فرمایا کہ نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت بخشی اور شفا عطا فرما دی ہے، البتہ میں نے اس بات سے خوف محسوس کیا کہ کسی کی برائی کا لوگوں میں چرچا کروں، اور حکم دیا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔

بابٌ إنّ من البيان سحرًا

٧١٧ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن زيد بن أسلم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أنه قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبيانهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنّ من البيان لسحرًا أو إنّ بعض البيان لسحر.

جادو اثر بیان

زید بن اسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرق کی جانب سے دو شخص آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ اُن کے بیان سے بہت متعجب ہوئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے کہ بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں۔

بابُ الدّواء بالعجوة للسحر

٧١٨ - حدثنا علي حدثنا مروان أخبرنا هاشم أخبرنا عامر بن سعد عن أبيه رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من اصطبح كل يوم تمرات عجوة لم يضره سمّ ولا سحر ذلك اليوم إلى الليل. وقال غيره سبع تمرات.

جادو کا عجوہ کھجور سے علاج

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزانہ چند عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے تو اس روز رات تک اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ علاوہ مروان کے سوا دوسرے راویوں نے سات کھجوریں بیان کی ہیں۔

٧١٩ - حدثنا إسحاق بن منصور أخبرنا أبو أسامة حدثنا هاشم بن هاشم قال سمعت عامر بن سعد سمعت سعدًا رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تصبّح سبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سمّ ولا سحر.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اُس روز اُسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا

بابٌ لا هامة

٧٢٠ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال أعرابي يا رسول الله فما بال الإبل تكون في الرمل كأنها الظباء فيخالطها البعير الأجرب فيجربها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن أعدى الأول. وعن أبي سلمة سمع أبا هريرة بعد يقول قال

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں، نہ پیٹ کی بیماری اور الّو کا بولنا نحوست کوئی چیز نہیں۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُن اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح رہتے ہیں، پھر اُن میں ایک خارشی اونٹ آ ملتا ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے سنا کہ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں

النبي صلى الله عليه وسلم: لا يوردن ممرض على مصح. وأنكر أبو هريرة حديث الأول، قلنا: ألم تحدث أنه لا عدوى؟ فرطن بالحبشية، قال أبو سلمة: فما رأيته نسي حديثا غيره.

کے پاس سے ہٹا لی اور حضرت ابو ہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا ہم نے کہا کیا آپ نے یہ روایت نہیں کی کہ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں تو انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اس کے سوا کسی اور حدیث کو بھولے ہوں

باب لا عدوى

عدوی کوئی چیز نہیں

٧٢١ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال أخبرني سالم بن عبد الله وحمزة أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا عدوى ولا طيرة، إنما الشؤم في ثلاث: في الفرس والمرأة والدار.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں اور نہ شگون کچھ ہے۔ بیشک نحوست تین چیزوں میں ہے یعنی گھوڑا، عورت اور گھر میں

٧٢٢ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا عدوى. قال أبو سلمة بن عبد الرحمن: سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا توردوا الممرض على المصح. وعن الزهري قال أخبرني سنان بن أبي سنان الدؤلي أن أبا هريرة رضي الله عنه قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا عدوى، فقام أعرابي فقال: أرأيت الإبل تكون في الرمال أمثال الظباء فيأتيها البعير الأجرب فتجرب؟ قال النبي صلى الله عليه وسلم: فمن أعدى الأول.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے۔ چنانچہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ فرمائیے کہ اونٹ ہرنوں کی طرح ریت میں پھرتے ہیں پھر ان میں ایک خارشی اونٹ آملتا ہے تو سب کو خارش ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو بیماری کس نے لگائی تھی۔

٧٢٣ - حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن جعفر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا عدوى ولا طيرة، ويعجبني الفأل، قالوا: وما الفأل؟ قال: كلمة طيبة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا فرضی بات ہے اور شگون کوئی چیز نہیں لیکن فال مجھے پسند ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ۔

باب ما يذكر في سم النبي صلى الله عليه وسلم

حضور کو زہر دیا گیا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٧٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ، فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ، فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ.

٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

مروی ہے، حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا (بھنا ہوا) گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے یہاں یہودی ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ انہیں آپ کے حضور جمع کر دیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں۔ کیا تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ جواب دیا کہ اے ابوالقاسم ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا جد اعلیٰ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ فلاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ تمہارا جد اعلیٰ تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا اور درست کہا۔ فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اے ابوالقاسم ہاں اور اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اسی طرح پتا چل جائے گا جیسے ہمارے جد اعلیٰ کے بارے میں آپ جان گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنمی کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ تھوڑے سے دن ہم رہیں گے اور پھر ہماری جگہ (مستقل) آپ حضرات رہیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ذلیل ہو کر رہو۔ اللہ کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو کیا سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا۔ ہم نے ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے نبی ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ سچے نبی

زہر پینا اور اُس سے اپنے خوف کا علاج بتانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے وہ دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيه خالدا مخلدا فيها أبدا ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا.

اس میں گرتا رہے گا اور اس میں ہمیشہ رہے گا۔ جو زہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کرے گا تو وہ زہر دوزخ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ جو لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ کی آگ کے اندر ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کے اندر رہے گا۔

حدثنا محمد أخبرنا أحمد بن بشير أبو بكر أخبرنا هاشم بن هاشم قال أخبرني عامر بن سعد قال سمعت أبي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اصطبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اسے اس روز نہ زہر اور نہ جادو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

باب ألبان الأتن

گدھی کا دودھ

حدثني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن الزهري عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن أكل كل ذي ناب من السبع قال الزهري ولم أسمعه حتى أتيت الشام وزاد الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب قال وسألته هل نتوضأ أو نشرب ألبان الأتن أو مرارة السبع أو أبوال الإبل قال قد كان المسلمون يتداوون بها فلا يرون بذلك بأسا فأما ألبان الأتن فقد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحومها ولم يبلغنا عن ألبانها أمر ولا نهي وأما مرارة السبع قال ابن شهاب أخبرني أبو إدريس الخولاني أن أبا ثعلبة الخشني أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل كل ذي ناب من السبع.

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچلیوں سے شکار کرنے والے ہر درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ زہری کا قول ہے کہ میں نے یہ بات نہیں سنی یہاں تک کہ میں شام پہنچا۔ لیث نے اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یونس نے ابن شہاب سے کہا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا گدھی کے دودھ سے وضو کر لیں یا اسے پی لیں یا درندوں کے پتے یا اونٹ کا پیشاب پی لیں؟ کہا کہ مسلمان ان سے علاج کرتے رہے ہیں اور اس (علاج) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رہا گدھی کے دودھ کا معاملہ تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا ہے کہ آپ نے اس کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ لیکن گدھی کے دودھ کے بارے میں کوئی امر اور نہی ہم تک نہیں پہنچا۔ رہا درندوں کے پتے کا معاملہ تو ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابو ادریس خولانی نے خبر دی کہ انہیں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

باب إذا وقع الذباب في الإناء

اگر برتن میں مکھی گر جائے

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بَابٌ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ۔

بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن کے اندر مکھی گر جائے تو چاہیے کہ اُسے پوری طرح غوطہ دے لے اور پھر پھینک دے کیونکہ اُس کے ایک پَر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

لباس کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

زینت کو اللہ نے حلال کیا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی (سورۃ الاعراف، آیت ۳۲) نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، کھاؤ پیو اور پہنو اور خیرات کرو بغیر فضول خرچی اور تکبر کے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو چاہو کھاؤ پیو اور پہنو لیکن دو غلطیاں نہ کرنا یعنی فضول خرچی اور تکبر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹ کر چلے تو اللہ تعالٰی اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

جو تکبر کے بغیر ازار لٹکائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تکبر کے باعث کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالٰی قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری چادر کا ایک سرا نیچے بار بار ڈھلک جاتا ہے۔ ماسوائے اس کے کہ میں وقت اور متوجہ رہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے باعث ایسا کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ سورج کو گرہن

يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا

بَابُ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ

۲۳۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ۔

بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ

تھا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں موجود تھے کہ آپ جلدی سے کپڑا کھینچتے ہوئے اٹھے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچ گئے اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آفتاب روشن ہو گیا تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں گہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یہاں تک کہ وہ گہن دور کر دے۔

کپڑوں کو سمیٹنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ آئے اور زمین پر نیزہ گاڑ دیا۔ پھر نماز کے لئے اقامت کہی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلہ پہنے اور اسے سمیٹے ہوئے تشریف لائے اور آپ نے نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ آپ کے سامنے گزر رہے تھے مگر نیزہ کے پیچھے کی طرف سے۔

ٹخنوں سے نیچے جو کپڑا ہے وہ جہنم میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازار کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔

جو ازار تکبر سے گھسیٹے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے روز نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنا ازار گھسیٹ کر چلتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی حلہ پہن کر اور خوش ہو کر جا رہا تھا اور اپنے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ پس وہ قیامت تک زمین

إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ؟ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا۔ تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ۔

بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ۔ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ

میں دھنستا ہی جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی زمین میں اپنی ازار کو گھسیٹتا جا رہا تھا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ اسی طرح یونس نے زہری سے روایت کی ہے لیکن شعیب نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت نہیں کی۔

جریر بن زید کا بیان ہے کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ اُن کے گھر کے دروازے پر تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں محارب بن دثار (قاضی کوفہ) سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر عدالت کی طرف جا رہے تھے، تو میں نے اُن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا انہوں نے ازار کا ذکر کیا؟ فرمایا کہ ازار یا قمیص کی تخصیص نہیں کی۔ جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ، حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

لیث، نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد، قدامہ بن موسیٰ، سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا۔

حاشیہ والی ازار

أبي أسيد ومعاوية بن عبد الله بن جعفر أنهم لبسوا ثيابا مهدبة۔

۷۳۹۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت جاءت امرأة رفاعة القرظي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جالسة وعنده أبو بكر فقالت يا رسول الله إني كنت تحت رفاعة فطلقني فبت طلاقي فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير وإنه والله ما معه يا رسول الله إلا مثل هذه الهدبة وأخذت هدبة من جلبابها فسمع خالد بن سعيد قولها وهو بالباب لم يؤذن له قالت فقال خالد يا أبا بكر ألا تنهى هذه عما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا والله ما يزيد رسول الله صلى الله عليه وسلم على التبسم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته فصار سنة بعد۔

زہری، ابو بکر بن محمد، حمزہ بن ابو اسید، معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی جبکہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابو بکر بھی آپ کے پاس تھے۔ اس عورت نے کہا یا رسول اللہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور جب میری مدت طلاق پوری ہو گئی تو میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور بے شک خدا کی قسم یا رسول اللہ ان کے پاس کوئی چیز نہیں مگر اس پھندنے جیسی اور اپنی چادر کا کنارا پکڑ کر دکھایا۔ جب خالد بن سعید نے اس کی یہ بات سنی تو وہ دروازے پر تھے انہیں اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا: اے ابو بکر! اس عورت کو روکتے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آواز بلند کر رہی ہے۔ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے سوا کچھ نہ دیکھا کہ آپ تبسم فرما رہے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔ چنانچہ اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔

باب الأردية

وقال أنس: جبذ أعرابي رداء النبي صلى الله عليه وسلم۔

چادر

حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے حضور کی چادر کھینچی۔

۷۴۰۔ حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري أخبرني علي بن حسين أن حسين بن علي أخبره أن عليا رضي الله عنه قال فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستأذن فأذنوا لهم۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر طلب فرمائی اور آپ روانہ ہو گئے۔ پس میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے چل رہے تھے، یہاں تک کہ اس گھر تک جا پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ پس آپ نے اجازت طلب کی اور انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

باب لبس القميص

وقول الله تعالى حكاية عن يوسف: اذهبوا بقميصي هذا فألقوه على وجه أبي يأت بصيرا۔

قمیص پہننا

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کے واقعہ میں فرمایا: میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! احرام والا کون سے کپڑے پہنے، پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام باندھنے والا قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت پہنچے جبکہ عبد اللہ بن اُبی کو قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے باہر نکالا گیا اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنا دی۔ آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: إِذَا فَرَغْتَ فَآذِنَّا، فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا۔ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن اُبی کی وفات ہوئی تو اس کا صاحبزادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اپنی قمیص مرحمت فرمائی جائے تاکہ اس کا باپ اس میں کفن دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے اور اس کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ پس آپ نے انہیں قمیص مرحمت فرما دی اور فرمایا کہ جب تم کفن وغیرہ سے فارغ ہو جاؤ تو ہمیں بتا دینا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتا دیا۔ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے چلے حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ کو منافقین کی نماز پڑھانے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ چنانچہ ارشاد ہوا۔ تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (التوبہ ۸۰)۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ان میں سے کسی کی میت پر

بَابُ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ۔

قمیص وغیرہ کا سینے کے پاس گریبان ہو۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال

الحسن عن طاوس عن ابی ھریرۃ قال ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیہما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیہما الی تراقیہما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ حتی تغشی اناملہ وتعفو اثرہ، وجعل البخیل کلما ھم بصدقۃ قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانہا، قال ابو ھریرۃ فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باصبعہ ھکذا فی جیبہ فلو رأیتہ یوسعہا ولا تتوسع۔ تابعہ ابن طاوس عن ابیہ وابو الزناد عن الاعرج فی الجبتین، وقال حنظلۃ سمعت طاوسا سمعت ابا ھریرۃ یقول جبتان، وقال جعفر عن الاعرج جنتان۔

اور دو آدمیوں کی مثال بیان فرمائی ہے جن کے اوپر لوہے کی زرہیں ہیں اور ان کے دونوں ہاتھ ان کی ہنسلیوں سے ملے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب خیر و صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اس کی کشادہ ہو جاتی ہے حتی کہ اس کی انگلیوں پر چھا جاتی ہے اور اس کے قدموں کے نشان مٹا دیتی ہے اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ سخت ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اپنی انگشت ہائے مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کشادہ کرنا چاہتے مگر نہیں پاتے۔ ابن طاؤس، طاؤس، ابوالزناد نے اعرج سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے جُبّتین کہا ہے۔ حنظلہ، طاؤس نے حضرت ابوہریرہ کو جُبّتان فرماتے ہوئے سنا۔ جعفر نے اعرج کے حوالے سے جُنّتان کہا ہے۔

باب ٢٦٣ من لبس جبۃ ضیقۃ الکمین فی السفر۔

جو سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنے

٤٥ ـ حدثنا قیس بن حفص حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش قال حدثنی ابو الضحی قال حدثنی مسروق قال حدثنی المغیرۃ بن شعبۃ قال انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم اقبل فتلقیتہ بماء فتوضأ وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذھب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت الجبۃ فغسلہما ومسح براسہ وعلی خفیہ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے وضو فرمایا اور آپ نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا۔ پس آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اپنا مبارک چہرہ دھویا پھر آپ اپنے ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے لگے لیکن وہ تنگ تھیں چنانچہ آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا پھر سر اور موزوں پر مسح کیا۔

باب ٢٦٤ جبۃ الصوف فی الغزو۔

جہاد میں اونی جبہ پہننا

٤٦ ـ حدثنا ابو نعیم حدثنا زکریا عن عامر عن عروۃ بن المغیرۃ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ایک رات میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی صحبت میں تھا پس آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا

ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ۔

٤٧ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

٤٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ۔ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ۔

بَابُ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ۔

٤٩ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

میں جواب دیا تو آپ سواری سے اترے اور چل دیئے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں چھاگل سے پانی ڈال کر وضو کرانے لگا چنانچہ آپ نے منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھونے کا ارادہ کیا لیکن صوف کا جبہ پہنا ہوا تھا جس سے آپ کلائیوں کو باہر نہ نکال سکے یہاں تک کہ آپ نے جبہ کے نیچے سے انہیں نکالا اور پھر کلائیوں کو دھویا اور سر کا مسح فرمایا۔ پھر میں موزے اتارنے کے لئے نیچے جھکا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں پہنا تھا جبکہ یہ پاک تھے اور ان پر مسح فرمایا۔

قبا اور ریشمی فروج پہننا

وہ جو قبا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا پیچھے چاک ہوتا ہے۔

۴۷ ۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ کو کچھ عطا نہیں فرمایا۔ پس حضرت مخرمہ نے کہا، اے بیٹے! ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ پس میں آپ کے ساتھ چلا گیا تو فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے نام سے بلاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو ان کے نام سے بلایا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک قبا تھی۔ چنانچہ فرمایا کہ یہ قبا میں نے تمہارے لئے چھپا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا اور حضور نے فرمایا، مخرمہ راضی ہو گئے۔

۴۸ ۔ ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک ریشمی فروج پیش کی گئی تو آپ نے اسے پہن لیا پھر نماز پڑھی۔ جب آپ واپس لوٹے تو سختی کے ساتھ اتار پھینکا۔ جس سے ناپسندیدہ ہونے کا اظہار ہوتا تھا اور فرمایا کہ یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن یوسف نے لیث سے اور دوسرے حضرات نے ریشمی فروج کہا ہے۔

ٹوپیاں

مسدد، معتمر، ان کے والد ماجد نے حضرت انس کو ریشم کی ملائم زرد ٹوپی پہنے دیکھا۔

۴۹ ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ۔

کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قمیص، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنیں، ہاں جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ لے اور وہ کپڑا بالکل نہ پہنو جسے زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔

بَابُ السَّرَاوِيلِ۔

٧٥٠- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

شلواریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ازار (تہبند) میسر نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

٧٥١- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو آپ ہمیں کیا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ قمیص، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو مگر جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے، لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔ اور جو کپڑا زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو اسے نہ پہنا کرو۔

بَابُ الْعَمَائِمِ۔

٧٥٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

عمامے (پگڑیاں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم، قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی استعمال نہ کرے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اور نہ موزے پہنے مگر جس کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزوں کو کاٹ لینا چاہیے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

بَابُ التَّقَنُّعِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ

کپڑے سے سر اور منہ کو ڈھانپ لینا

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت انس نے کہا کہ حضور نے سر پر چادر کا کنارہ باندھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابوبکر بھی ہجرت کی تیاری کرنے لگے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے والد ماجد آپ پر قربان، کیا آپ کو ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ پس حضرت ابوبکر نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمراہی کے لئے روکے رکھا اور ان کے پاس دو سواریاں تھیں انہیں چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک روز دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ چہرہ کو چھپائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں حالانکہ ایسے وقت ہمارے پاس تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میں قربان اور میرے ماں باپ، اس وقت حضور کسی خاص بات ہی کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے۔ پس حضور نے اجازت طلب کی اور آپ کو اجازت دے دی گئی۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ پاس سے دوسرے لوگوں کو ہٹا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے والد ماجد آپ پر قربان، یہ آپ کے ہی گھر والے ہیں۔ فرمایا کہ مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ، کیا میں ساتھ رہوں گا؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری ان دو سواریوں میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیمتاً۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم جلدی جلدی دونوں کے لئے سفر کا سامان تیار کرنے لگیں اور ہم نے دونوں کے لئے کھانے پینے کا سامان ایک چمڑے

ليال يبيت معهما عبد الله بن أبي بكر وهو غلام شاب لقن ثقف فيرحل من عندهما سحرا فيصبح مع قريش بمكة كبائت فلا يسمع أمرا يكادان به إلا وعاه حتى يأتيهما بخبر ذلك حين يختلط الظلام ويرعى عليهما عامر بن فهيرة مولى أبي بكر منحة من غنم فيريحها عليهما حين تذهب ساعة من العشاء فيبيتان في رسلهما حتى ينعق بهما عامر بن فهيرة بغلس يفعل ذلك كل ليلة من تلك الليالي الثلاث.

کے فیصلے میں ہمراہ رہا۔ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس سے تھیلے کا منہ باندھ دیا۔ اسی لئے ان کا لقب ذات النطاق پڑ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ایک غار میں جا پہنچے جس کو غار ثور کہا جاتا ہے اور اس میں آپ نے تین راتیں گزاریں اور حضرت عبداللہ رات کو ان کے پاس رہتے یعنی حضرت ابوبکر کے لڑکے اور وہ ذہین اور ہوشیار تھے۔ علی الصبح مکہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے اور اس طرح صبح کرتے گویا کہ یہیں رات گزاری ہے۔ جب کوئی خاص بات سنتے تو اسے یاد رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا ...

باب المغفر

٧٥٤ - حدثنا أبو الوليد حدثنا مالك عن الزهري عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح وعلى رأسه المغفر.

خود کا استعمال

زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے خود پہن رکھا تھا۔

باب البرود والحبرة والشملة

وقال خباب: شكونا إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة له.

دھاری دار اور حاشیہ والی چادریں اور شملہ

حضرت خباب کا بیان ہے کہ ہم نے نبی کریم کی خدمت میں شکایت کی تو آپ ایک دھاری دار چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

٧٥٥ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك قال كنت أمشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فأدركه أعرابي فجبذه بردائه جبذة شديدة حتى نظرت إلى صفحة عاتق رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أثرت بها حاشية البرد من شدة جبذته ثم قال يا محمد مر لي من مال الله الذي عندك فالتفت إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ضحك ثم أمر له بعطاء.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کا حاشیہ موٹا تھا۔ پس ایک اعرابی ملا اور اس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر بڑے زور سے کھینچا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھے پر اس کے زور سے چادر کھینچنے کے باعث کنارے کا نشان دیکھا۔ پھر اس نے کہا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ کے پاس ہے میرے لئے اس میں سے حکم فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور پھر اسے مال دینے کا حکم صادر فرمایا۔

٧٥٦ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال: جاءت امرأة ببردة قال سهل

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت بردہ (چادر) لے کر حاضر بارگاہ ہوئی۔ حضرت سہل نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہوتی ہے؟ کہا یہی چادر جس

هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ، فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْسُنِيهَا، قَالَ نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

کے حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ وہ عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! یہ چادر آپ کے استعمال کرنے کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لے لی اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ اُسے ازار کی جگہ باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے اُسے چھوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا، اچھا۔ پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوا۔ پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لپیٹ کر اُس کے پاس بھیج دی۔ لوگوں نے اُس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا کہ تم نے چادر مانگ لی حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آپ سائل کو رد نہیں فرماتے۔ اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ صرف اسلئے مانگی ہے کہ جس روز میں مروں تو یہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہ

۵۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللهَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں سے جنت میں ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی اور اُن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن میں شمار فرمائے۔ آپ نے کہا: اے اللہ! اسے اُن میں شمار فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں شامل فرمائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ——— قربان جائیں اُس معجز نگاہ پر جس کو جنت میں داخل ہونے والے اپنے امتی اس دنیا میں سب سے اتنی مدت پہلے ہی نظر آ رہے تھے۔ اُن کے چہروں کی حالت بھی نگاہِ مصطفےٰ سے پنہاں نہ تھی اور ان باتوں کا آپ نے اتنا عرصہ پہلے اظہار فرما دیا تھا تاکہ امتی خوش ہو جائیں اور انہیں اطمینان ہو جائے کہ اُن کی جانی اور مالی قربانیاں بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ انہوں نے اپنے پیدا کرنے والے کو خوش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے تو خدا نے بھی اُن کی مہمان نوازی کا اہتمام کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔

اس کے باوجود اگر کوئی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کے حالات کا واقف تو رہے ایک طرف دنیاوی حالات

سے بھی بے خبر جانے، بس دنیا کی چیزوں اور گلی کی باتوں سے ناواقف ٹھہرائے تو حقیقت اس نے اللہ کے رسول کو مانا ہی نہیں ہے جسے پروردگار عالم نے اپنے فضل و کرم سے جو اپنے محبوب کو خلیفۂ اعظم بنایا اور انہیں ساری کائنات سے بڑھ کر علم اور اختیار مرحمت فرمایا۔ وہ ایسی بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا گویا وہ مقام مصطفےٰ کا منکر ہے وہ اپنے خدا کی دین کا قائل اور نہ اپنے نبی کے مقام کو تسلیم کرنے والا۔ گویا ایک جانب کم گوئی ہے اور دوسری جانب کم گری کا انکار۔ یہ عجیب ہی قسم کی مسلمانی ایجاد ہوئی ہے کہ ایمان اور کفر دونوں کو شیر و شکر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ یہ تو اجتماع ضدین ہے جو سراسر محال ہے۔ لیکن دور کے آجانے میں یہ عجیب اٹکھیلی اور ستم ظریفی ہے۔

ذریات فی ثیاب لب ہے بلکہ ہاں جی گستاخی

سلام اسلام علیکم کو تسلیم زبانی ہے

یہ مضمون جو اس حدیث کے اندر بیان ہوا ہے بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ١٣٢١، ١٣٢٢، ١٣٢٣، ١٣٢٣ اور ٢٧٢ کے اندر بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٧٥٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ حبرہ چادر۔

٧٥٩۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تمام کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبرہ چادر کا استعمال کرنا زیادہ پسند تھا (حبرہ ایک خاص قسم کی چادر کا نام ہے)۔

٧٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے اوپر حبرہ چادر ڈال دی گئی۔

بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

حاشیہ دار چادریں اور کمبل

٧٦١۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَ

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔

٧٦٢۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

٧٦٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ۔

بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

٧٦٤۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ۔

٧٦٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ

حالت مرگ طاری ہوئی تو چہرے پر خمیصہ ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ انور سے ہٹا دیتے اور اسی حالت میں آپ فرماتے کہ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا یوں آپ لوگوں کو ان کی حرکت سے ڈراتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خمیصہ (کمبل) پر نماز پڑھی جس پر نقش و نگار تھے۔ آپ نے ایک نظر ان نقوش کو دیکھا اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: یہ اس خمیصہ کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ نماز کے دوران اس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور ابوجہم بن حذیفہ بن غانم جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہے اس کے پاس سے سادہ چادر لے آؤ۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ایک چادر اور ایک موٹا تہبند لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

کپڑے میں ملفوف ہو کر بیٹھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ کے طریقے پر خرید و فروخت سے منع فرمایا اور دو نمازوں سے کہ نماز فجر کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غائب نہ ہو جائے اور ایک کپڑے میں لپٹ کر بیٹھ رہے یعنی کہ اس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہو اور ملفوف ہو کر بیٹھ رہنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ بیع میں

صلى الله عليه وسلم عن لبستين وعن بيعتين نهى عن الملامسة والمنابذة في البيع والملامسة لمس الرجل ثوب الآخر بيده بالليل أو بالنهار ولا يقلبه إلا بذلك والمنابذة أن ينبذ الرجل إلى الرجل بثوبه وينبذ الآخر ثوبه ويكون ذلك بيعهما عن غير نظر ولا تراض واللبستين اشتمال الصماء والصماء أن يجعل ثوبه على أحد عاتقيه فيبدو أحد شقيه ليس عليه ثوب واللبسة الأخرى احتباؤه بثوبه وهو جالس ليس على فرجه منه شيء۔

باب الاحتباء في ثوب واحد

۷۶۶۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين أن يحتبي الرجل في الثوب الواحد ليس على فرجه منه شيء وأن يشتمل بالثوب الواحد ليس على أحد شقيه وعن الملامسة والمنابذة۔

۷۶۷۔ حدثني محمد قال أخبرنا مخلد قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن اشتمال الصماء وأن يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء۔

باب الخميصة السوداء

۷۶۸۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا إسحاق بن سعيد عن أبيه سعيد بن فلان هو عمرو بن سعيد بن العاص عن أم خالد بنت خالد أتي النبي صلى الله عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء صغيرة

تو ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ تو یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں چھوئے اور اس کے سوا اسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے پر کپڑا پھینکے اور دوسرا پہلے پر پھینکے، یہی ان کی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے۔ اور دو ممنوع لباس تو ایک اشتمال صماء ہے۔ صماء اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ایک کندھے پر اس طرح کپڑا ڈال لے کہ دوسرا کندھا کھلا رہے اور دوسرے کندھے پر ڈالنے کے لئے کوئی کپڑا یا لباس نہ ہو۔ دوسرا لباس احتباء ہے کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

ایک ہی کپڑے میں ملفوف ہو جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ہے ایک یہ کہ کوئی آدمی ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو اور دوسرے کپڑے کو اس طرح اپنے ایک حصے پر ڈالا کہ دوسرے حصے پر کچھ نہ ہو اور ملامسہ و منابذہ کی تجارت سے منع فرمایا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے کے ساتھ جسم کے صرف ایک حصے کو لپیٹنے سے منع فرمایا ہے اور ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنے سے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

کالا کمبل

عمرو بن سعید بن العاص نے حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کپڑے پیش ہوئے جن میں ایک کالا چھوٹا سا کمبل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کس کو اوڑھائیں۔ لوگ

فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُو هٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ: يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ.

۷۷۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

بَابُ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

۷۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا، قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا، قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنٰى عَنِّي مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ كَانَ ذٰلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتّٰى يَذُوقَ

خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ وہ لائی گئیں
اٹھا کر تو آپ نے کملی اپنے دست مبارک سے اٹھا کر ان کے زیب
تن کر دیا اور فرمایا کہ مدت دراز تک پہنو یہاں تک کہ پرانا کر کے پھاڑ
دو۔ اس پر سبز یا زرد نقش بنے تھے تو فرمایا کہ اے ام خالد۔ یہ
سناہ و سناہ یعنی حبشی زبان میں فرمایا کہ اچھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا
پیدا ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ اے انس اس لڑکے کا خیال رکھنا کہ کوئی
چیز کھانے پینے نہ پائے یہاں تک کہ صبح اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں لے جا کر گھٹی دلوائی جائے۔ پس صبح میں
اسے لے کر حاضر بارگاہ ہوا تو آپ ایک باغ میں تھے اور آپ کے
اوپر حریثیہ کملی تھی اور ان جانوروں کی پیٹھ پر نشان لگا رہے تھے جن پر
سوار ہو کر مکہ معظمہ فتح فرمایا تھا۔

سبز کپڑے

ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ نے اپنی بیوی کو
طلاق دے دی تو اس کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی نے نکاح کر
لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے اوپر سبز دوپٹہ تھا
اور اس نے ان سے اپنے خاوند کی شکایت کی اور اپنی جلد کی سبزی دکھائی
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو چونکہ عورتیں ایک
دوسری کی مدد کیا کرتی ہیں لہذا حضرت عائشہ نے عرض کی کہ میں نے کسی مسلمان
عورت کو ایسے ظلم کا شکار ہوتے نہیں دیکھا۔ اس کی جلد اس کے کپڑے سے بھی زیادہ سبز
ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
گئی ہے تو وہ اپنے دو بیٹوں کو لے کر حاضر ہوئے جو دوسری بیوی سے تھے
عورت نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے ان کا کوئی گناہ نہیں کیا مگر یہ کہ ان کے پاس جو ہے
وہ مجھے اتنی بھی کفایت نہیں کرتا جتنا یہ اور اس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پکڑا اور کہا
کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم یہ جھوٹ بولتی ہے … لیکن یہ نافرمان ہے
اور رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے … رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تم ان کے لیے حلال نہیں ہو یا ان کے لیے

ومعه ابنين له فقال: بنوك هؤلاء؟ قال: نعم، قال: هذا الذي تزعمين ما تزعمين، فوالله لهم أشبه به من الغراب بالغراب.

باب الثياب البيض

٧٧١ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم الحنظلي أخبرنا محمد بن بشر حدثنا مسعر عن سعد بن إبراهيم عن أبيه عن سعد قال: رأيت بشمال النبي صلى الله عليه وسلم ويمينه رجلين عليهما ثياب بيض يوم أحد ما رأيتهما قبل ولا بعد.

٧٧٢ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث عن الحسين عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر حدثه أن أبا الأسود الديلي حدثه أن أبا ذر رضي الله عنه حدثه قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثوب أبيض وهو نائم، ثم أتيته وقد استيقظ فقال: ما من عبد قال لا إله إلا الله ثم مات على ذلك إلا دخل الجنة، قلت: وإن زنى وإن سرق؟ قال: وإن زنى وإن سرق، قلت: وإن زنى وإن سرق؟ قال: وإن زنى وإن سرق على رغم أنف أبي ذر. وكان أبو ذر إذا حدث بهذا قال: وإن رغم أنف أبي ذر. قال أبو عبد الله: هذا عند الموت أو قبله إذا تاب وندم وقال لا إله إلا الله غفر له.

باب لبس الحرير وافتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه

٧٧٣ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا قتادة قال: سمعت أبا عثمان النهدي: أتانا

میں بالکل ایسی ہی مشابہت ہے جیسے [illegible] کوا کوے سے [illegible] ان بچوں [illegible] آپ کے [illegible] ہیں [illegible] فرمایا [illegible] یہ [illegible]

سفید کپڑے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب اور دائیں طرف غزوۂ احد کے روز دو شخص دیکھے جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انہیں نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد۔

ابوالاسود دیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑے پہن کر آرام فرما رہے تھے۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسی عقیدے پر اس کا انتقال ہو مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی ہو؟ فرمایا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی ہو۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی ہو؟ فرمایا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی ہو، ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابوذر جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہی کہتے کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ موت کے وقت یا اس سے پہلے ہے جب کوئی تائب اور نادم ہو کر کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

ریشم پہننا اور بچھانا کتنا جائز ہے

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو عثمان النہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گرامی نامہ آیا

كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ قَالَ فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ۔

جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اتنے کے اور انگوٹھے کے پاس والی اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمیں معلومات کے مطابق اس سے مراد نقش و نگار تھے۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ۔

عاصم کا بیان ہے کہ ابوعثمان نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں یہ لکھ کر بھیجا جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اتنے کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے ہمیں بتایا۔ زہیر نے بیچ والی اور شہادت والی انگلی کھڑی کر کے بتایا۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ۔

تیمی کا بیان ہے کہ ابوعثمان نہدی نے فرمایا ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو ان کے لئے حضرت عمر نے خط لکھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جو کہ آخرت میں نہیں پہنتا ہو گا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى۔

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابوعثمان نے ہم سے مذکورہ حدیث بیان کی اور ابوعثمان نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ پھینک دیا اور فرمایا۔ میں اسے نہ پھینکتا لیکن میں نے اسے منع کیا تھا مگر یہ باز نہ آیا حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونا چاندی، ریشم اور دیباج ان کافروں کے لئے دنیا میں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالعزیز سے پوچھا کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے؟ تو عبدالعزیز نے زور سے فرمایا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ پھر حضرت نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذُبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتْ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ۔

بَابُ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ

ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابو معمر، عبدالوارث، یزید، معاذہ، ام عمرو بنت عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عمران بن حطان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ریشم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کے پاس جا کر ان سے پوچھو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر سے دریافت کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے کہا کہ درست فرمایا اور ابو حفص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔ عبداللہ بن رجاء، حرب، یحییٰ نے عمران سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

ریشم کو چھونا بغیر پہنے ہوئے

اس کو زبیدی نے زہری سے، انہوں نے انس سے، انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمِسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا۔

کی خدمت میں ریشمی کپڑا تحفے کے طور پر پیش کیا گیا۔ ہم اُسے چھونے اور تعجب کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

ف: سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر کسی نے ایک ریشمی کپڑا پیش کیا جو بڑا نفیس اور بڑا ملائم تھا۔ بعض صحابہ کرام نے اسے چھو کر دیکھا تو اس کے انتہائی نرم اور ملائم ہونے پر تعجب کرنے لگے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ تم اس کپڑے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ سبحان اللہ! (۱) قربان جائیں محبوب پروردگار کی نگاہ حق بین پر جس نے دیکھ لیا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں ——— (۲) حضرت سعد بن معاذ کو جنت میں کیا کیا نعمتیں ملی ہوئی ہیں ——— (۳) حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں رومال بھی دیکھ لیے اور جان لیا کہ وہ اس ریشمی کپڑے سے بھی نفیس، ملائم اور بہتر ہیں ——— یہ سب کچھ زمین پر رہتے ہوئے دیکھا اور جنت کے اندر دیکھا، ساتوں آسمان اتنے ... ہو چکے، اتنا فاصلہ ہونے کے باوجود آپ کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔

رکاوٹ کیوں پیش آتی جبکہ آپ نے خود فرمایا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔ (طبرانی، بیہقی، ابو نعیم، مواہب لدنیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے اٹھا دیے ہیں لہٰذا میں اسے دیکھ رہا ہوں اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اُسے بھی جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

مذکورہ بالا مضمون کتابیں کتب احادیث سے ہیں جبکہ چوتھی کتاب سیرت کی ہے جو جلیل القدر محدث امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی انتہائی قابل اعتماد، مایہ ناز اور ایمان افروز تصنیف ہے۔ کتنے ہی بزرگوں نے اس کتاب کی تعریف فرمائی۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الساری کے نام سے بخاری شریف کی عظیم الشان کے ساتھ مایہ ناز شرح بھی لکھی تھی۔ نگاہِ مصطفےٰ کا عالم بتانے والی اس حدیث کی صحت مسلّم ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفےٰ کے لیے دوری اور نزدیکی یکساں تھی۔ جس کی طرح ماضی اور مستقبل کے حالات و واقعات بھی ملاحظہ کرتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں رومال بھی اُس نگاہ کے سامنے نزدیک رکھی ہوئی چیز کی طرح تھے جبھی نے ان کا حال بیان فرمایا ——— ماننے والوں نے اُس وقت بھی مان لیا اور آج بھی مان رہے ہیں اور بزبان حال سے عرض گذار ہیں کہ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ جب کہ نہ ماننے والوں نے نہ اُس وقت مانا اور نہ آج مان رہے ہیں بلکہ وہ دوسرے عام انسانوں کی طرح اللہ کے محبوب کو بھی بے خبر اور بے اختیار بتانے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں اور اس خلافِ دین و دیانت حرکت سے اُن مہربانوں کے دل کو سرور آتا ہے۔ حالانکہ اہل ایمان تو ہمیشہ سے یہی عرض کرتے آئے ہیں کہ یا رسول اللہ!

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ٧٨٠ افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ وَقَالَ عَبِيدَةُ هُوَ كَلُبْسِهِ

٨٤٣ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ۔

باب ٧٨١ لُبْسِ الْقَسِّيِّ۔ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ۔ وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا۔ وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ۔

٨٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ۔

باب ٧٨٢ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ۔

٨٤٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا

ریشمی لباس بچھانا

عبیدہ کا قول ہے کہ یہ پہننے کے حکم میں ہے۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے۔ نیز ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور بچھانے سے بھی۔

مصری ریشمی کپڑا پہننا

عاصم ابو بردہ سے راوی کہ حضرت علی سے پوچھا کہ القسیہ کیا ہے تو فرمایا کہ یہ کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے اور اس پر اترج کی طرح ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور المیثرہ وہ کپڑا ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے زرد چادروں کی طرح تیار کرتی ہیں۔ جریر نے یزید سے اپنی روایت میں کہا کہ القسیہ دھاری دار کپڑا ہے جو مصر سے آتا ہے اس میں ریشم ہے اور المیثرہ درندوں کی کھال ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میثرہ کے بارے میں عاصم کا قول اکثر اور صحیح ہے۔

معاویہ بن سوید بن مقرن نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ میاثر اور قسی کپڑوں کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ف: حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات ہی جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان دونوں کا شمار ان میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنتی قرار دیا اور امت محمدیہ ان دس کو عشرہ مبشرہ کہتی ہے۔ مردوں کے لیے ریشمی کپڑے پہننا اگرچہ شرعاً حرام ہیں لیکن بیماری کے باعث جسم کے ... ان دونوں حضرات کو اس قسم کی ... ان دونوں حضرات کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی ...

نے اپنے محبوب کو اتنا اختیار مرحمت فرما دیا تھا کہ جس شرعی حکم سے اپنے جس امتی کو چاہیں مستثنیٰ قرار دے دیں۔ اسی اختیار کے تحت
ت کے محبوب نے اپنے ان دونوں جانثار صحابیوں کو خارش کے باعث ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔ مانشر

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش تھی۔

بَابٌ ٨٢٣ الْحَرِيْرِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے ریشمی کپڑا

٧٨٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے مجھے سرخ ریشمی جوڑا عطا فرمایا۔ جب اسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

٧٨٧ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيْرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِيْهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيْعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ ایک سرخ ریشمی حلہ بک رہا ہے تو عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کاش! آپ اسے خرید لیں تاکہ وفود کے آنے اور جمعہ کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ ایسی چیزیں وہی پہنا کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حضرت عمر کے پہننے کے لئے ایک سرخ ریشمی حلہ بھیجا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے یہ پہناتے ہیں حالانکہ میں آپ سے اس کے بارے میں سن چکا ہوں۔ جناب نے فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے یہ اس لئے تمہارے واسطے بھیجا ہے کہ اسے بیچ ڈالو یا کسی عورت کو پہنا دو۔

٧٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُوْمٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے ام کلثوم علیہا السلام بنت رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کے اوپر سرخ ریشمی چادر تھی۔

بَابٌ ٨٢٤ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضور کا لباس اور بستر کے بارے میں قناعت فرمانا

وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ ۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ؟ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا، إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ، أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ، فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ایک سال تک میں اسی انتظار میں رہا کہ حضرت عمر سے اُن دو ازواجِ مطہرات کے بارے میں دریافت کروں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق گٹھ جوڑ کر لیا تھا مگر میں خوف محسوس کرتا رہا۔ ایک دفعہ وہ راستے میں ٹھہرے ایک منزل پر اترے اور پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ جب اُن سے نکل کر آئے تو میں نے ان سے پوچھا۔ فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر ہم عورتوں کو کوئی چیز شمار نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ ان کا بھی ہم پر حق ہے لیکن اپنے معاملات میں ہم انہیں مداخلت کی اجازت نہیں دیتے تھے چنانچہ میرے اور میری بیوی کے درمیان ایک بات پر بحث ہو گئی تو میں نے انہیں سختی کے ساتھ جواب دیا اور کہا کہ تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ایسے تو فرماتے ہیں لیکن آپ کی صاحبزادی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچاتی ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس گیا اور ان سے کہا۔ بیشک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں۔ اور ان کو پہلے ہی حفصہ کے پاس گیا اور پھر حضرت ام سلمہ کے پاس میں نے ان سے بھی کہا تو انہوں نے فرمایا۔ اے عمر! تعجب ہے کہ تم ہمارے معاملات میں دخل دیتے ہو لیکن اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی ازواج مطہرات کے معاملات میں بھی دخل اندازی کرنے لگے ہو اور انہوں نے میری تردید کر دی۔ انصار میں سے ایک شخص تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا اور میں موجود ہوتا تو آکر بتاتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود نہ ہوتا اور وہ حاضر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں مجھے بتاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد و نواح کی حکومتیں مطیع ہو گئی تھیں لیکن شام میں صرف غسان کا بادشاہ رہ گیا تھا اور ہمیں ڈر رہتا کہ وہ ہم پر حملہ نہ کر دے۔ اچانک وہ انصاری یہ کہتے ہوئے آیا کہ ایک بہت بڑا واقعہ رونما ہو گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا ہوا، کیا غسانی آ گیا؟ کہا اس سے بھی بڑا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا هُوَ إِلَّا فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقُلْتُ
الْبَابُ الْمَشْرُبَةِ وَحِيْدٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ
لِيْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ
حَشْوُهَا لِيْفٌ وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ
قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِيْ رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا
وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِيْ كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا۔

بَابُ مَا يُدْعٰى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْهَا هٰذِهِ الْخَمِيْصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيْهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيْصَةِ وَيُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُوْلُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ قَالَ إِسْحَاقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِيْ أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ۔

کہ آپ اپنے حجرے میں ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنے بالاخانہ پر تشریف فرما تھے اور بالاخانے کے دروازے پر ایک سیاہ فام غلام تھا
تو اس سے کہا میرے لیے اجازت طلب کرو۔ اجازت ملنے پر میں اندر داخل ہوا

تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں جس
کے نشانات آپ کے پہلوئے مبارک پر پڑے ہوئے ہیں اور سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ ہے جس کے اندر
کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے اور کھالیں لٹک رہی ہیں۔ میں نے وہ بات جو حضرت حفصہ اور
حضرت ام سلمہ سے کہی تھی اور جو حضرت ام سلمہ نے جواب دیا تھا آپ سے ذکر کی تو رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپ انتیس راتیں وہاں رہنے کے بعد نیچے اترے۔

۷۹۰۔ ہند بنت الحارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک
رات بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے
لائق نہیں۔ رات میں کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے اترے
گئے۔ کون ہے جو ان حجرے والی عورتوں کو جگائے کیونکہ بہت سی
لباس پہننے والی ایسی ہیں جو قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔
زہری کا بیان ہے کہ ہند کی آستینوں میں انگلیوں کے قریب
بٹن لگے ہوئے تھے۔

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے

۷۹۱۔ سعید بن عمرو نے حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ اونی چادر بھی تھی
آپ نے فرمایا کہ یہ کسے اوڑھائی جائے؟ لوگ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا
کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں اٹھا کر لے گئے تو آپ نے کمبل
اپنے دست مبارک سے اٹھا کر ان کے جسم پر ڈال دیا اور فرمایا کہ
عمر دراز ہو، پہنو اور پرانا کرو۔ دو مرتبہ فرمایا۔ پھر
کمبل کے نقش و نگار کو دیکھ کر دست مبارک سے میری
جانب اشارہ کرتے اور فرماتے۔ اے ام خالد یہ سناہ ہے۔ سناہ حبشی
زبان میں اچھے کو کہتے ہیں۔ اسحاق کا بیان ہے کہ میرے خاندان
میں سے ایک عورت نے مجھ سے بتایا کہ اس نے ام خالد کو اسے پہنے دیکھا۔

باب ۲۸۶ التزعفر للرجال۔

۷۹۲۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن عبد العزیز عن انس قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل۔

مردوں کے لئے زعفرانی رنگ

مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا۔

باب ۲۸۷ الثوب المزعفر۔

۷۹۳۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بورس او بزعفران۔

زعفرانی رنگ کے کپڑے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۲۸۸ الثوب الاحمر۔

۷۹۴۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ عن ابی اسحاق سمع البراء رضی اللہ عنہ یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا وقد رایتہ فی حلۃ حمراء ما رایت شیئا احسن منہ۔

سرخ رنگ کے کپڑے

ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے اور میں نے آپ کو سرخ حلے میں ملبوس دیکھا اور کبھی کوئی چیز آپ سے حسین نظر نہ آئی۔

باب ۲۸۹ المیثرۃ الحمراء۔

۷۹۵۔ حدثنا قبیصۃ حدثنا سفیان عن اشعث عن معاویۃ بن سوید بن مقرن عن البراء رضی اللہ عنہ قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع عیادۃ المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ونہانا عن لبس الحریر والدیباج والقسی والاستبرق ومیاثر الحمر۔

سرخ رنگ کے گدے

معاویہ بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا اور ہمیں ریشم، دیباج، قسی، استبرق اور سرخ گدے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۲۹۰ النعال السبتیۃ وغیرہا

۷۹۶۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد عن سعید ابی مسلمۃ قال سالت انسا اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم۔

بال صاف کی ہوئی کھال کے جوتے

سعید ابو مسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۷۹۷۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن سعید المقبری عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رایتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک یصنعہا قال ما ہی

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے دیکھا ہے جو آپ کے ساتھیوں میں سے دوسروں کو کرتے نہیں دیکھا۔ فرمایا اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو دیکھا

يا ابن جريج قال رأيتك لا تمس من الأركان إلا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة ورأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى كان يوم التروية فقال له عبد الله بن عمر أما الأركان فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها. وأما الصفرة فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها فأنا أحب أن أصبغ بها. وأما الإهلال فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته.

۷۹۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران أو ورس وقال من لم يجد نعلين فليلبس خفين وليقطعهما أسفل من الكعبين.

۷۹۹ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من لم يكن له إزار فليلبس السراويل ومن لم يكن له نعلان فليلبس خفين.

باب يبدأ بالنعل اليمنى

۸۰۰ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني أشعث بن سليم سمعت أبي يحدث عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن في طهوره

کہ دونوں یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کا طواف کرتے ہوئے بوسہ نہیں دیتے اور میں نے آپ کو بالوں سے صاف کی ہوئی کھال کے جوتے پہنتے دیکھا اور کپڑوں کو زرد رنگا ہوا دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام کھول دیا لیکن آپ نے ترویہ کے دن تک احرام نہیں کھولا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے ان سے فرمایا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں یمانی رکنوں کے سوا بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رہی سبتیہ جوتے پہننے کی بات، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا ہے جن میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور انہیں پہنے ہوئے وضو فرمایا کرتے تھے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں۔ رہا زرد رنگ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا رنگتے دیکھا تو میں بھی اسی رنگ کو رنگنا پسند کرتا ہوں۔ رہی احرام کھولنے کی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے اس وقت احرام کھولا ہو جب تک آپ کی سواری نہ چل پڑے۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ازار میسر نہ ہو تو شلوار پہن لے اور جس کو جوتے نہ مل سکیں تو موزے پہن لے۔

پہلے داہنا جوتا پہنے

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے

وَالتَّنَعُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

بَاب يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرَى

پہلے بایاں جوتا اتارے

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں پیر پہننے میں اول اور اتارنے میں آخری رہے۔

ف: اس مضمون کی احادیث مطہرہ سے واضح ہوتا ہے کہ سنت رسول یہی ہے کہ جوتا، قمیص اور شلوار وغیرہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کی جائے۔ کنگھی بھی پہلے دائیں جانب سے کی جائے اور اتارتے وقت ابتداء بائیں جانب سے کی جائے۔ اسی طرح مسجد یا معزز مکان میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت بایاں پیر پہلے باہر رکھنا چاہیے۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس کے برعکس کیا جائے یعنی داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھا جائے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پیر باہر رکھا جائے۔

کراچی سے دعوت اسلامی کے نام سے اہل سنت وجماعت کی ایک بہت ہی مبارک تبلیغی جماعت اٹھی ہے جس کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ یہ حضرات اتباع سنت ہی کی تبلیغ کرتے ہیں جو بڑی مبارک بات ہے۔ مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے سنتوں کی ترغیب دینے کی غرض سے ایک عظیم وضخیم کتاب فیضان سنت کے نام سے لکھی ہے جو دعوت اسلامی والوں کا نصاب ہے اور اس کا کچھ حصہ مساجد میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس منظم دعوتی تحریک میں زیادہ تر نوجوان طلبہ شامل ہیں۔ خدا کرے کہ یہ مشن روز بروز پھلے پھولے اور پاکستان کا ہر فرد اسی رنگ میں رنگا ہوا نظر آنے لگے۔ ایک صاحب ایمان اگر ہر کام میں سنت رسول پر عمل کرنے لگے تو سمجھ کہ اس پر حضرت ذوالمنن کا عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی رنگ میں رنگ دے آمین۔

فیضان سنت نامی کتاب مولانا محمد الیاس قادری ضیائی مدظلہ العالی نے تحفے کے طور پر اس ناچیز کو بھی مرحمت فرمائی ہے۔ اتباع سنت پر ابھارنے والی اور سنتوں کا درس دینے والی بڑی ایمان افروز کتاب ہے۔ فنی حدیث کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کتاب کو ترغیب سنن کے لحاظ سے دیکھنا چاہیے۔ اس زاویے سے یہ کتاب بڑے کام کی چیز اور اپنے میدان کی منفرد تصنیف ہے۔ اس کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لیے انتہائی سودمند ہے۔ اسی طرح سکھر کے مولانا امین احمد اویسی نے بھی کھانے پینے کی سنتیں بھی بڑی مفید کتاب ہے۔ اسے بھی اگر مطالعے میں رکھا جائے تو افادیت سے خالی نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے اس سے بہتر اور کیا بات ہوگی کہ اس پر سنتوں کا رنگ چڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس عصیاں شعار بندے کو بھی سنتوں کا عامل بنا دے آمین۔

بَاب لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ۔

ایک جوتا پہن کر نہ چلو

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں جوتے

فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا ؛

بَابُ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا ؛

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یا دونوں پہنے۔

جوتے میں دو تسمے ہوں یا ایک بڑا تسمہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک میں دو دو تسمے ہوتے تھے۔

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس جوتے لے کر تشریف لائے جن میں دو دو تسمے تھے تو ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ ؛

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ؛

چمڑے کا سرخ قبہ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے سرخ قبے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر گئے۔ لوگ وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے۔ جس کو مل جاتا وہ اسے چہرے پر مل لیتا اور جس کو اس میں سے نہ ملا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے حصہ حاصل کر لیتا۔

یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کا باب ہے جبکہ اس بخاری شریف کی جلد دوم کے شروع میں مستقل عنوان سے ایک طویل حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے مستعمل پانی، لعاب دہن اور دست مبارک کی بات بھی ہے کہ حضرات صحابہ کرام انہیں حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کیا کرتے تھے —— اس حدیث کے اندر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں۔ اس پانی سے چند قطرے حاصل کرنے کی شمع رسالت کا ہر پروانہ کس طرح کوشش کرتا ہے۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کس طرح کوشاں ہیں۔ چند قطرے جن کو مل گئے وہ انہیں ہاتھوں پر مل کر اپنے جسم پر مل رہا ہے۔ جس کو اس پانی سے ایک قطرہ بھی نہ مل سکا وہ کسی دوسرے کے تر ہاتھ پر ہاتھ پھیر کر اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل رہا ہے۔ کیا کبھی غور فرمایا ہے کہ دور نبوت کے اسلام کے آشنا اور اسلامی تعلیمات کے علمبردار ایسا کیوں کر رہے تھے!۔ کیا ایسا کرنے کا انہیں پروردگار عالم نے حکم فرمایا تھا؟ اگر خدا نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر وہ حکم قرآن مجید کی کون سی سورت کی کون سی آیت میں ہے؟ —— اگر ایسا کرنے کا انہیں اللہ کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا تو واضح طور پر بتایا جائے کہ حدیث کی کس کتاب کے اندر وہ حکم موجود ہے؟ —— یقیناً ایسا

حکم واضح طور پر نہ قرآن مجید میں ملے گا اور نہ حدیث کی کسی بھی کتاب میں۔ اللہ اور رسول نے واضح طور پر یہ حکم دیا ہو نہیں ہے —— اس کے باوجود صحابہ کرام ایسا کرتے تھے —— پیار اور عشق سے کرتے تھے —— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹھ کر تے تھے —— عدم حدیث کے باعث اللہ تعالیٰ بھی انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکتا تھا —— اپنے سامنے یہ ہوتا ہوا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی انہیں منع نہیں فرماتے تھے —— آخر منع نہ فرمانے کی وجہ کیا تھی؟ —— منع فرماتے تو رہا ایک طرف، صحابہ کرام کے ایسا کرنے پر اللہ رب العزت بھی خوش تھا اور اللہ کا محبوب بھی خوش۔ آخر کیوں؟

نور کی تجارت بیچتے وہ سینے ہیں مہر و ماہ!
عشق ہے کس شان سے گرد سواری راہ راہ!

بڑی قدرو منزلت ہے جس کو سجدہ نہ کرنے کے باعث شیطان مارا گیا اور اتنا بڑا عابد و زاہد ہونے کے باوجود راندۂ درگاہ ہو کر رہ گیا۔ گلے میں لعنت کا طوق پڑ گیا —— بات یہ ہے کہ ساری عبادتیں، مجاہدے ریاضتیں، تمام بھاگ دوڑ تعظیم رسالت کے باعث ہی شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے اور عبادات اگر یہ نہیں تو پلے کچھ بھی نہیں —— شیطان کے پلے کیا کچھ نہ تھا اگر کچھ نہیں تھا تو تعظیم نبی کی دولت نہیں تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بالآخر کچھ بھی پلے نہ رہا اور گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔ راندۂ درگاہ ہو جانے —— فرعونی جادوگروں کے پاس کچھ بھی نہ تھا ایمان کی دولت سے بھی محروم تھے لیکن کفر کی حالت میں ہوتے ہوئے اللہ کے نبی حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کا ادب کیا۔ حقیقت میں کیا کچھ نہ پایا۔ نبی کا ادب کرنے کی برکت سے ایمان لاگیا —— شہادت کی خلعت مل گئی —— منصب صحابیت پالیا —— مقام ہجرت سے پہلے کون سا مقام اور شرف تھا جو انہوں نے نبی کا ادب کرنے کے باعث پا لیا —— ابلیس نے نبی کی تعظیم نہ کر کے سب کچھ گنوا دیا۔ انہوں نے کافر ہوتے ہوئے نبی کا ادب کیا تو بہت کچھ پالیا۔ وہم و گمان سے زیادہ پالیا۔ سبحان اللہ!

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فرع ہیں!
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے!

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ۔

زہری نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں ایک جگہ جمع کیا۔

باب —

۸۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ

چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت چٹائی کا حجرہ بنا لیا کرتے اور اس میں نماز پڑھتے اور دن کے وقت اسے بچھا لیتے اور اس پر بیٹھا کرتے۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے

النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ ؂

بَابُ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هَذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ۔

بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ ؂

۸۰۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ ؂

۸۰۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ

گئے یہاں تک کہ ان کی تعداد کافی بڑھ گئی تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا۔ وہ اعمال اختیار کرو جن کے کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارے اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑے ہی ہوں۔

سونے کے بٹن

لیث، ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد مخرمہ نے ان سے فرمایا۔ اے بیٹے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں جنہیں وہ تقسیم فرما رہے ہیں، لہٰذا تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے کاشانۂ اقدس میں پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ میں نے اسے گستاخی شمار کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے پاس بلا کر لاؤں؟ فرمایا کہ بیٹے! وہ ظالم حکمرانوں جیسے نہیں ہیں۔ پس میں نے آپ کو بلایا اور آپ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم اطہر پر دیباج کی ایک قبا تھی جس کے بٹن سونے کے تھے۔ پھر فرمایا کہ اے مخرمہ! یہ ہم نے تمہارے لئے رکھ چھوڑی تھی۔ پس وہ قبا انہیں مرحمت فرما دی۔

سونے کی انگوٹھیاں

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا۔ سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، ریشم، استبرق، دیباج، سرخ گدے، قسی اور چاندی کے برتنوں سے منع فرمایا ہے اور سات باتوں کا ہمیں حکم دیا ہے۔ یعنی بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

بن نهيك عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن خاتم الذهب وقال عمرو اخبرنا شعبة عن قتادة سمع النضر سمع بشيرا مثله۔

۸۱۰۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي كفه فاتخذه الناس فرمى به واتخذ خاتما من ورق او فضة۔

باب خاتم الفضة۔

۸۱۱۔ حدثنا يوسف بن موسى حدثنا ابو اسامة حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب او فضة وجعل فصه مما يلي كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس مثله فلما رآهم قد اتخذوها رمى به وقال لا البسه ابدا ثم اتخذ خاتما من فضة فاتخذ الناس خواتيم الفضة قال ابن عمر فلبس الخاتم بعد النبي صلى الله عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان حتى وقع من عثمان في بئر اريس۔

باب

۸۱۲۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس خاتما من ذهب فنبذه فقال لا البسه ابدا فنبذ الناس خواتيمهم۔

۸۱۳۔ حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال حدثني انس بن مالك رضي الله عنه انه رأى في يد رسول الله صلى الله

صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔ عمرو، شعبہ، قتادہ، نضر نے بشیر بن نہیک سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا تو لوگوں نے بھی پہننی شروع کر دیں، لہٰذا آپ نے وہ پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی۔

چاندی کی انگوٹھیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا اور اس کے اندر محمد رسول اللہ نقش کروایا پس لوگوں نے بھی اسی طرح کی پہن لیں۔ جب آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوتے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر نے پہنی، پھر حضرت عمر نے اور پھر حضرت عثمان نے یہاں تک کہ حضرت عثمان سے وہ اریس کنویں کے اندر گر گئی۔

سونے اور چاندی کی انگوٹھی پھینکنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی لیکن پھر پھینک دی اور فرمایا کہ اسے میں اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے صرف ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی

عليه وسلم خاتما من ورق يوما واحدا ثم إن الناس اصطنعوا الخواتيم من ورق ولبسوها فطرح رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتمه فطرح الناس خواتيمهم تابعه إبراهيم بن سعد وزياد وشعيب عن الزهري وقال ابن مسافر عن الزهري أرى خاتما من ورق.

دیکھیں لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس طرح ابراہیم بن سعد اور زیاد اور شعیب نے زہری سے روایت کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

باب ٥٠١ فص الخاتم

٨١٤ - حدثنا عبدان أخبرنا يزيد بن زريع أخبرنا حميد قال سئل أنس هل اتخذ النبي صلى الله عليه وسلم خاتما قال أخر ليلة صلاة العشاء إلى شطر الليل ثم أقبل علينا بوجهه فكأني أنظر إلى وبيص خاتمه قال إن الناس قد صلوا وناموا وإنكم لم تزالوا في صلاة ما انتظرتموها.

انگوٹھی کا نگینہ

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک روز حضور نے نماز عشاء میں آدھی رات تک دیر کر دی پھر آپ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے لیکن جب تک تم انتظار میں رہے گے اس وقت تک تم نماز میں رہے۔

ف: یہ حدیث اسی جلد کی حدیث ۵۱۷، ۵۲۴ اور ۲۴۳ کے اندر بھی موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا ایمان افروز تصور ہے کہ آج بھی پیش نگاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت گھوم رہی ہے۔ قلب پر بندہ نہیں تصور شیخ کی اصل اور ضرورت بھی قریبا ہے لیکن!

ان کے حسن کی گلی، ان کی تیغ، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامان حیات

٨١٥ - حدثنا إسحاق أخبرنا معتمر قال سمعت حميدا يحدث عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان خاتمه من فضة وكان فصه منه. وقال يحيى بن أيوب حدثني حميد سمع أنسا عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اسی میں نگینہ بھی تھا۔ یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

باب ٥٠٢ خاتم الحديد

٨١٦ - حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه أنه سمع سهلا يقول جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت جئت أهب نفسي فقامت طويلا فنظر وصوب فلما طال مقامها فقال رجل زوجنيها إن لم تكن لك بها حاجة قال عندك شيء

لوہے کی انگوٹھی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ میں اپنے نفس کو ہبہ کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ پس وہ کافی دیر کھڑی رہی۔ آپ نے ایک نظر دیکھا ... جب اسے کافی دیر ہو گئی تو ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس مہر دینے کے لیے کچھ ہے

تصدقها؟ قال: لا. قال: اذهب فالتمس. فذهب ثم رجع فقال: والله ان وجدت شيئا. قال: اذهب فالتمس ولو خاتما من حديد. فذهب ثم رجع قال: لا والله ولا خاتما من حديد، وعليه ازار ما عليه رداء، فقال: اصدقها ازاري. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ازارك ان لبسته لم يكن عليك منه شيء، وان لبسته لم يكن عليها منه شيء. فتنحى الرجل فجلس، فرآه النبي صلى الله عليه وسلم موليا فامر به فدعي، فقال: ما معك من القرآن؟ قال: سورة كذا وكذا، لسور يعددها. قال: قد ملكتكها بما معك من القرآن.

جواب دیا کہ نہیں۔ فرمایا جاؤ کچھ دیکھو۔ پس وہ گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔ فرمایا کہ پھر جا کر تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض کی کہ خدا کی قسم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ اس کے پاس تہبند تھا اور چادر نہیں تھی۔ چنانچہ اس نے عرض کی کہ میں اپنا تہبند اسے مہر میں دے دوں گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تہبند اگر اسے تم استعمال کرو گے تو اس پر کچھ بھی نہیں رہے گا اور اگر یہ استعمال کرے گی تو تم پر کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ وہ آدمی ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا کہ پیٹھ پھیر کر جا رہا ہے پس اسے بلا کر فرمایا۔ تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں اور وہ شمار کیں۔ فرمایا کہ جتنا تمہیں قرآن یاد ہے اسی کے بدلے میں نے تمہیں اس کا مالک بنا دیا ہے۔

باب نقش الخاتم

٨١٧ - حدثنا عبد الاعلى حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن انس بن مالك رضي الله عنه ان نبي الله صلى الله عليه وسلم اراد ان يكتب الى رهط او اناس من الاعاجم فقيل له: انهم لا يقبلون كتابا الا عليه خاتم. فاتخذ النبي صلى الله عليه وسلم خاتما من فضة نقشه محمد رسول الله، فكاني بوبيص او ببصيص الخاتم في اصبع النبي صلى الله عليه وسلم او في كفه.

انگوٹھی کے نقوش

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لیے خط لکھا جائے۔ آپ سے عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک مہر تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروا دیا۔ گویا میں اس انگوٹھی کی چمک کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں۔

٨١٨ - حدثني محمد بن سلام اخبرنا عبد الله بن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق، وكان في يده، ثم كان بعد في يد ابي بكر، ثم كان بعد في يد عمر، ثم كان بعد في يد عثمان، حتى وقع بعد في بئر اريس، نقشه محمد رسول الله.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ میں یہاں تک کہ اس کے بعد وہ اریس کنویں میں گر گئی۔ اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

باب الخاتم في الخنصر

چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا

٨١٩ - حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس رضي الله عنه قال: صنع النبي صلى الله عليه وسلم خاتما قال: إنا اتخذنا خاتما ونقشنا فيه نقشا فلا ينقش عليه أحد. قال: فإني لأرى بريقه في خنصره.

باب اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء أو ليكتب به إلى أهل الكتاب وغيرهم

٨٢٠۔ حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: لما أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن يكتب إلى الروم قيل له: إنهم لن يقرءوا كتابك إذا لم يكن مختوما، فاتخذ خاتما من فضة ونقشه محمد رسول الله، فكأنما أنظر إلى بياضه في يده.

باب من جعل فص الخاتم في بطن كفه

٨٢١۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية عن نافع أن عبد الله حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم اصطنع خاتما من ذهب وجعل فصه في بطن كفه إذا لبسه، فاصطنع الناس خواتيم من ذهب، فرقي المنبر فحمد الله وأثنى عليه فقال: إني كنت اصطنعته وإني لا ألبسه، فنبذه فنبذ الناس. قال جويرية: ولا أحسبه إلا قال: في يده اليمنى.

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا ينقش على نقش خاتمه

٨٢٢۔ حدثنا مسدد حدثنا حماد عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من فضة ونقش فيه محمد رسول الله وقال

کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی تیار کروائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کروائی ہے اور اس کے اندر نقش بھی کندہ کروایا ہے لہٰذا کوئی دوسرا شخص نقش کندہ نہ کروائے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چھنگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں

مہر لگانے کے لئے انگوٹھی کا استعمال

یا اہل کتاب وغیرہ کے لئے مہر کردہ خط بھیجنے کے لئے

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ قیصر روم کے لئے خط لکھا جائے تو آپ کی خدمت میں عرض گزاری گئی کہ وہ آپ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک اس پر مہر لگی ہوئی نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا گیا میں اس کی چمک کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔

جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور جب اسے پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کروالیں پس آپ منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے یہ بنوائی تھی لیکن اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ آپ نے وہ پھینک دی اور انہوں نے بھی پھینک دیں۔ جویریہ کا قول ہے کہ نافع نے یہی فرمایا کہ دائیں ہاتھ میں تھی۔

حضور نے فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی منقش نہ کروائے

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروا لیا اور فرمایا کہ میں نے

إني اتخذت خاتما من ورق ونقشت فيه محمد رسول الله فلا ينقش أحد على نقشه.

باب ٥٠٨ هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة أسطر

٨٢٣ - حدثني محمد بن عبد الله الأنصاري قال حدثني أبي عن ثمامة عن أنس أن أبا بكر رضي الله عنه لما استخلف كتب له وكان نقش الخاتم ثلاثة أسطر محمد سطر ورسول سطر والله سطر. وزادني أحمد حدثنا الأنصاري قال حدثني أبي عن ثمامة عن أنس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم في يده وفي يد أبي بكر بعده وفي يد عمر بعد أبي بكر فلما كان عثمان جلس على بئر أريس قال فأخرج الخاتم فجعل يعبث به فسقط قال فاختلفنا ثلاثة أيام مع عثمان فننزح البئر فلم نجده.

باب ٥٠٩ الخاتم للنساء، وكان على عائشة خواتيم ذهب

٨٢٤ - حدثنا أبو عاصم أخبرنا ابن جريج أخبرنا الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما شهدت العيد مع النبي صلى الله عليه وسلم فصلى قبل الخطبة، وزاد ابن وهب عن ابن جريج فأتى النساء فجعلن يلقين الفتخ والخواتيم في ثوب بلال.

باب ٥١٠ القلائد والسخاب للنساء يعني قلادة من طيب وسك

٨٢٥ - حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم يوم عيد فصلى ركعتين لم يصل قبل ولا بعد ثم

چاندی کی انگوٹھی بنائی ہے اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا ہے لہٰذا کوئی اس نقش کو کندہ نہ کروائے۔

کیا انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش کندہ کروائے

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر جب مسند خلافت پر بیٹھے تو انہیں یہ خط لکھا اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا یعنی ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ۔ دوسری روایت میں ثمامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ انگوٹھی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ جب حضرت عثمان اریس کنوئیں پر بیٹھے تو راوی کا بیان ہے کہ وہ انگوٹھی نکال کر اس کے ساتھ دل بہلانے لگے تو وہ گر پڑی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان کے ساتھ ہم تین روز تک اسے تلاش کرتے رہے اور کنوئیں کا سارا پانی نکال دیا لیکن وہ ہمارے ہاتھ نہ آئی۔

عورتوں کے لیے انگوٹھی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سونے کی انگوٹھیاں پہنا کرتی تھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں عید کی نماز میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ ابن وہب نے ابن جریج سے اتنا اضافہ کیا ہے کہ پھر عورتوں کے پاس آئے اور وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

عورتوں کے ہار اور کڑے

یعنی مشک کی خوشبو کے ہار

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز باہر نکلے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان کے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی، پھر عورتوں میں تشریف لے گئے تو آپ

أَنَّ النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا.

بَابُ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ

۸۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

بَابُ الْقُرْطِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

۸۲۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا.

بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

۸۲۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: أَيْنَ لُكَعُ ثَلَاثًا ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَامَ

نے انہیں صدقہ خیرات کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کڑے علاوہ بالیاں تک خیرات کر دیں۔

ہار مستعار لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہار گم ہو گیا جو حضرت اسماء کا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کئی آدمی بھیجے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگ باوضو نہ تھے۔ لیکن انہیں پانی نہ ملا تو انہوں نے بغیر وضو کے نمازیں پڑھیں، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ کیا، پس اللہ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ ابن نمیر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ ہار حضرت اسماء سے مستعار لیا تھا۔

بالیاں

ابن عباس کا بیان ہے کہ حضور نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور اپنے حلقوں کی طرف بڑھا رہی ہیں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھائیں نہ ان سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد میں۔ پھر عورتوں میں حاضر ہوئے اور حضرت بلال کو ساتھ لیا چنانچہ آپ نے انہیں خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں اپنی بالیوں تک پھینکنے لگیں۔

بچوں کے ہار

نافع بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا۔ آپ نے فرمایا کہ ننھا منا کہاں ہے؟ تین مرتبہ فرمایا کہ حسن بن علی کو بلاؤ۔ چنانچہ حسن بن علی کھڑے ہوئے اور چل پڑے اور ان کی گردن میں سخاب (ایک قسم کا ہار) تھا۔ آپ

الحسن بن علي يمشي وفي عنقه السخاب، فقال النبي صلى الله عليه وسلم بيده هكذا، فقال الحسن بيده هكذا، فالتزمه فقال: اللهم إني أحبه فأحبه وأحب من يحبه. قال أبو هريرة فما كان أحد أحب إلي من الحسن بن علي بعد ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قال.

کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغرض مبارک پھیلائے، فرمایا کہ آئیے۔ امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلا کر بازو پھیلائے چنانچہ آپ نے انہیں سینے سے لگا لیا۔ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے کوئی اور مجھے حسن بن علی سے زیادہ پیارا نہیں جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق یہ فرمایا۔

ف: امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ محبوب پروردگار حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے نہایت درجہ محبت تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے ۔۔۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ رسالت میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام کیا تھا۔

باب المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرجال.

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں

۸۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال، لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال. تابعه عمرو أخبرنا شعبة.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی وضع قطع اختیار کریں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی وضع قطع اپنائیں۔ عمرو بن مرزوق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

باب إخراج المتشبهين بالنساء من البيوت.

عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا

۸۳۰۔ حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال أخرجوهم من بيوتكم قال فأخرج النبي صلى الله عليه وسلم فلانا وأخرج عمر فلانا.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنانہ وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ایسے افراد کو اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں کو اور حضرت عمر نے فلاں کو نکال دیا تھا۔

۸۳۱۔ حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا زهير حدثنا هشام بن عروة أن عروة أخبره

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ

أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللهِ إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ، وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ.

بَابُ ۷۱۶ قَصِّ الشَّارِبِ وَكَانَ عُمَرُ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ.

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ.

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.

بَابُ ۷۱۷ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ

لتا ہے علیہ وسلم سے پاس موجود تھے اور گھر میں ایک مخنث بیٹھا تھا جس نے حضرت ام سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہا۔ اے عبداللہ اگر کل تم نے طائف کو فتح کر لیا تو میں تمہیں دختر غیلان دکھاؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے اور جاتی ہے تو آٹھ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے افراد کو اپنے پاس آمد و رفت نہ دیا کرو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ تقبل بأربع سے پیٹ کی چار سلوٹیں مراد ہیں یعنی وہ ان کے ساتھ آتی ہے اور تدبر بثمان سے ان سلوٹوں کے کنارے مراد ہیں جو دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ مل جاتی ہیں۔ اسی لئے ثمان کہا اور ثمانیۃ نہیں کہا اور اطراف کا واحد مذکر ہے اسی لیے ثمانیۃ اطراف نہیں کہتے۔

مونچھیں کتروانا

حضرت عمر اپنی مونچھیں اتنی کترواتے کہ جلد نظر آنے لگتی نیز داڑھی اور مونچھوں کے درمیانی بال کترواتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مونچھوں کا کتروانا فطرت میں داخل ہے۔

سعید بن المسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت کے تقاضوں سے ہیں۔ یعنی ختنہ کروانا، استرے سے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں پست کرنا۔

ناخن کٹوانا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فطرت کے کاموں میں سے موئے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھوں کا پست

تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ ؛

کرنا ہے۔

٨٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ ، الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ ؛

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پیدائشی پانچ باتیں ہیں ختنہ کروانا ، موئے زیر ناف کی صفائی کرنا ، مونچھیں کترانا ناخن ترشنا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔

٨٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکین کی مخالفت کرو ، داڑھی بڑھاؤ مونچھیں کترواؤ اور حضرت ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اُسے کٹوا دیتے۔

بَابُ إِعْفَاءِ اللِّحَى

داڑھی بڑھانا

٨٢٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ (نیز یہ محبت رسول کا تقاضا بھی ہے)

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ ؛

بڑھاپے کے بارے میں

٨٢٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا ؛

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خضاب لگایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ بڑھاپے کے نزدیک بہت کم گئے تھے

٨٢٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ ؛

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خضاب کی عمر کو پہنچے ہی نہیں تھے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی مبارک کے سفید بال گن سکتا تھا۔

٨٣٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے گھر والوں نے ایک پیالے میں پانی دے

أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا ؛

کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر کے اُس پیالے کی طرح بتایا جس کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک رکھا ہوا تھا پھر جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف ہوتی تو اُن کی طرف ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ پس میں نے اس برتن میں جھانک کر دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے۔

۸۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ ؛

سلام کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ہماری طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک خضاب والا موئے مبارک لے کر آئیں۔ ابو نعیم سے نصیر بن ابی الاشعث نے ابن موہب سے روایت کی کہ حضرت اُمِّ سلمہ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرخ بال دکھایا تھا۔

بَابُ الْخِضَابِ ؛

۸۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ ؛

خضاب

ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم اُن کی مخالفت کیا کرو۔

بَابُ الْجَعْدِ ؛

۸۴۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ ؛

گھنگھریالے بال

ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔ نہ آپ بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بالکل گندمی رنگ والے۔ نہ آپ کے بال بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا تو مکہ مکرمہ میں دس سال اور پھر مدینہ طیبہ میں دس سال، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی گویا ساٹھ سال کی عمر میں اور اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

۸۴۴ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی

إسرائيل عن أبي إسحاق سمعت البراء يقول ما رأيت أحدا أحسن في حلة حمراء من النبي صلى الله عليه وسلم. قال بعض أصحابي عن مالك إن جمته لتضرب قريبا من منكبيه. قال أبو إسحاق سمعته يحدثه غير مرة ما حدث به قط إلا ضحك. تابعه شعبة شعره يبلغ شحمة أذنيه.

اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سرخ جوڑے میں کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ میرے بعض دوستوں نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ آپ کے گیسوئے مبارک کندھوں کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے انہیں متعدد بار یہ حدیث بیان کرتے سنا اور جب بھی بیان کرتے تو ہنس پڑتے۔ شعبہ نے اس کی متابعت کی ہے کہ آپ کے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

۸۲۵ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أراني الليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كأحسن ما أنت راء من أدم الرجال له لمة كأحسن ما أنت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على رجلين أو على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقيل المسيح ابن مريم وإذا أنا برجل جعد قطط أعور العين اليمنى كأنها عنبة طافية فسألت من هذا فقيل المسيح الدجال.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات خانہ کعبہ کے پاس مجھے خواب میں ایک گندمی رنگ کا شخص دکھایا گیا جو گندمی رنگ والوں میں اتنا حسین تھا کہ تم نے ایسا نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کے گیسو بھی ایسے خوبصورت تھے کہ تم نے ایسے نہیں دیکھے ہوں گے۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کا سہارا لیے یا دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے تھے اور دائیں آنکھ سے کانا تھا، گویا وہ آنکھ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

۸۲۶ - حدثنا إسحاق أخبرنا حبان حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يضرب شعره منكبيه.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک آپ کے کندھوں تک پہنچتے تھے۔

۸۲۷ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا همام عن قتادة عن أنس كان يضرب شعر النبي صلى الله عليه وسلم منكبيه.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے اطہر دوش مبارک تک پہنچتے تھے۔

۸۲۸ - حدثني عمرو بن علي حدثنا وهب بن جرير قال حدثني أبي عن قتادة قال سألت أنس بن مالك رضي الله عنه عن شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا ليس بالسبط ولا الجعد بين أذنيه وعاتقه.

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے اطہر بالکل سیدھے اور نہ پوری طرح گھنگریالے بلکہ ان کے درمیان تھے، کانوں اور کندھوں کے درمیان تک۔

۸۲۹ - حدثنا مسلم حدثنا جرير عن

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی

قتادة عن أنس قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم اليدين لم أر بعده مثله، وكان شعر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا لا جعد ولا سبط.

٨٥٠۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا جرير بن حازم عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم اليدين والقدمين حسن الوجه لم أر بعده ولا قبله مثله، وكان بسط الكفين۔

٨٥١۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا معاذ بن هانئ حدثنا همام حدثنا قتادة عن أنس بن مالك أو عن رجل عن أبي هريرة قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم القدمين حسن الوجه لم أر بعده مثله۔ وقال هشام عن معمر عن قتادة عن أنس: كان النبي صلى الله عليه وسلم شثن القدمين والكفين۔ وقال أبو هلال حدثنا قتادة عن أنس أو جابر بن عبد الله: كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم الكفين والقدمين لم أر بعده شبها له۔

٨٥٢۔ حدثني محمد بن المثنى قال حدثني ابن أبي عدي عن ابن عون عن مجاهد قال: كنا عند ابن عباس رضي الله عنهما فذكروا الدجال فقال: إنه مكتوب بين عينيه كافر، وقال ابن عباس: لم أسمعه قال ذاك، ولكنه قال: أما إبراهيم فانظروا إلى صاحبكم، وأما موسى فرجل آدم جعد على جمل أحمر مخطوم بخلبة كأني أنظر إليه إذا انحدر في الوادي يلبي۔

باب ٧٢ التلبيد

٨٥٣۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال: سمعت عمر رضي الله عنه يقول: من ضفر فليحلق ولا تشبهوا بالتلبيد۔ وكان ابن عمر يقول: لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ملبدا۔

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ پُرگوشت تھے اور آپ کے بعد میں نے ایسا اور کوئی نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان کے درمیان میں تھے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر پُرگوشت تھے چہرہ انور اتنا حسین تھا کہ آپ جیسا نہ میں نے پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ایک آدمی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک پُرگوشت تھے چہرہ انور اتنا حسین کہ میں نے آپ کے بعد ایسا اور کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں۔ حضرت انس اور حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم مبارک پُرگوشت تھے۔ بعد میں ایسا کوئی نہیں دیکھا جو آپ سے بالکل مشابہت رکھتا ہو۔

مجاہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے تو حضور کو فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ حضرت ابراہیم کو دیکھنا چاہے وہ اپنے صاحب کو دیکھ لے اور حضرت موسیٰ گندمی رنگ کے گھنگریالے بالوں والے اور سرخ اونٹ پر سوار ہوں گے گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی میں اتر کر لبیک پڑھ رہے ہیں۔

بالوں کو گوند سے جمانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ جو بالوں کو گوند سے جمائے اسے چاہیے کہ حج و عمرہ کے بعد سر منڈائے اور حالت احرام کی مشابہت نہ کرے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بال جمائے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوندے سے بال جما کر لبیک کہتے ہوئے سنا ہے: میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور بادشاہی، تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان سے زیادہ کلمات نہیں کہے تھے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے تو عمرے کا احرام کھول دیا لیکن آپ نے اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ فرمایا کہ میں نے سر کے بال گوندے سے جما لیے ہیں اور اپنی قربانی کو ہار پہنا دیے ہیں لہٰذا جب تک قربانی ذبح نہ کر لوں احرام نہیں کھول سکتا۔

بَابُ ۲۳۳ الْفَرْقِ

مانگ نکالنا

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایسے کام میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے جس کے متعلق کوئی حکم نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکاتے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گیسوئے مبارک کو لٹکایا کرتے لیکن پھر مانگ نکالنے لگے۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں ہیں۔ عبد اللہ بن رجاء نے مَفْرِقِ النَّبِی کہا ہے۔

اہل محبت کی یہی تو پہچان ہے کہ وہ ہر وقت محبوب کی یاد میں مستغرق رہتے ہیں۔ دل میں یاد ہے تو محبوب کی، زبان پہ ذکر ہے تو محبوب کا، تعریفیں ہیں تو محبوب کی۔ اسے پیار ہے تو محبوب سے اور محبوب کے پیاروں سے، اسے عداوت ہوگی تو محبوب کے دشمنوں سے۔ غرضیکہ وہ اپنے محبوب کا دلدادہ اور شمع جمال محبوب کا پروانہ بن جاتا ہے۔ محبوب کا حسن و جمال اس کی نگاہ میں بس جاتا ہے۔ محبوب کا تصور اتنا پختہ ہو جاتا ہے کہ محبوب غائب ہو کر بھی [illegible] محسوس ہوتا ہے کہ نگاہوں کے سامنے ہے

جیسے اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی چمک کو اب بھی دیکھ رہی ہوں یا جیسے اس جلد کی حدیث ۸۱۴، ۸۴۶، ۸۲۰، اور ۲۰۳۳ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ حقیقت یہ ہے کہ خالق عالم نے اپنے محبوب کو ایسا ہی صاحب جمال بنایا ہے کہ ان کے اعضائے مقدسہ اور سراپائے اقدس کا خیال آتے ہی آج بھی اہل محبت ان کے حضور یوں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے لگتے ہیں:-

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود — نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پہ درود — اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود — ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت — ظلِ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے — ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول — اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ بے حد درود — اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے — اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام
خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن — سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل — ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا — لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق — اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ — ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشک باریٔ مژگاں پہ برسے درود — سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
دوش بر دوش ہے جس سے شانِ شرف — ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون — ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا — موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم — اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال — ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینۂ علم پشتِ حضور — پشتیٔ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام
حجرِ اسود کعبۂ جان و دل — یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود — شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں — غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی — اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور — زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساقِ اصلِ قدم، شاخِ نخلِ کرم — شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم — اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن — اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درود — اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

باب الذوائب

٨٥٨ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا الفضل بن عنبسة أخبرنا هشيم أخبرنا أبو بشر ح وحدثنا قتيبة حدثنا هشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير

گیسو رکھنا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گذاری اور اس

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهَذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي۔

بَابٌ ۵۲۵ الْقَزَعِ۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هَا هُنَا شَعَرَةً وَهَا هُنَا وَهَا هُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ. قِيلَ لِعُبَيْدِ اللهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ؟ قَالَ لَا أَدْرِي هَكَذَا قَالَ الصَّبِيِّ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلَكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

بَابٌ ۵۲۶ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی باری ان کے پاس تھی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت نے میرے سر کے بال پکڑ کر مجھے دائیں جانب کھڑا کر لیا

عمرو بن محمد، ہشیم، ابو بشر نے اسی طرح روایت کر کے کہا کہ میرے گیسو دراز کو پکڑ کے یا میرے سر کو پکڑ کر۔

بال کچھ چھوڑ کے رکھنا

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال کاٹنے اور چھوڑنے سے منع فرمایا۔ نافع کا بیان ہے کہ میں نے (عمر بن نافع سے) پوچھا کہ قزع کیا چیز ہے؟ تو عبید اللہ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ جب بچے کا سر منڈایا جائے اور اس جگہ اور اس جگہ بال چھوڑ دیے جائیں۔ چنانچہ عبید اللہ نے ہمارے سامنے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں اطراف کی جانب اشارہ کیا۔ عبید اللہ سے پوچھا گیا لڑکی اور لڑکے کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کیونکہ مجھ سے بچے کا لفظ کہا گیا۔ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے دوبارہ پوچھا تو بتایا کہ لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال منڈانے میں حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیے جائیں اور ان کے سوا سر پر بال نہ ہوں اور اسی طرح ادھر ادھر سے سر کے بال چھوڑنا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ سر کے کچھ بال منڈائے جائیں اور کچھ چھوڑ دیے جائیں۔

عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جبکہ احرام کی حالت میں آپ منیٰ کے اندر

وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ ٭

بَابُ ٧٢٧ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ٭

٨٦٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ ٭

بَابُ ٧٢٨ الْاِمْتِشَاطِ ٭

٨٦٤- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ ٭

بَابُ ٧٢٩ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا ٭

٨٦٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ٭

٨٦٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ٭

بَابُ ٧٣٠ التَّرْجِيلِ

٨٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ ٭

بَابُ ٧٣١ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ ٭

٨٦٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

منیٰ میں واپس لوٹنے سے پہلے

سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی جو مل سکتی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں پاتی۔

کنگھی کرنا

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے سوراخ کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس کے اندر جھانکا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کسی آلے کے ساتھ اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اندر دیکھ رہے ہو تو میں یہ آلہ تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ بے شک اجازت لینا دیکھنے سے بچنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں حائضہ کی حالت میں بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب مذکور حدیث روایت کی ہے۔

مردوں کا سر میں کنگھی کرنا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور کنگھی کرنے اور وضو میں دائیں جانب سے حتی الامکان ابتدا کرنا پسند فرماتے۔

مشک کے بارے میں

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ

يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

بَاب ۳۳۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

بَاب ۳۳۳ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

بَاب ۳۳۴ الذَّرِيرَةِ

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ۔

بَاب ۳۳۵ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ۔

بَاب ۳۳۶ الْوَصْلِ فِي الشَّعَرِ

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

وسلم نے فرمایا۔ بنی آدم کا ہر عمل اُس کے اپنے لئے ہے ماسوائے روزے کے کہ وہ میرے (خدا کے) لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

بہترین خوشبو لگانا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو آپ کے احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی جو بہترین قسم کی مجھے دستیاب ہوتی تھی۔

جو خوشبو رد نہ کرے

ثمامہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے اور ذکر کرتے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خوشبو کو رد نہیں فرمایا کرتے تھے۔

عطر لگانا

عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد دونوں حضرات کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ہاتھ سے عطر لگایا، احرام کے بغیر اور احرام کی حالت میں۔

خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنا

علقمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں پر، چہرے کے بال نوچنے والی عورتوں پر اور خوبصورتی کی خاطر دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔ لہٰذا مجھے کیا ہوا ہے جو ان پر لعنت نہ کروں جن پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے جبکہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ رسول جو تمہیں دیں اُسے لے لو۔

بالوں کو جوڑنا

حمید بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ

عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف أنه سمع معاوية بن أبي سفيان عام حج وهو على المنبر وتناول قصة من شعر كانت بيد حرسي أين علماؤكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذه ويقول إنما هلكت بنو إسرائيل حين اتخذ هذه نساؤهم. وقال ابن أبي شيبة حدثنا يونس بن محمد حدثنا فليح عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة.

ہوئے سنا جبکہ حج کے سال منبر پر فرما رہے تھے۔ انہوں نے بالوں کا گچھا ایک سپاہی سے لے کر فرمایا: تمہارے علماء کہاں ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ایسا کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل اسی لیے ہلاک ہوئے جبکہ ان کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں کو جوڑیں یا جڑوائیں اور گودیں یا گدوائیں۔

۸۷۴۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت الحسن بن مسلم بن يناق يحدث عن صفية بنت شيبة عن عائشة رضي الله عنها أن جارية من الأنصار تزوجت وأنها مرضت فتمعط شعرها فأرادوا أن يصلوها فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم فقال: لعن الله الواصلة والمستوصلة. تابعه ابن إسحاق عن أبان بن صالح عن الحسن عن صفية عن عائشة.

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ بیمار ہو گئی تو اس کے بال جھڑنے لگے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کے بال جوڑ دیے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ اسی طرح ابن اسحاق، ابان بن صالح، حسن، صفیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

۸۷۵۔ حدثني أحمد بن المقدام حدثنا فضيل بن سليمان حدثنا منصور بن عبد الرحمن قال حدثتني أمي عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما أن امرأة جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: إني أنكحت ابنتي ثم أصابها شكوى فتمرق رأسها وزوجها يستحثني بها أفأصل رأسها؟ فسب رسول الله صلى الله عليه وسلم الواصلة والمستوصلة.

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا ہے، پھر وہ بیمار پڑ گئی ہے اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں جس کے باعث اس کا شوہر اس کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔ کیا میں اس کے سر کے بال جڑوا دوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی کے متعلق سخت الفاظ فرمائے۔

۸۷۶۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن هشام بن عروة عن امرأته فاطمة عن أسماء بنت أبي بكر قالت: لعن النبي صلى الله عليه وسلم الواصلة

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۔ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ ۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرٰى أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ ۔

بَابُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوْبَ مَا هٰذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔

بَابُ ۵۳۸ الْمَوْصُوْلَةِ

۸۸۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ نافع کا قول ہے کہ گودنا جبڑوں میں ہوتا ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ میں آئے تو خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میں نے تو یہودیوں کے سوا یہ کام کرتے ہوئے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کے جوڑنے کو دھوکا بازی میں قرار دیا ہے۔

عورتوں کا چہرے کے بال صاف کرنا

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے گودنے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتیں اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو بدلنے والی ہیں، ان پر لعنت بھیجی۔ ام یعقوب نے کہا یہ کیوں؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور اللہ کی کتاب میں ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ میں نے قرآن کریم کے دونوں گتوں کے درمیان پڑھا ہے لیکن مجھے نہیں ملا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم نے اسے پڑھا ہوتا تو ضرور پا لیتیں کہ رسول جو تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

بال جڑوانے والی

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میری لڑکی کو چیچک

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ۔

لگی جس کے باعث اس کے بال جھڑ گئے جبکہ میں نے اس کا نکاح کر دیا ہے اب کیا میں اس کے بال جوڑ دوں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِي لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے گدوانے والی، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی پیدائش کو بدلنے والیاں ہیں اور مجھے کیا ہوا کہ ان پر لعنت نہ کروں جن پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہ اللہ کی کتاب میں ہے۔

بَاب ۵۳۹ الْوَاشِمَةِ

گودنے والی

۸۸۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے سے منع فرمایا ہے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ۔

ابن بشار، ابن مہدی، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن عابس سے وہ حدیث بیان کی جو منصور، ابراہیم، علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث منصور کی طرح ام یعقوب سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا ہے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ

عون بن ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت لینے نیز سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا، علاوہ بریں گودنے والی اور گدوانے والی پر

وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ؛

بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ ؛

٨٨٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ ؛ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ ، قَالَ مَا سَمِعْتَ ؛ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ ؛

٨٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ؛ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ؛

٨٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ؛ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ؛

بَابُ التَّصَاوِيرِ ؛

٨٩٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

لعنت فرمائی

گدوانے والی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی پس حضرت عمر کھڑے ہوگئے اور فرمایا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، تم میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق کس نے سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے۔ فرمایا کہ تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ کوئی گودے اور نہ کوئی گدوائے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی گدوانے والی چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کروانے والی پر لعنت فرمائی کیونکہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی شکل کو بدلتی ہیں۔ مجھے کیا ہے جو میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور یہ اللہ کی کتاب میں ہے۔

تصویریں رکھنا

حضرت ابن عباس نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ، ابن عباس، حضرت ابوطلحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

قیامت کے روز تصویر بنانے والے کو سخت عذاب ہوگا۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ۔

مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے تو انہوں نے اس کے صحن میں تصویریں دیکھیں تو فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۸۹۲، ۹۰۳، ۱۰۳۲، ۲۲۰۲ اور ۲۲۰۳ میں بھی موجود ہے۔ مصوری بری حرکت ہے جس پر حق تعالیٰ نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ احادیث مطہرہ کے مطابق قیامت میں سب سے سخت عذاب مصور ہی کو ہوگا۔ ان سے اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام کوئی بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ کسی میں جان ڈالنا تو صرف اللہ رب العزت ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مصور چونکہ اللہ تعالیٰ کا گویا مقابل بنتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت ناراض ہوگا جس کی خبر اس کے محبوب نے سنائی ہوئی ہے۔

آج کے سائنسی دور میں تصویر کشی نے بہت ترقی کر لی ہے۔ یہ صنعت اپنے عروج پر ہے۔ کتنے ہی علماء اور مشائخ [illegible] بڑے شوق سے تصویریں کھنچواتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی اخبار میں نمایاں طور پر ان کی تصویر آ جائے۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ جہاں تصویر کھینچنا گناہ ہے وہاں تصویر کھنچوانا بھی گناہ ہے۔ علمائے کرام ہی خلاف شریعت حرکات کے راستے میں سد سکندری بنا کرتے تھے لیکن آج کل جب اکثر علماء بھی اس بیماری میں مبتلا ہو گئے تو اس بیماری کے پھیلنے میں کوئی رکاوٹ ہی نہ رہی۔ آج یہ فتنہ ایک تیز رفتار سیلاب کی طرح پھیلا ہوا ہے۔

ٹیلی ویژن کے باعث ستم بالائے ستم یہ کہ عورتوں کی حیا سوز تصویریں فلموں اور [illegible] کا حصہ بن گئی ہیں۔ [illegible] اخبارات اور رسالوں میں چھپنے والی عورتوں کی تصاویر ہی تصاویر اور اکثر ایسے انداز میں کہ دین و دیانت اور تقویٰ و طہارت کے چمن میں آگ لگا دیتی ہیں۔ اس آگ کو بھڑکانے والے تو خوب بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ ہر گلی کوچے اور ہر گھر میں بچے بچے تک اس کی لپیٹ میں ہیں لیکن آگ کو بجھانے والا ایک بھی نہیں اشقیائے ملت اسلامیہ کی غیرت کا جنازہ نکل رہا ہے لیکن اس ستم ظریفی پر آنسو بہانے والا اور روک پیدا کرنے والا اس بپھرے ہوئے سیلاب کا رخ موڑنے والا ایک بھی مرد میدان سامنے نہیں آتا۔ اسی پر تو شاعر مشرق نے یوں کہا تھا کہ کہنے لگے تھے:

متاع دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزہ خونریز ہے ساقی

۸۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ان تصویروں کو بناتے ہیں قیامت کے روز انہیں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ

تصویریں توڑ دینا

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ۔

بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى

تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس کے اندر تصویر والی کوئی چیز نہ چھوڑتے مگر اسے توڑ پھوڑ کر پھینک دیتے تھے۔

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے مکان کے اوپر ایک مصور کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری مخلوق جیسی شکل بنانے لگا ہے کہ ایک دانہ بنا کر دکھا دیں اور چاہیے کہ ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں۔ پھر انہوں نے (وضو کے لئے) پانی کا ایک برتن منگوایا اور اپنے ہاتھ بغل تک دھوئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابو ہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا کہ میں زیور پہننے کی انتہا تک دھوتا ہوں۔

جو تصویریں بچھائے یا لٹکائے

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے جن سے افضل اُن دنوں مدینہ منورہ میں کوئی اور نہ تھا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے مدینہ منورہ واپس لوٹے تو میں نے اپنے صحن میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انسانوں سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق جیسی چیزیں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کا ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے اتار دوں تو میں نے اسے اتار دیا اور میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔

جو تصویر پر بیٹھنا ناپسند کرے

الصُّوَرَ ؕ

٥٩٥٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ ؕ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ میں نے جو گناہ کیا اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے۔ فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جن چیزوں کو تم نے بنایا انہیں زندہ کرو اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث [illegible] اور [illegible] میں بھی مذکور ہے۔ آج کل بے راہ روی کے باعث گھروں میں جتنے اہتمام کے ساتھ تصاویر کو مزین کر کے لٹکانا نیز دفاتر اور سرکاری عمارتوں میں سیاسی رہنماؤں کی تصاویر آویزاں کرنا ایک فیشن بن گیا ہے۔ اخبارات تصاویر سے بھرے ہوئے، در و دیوار پر تصاویر حتیٰ کہ مصنوعات پر تصاویر اور خصوصاً عورتوں کی تصویروں کو [illegible] شائع کرنا معمول بن گیا ہے۔ اس ذہنی آوارگی کے خلاف ملت کے کسی خیر خواہ کی حق زبان نہیں کھلتی۔ کوئی نہیں کہتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے؟ ـــــ اس کے نتائج سب کی آنکھوں کے سامنے تیر کی [illegible] رہے ہیں۔ [illegible] دین و ایمان [illegible] لگی ہوئی ہے۔ اخلاقِ عالیہ کا چہرہ جھلس گیا ہے۔ حیا کا دامن تار تار ہو چکا ہے۔ غیرت [illegible] ہے لیکن اس [illegible] کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے والا کوئی غیرت مند سامنے نہیں آتا ـــــ کیا یہ اس قوم کا کردار ہے جو [illegible] کتاب اللہ اور اس کے محبوب کے طریقے کو اپنا ضابطۂ حیات مانتی ہے۔

٥٩٥٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ

زید بن خالد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر کا بیان ہے کہ پھر زید بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ پس ان کے دروازے پر پردہ تھا جس پر تصویر تھی۔ میں نے حضرت میمونہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پروردہ عبید اللہ سے کہا کہ کیا زید نے پہلے روز ہمیں تصویر کے بارے میں نہیں بتایا تھا؟ عبید اللہ نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا تھا کہ انہوں نے کپڑے کے نقش و نگار کو مستثنیٰ کیا تھا۔ ابن وہب، عمرو یعنی ابن الحارث، بکیر، بسر، زید، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب كراهية الصلاة في التصاوير

٨٩٩ - حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس رضي الله عنه قال: كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم أميطي عني فإنه لا تزال تصاويره تعرض لي في صلاتي.

باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة

٩٠٠ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمر هو ابن محمد عن سالم عن أبيه قال وعد النبي صلى الله عليه وسلم جبريل فراث عليه حتى اشتد على النبي صلى الله عليه وسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فلقيه فشكا إليه ما وجد فقال له إنا لا ندخل بيتا فيه صورة ولا كلب.

باب من لم يدخل بيتا فيه صورة

٩٠١ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها أخبرته أنها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية فقالت يا رسول الله أتوب إلى الله وإلى رسوله ماذا أذنبت؟ قال: ما بال هذه النمرقة؟ فقالت: اشتريتها لتقعد عليها وتوسدها، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة فيقال لهم أحيوا ما خلقتم، وقال: إن البيت الذي فيه

اسی طرح روایت کی ہے۔

نماز کے وقت تصاویر کی موجودگی

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانہ اقدس کے ایک جانب صحن کا پردہ لٹک رہا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اسے ہٹا دو کیونکہ اس پردے کی تصویریں نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔

تصویروں والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا لیکن آنے میں دیر کر دی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزری۔ چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے اور بوقت ملاقات اُن سے شکایت کی کہ وقت مقررہ پر کیوں نہ آئے؟ حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

جو تصویر والے گھر میں داخل نہ ہو۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر کراہت کے آثار دیکھ لئے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی جانب توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا؟ فرمایا کہ اس گدے کا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ میں نے تو اسے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کیلئے خریدا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں جان ڈالو اور فرمایا کہ وہ گھر جس کے اندر تصویر ہو اس میں

الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ .

بَابٌ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ .

٩٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اشْتَرٰى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ .

بَابٌ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ .

٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْاَلُوْنَهٗ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ .

بَابُ الْاِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ .

٩٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهٗ .

بَابُ الثَّلٰثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ .

٩٠٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ .

رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

جس نے مصور پر لعنت کی

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا تو اُس نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت لینے اور زنا کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ نیز سود کھانے والے، سود کھلانے والے، گودنے والی، بالوں کو جوڑنے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

مصور سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اب اس میں روح پھونک

قتادہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ لوگ اُن سے مسئلے پوچھ رہے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیے بغیر ہی جواب دے رہے تھے یہاں تک کہ اُن سے تصویر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس میں جان ڈالے لیکن وہ نہیں ڈال سکے گا۔

کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنا

عروہ بن زبیر نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبد المطلب کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے آپ کے استقبال کئے چنانچہ آپ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

باب ۵۵۳ حمل صاحب الدابة غيره بين يديه وقال بعضهم صاحب الدابة أحق بصدر الدابة إلا أن يأذن له

٩٠٦ - حدثني محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب ذكر الأشر الثلاثة عند عكرمة، فقال قال ابن عباس أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد حمل قثم بين يديه والفضل خلفه، أو قثم خلفه والفضل بين يديه فأيهم شر أو أيهم خير.

باب ۵۵۴

٩٠٧ - حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا أنس بن مالك عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: بينا أنا رديف النبي صلى الله عليه وسلم ليس بيني وبينه إلا آخرة الرحل، فقال: يا معاذ قلت لبيك رسول الله وسعديك ثم سار ساعة ثم قال: يا معاذ قلت لبيك رسول الله وسعديك، ثم سار ساعة ثم قال: يا معاذ فقلت لبيك رسول الله وسعديك قال هل تدري ما حق الله على عباده؟ قلت الله ورسوله أعلم، قال حق الله على عباده أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئا، ثم سار ساعة، ثم قال: يا معاذ بن جبل، قلت لبيك رسول الله وسعديك، فقال هل تدري ما حق العباد على الله إذا فعلوه قلت الله ورسوله أعلم، قال حق العباد على الله أن لا يعذبهم.

باب ۵۵۵ إرداف المرأة خلف الرجل

٩٠٨ - حدثنا الحسن بن محمد بن صباح حدثنا يحيى بن عباد حدثنا شعبة أخبرني يحيى بن أبي إسحاق قال سمعت أنس بن مالك رضي

سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا

دوسرا مالک کی اجازت سے آگے بیٹھ سکتا ہے ورنہ زیادہ حق دار مالک ہے۔

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ کے سامنے ذکر ہوا کہ سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بری بات ہے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قثم کو اپنے آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا یا قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا تھا۔ بتائیے کہ ان میں سے برا اور اچھا کون ہے۔

حضور کا حضرت معاذ کو اپنے پیچھے بٹھانا

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور حضور کے درمیان پالان کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔ ارشاد فرمایا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت کے لئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا۔ اے معاذ! میں نے عرض کی کہ رسول خدا کی خدمت کیلئے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد ارشاد ہوا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا۔ اے معاذ بن جبل! میں عرض گزار ہوا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر سے واپس آ رہے تھے اور میں سواری پر حضرت ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَاِنِّيْ لَرَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيْرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْاَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا اَوْ رَاَى الْمَدِيْنَةَ قَالَ: اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

تھا اور دو جل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اونٹنی پھسل گئی اور میں چلا کر کہنے لگا عورت۔ پھر میں اتر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہاری ماں ہیں۔ جب پھر میں نے سواری کو کس دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ جب ہم نزدیک آ پہنچے یا مدینہ منورہ کو دیکھا تو آپ نے کہا۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے۔

بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْاُخْرٰى

چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

٩٠٩۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

عباد بن تمیم نے اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے ایک پیر اٹھا کر دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کا بیان

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت فرمائی

٩١٠۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَيْزَارٍ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ۔

ابو عمرو شیبانی کا بیان ہے کہ مجھے اس گھر والے نے بتایا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ عرض کی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ چیزیں بیان فرمائیں، اگر میں اور پوچھتا تو آپ مزید بتا دیتے۔

باب ٩٥٤ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

٩١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ۔

حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق کون ہے

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد ہے۔ اسی طرح ابن شبرمہ، یحییٰ بن ایوب نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے۔

باب ٩٥٥ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

٩١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ؟ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

والدین کی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے

مسدد، یحییٰ، سفیان اور شعبہ، حبیب بن ابی ثابت سے
محمد بن کثیر، سفیان، حبیب، ابو العباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کیا میں جہاد کروں؟ فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

باب ٩٥٦ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

٩١٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ۔

کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ دریافت کیا گیا کہ کوئی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

باب ٩٥٧ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

٩١٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا۔ چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے تو غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ محبوس ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ

الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا، فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ. وَقَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ

[illegible]

بِكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللهُ عَنْهُمْ.

بَابٌ ۳۲۵ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

٩١٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

٩١٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ.

٩١٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ.

بَابٌ ۳۲۶ صِلَةُ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ.

٩١٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَتَتْنِي أُمِّي

ہے مگر میں نے یہ محض تیری رضا کے لئے کیا ہے اگر جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اُسے کھول دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے سامنے سے وہ پتھر ہٹا دیا۔

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے نیز حاجت مند کو محروم رکھنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور تمہارے لئے بیکار گفتگو، سوال کی کثرت اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اُس وقت آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ نیز جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ چنانچہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کہ آپ خاموش نہیں ہوں گے۔

عبیداللہ بن ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا۔ آپ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا کہ کیا میں کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ میرا غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی کے متعلق فرمایا۔

مشرک باپ سے صلہ رحمی:

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں میری والدہ میرے پاس آئیں جو مسلمان نہ تھیں۔ پس میں نے نبی کریم

رَاغِبَةٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصِلُهَا؟ قَالَ نَعَمْ
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهَا: لَا يَنْهَاكُمُ
اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ.

بَابُ صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ
قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ
وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ.

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ
بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ
أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ.

بَابُ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ.

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً
سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ
هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ أَلْبَسُهَا
وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا
لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ
إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ.

بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ.

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں ان کے ساتھ صلہ
رحمی کروں؟ فرمایا ہاں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو
تم سے دین میں نہ لڑے (سورۃ الممتحنہ، آیت ۸)

عورت کا اپنی ماں سے شوہر کی موجودگی میں صلہ رحمی
کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء نے فرمایا کہ میری مشرکہ والدہ
اپنے والد کے ساتھ کہ ان دنوں میرے پاس آئیں جبکہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان معاہدہ تھا تو میں رسول اللہ
سے حکم پوچھنے کو عرض گزار ہوئی کہ میری ماں آئی ہے فرمایا
ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابو
سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب ہرقل بادشاہ
نے انہیں بلایا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہمیں نماز پڑھنے، خیرات کرنے، پاک دامن رہنے اور صلہ رحمی کرنے
کا حکم فرماتے ہیں۔

مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا تو عرض گزار
ہوئے کہ یا رسول اللہ اسے آپ خرید لیں تاکہ جمعہ کے دن اور وفود کی
آمد کے وقت اسے پہنا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی
حصہ نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح کے
حلے آئے تو آپ نے ایک حضرت عمر کے پاس بھیج دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے
کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ اس کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے
ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کیلئے نہیں دیا بلکہ بیچ کر نفع کماؤ
یا کسی اور کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے ایک بھائی کیلئے بھیج دیا جو
مکہ مکرمہ میں تھے اور ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

صلہ رحمی کی فضیلت

موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی

أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا. قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کسی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا ہوا؟ اسے کیا ہوا؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ایک ضرورت ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ اب اسے چھوڑ دو۔ راوی کا بیان ہے کہ گویا اس وقت حضور اپنی سواری پر تھے۔

بَابُ إِثْمِ الْقَاطِعِ

رشتہ داری توڑنا گناہ ہے۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کے باعث رزق میں فراخی ہونا

۹۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کا رزق فراخ ہو اور اس کی عمر دراز ہو جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے

أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

بَابٌ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ

٩٢٥ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

٩٢٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.

٩٢٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ.

بَابٌ يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا

٩٢٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ

رزق میں کشادگی ہو جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

جو رشتہ داری جوڑے اللہ اس سے تعلق جوڑے گا

سعید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جب اس کی تخلیق سے فارغ ہوا تو رشتہ داری اس کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ یہ مقام اس کا ہے جو رشتہ داری توڑنے سے تیری پناہ چاہے۔ ارشاد ہوا ہاں۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اس سے تعلق توڑ دوں۔ عرض کی کہ اے رب کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ تیرے لئے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (سورۂ محمد آیت ۲۲)۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک رحم ایک شاخ ہے جو رحمن سے ملی ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو تجھ سے ملے گا میں اس سے ملوں گا اور جو تجھ سے تعلقات توڑے گا میں اس سے قطع تعلق کر لوں گا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم ایک شاخ ہے جو اس سے ملے گا تو میں اس سے ملوں گا اور جو اس سے تعلقات توڑے گا تو میں اس سے قطع تعلق کر لوں گا۔

رشتہ داری معمولی سی تری سے بھی تر رہتی ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آہستہ نہیں بلکہ آواز سے سنا کہ بیشک میرے والد ماجد کی آل — عمرو کا بیان ہے کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں آگے سفید جگہ چھوڑی ہوئی تھی کہ امیر کی مراد

يقول إن آل أبي. قال عمرو في كتاب محمد بن جعفر بياض. ليسوا بأوليائي إنما وليي الله وصالح المؤمنين. زاد عنبسة بن عبد الواحد عن بيان عن قيس عن عمرو بن العاص قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ولكن لهم رحم أبلها ببلالها يعني أصلها بصلتها.

باب ٢٤ ليس الواصل بالمكافي

٩٢٩. حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش والحسن بن عمرو وفطر عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال سفيان لم يرفعه الأعمش إلى النبي صلى الله عليه وسلم ورفعه حسن وفطر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها.

باب ٢٥ من وصل رحمه في الشرك ثم أسلم

٩٣٠. حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة بن الزبير أن حكيم بن حزام أخبره أنه قال يا رسول الله أرأيت أمورا كنت أتحنث بها في الجاهلية من صلة وعتاقة وصدقة هل لي فيها من أجر قال حكيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسلمت على ما سلف من خير. ويقال أيضا عن أبي اليمان أتحنث، وقال معمر وصالح وابن المسافر أتحنث، وقال ابن إسحاق التحنث التبرر، وتابعهم هشام عن أبيه.

باب ٢٦ من ترك صبية غيره حتى تلعب به أو قبلها أو مازحها

٩٣١. حدثنا حبان أخبرنا عبد الله عن خالد

نہیں، میرا ولی تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان۔ عنبسہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انہوں نے عبد الواحد، بیان، قیس، حضرت عمرو بن العاص سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ہاں میری اُن کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں تری کے ساتھ تر رکھتا ہوں یعنی رشتہ داری کے باعث صلہ رحمی کرتا ہوں۔

بدلہ لینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے

اعمش، حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے مجاہد بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ اعمش نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ حسن اور فطر نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ بدلہ لینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔

جس نے حالتِ شرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن کاموں کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے جو میں زمانہ جاہلیت میں کیا کرتا تھا جیسے صلہ رحمی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا۔ کیا اُن کا مجھے کوئی اجر ملے گا؟ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنی سابقہ بھلائیوں کے سبب ہی دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوالیمان سے اتحنث مروی ہے۔ معمر، صالح، ابن مسافر نے اتحنث کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ التحنث سے مراد نیکی کرنا ہے۔ اسی طرح ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔

دوسرے کے بچے کو کھیلنے دینا، اُسے بوسہ دینا اور اُس سے ہنسنا بولنا

حضرت اُم خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے

بن سعيد عن أبيه عن أم خالد بنت خالد بن سعيد قالت: أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مع أبي وعلي قميص أصفر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سنه سنه قال عبد الله وهي بالحبشية حسنة قالت فذهبت ألعب بخاتم النبوة فزبرني أبي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعها ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي قال عبد الله فبقيت حتى ذكر يعني من بقائها۔

باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته

وقال ثابت عن أنس: أخذ النبي صلى الله عليه وسلم إبراهيم فقبله وشمه۔

٩٣٢- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا مهدي حدثنا ابن أبي يعقوب عن ابن أبي نعم قال كنت شاهدا لابن عمر وسأله رجل عن دم البعوض فقال ممن أنت فقال من أهل العراق قال انظروا إلى هذا يسألني عن دم البعوض وقد قتلوا ابن النبي صلى الله عليه وسلم وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول هما ريحانتاي من الدنيا۔

٩٣٣- حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عبد الله بن أبي بكر أن عروة بن الزبير أخبره أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حدثته قالت جاءتني امرأة معها ابنتان تسألني فلم تجد عندي غير تمرة واحدة فأعطيتها فقسمتها بين ابنتيها ثم قامت فخرجت فدخل النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال من يلي من هذه البنات شيئا فأحسن إليهن كن له سترا من النار۔

والد محترم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میرے جسم پر زرد رنگ کی قمیص تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنہ سنہ۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ حبشی زبان میں حسنہ کو کہا کرتے ہیں۔ حضرت ام خالد فرماتی ہیں کہ میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد محترم نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خوب پہنو اور پرانا کرو، پھر خوب پہنو اور پرانا کرو، پھر خوب پہنو اور پرانا کرو۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ وہ قمیص روایت کے وقت تک باقی رہی یہاں تک کہ ایک مدت گزر جانے کے باعث کالا ہو گیا۔

بچے سے پیار کرنا، اُسے بوسہ دینا اور گلے لگانا

ثابت نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضور نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو لیکر بوسہ دیا اور سونگھا۔

ابن ابو یعقوب کا بیان ہے کہ ابن ابو نعیم نے فرمایا۔ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک آدمی نے اُن سے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا کہ میں عراق کا باشندہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ذرا اس شخص کو تو دیکھو کہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو شہید کر دیا تھا اور میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دونوں (امام حسن اور امام حسین) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک عورت اپنی دو لڑکیوں کو لے کر مانگنے آئی اور میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔ میں نے وہی کھجور اُسے دے دی تو اس نے اپنی دونوں بچیوں میں بانٹ دی۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ چنانچہ فرمایا کہ جو ان بچیوں کو کچھ بھی دے اور ان پر احسان کرے تو یہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہوں گی۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ، خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت امامہ بنت ابی العاص (اپنی نواسی) کو آپ نے اپنے دوش مبارک پر اٹھایا ہوا تھا۔ پھر آپ نماز پڑھنے لگے تو جب رکوع میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہ کرے اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے مہربانی کو نکال دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے۔ جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی۔ اس قیدی عورت کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا۔ جب وہ قیدیوں میں کسی بچے کو دیکھتی اسے دودھ پلاتی، پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلانے لگتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہے لیکن ڈالے گی نہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ اپنے بیٹے پر ہے۔

بَابٌ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ۔

بَابُ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ۔ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ۔

بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حِجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ۔

بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں، چنانچہ ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اسی ایک حصے سے ہے یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کو تکلیف پہنچنے کے ڈر سے اس سے اپنے سم اٹھا لے یہ بھی اسی ایک حصے سے ہے

اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائے گی

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید میں یہ آیت نازل فرمائی۔ "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے" (الفرقان، آیت ۶۸)

بچے کو گود میں لینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو گود میں لے کر اس کو تحنیک فرمائی تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

بچے کو ران پر بٹھانا

حضرت ابو عثمان نہدی نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیا کرتے اور امام حسن کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے

عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا. وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ التَّيْمِيُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ.

پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما۔ کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ تیمی کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ میں نے ابو عثمان سے فلاں فلاں حدیثیں سنی ہیں لیکن یہ حدیث تو نہیں سنی۔ جب میں نے اپنی بیاض دیکھی تو اس میں یہ حدیث اسی طرح لکھی ہوئی تھی جیسے سنی تھی۔

بَابُ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا.

وعدہ پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے تین سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ کیونکہ میں حضور کو اکثر ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی نیز حضور کو آپ کے رب نے حکم فرمایا تھا کہ انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دو اور جب حضور بکری ذبح فرماتے تو ان کی سہیلیوں کے ہاں بھی بھیجتے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۳۲، ۲۳۳ اور ۲۳۴ میں بھی موجود ہے ——— محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ محبوب کا ذکر تعریف کے ساتھ کثرت سے زبان پر آتا ہے اور محبوب کی وفات کے بعد بھی اُسے بھلایا نہیں جاتا۔ یہ بھی محبت کا تقاضا ہے کہ آدمی محبوب کے پیاروں سے بھی پیار کرتا ہے اور حسن سلوک کے وقت انہیں دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ محبت کے یہ تمام تقاضے بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی پہلی زوجہ مطہرہ اور امت محمدیہ کی اولین ماں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتنی محبت تھی جو زبان مبارک سے اکثر ان کی تعریفیں سننا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے باعث رشک تھا کیونکہ اپنے وقت میں یہ محبوب پروردگار کی محبوبہ تھیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح نزدیک ہوں گے اور آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ذریعے بتایا۔

بَابُ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ

بیواؤں کے لئے محنت کرنے والا

۹۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ۔

صفوان بن سُلیم (تابعی) اس حدیث کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: — بیوہ اور مسکین کے لئے امداد کی کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اُس شخص کی مانند جو دن کو روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

۹۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

اسماعیل، مالک، ثور بن زید دیلی، ابوالغیث مولیٰ ابن مطیع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ

مسکین کے لئے محنت کرنے والا

۹۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لئے امداد کی کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ قعنبی کو شک ہے کہ شاید امام مالک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ گویا شب بیدار کی طرح ہے جو کبھی سستی محسوس نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی طرح جو کبھی روزہ نہیں چھوڑتا۔

بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

آدمیوں اور جانوروں پر رحم کھانا

۹۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو سلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم چند ہم عمر نوجوان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس روز تک آپ کے پاس قیام کیا۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہمیں گھر والوں کا اشتیاق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ گھر والوں میں کس کو چھوڑ کر آئے ہیں؟ ہم نے بتا دیا۔ آپ بڑے نرم دل اور رحیم تھے، فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ۔ انہیں دین سکھاؤ اور نیک کاموں کا حکم دو اور نماز اسی طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے، پھر جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، تو اس نے ایک کنواں دیکھا، پس اس کے اندر اتر گیا اور پانی

بینما رجل یمشی بطریق اشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیھا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلھث یاکل الثری من العطش فقال الرجل لقد بلغ ھذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ بی فنزل البئر فملأ خفہ ثم امسکہ بفیہ فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ قالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البھائم اجرا؟ فقال: فی کل ذات کبد رطبۃ اجر۔

۹۴۹ - حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ وقمنا معہ فقال اعرابی وھو فی الصلوۃ اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا، فلما سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی لقد حجرت واسعا یرید رحمۃ اللہ۔

۹۵۰ - حدثنا ابو نعیم حدثنا زکریا عن عامر قال سمعتہ یقول سمعت النعمان بن بشیر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم [illegible] جسدہ بالسھر والحمی۔

یا جب وہ باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی ایسی طرح پیاس لگ رہی ہوگی جیسے مجھے لگی تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا، اپنے موزے میں پانی بھرا اور اس کے منہ میں ڈال دیا۔ کتے نے پانی پی لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ احسان کرنے پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جگر والے جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ دوران نماز ایک اعرابی نے کہا۔ اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کر۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا۔ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ اس سے آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے، محبت رکھنے اور شفقت کا معاملہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ہوں گے۔ چنانچہ جسم کے جب کسی حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم جاگنے اور بخار وغیرہ میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۴۹ کے اندر بھی موجود ہے اور حدیث ۱۲۸۰ میں یہاں تک آیا کہ ایک آدمی پیاسے کتے کو پانی پلانے پر بخشا گیا۔ جائے غور ہے کہ پھر پیاسے انسان بلکہ پیاسے مسلمان کو پانی پلانا کیا مقام رکھتا ہوگا؟ ——— ایک بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کا اجر کیا ہوگا؟ ——— واقعی ہمارے اسلاف کی اس بات پر پوری نظر رہتی تھی۔ وہ اپنے بھوکے اور پیاسے مسلمان بھائیوں کو تڑپنے نہیں دیتے تھے بلکہ پہلے انہیں کھلاتے پلاتے اور بعد میں آپ کھاتے پیتے تھے۔ ایسا کر کے انہیں دلی مسرت ہوتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو شب و روز اللہ کی رحمت کے مستحق بنانے میں کوشاں رہتے تھے کیونکہ انہیں اپنے آقا کا یہ فرمان یاد رہتا تھا جو اس کے بعد والی میں ہے، پر عمل کرتے تھے یعنی ہمارے اسلاف سب مسلمانوں کو واقعی ایک ہی جسم کے اعضاء شمار کرتے تھے اور وہ دوسرے کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہوتے تھے جبکہ آج ہم میں سے اکثر مسلمان کہلانے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو دکھ درد پہنچا، انہیں تنگ کرنے اور لوٹنے میں کوشاں ہیں۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اسلامی زاویے سے سوچنے اور مسلمانوں کو اپنے بھائی سمجھنے کی توفیق بخشے

فرماتے آگے

اسی جلد کی حدیث ۹۵۲ اور ۲۲۳۰ میں واضح طور پر موجود ہے کہ جو خدا کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا اور حدیث ۹۵۴ میں آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ وہ آدمی مسلمان ہی نہیں ہے جس کا ہمسایہ اس کی ایذا رسانی سے بے خوف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے سراپا رحمت و باعث تسکین قلب بنائے۔ آمین۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان درخت لگائے پھر اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو لگانے والے کی طرف سے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِلَى قَوْلِهِ مُخْتَالًا فَخُورًا۔

پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو..... (سورۃ النساء، آیت ۳۶)

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید اسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے متعلق حکم پہنچاتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب اسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، يُوبِقْهُنَّ: يُهْلِكْهُنَّ، مَوْبِقًا

جس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ بے خوف نہیں

مُهْدِيًا۔

٩٥٤ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ. تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوْسٰى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابٌ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا۔

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

بَابٌ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ۔

٩٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو شخص جو انہیں ہلاک کرے ۔ بڑا گناہ ہے

سعید نے ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کی گئی کیا رسول اللہ! کون؟ فرمایا کہ جس کا ہمسایہ اس کی ایذاؤں سے بے خوف نہیں۔ اسی طرح شبابہ اسد بن موسیٰ نے اس کی روایت کی ہے۔ حمید بن اسود، عثمان بن عمر اور ابو بکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق، ابن ابی ذئب مقبری سے، ابھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کی روایت کی ہے۔

کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تحقیر نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کی تذلیل و تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ بکری کے کھر ہی کیوں نہ ہو۔

جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصروفِ تکلم تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا

فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ؕ

ہے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت دستور کے مطابق کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دستور کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن رات۔ مہمانی تین دن تک ہے اور جو اس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔ نیز جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہنا چاہیے۔

بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ

ہمسائیگی کا حق دروازوں کی نزدیکی کے مطابق ہے۔

٩٥٨۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا ؕ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں۔ پس میں ان میں سے کس کے لیے تحفہ بھیجا کروں؟ فرمایا کہ ان میں سے جو دروازے کے لحاظ سے تمہارے زیادہ قریب ہے۔

بَابٌ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

نیکی کا ہر کام ہی صدقہ ہے

٩٥٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ ؕ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بھی نیک کام کیا جائے وہ صدقہ ہے (یعنی اس کا صدقہ کی طرح ثواب ملتا ہے)۔

٩٦٠۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ ؕ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لیے صدقہ ضروری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ کام نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس کی طاقت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ ضرورت مند اور محتاج کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو نیکی کا حکم کرے یا فرمایا کہ نیکی کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو برائی سے رکا رہے کیونکہ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

بَابٌ طِيبِ الْكَلَامِ۔ وَقَالَ

اچھی طرح گفتگو کرنا

أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ٭

٩٦١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ٭

بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ ٭

٩٦٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ ٭

٩٦٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ٭

بَابُ ٩٦٥ ـ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا ٭

٩٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے مصنفاً کیا کہ اچھا کلمہ صدقہ ہے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر فرمایا۔ پھر اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا، اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ دو دفعہ کے بارے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دوزخ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر اگر یہ نہ دے سکے تو اچھی بات کہنے کے ذریعہ۔

ہر معاملے میں نرمی سے کام لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: السام علیکم حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ان کی گفتگو کو سمجھ گئی اور میں نے کہا کہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! جانے دو، اللہ تعالےٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! شاید آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کہہ دیا تھا تم پر بھی۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے مارنے کے لئے اٹھے چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا پیشاب نہ روکو، پھر آپ نے ایک ڈول پانی منگوایا اور اس کے اوپر بہا دیا گیا۔

مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

ابوبردہ نے اپنے دادا محترم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي، أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ نے انگشت ہائے مبارک کو آپس میں پیوست کر کے بتایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی سوال کرنے یا کسی حاجت کا طالب ہو کر آیا تو آپ نے چہرہ انور ہماری طرف پھیر کر فرمایا۔ سفارش کرو کہ تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو بات چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ چوبیسواں پارہ ختم ہُوا

پارہ — ۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۹۴۵ قول اللہ تعالیٰ: مَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا. كِفْلٌ: نَصِيبٌ. قال أبو موسى: كِفْلَيْنِ: أجرين بالحبشية.

اچھی یا بری سفارش کرنے والا بھی حصہ دار ہے۔

ارشاد ربانی ہے جو بھی شفاعت کرے اسکے لئے اس میں حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے اسکے لئے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (سورۃ النساء آیت ۸۵) ابوموسیٰ اشعری کا قول ہے کہ کفلین حبشی زبان میں دوہری مزدوری کو کہتے ہیں۔

۹۶۵ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا أتاه السائل أو صاحب الحاجة قال: اشفعوا فلتؤجروا وليقض الله على لسان رسوله ما شاء.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو آپ حاضرین سے فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو بات چاہے پوری فرما دیتا ہے۔

باب ۹۴۶ لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا.

حضور فحش گو نہ تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پھٹکتے تھے۔

۹۶۶ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن سليمان سمعت أبا وائل سمعت مسروقا قال قال عبد الله بن عمرو وحدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن شقيق بن سلمة عن مسروق قال دخلنا على عبد الله بن عمرو حين قدم مع معاوية إلى الكوفة فذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: لم يكن فاحشا ولا متفحشا، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن من أخيركم أحسنكم خلقا.

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ حضرت معاویہ کوفہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نہ فحش گو تھے اور نہ فحش گوئی کے قریب پھٹکتے تھے۔ نیز ان کا یہ بھی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔

ف: انسان کی پہچان اخلاق سے ہوتی ہے۔ عادات و اطوار اور لوگوں کے ساتھ برتاؤ ہی ایسی چیز ہے جس کے باعث کوئی کسی کو اچھا یا برا سمجھتا ہے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اسے اچھا سمجھا جائے تو ضروری ہے کہ اپنے اپنے اخلاق کی اصلاح کی جائے یعنی بد

وہ کام کر کہ عمر خوشی سے کٹے تری
وہ بات کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں

۹۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ، وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

عبداللہ بن ابو ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تمہارے اوپر موت ہو۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ تمہارے اوپر ہو اور اللہ تم پر لعنت کرے اور تم پر اللہ کا غضب۔ حضور نے فرمایا کہ اے عائشہ! جانے دو، نرمی اختیار کرو، بد خلقی اور بدگوئی سے بچو۔ عرض کی کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے وہی بات ان پر لوٹا دی پس ان کے بارے میں میرے الفاظ قبولیت حاصل کر گئے اور ان کے الفاظ میرے متعلق قبول نہیں ہوئے۔

۹۶۸ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا، وَلَا فَحَّاشًا، وَلَا لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ: مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ.

ہلال بن اسامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے، فحش گوئی کرنے والے اور لعنت بھیجنے والے نہ تھے۔ آپ ہم میں سے کسی کو غصے کے وقت صرف اتنا کہتے کہ اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

۹۶۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ، وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا۔ رشتہ داروں کا برا بھائی یا برا بیٹا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے پیش آئے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو یہ فرمایا تھا اور پھر آپ اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے پیش آئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے مجھے فحش گو کب پایا؟ بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس سے اس کی برائی کے باعث لوگ کنارا کش ہو جائیں۔

باب ۵۹۹ حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل

وقال ابن عباس كان النبي صلى الله عليه وسلم اجود الناس واجود ما يكون في رمضان، وقال ابو ذر لما بلغه مبعث النبي صلى الله عليه وسلم قال لاخيه اركب الى هذا الوادي فاسمع من قوله فرجع فقال رايته يامر بمكارم الاخلاق -

۹۷۰ - حدثنا عمرو بن عون حدثنا حماد هو ابن زيد عن ثابت عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس، ولقد فزع اهل المدينة ذات ليلة فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلهم النبي صلى الله عليه وسلم قد سبق الناس الى الصوت وهو يقول: لن تراعوا لن تراعوا، وهو على فرس لابي طلحة عري ما عليه سرج في عنقه سيف فقال: لقد وجدته بحرا او انه لبحر -

۹۷۱ - حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا رضي الله عنه يقول: ما سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء قط فقال لا -

۹۷۲ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابي حدثنا الاعمش قال حدثني شقيق عن مسروق قال كنا جلوسا مع عبد الله بن عمرو يحدثنا اذ قال: لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا، وانه كان يقول: ان خياركم احاسنكم اخلاقا -

۹۷۳ - حدثنا سعيد بن ابي مريم حدثنا ابو غسان قال حدثني ابو حازم عن سهل ابن

حسن اخلاق اور سخاوت اور بخل کی برائی -

ابن عباس کا قول ہے کہ حضور تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی جب ابوذر نے

حضور کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہو کر اس وادی میں جاؤ اور اس شخص کی باتیں سنو جب وہ واپس لوٹا تو اس نے کہا - میں نے اسے اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے -

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین سب سے زیادہ سخی اور سب سے بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو لوگ خطرناک آواز کی طرف دوڑے تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے ہوئے ملے جو تمام لوگوں سے پہلے آواز کی جگہ جا پہنچے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرو مت اور آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار ہو کر گئے تھے اور تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی پھر فرمایا کہ میں نے اسے (گھوڑے کو) دریا پایا، یا اس کی رفتار تو دریا جیسی ہے -

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں -

مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور فحش گوئی کے قریب پھٹکنے والے نہ تھے اور حضور فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں -

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

سعد قال جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم ببردة فقال سهل للقوم أتدرون ما البردة فقال القوم هي شملة فقال سهل هي شملة منسوجة فيها حاشيتها فقالت يا رسول الله أكسوك هذه فأخذها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجا إليها فلبسها فرآها عليه رجل من الصحابة فقال يا رسول الله ما أحسن هذه فاكسنيها فقال نعم فلما قام النبي صلى الله عليه وسلم لامه أصحابه قالوا ما أحسنت حين رأيت النبي صلى الله عليه وسلم أخذها محتاجا إليها ثم سألته إياها وقد عرفت أنه لا يسأل شيئا فيمنعه فقال رجوت بركتها حين لبسها النبي صلى الله عليه وسلم لعلي أكفن فيها۔

حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے حاشیے بنے ہوتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے پہننے کی خاطر لائی ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قبول فرمائی اور آپ کو ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا۔ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے اسے آپ کے جسم اطہر پر دیکھا تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے لہٰذا مجھے پہنا دیجیے۔ فرمایا اچھا۔ جب نبی کریم اٹھ کر چلے گئے تو دوسرے صحابہ کرام نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا کیونکہ جب آپ نے یہ دیکھ لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود آپ نے مانگ لی اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جب آپ سے سوال کیا جائے تو آپ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس کی برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اس کو نبی کریم کے جسم اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہو گیا ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔

٩٧٤۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان وينقص العمل ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا وما الهرج قال القتل القتل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل گھٹ جائے گا، بخل ڈالا جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل قتل۔

٩٧٥۔ حدثنا موسى بن إسماعيل سمع سلام بن مسكين قال سمعت ثابتا يقول حدثنا أنس رضي الله عنه قال خدمت النبي صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لي أف ولا لم صنعت ولا ألا صنعت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا لیکن آپ نے مجھے اُف تک نہ کہی اور نہ یہ کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کام تم نے کیوں نہ کیا۔

باب ٥٩٦ كيف يكون الرجل في أهله

آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے۔

٩٧٦۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن الأسود قال سألت عائشة ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع

اسود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے پاس کیا مشغلہ ہوتا ہے؟ فرمایا کہ حضور اپنے گھر والوں کے کام میں

فِي أَهْلِهِ، قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللهِ تَعَالَى۔

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللهِ۔

اللہ کے لئے محبت کرنا۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ، وَحَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پا سکتا جب تک اس کا کسی آدمی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور جب تک آگ میں پھینک دیا جانا اسے کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند نہ ہو، اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے نجات دی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! مرد مردوں کا مذاق نہ اڑائیں، عجب نہیں کہ جن کا مذاق اڑایا جائے وہ ان سے بہتر ہوں (سورۃ الحجرات آیت ۱۱)۔

ف: افسوس! ہماری بدنصیبی کہ آج کتنے ہی مسلمان کہلانے والے کہ اللہ اور رسول سب سے زیادہ محبوب ہے۔ زندگی میں کتنے ہی مواقع ایسے آتے ہیں جبکہ آج کے مسلمان اللہ اور رسول کے واضح احکامات کو ایک طرف رکھ کر ان کے خلاف دوسروں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں کوئی دولت سمیٹنے کے چکر میں اس درجہ مبتلا ہے کہ اللہ اور رسول کے احکام کی پروا ہی نہیں کرتا۔ کسی کو تو بہتی آوارگی میں اللہ اور رسول کو بھلائے ہوئے ہے کوئی فرقہ بازی کی بیماری میں اتنا مبتلا ہے کہ اپنے علماء کی غلط باتوں کو عین اسلامی ثابت کرنے میں شب و روز کوشاں ہے اور اس کے خلاف اللہ اور رسول کے فرمودات کی پروا نہیں کرتا بلکہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر مسلمانوں کو باور کرائے گا کہ اللہ اور رسول نے بھی یہی فرمایا ہے، ہمارے علماء نے کہا ہے۔ کوئی وہ ہے جو سیاسی لیڈروں کی غلط باتوں کو

آسمانی دین کی طرح سر جھکا کر تسلیم کرتے اور ان کے درست ہونے پر جان و دل سے یقین رکھتے ہیں خواہ وہ باتیں اللہ اور رسول کے احکام سے ٹکراتی ہوں — ایک سچے مسلمان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کے حکم کو مانتا ہے اور ان کے خلاف خواہ کوئی لیڈر کہے یا عالم مولوی کہے یا پیر اپنا کہے یا بیگانہ، اس کی بات نہ مانی جائے۔ بات صرف اسی کی مانی جائے جو اللہ اور رسول کا حکم سنائے اور جو اللہ اور رسول کے خلاف کہے اس کی بات ہرگز نہ مانی جائے۔ اسے ہرگز اپنا نہ سمجھا جائے۔ اسے اپنا بڑا یا نبیر صاحب و ماناجائے نہ اسے اپنا استاد و پیر و رہنما اور لیڈر وغیرہ ہرگز نہ مانا جائے، اسے ہرگز قابلِ احترام شمار نہ کیا جائے۔ احترام تو اس کا کرنا چاہیے جو اللہ اور رسول کے احکام کی پیروی کرتا ہے۔ جو اللہ اور رسول کی طرف بلاتا ہے۔ جو اللہ اور رسول سے بغاوت پر آمادہ ہے وہ قابلِ عزت نہیں قابلِ نفرت ہے۔ مسلمان کا شیوہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ۔ وہ اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیائے اسلام کو یہی نادیۂ نظر اور طریقہ کار پر عمل فرمائے، آمین۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ریح خارج ہونے پر کوئی آدمی ہنسے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی عورت کو جانوروں کی طرح کیوں پیٹتا ہے، ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس سے لپٹے۔ سفیان ثوری، وہیب، ابو معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے ہشام سے روایت کی ہے کہ غلام جیسی پٹائی۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام پر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دن حرمت والا ہے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہارے ننگ و ناموس کو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ غندر نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ۔

ابو الاسود الدیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کو فسق کے ساتھ اور کفر کے ساتھ متہم نہ کرے کیونکہ وہ اگر ایسا نہ ہو تو یہ بات اسی کی طرف لوٹ آئے گی۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: مَا لَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ۔

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالی دینے والے نہ تھے۔ غصے کے وقت بھی آپ صرف اتنا فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے تو وہ اسی طرح ہے جس کا نام لیا اور انسان پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کی بساط سے باہر ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خودکشی کی تو قیامت کے روز اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے ایمان والے پر کفر کا الزام لگایا تو یہ ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک فرد یعنی حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا یہاں تک کہ اس کا منہ پھول گیا اور رنگ تبدیل ہو گیا چنانچہ

فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: أَتُرَى بِي بَأْسٌ، أَمَجْنُونٌ أَنَا، اذْهَبْ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ پس اس کی طرف ایک آدمی گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا اور کہا کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا: کیا میرے اندر کوئی خرابی دیکھتے ہو؟ کیا میں پاگل ہوں؟ جاؤ چلے جاؤ۔

۹۸۶ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شب قدر کے متعلق بتانے کی غرض سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو جھگڑتے ہوئے پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو بتانے کے لئے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کے باعث یہ اجازت اٹھالی گئی اور شاید اس میں تمہارے لئے بہتری ہے لہٰذا اب تم اسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کیا کرو۔

۹۸۷ – حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَسَابَبْتَ فُلَانًا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ۔

معرور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اوپر ایک چادر دیکھی اور اسی طرح کی چادر ان کے غلام کے زیب تن تھی۔ میں نے کہا، اگر آپ اسے لے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہو جاتا اور اسے دوسرا کپڑا دے دیتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان ایک بات ہے کہ اس کی والدہ عجمی تھی۔ میں نے اس کو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا ذکر کیا۔ جناب آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے فلاں کو گالی دی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اس کی والدہ کو گالی دی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت کا اثر موجود ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس بڑھاپے کی عمر میں بھی؟ فرمایا ہاں۔ وہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ کسی کا ماتحت کرے تو جو آپ کھائے اس میں سے کھلانا چاہیئے اور جو آپ پہنے اسی میں سے پہنانا چاہیئے اور اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو وہ کر نہ سکے اور اگر کوئی مشکل کام کروانا ہو تو خود بھی اس کی مدد کرے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

لوگوں کا ذکر کس طرح کرے۔

مثلاً لمبا یا ٹھگنا کہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ ذُوْ الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهٖ شَيْنُ الرَّجُلِ۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ: اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتْ، فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ، قَالُوْا بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ۔

بَابُ ۲۱۲ الْغِيْبَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُّحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَّعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

نے فرمایا ہے کہ لمبے ہاتھوں والا، یا ایسا کلمہ نہ کہے جس سے کسی کی برائی مقصود ہو۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا پھر مسجد کے آگے ایک لکڑی پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے لیکن یہ بھی کلام کرنے سے ڈرتے تھے جلد باز لوگ باہر نکل گئے اور کہنے لگے کہ نماز کم ہو گئی ہے۔ لوگوں میں وہ آدمی بھی موجود تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذو الیدین یا ہاتھوں والا کہا کرتے تھے۔ اس نے کہا یا نبی اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے۔ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ فرمایا تو ذو الیدین یا ہاتھوں والے نے ٹھیک کہا ہے۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں مزید پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

غیبت کی برائی۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (سورۃ الحجرات، آیت ۱۲)۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ ان میں یہ تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی اور پھر اس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۹۲ میں بھی موجود ہے یہی خود فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہوا کہ ان دو قبر والوں

کو عذاب دیا جا رہا تھا، کیا دوسرے آدمیوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ کس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کیا یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کس گناہ یا کن گناہوں کے باعث عذاب دیا جا رہا ہے؟ ——— ہرگز معلوم نہیں ہوتا اور کسی کو کسی بھی ذریعے سے معلوم ہو سکتا ہے ——— پھر بعض لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مثلیت کا دعویٰ کرنا کس برتے پر ہے؟ اُن کا مقام بڑے بھائی جیسا بتانا کس خصوصیت کی وجہ سے ہے؟ کیا یہ مقام مصطفیٰ کا انکار تو نہیں؟ کیا یہ اپنی کور گری کی نفی تو نہیں؟ اے بھولے راہیو! کلمہ طیبہ کے طفیل سے

مانگو۔ رحمت سے توفیق دیں مانگ لو

اور ایمان صدق یقین مانگ لو

قربان جائیں سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معجز نما نگاہوں پر جنہیں عالم برزخ کے حالات نظر آتے تھے، جو اصحابِ قبور پر گزرنے والے حالات و واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے ——— جو یہ بھی جان لیا کرتے تھے کہ فلاں قبر والے کو کس گناہ کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ جب عالم برزخ کے حالات و واقعات اور لوگوں کے افعال و اعمال آپ کے سامنے تھے تو سامنے ہونے والوں کے، اس دنیا میں رہنے والوں کے افعال و اعمال آپ سے کب پوشیدہ ہوں گے؟ معلوم ہوا کہ قدرت نے ایسی نگاہیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے دنیا اور برزخ کی کوئی چیز پوشیدہ نہ تھی۔ انہیں دنیا و آخرت کی ہر چیز کف دست کی طرح نظر آتی تھی۔ چھپی اور ظاہر چیزیں ان کے لیے یکساں تھیں۔ ان کی نگاہوں کے سامنے نزدیک اور دور والی چیز کے نظر آنے میں کوئی فرق نہیں تھا۔ ماضی اور مستقبل کے حالات بھی انہیں حال کی طرح نظر آتے تھے۔ خدا نے یہ دنیا اپنے محبوب کی خاطر ہی بنائی ہے اور اس کی کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں رکھی۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے ؎

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

بَابُ ٦٠٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ

٩٩٠ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ۔

حضور نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے بنی نجار ہیں۔

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار ہیں۔

بَابُ ٦٠٤ مَا يَجُوْزُ مِنِ اغْتِيَابِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ۔

٩٩١ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْذَنُوْا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ،

مفسدوں اور مشکوک لوگوں کے متعلق پیٹھ پیچھے کیا کہا جا سکتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو لیکن وہ قبیلے کا برا بھائی یا برا بیٹا ہے۔ جب وہ حاضر خدمت ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو

فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

فرمائی میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! آپ نے تو اس کے متعلق یہ فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ گفتگو نرمی سے کی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! لوگوں میں سب سے برا وہ آدمی ہے جس سے لوگ اس کی فحش گوئی کے باعث تعلقات ترک کرلیں یا اسے چھوڑ دیں۔

بَابُ ۵۱ النَّمِيمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ۔

چغل کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

۹۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ کی جانب تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ انہیں کسی بڑے گناہ کے باعث عذاب نہیں دیا جا رہا اگرچہ وہ گناہ بھی بڑے ہیں۔ ان میں ایک پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی منگوائی پھر اس کے دو ٹکڑے کئے تو ایک ٹکڑے کو ایک قبر پر اور دوسرے ٹکڑے کو دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

بَابُ ۵۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ وَقَوْلِهِ: هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ، وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ: يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ: يَعِيبُ۔

چغل خوری کی برائی۔ ارشاد باری ہے: بہت طعنے دینے والا، بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا (سورۃ القلم آیت ۱۱) نیز فرمایا: خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب لگائے، پیٹھ پیچھے بدگوئی کرے (الھمزہ آیت ۱)

۹۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

ہمام کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ان سے کہا گیا کہ ایک آدمی فلاں فلاں حدیث کا رفع حضرت عثمان تک پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابُ ۵۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جھوٹی بات کہنے سے بچو۔

۹۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ دار جھوٹی بات، اس کے مطابق جھوٹے کام اور جاہلانہ حرکات نہ چھوڑے تو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ امام احمد

[illegible]. قال [illegible] إسناده .

باب ما قيل في ذي الوجهين .

٩٩٥ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا أبو صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم تجد من شر الناس يوم القيامة عند الله ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه .

باب من أخبر صاحبه بما يقال فيه .

٩٩٦ - حدثنا محمد بن يوسف أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم قسمة فقال رجل من الأنصار: والله ما أراد محمد بهذا وجه الله فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته فتمعر وجهه وقال: رحم الله موسى لقد أوذي بأكثر من هذا فصبر .

باب ما يكره من التمادح .

٩٩٧ - حدثنا محمد بن صباح حدثنا إسماعيل بن زكرياء حدثنا بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى قال: سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يثني على رجل ويطريه في المدحة فقال: أهلكتم أو قطعتم ظهر الرجل .

٩٩٨ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن خالد عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه أن رجلا ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم فأثنى عليه رجل خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ويحك قطعت عنق صاحبك يقوله مرارا إن كان

کا بیان ہے کہ ایک شخص سے مجھے اس کی سند بتائی ہے۔

دو غلی بات کرنے والے کے متعلق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو غلی بات کرنے والے کو تمام لوگوں سے برا دیکھو گے، جو ایک منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ اور۔

کسی کی بات سن کر اپنے ساتھی سے جا کہنا۔

ابو وائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا اس تقسیم میں محمد مصطفیٰ نے رضائے الٰہی کو ملحوظ نہیں رکھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو پہنچا دی تو آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے جنہیں اس سے زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

کیسی تعریف ناپسندیدہ ہے۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم نے ہلاک کر دیا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔

عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور یہ بات آپ نے کئی دفعہ دہرائی اگر تم میں سے کسی کے لئے دوسرے

أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسِيبُهُ اللَّهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا. قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ.

کی تعریف کرنا ضروری ہو تو یہ کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے جبکہ جانتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو پاک نہ بتاؤ۔ وہیب نے خالد سے ویلک کا لفظ روایت کیا ہے۔

بَابٌ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ

اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو علم میں ہے۔

وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ میں نے حضور کو زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے ما سوائے حضرت عبداللہ بن سلام کے۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ.

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ازار (لٹکانے) کے بارے میں فرمایا جو بھی فرمایا تو حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری ازار ایک جانب سے لٹک جاتی ہے۔ فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَقَوْلِهِ: إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ.

اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو مال دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو (سورۃ النحل آیت ۹۰) نیز فرمایا تمہاری زیادتی تمہاری ہی جان کا وبال ہے (سورۃ یونس آیت ۲۳) نیز ارشاد ہوا پھر اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اس کی مدد فرمائے گا (سورۃ الحج آیت ۶۰) فساد کو برپا کرنے سے روکنا۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند روز اسی حالت میں رہے کہ آپ کو خیال گزرتا کہ میں فلاں بیوی کے پاس سے آیا ہوں حالانکہ ان کے پاس سے نہ گئے ہوں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! جو بات میں پوچھنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دی ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے پیروں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کے پاس بیٹھا۔ جو میرے سر کے پاس تھا وہ اس سے کہنے لگا جو میرے پیروں کے پاس تھا کہ اس آدمی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم

مَسْحُوْرًا قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ فِيْمَ؟ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ فِيْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ أُرِيْتُهَا كَأَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا تَعْنِيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِيْ وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِيْدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ حَلِيْفٌ لِّيَهُوْدَ.

نے کہا ہے۔ پوچھا کس چیز پر؟ جواب دیا کہ کنگھی اور بالوں پر جو کنگھی کرتے وقت گر جاتے ہیں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں جو ذروان کے کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا یہی کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کی کھجوروں کے سر ایسے ہیں جیسے شیاطین کے سر اور اس کا پانی ایسا ہے جیسے مہندی کا پانی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور وہ چیز نکالی گئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! آپ نے اس بات کو ظاہر کیوں نہیں فرمایا؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی تو میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں کی برائی کو شہرت دوں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ لبید بن اعصم کا تعلق بنی زریق سے تھا جو یہودیوں کے حلیف تھے۔

بَابُ ۱۲ مَا يُنْهٰى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: {وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ}.

حسد و غیبت کی ممانعت۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے (سورۃ الفلق آیت ۵)۔

۱۰۱ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، نہ کسی کی جاسوسی کرو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی سے بغض و کینہ رکھو اور اے اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائیوں کی طرح ہو جاؤ۔

۱۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

زہری سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے بغض نہ رکھو، نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بائیکاٹ (ترک تعلق) رکھے۔

بَابُ ۱۳ {يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا}

بدگمانی سے بچو۔ اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو۔ بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو (سورۂ حجرات، آیت ۱۲)۔

۱۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا

باب ٦١٥ ما يكون من الظن

١٠٠٤ - حدثنا سعيد بن عفير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم ما أظن فلانا وفلانا يعرفان من ديننا شيئا قال الليث كانا رجلين من المنافقين.

١٠٠٥ - حدثنا ابن بكير حدثنا الليث بهذا وقالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم يوما وقال يا عائشة ما أظن فلانا وفلانا يعرفان ديننا الذي نحن عليه.

باب ٦١٦ ستر المؤمن على نفسه

١٠٠٦ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن أخي ابن شهاب عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله قال سمعت أبا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل أمتي معافى إلا المجاهرين وإن من المجانة أن يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول يا فلان عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه.

١٠٠٧ - حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن صفوان بن محرز أن رجلا سأل ابن عمر كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیب تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو۔ کسی کو دھوکا نہ دو، کسی سے حسد نہ کرو، کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔

کیسا گمان کیا جا سکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں فلاں اور فلاں ہمارے دین کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ لیث کا بیان ہے کہ وہ دونوں آدمی منافقین کی جماعت سے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں فلاں ہمارے دین کے بارے میں جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

مومن اپنے گناہ پر پردہ ڈالے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے امتی کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ کتنی بیہودگی ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے رکھتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں کام کئے ہیں رات بھر اللہ تعالیٰ نے ان پر پردہ ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردے کو کھول دیا۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کیا فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے

سمعته يقول في النجوى، قال يدنو أحدكم من ربه حتى يضع كنفه عليه، فيقول عملت كذا وكذا فيقول نعم، ويقول عملت كذا وكذا فيقول نعم فيقرره ثم يقول إني سترت عليك في الدنيا فأنا أغفرها لك اليوم.

بہت نزدیک ہو جائے گا پھر وہ اس سے فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے تھے وہ عرض کرے گا ہاں، اور کہے گا کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا ہاں۔ پھر اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا پس آج میں تیری مغفرت فرما دیتا ہوں۔

باب الكبر، وقال مجاهد: ثاني عطفه مستكبر في نفسه، عطفه رقبته.

تکبر۔ مجاہد کا قول ہے کہ ثانی عطفہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ عطفہ اس کی گردن۔

۱۰۸۰۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان حدثنا معبد بن خالد القيسي عن حارثة بن وهب الخزاعي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ألا أخبركم بأهل الجنة كل ضعيف متضاعف لو أقسم على الله لأبره، ألا أخبركم بأهل النار كل عتل جواظ مستكبر. وقال محمد بن عيسى حدثنا هشيم أخبرنا حميد الطويل حدثنا أنس بن مالك قال: كانت الأمة من إماء أهل المدينة لتأخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنطلق به حيث شاءت.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بتا دوں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر وہ کمزور و ناتواں گمنام آدمی کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے سچا کر دے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جہنمی کون ہیں؟ ہر اکھڑ، بد اخلاق اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔ حمید طویل کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پکڑ کر کہیں لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔

باب الهجرة، وقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث.

قطع کلام

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رہے۔

۱۰۸۱۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عوف بن مالك بن الطفيل هو ابن الحارث وهو ابن أخي عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم لأمها أن عائشة حدثت أن عبد الله بن الزبير قال في بيع أو عطاء أعطته عائشة: والله لتنتهين عائشة أو لأحجرن عليها، فقالت: أهو قال هذا؟ قالوا: نعم، قالت: هو لله علي نذر أن لا أكلم ابن الزبير أبدا. فاستشفع ابن الزبير إليها حين

ابن شہاب اپنے والد کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے تھے کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کسی بیع یا اس عطیہ کے بارے میں کہا جو حضرت عائشہ نے کسی کو دیا تھا کہ اگر حضرت عائشہ ان باتوں سے نہ رکیں تو میں ان پر پابندی لگا دوں گا۔ انہوں نے کہا کیا اس نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ پھر میرے اللہ کے لئے نذر ہے کہ میں کبھی ابن زبیر کے ساتھ کلام نہ کروں گی۔ جب جدائی کے دن لمبے ہو گئے تو حضرت ابن زبیر نے ان کی جانب سفارشیں بھیجیں۔ حضرت نے کہا کہ میں اس بارے میں کبھی کوئی سفارش قبول

طالت الهجرة فقالت لا والله لا أشفع فيه
أبدا ولا أتحنث إلى نذري. فلما طال ذلك على
ابن الزبير كلم المسور بن مخرمة وعبد الرحمن
بن الأسود بن عبد يغوث وهما من بني زهرة
وقال لهما أنشدكما بالله لما أدخلتماني على
عائشة فإنها لا يحل لها أن تنذر قطيعتي فأقبل
به المسور وعبد الرحمن مشتملين بأرديتهما
حتى استأذنا على عائشة فقالا السلام عليك
ورحمة الله وبركاته أندخل؟ قالت عائشة
ادخلوا قالوا كلنا؟ قالت نعم ادخلوا كلكم
ولا تعلم أن معهما ابن الزبير فلما دخلوا دخل
ابن الزبير الحجاب فاعتنق عائشة وطفق
يناشدها ويبكي وطفق المسور وعبد الرحمن
يناشدانها إلا ما كلمته وقبلت منه ويقولان
إن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عما قد علمت
من الهجرة فإنه لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه
فوق ثلاث ليال. فلما أكثروا على عائشة من
التذكرة والتحريج طفقت تذكرهما وتبكي
وتقول إني نذرت والنذر شديد فلم
يزالا بها حتى كلمت ابن الزبير وأعتقت في
نذرها ذلك أربعين رقبة وكانت تذكر نذرها
بعد ذلك فتبكي حتى تبل دموعها خمارها.

۱۰۱۰ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا
مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تباغضوا
ولا تحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا
ولا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال.

۱۰۱۱ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك
عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي

نہیں کروں گی اور نہ اپنی نذر کی قسم توڑوں گی جب حضرت ابن زبیر
پر زیادہ عرصہ گزر گیا تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ اور
حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی جن کا تعلق
بنی زہرہ سے تھا اور ان دونوں کو خدا کا واسطہ دیا کہ مجھے حضرت
عائشہ کے پاس لے چلو کیونکہ یہ ان کے لئے حلال نہیں ہے کہ مجھ
سے قطع تعلق کرنے کے لئے نذر مانیں پس حضرت مسور اور حضرت
عبدالرحمن انہیں اپنی چادروں میں چھپا کر لے چلے یہاں تک کہ حضرت
عائشہ سے اجازت مانگتے ہوئے کہا آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور
اس کی برکتیں کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا آجاؤ وہ
عرض گزار ہوئے کیا سارے؟ فرمایا ہاں سارے آجاؤ اور انہیں یہ معلوم
نہ تھا کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زبیر بھی ہیں جب یہ اندر داخل ہوئے تو
ابن زبیر پردے میں گھس گئے حضرت عائشہ سے لپٹ کر خدا کا واسطہ
دینے اور رونے لگے حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمن بھی واسطے دینے
لگے کہ ان سے کلام کیجئے اور ان کی معافی قبول فرمایئے نیز دونوں حضرات
کہتے رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کلام سے منع فرمایا ہے جیسا
کہ آپ کو بھی علم ہے کیونکہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان
بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے جب انہوں نے حضرت عائشہ کو
بہت زیادہ اصرار کیا اور تنگ کر دیا تو انہوں نے رو کر ان دونوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ
میں نے نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ سخت ہوتا ہے جب یہ دونوں اپنی بات پر
اڑے رہے تو حضرت ابن زبیر سے بول پڑیں اور اپنی نذر کے سلسلے میں چالیس لونڈی
غلام آزاد کئے بعد میں جب وہ اپنی نذر کو یاد کرتیں تو بے اختیار رونے لگتیں
یہاں تک کہ آنسوؤں سے ان کا دوپٹہ تر ہو جایا کرتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے بغض نہ رکھو، حسد نہ
کرو اور کسی کی غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ
اور کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین
دن سے زیادہ ناراض چھوڑے رکھے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ حلال

أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلقات ترک رکھے کہ جب وہ آپس میں ملیں تو ایک ادھر اور دوسرا ادھر منہ پھیرے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔

بَابُ ۶۱۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

نافرمانی کرنے والے سے ترک ملاقات۔

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً.

حضرت کعب بن مالکؓ کا بیان ہے کہ جب ہم حضورؐ سے پیچھے رہ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا اور انہوں نے پچاس دنوں کا ذکر کیا۔

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ. قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری رضامندی اور ناراضگی کو میں پہچان لیتا ہوں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ آپ اس بات کو کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم راضی ہو تو کہتی ہو۔ کیوں نہیں، محمد کے رب کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ نہیں ابراہیم کے رب کی قسم۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ اس وقت بھی میں حضرت آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

بَابُ ۶۲۰ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

کیا دوست کے ساتھ روزانہ صبح و شام ملاقات کرے۔

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ. لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ. وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً. فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تو اپنے والدین کو دین کی بدولت سے مالا مال ہی پایا ہے اور ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ جس کے دونوں حصوں یعنی صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لاتے۔ ایک دن ٹھیک دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے گھر بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حالانکہ ایسے وقت کبھی آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی خاص کام کی وجہ سے ہوئی ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔

باب ۱۲۱ الزيارة ومن زار قوما فطعم عندهم وزار سلمان أبا الدرداء في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فأكل عنده.

ملاقات کرنا اور ان کے ہاں کھانا کھانا۔

حضرت سلمان فارسی حضور کے زمانۂ مبارک میں حضرت ابودرداء سے ملنے گئے اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔

۱۰۱۴ - حدثنا محمد بن سلام أخبرنا عبد الوهاب عن خالد الحذاء عن أنس بن سيرين عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم زار أهل بيت في الأنصار فطعم عندهم طعاما فلما أراد أن يخرج أمر بمكان من البيت فنضح له على بساط فصلى عليه ودعا لهم.

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان میں جلوہ افروز ہوئے اور ان کے پاس کھانا تناول فرمایا۔ جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو گھر والوں کو تھوڑی سی جگہ صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہاں پانی چھڑک کر بوریا بچھا دیا گیا۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان کے لئے دعا کی۔

باب ۱۲۲ من تجمل للوفود

وفود کی خاطر آرائش کرنا۔

۱۰۱۵ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الصمد قال حدثني أبي قال حدثني يحيى بن أبي إسحاق قال قال لي سالم بن عبد الله ما الإستبرق قلت ما غلظ من الديباج وخشن منه قال سمعت عبد الله يقول رأى عمر على رجل حلة من إستبرق فأتى بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اشتر هذه فالبسها لوفد الناس إذا قدموا عليك فقال إنما يلبس الحرير من لا خلاق له فمضى في ذلك ما مضى ثم إن النبي صلى الله عليه وسلم بعث إليه بحلة فأتى بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال بعثت إلي بهذه وقد قلت في مثلها ما قلت قال إنما بعثت إليك لتصيب بها مالا فكان ابن عمر يكره العلم في الثوب لهذا الحديث.

ابو اسحٰق کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے پوچھا کہ استبرق کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ موٹا اور کھردرا ریشمی کپڑا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو استبرق کا حلہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اسے خرید لیجئے اور جب لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اس وقت پہن لیجئے۔ فرمایا کہ ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر اس بات کو کافی مدت گزر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک حلہ ارسال فرمایا۔ وہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ نے یہ میرے لئے ارسال فرمایا حالانکہ آپ نے پہلے ایسے کی ممانعت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے یہ اس وجہ سے بھیجا ہے کہ اس کے ذریعے کچھ پیسے حاصل کر لو۔ پس اسی حدیث کی بنا پر حضرت ابن عمر کپڑے کے نقش و نگار کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

باب ۱۲۳ الإخاء والحلف وقال أبو جحيفة آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وأبي الدرداء وقال عبد الرحمن بن عوف لما قدمنا المدينة آخى النبي صلى الله عليه وسلم بيني وبين سعد بن الربيع

اخوت اور دوستی کا عہد کرنا۔

حضرت ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ حضور نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو حضور نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن ہمارے پاس (مدینہ منورہ میں) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری کے ساتھ ہو۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ اسلام میں قسم نہیں ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار کے درمیان خود میرے گھر میں قسم کھائی تھی۔

بَابُ ۲۲ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ۔ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى۔

تبسم اور ہنسنا۔

حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سرگوشی فرمائی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ جب طلاق کی مدت پوری ہو گئی تو اس کے بعد حضرت عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! وہ پہلے حضرت رفاعہ کے نکاح میں تھی انہوں نے تین طلاقیں دے دیں [illegible] کہ عدت پوری ہونے کے بعد اس نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا لیکن خدا کی قسم ان کے پاس نہیں ہے یا رسول اللہ مگر اس پھندنے کی طرح اور اپنی چادر کے کنارے کا پھندنا پکڑ کر دکھایا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابن سعید بن العاص اجازت کے انتظار میں حجرے کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پس حضرت خالد نے حضرت ابوبکر کو آواز دی کہ اے ابوبکر! اس عورت کو روکتے کیوں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بلند آواز سے گفتگو کر رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر صرف مسکرا دیئے، پھر فرمایا۔ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہو ایسا نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا مزہ

لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ .

۱۰۱۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ .

۱۰۲۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ

تمہارا مزا اور وہ تمہارا ذائقہ نہیں چکھ لیتا۔

محمد بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس ازواج مطہرات میں سے قریشی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ سے سوال کر رہی تھیں کہ عطیات بڑھا دیجئے جبکہ ان کی آوازیں اونچی تھیں اور اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ پردے میں چھپ گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی اور یہ اندر داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تبسم فرما رہے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ کو ہنساتا ہی رہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا چھپیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ حق دار تو آپ زیادہ ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اے اپنی جان سے دشمنی کرنے والیو، تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں بلکہ غصے والے اور سخت گیر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن خطاب اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھ لے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چل دے گا۔

ابوالعباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے تو فرمایا۔ ہم کل ان شاء اللہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا۔ جب تک فتح حاصل نہ کر لیں ہم یہاں سے نہیں ٹلیں گے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل بھی جنگ کرنا تو خوب گھمسان کا رن پڑا اور کتنے ہی حضرات زخمی ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل ان شاء اللہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ راوی

غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَسَكَتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَّهُ بِالْخَبَرِ.

١٠٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا.

١٠٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَ

کا بیان ہے کہ لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہم سے یہ پوری حدیث بیان کی۔

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ رمضان المبارک کے اندر اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرو۔ عرض کی کہ میرے پاس غلام کہاں۔ فرمایا کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض گزار ہوا کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کی کہ یہ بھی میسر نہیں۔ پھر ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس کے اندر کھجوریں تھیں۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ العرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ انہیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو؟ خدا کی قسم ان دونوں وادیوں کے درمیان کوئی گھر مجھ سے زیادہ غریب نہیں ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تو تم خود ان کے حق دار ہو۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کے حاشیے کھردرے تھے۔ ایک اعرابی آپ کو ملا جس نے آپ کی چادر مبارک کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر دیکھا تو زور سے کھینچنے کے باعث حاشیہ چادر کے نشانات بن گئے تھے۔ پھر اعرابی نے کہا کہ اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے مجھے اس میں سے دینے کا حکم فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے اس کی جانب توجہ فرمائی، مسکرائے اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور میں نے جب بھی آپ کو دیکھا تو چہرۂ انور کو تبسم ریز ہی دیکھا اور ایک دفعہ میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور کہا

قَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

اے اللہ اسے مضبوط رکھ اور اسکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ. فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبِمَ يُشْبِهُ الْوَلَدُ.

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ اظہارِ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے۔

حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہا کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہوتا تو بچہ والدہ کے مشابہ نہ ہو سکتا۔

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ.

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک نظر آنے لگتا آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ، يُرِيهِمُ اللّٰهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ.

محمد بن محبوب، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس۔ قتادہ سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے روز اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ مدینہ منورہ میں خطبہ دے رہے تھے چنانچہ وہ عرض گزار ہوا کہ بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے پانی مانگیے۔ پس آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ نے بارش مانگی تو بادل کے ٹکڑے آ کر ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ہم تو غرق ہونے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجیے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ چنانچہ آپ تبسم ریز ہوئے اور دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا یہ دو یا تین دفعہ کہا پس بادل چھٹنے اور مدینہ منورہ کے دائیں بائیں جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے اردگرد بارش ہونے لگی اور ہمارے اوپر بند ہو گئی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیت دعا دکھاتا ہے۔

باب قول اللہ تعالیٰ یٰایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین وما ینھی عن الکذب۔

سچوں کے ساتھ رہو۔۔
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور سورۃ التوبہ آیت (۱۱۹) اور جھوٹ سے منع کیا گیا ہے۔

۱۰۱۷۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وان الرجل لیصدق حتی یکون صدیقا وان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سچائی بھلائی کی طرف ہدایت کرتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاریاں جہنم میں پہنچاتی ہیں اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۰۱۸۔ حدثنا ابن سلام حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن ابی سھیل نافع بن مالک بن ابی عامر عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے گا جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے گا۔

۱۰۱۹۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا جریر حدثنا ابو رجاء عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت اللیلۃ رجلین اتیانی قالا الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یکذب بالکذبۃ تحمل عنہ حتی تبلغ الاٰفاق فیصنع بہ الی یوم القیامۃ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آکر کہنے لگے کہ جس شخص کو آپ نے (شب معراج) دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں وہ بہت جھوٹا آدمی ہے ایسی جھوٹی بات کہتا تھا جو اس کی طرف سے تمام عالم میں پھیل جاتا تھا پس قیامت تک اس کے ساتھ یہی کیا جائے گا۔

باب ۱۲ فی الھدی الصالح

اچھا چال چلن۔
تحقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سے طور طریق، وضع قطع اور چال ڈھال کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن ام عبد (حضرت عبد اللہ بن مسعود) زیادہ مشابہت رکھتے ہیں، گھر سے باہر آنے سے گھر میں واپس جانے تک، لیکن یہ معلوم نہیں کہ جب وہ گھر میں تنہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

۱۰۲۰۔ حدثنا اسحاق بن ابراھیم قال قلت لابی اسامۃ حدثکم الاعمش سمعت شقیقا قال سمعت حذیفۃ یقول ان اشبہ الناس دلا وسمتا وھدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام عبد من حین یخرج من بیتہ الی ان یرجع الیہ لا ندری ما یصنع فی اھلہ اذا خلا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

طارق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین عادات وخصائل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات وخصائل ہیں۔

بَابُ ۲۲ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

اذیت پر صبر کرنا۔

ارشاد باری ہے بیشک صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر آیت ۱۰)۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں یا کوئی چیز ایسی نہیں کہ اذیت ناک بات سنے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اس کے لئے بیٹا ٹھہراتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ انہیں نظر انداز کئے رکھتا ہے اور انہیں روزی دیتا رہتا ہے۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا جس طرح آپ تقسیم فرمایا کرتے تھے تو ایک انصاری آدمی نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم میں اللہ کی رضامندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا یہ بات میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور بتاؤں گا چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اصحاب کے درمیان جلوہ افروز تھے پس میں نے چپکے سے آپ کو بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور ناراض ہوئے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کاش! میں نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہوتی۔ پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰ کو اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

بَابُ ۲۳ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

جو غصے کے باعث لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن لوگوں نے وہ کام نہ کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

حمد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ اس کام سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ خدا کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کا لوگوں کی نسبت زیادہ علم ہے اور میں خدا سے ان کی نسبت زیادہ ڈرتا ہوں۔

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

عبداللہ یعنی ابن ابی عتبہ مولیٰ انس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیادار تھے اور جب آپ کوئی ایسی بات دیکھتے کہ ناپسند خاطر ہوتی تو ہم اس کا اندازہ آپ کے چہرۂ انور سے لگایا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

جو بغیر کسی تاویل کے مسلمان کو کافر کہے وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے۔

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی سے کہے، اے کافر! تو ایک ان میں سے کافر ہوتا ہے۔ عکرمہ، ابن عمار، یحییٰ، عبداللہ بن یزید، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بھی اپنے مسلمان بھائی سے اے کافر کہے گا تو وہ کفر ان میں سے ایک کی طرف مڑ جائے گا۔

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی کے مطابق ہے جو کہا اور جس نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت

جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.

کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگایا تو یہ اسے قتل کرنے جیسا ہے۔

بَابٌ ۷۳ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا. وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

جو مسلمان کی تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری کے باعث کافر نہ کہے۔

حضرت ابن عمر نے حضرت حاطب کے لیے کہا کہ وہ منافق ہے تو حضور نے فرمایا تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ نے ہر بات سے خبردار ہوتے ہوئے اہل بدر سے فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت فرما دی۔

ف: اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے کہ کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگانا اسے قتل کرنے جیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن کریم سے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ (۹۲:۴)

اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب۔

اس سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو بات بات پر سچے اور راسخ العقیدہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہوئے نہیں تھکتے۔ اگر ان مہربانوں کے نظریئے کو درست مان لیا تو اس کا نتیجہ ہے کہ چودہ صدیوں کے کسی ایک فرد کو بھی مسلمان ثابت نہیں کیا جا سکے گا۔ خدا نے تو اپنے محبوب کی امت کو امت مرحومہ اور امت وسط کا سردار بنایا ہے لیکن یہ حضرات اسے امت مغضوب بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے جملہ مسلمانان اسلام کو صراط مستقیم پر چلائے جو انعام یافتہ بندوں کا راستہ یعنی حضرات اولیاء اللہ کا دین و مذہب ہے۔ آمین۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلَاةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے پھر جب اپنی قوم کے پاس جاتے تو انہیں نماز پڑھاتے ایک دفعہ انہوں نے نماز میں سورۃ البقرہ پڑھنا شروع کی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر ایک شخص نے علیحدہ ہو کر ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی۔ جب یہ بات حضرت معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی کو اس بات کا علم ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ہاتھ سے کام کرنے والے اونٹنیوں کے ذریعے پانی دینے والے لوگ ہیں۔ حضرت معاذ نے کل ہمیں نماز پڑھائی اور سورۃ البقرہ پڑھنے لگے تو میں نے مختصر نماز پڑھ لی۔ اس پر انہوں نے خیال کیا کہ میں منافق ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا.

۱۴۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ.

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ: جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ.

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا

وسلم نے فرمایا اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ تین مرتبہ فرمایا تم سورۃ والشمس اور سورۃ الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص (بھول کر) لات وعزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیئے۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ اپنے والد ماجد سے سواروں میں جا کر ملے جب کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آواز دے کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے لہٰذا تم میں سے جو قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیئے۔

حکم الٰہی کے نفاذ میں غصہ اور سختی جائز ہے۔

ارشاد باری: کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو (سورۃ التوبہ، آیت ۷۳)۔

قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر اس پردے کو پکڑ کر پھاڑ دیا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان تصویروں کو بناتے ہیں۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز میں شامل نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران وعظ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ.

اس روز سے زیادہ غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا۔ ان کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! بعض تم میں سے لوگوں کو بھگانے والے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو لوگ نماز پڑھائیں تو ہلکی پھلکی پڑھائیں کیونکہ نمازیوں میں بیمار، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے مسجد میں جانب قبلہ بلغم دیکھی تو اسے اپنے دست مبارک سے کھرچ دیا اور فرمایا۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نماز میں کوئی اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ، عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ. فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، پھر اس کے سربندھن اور ظرف کو پہچان کر خرچ کر لو۔ اگر اس کا مالک کبھی آجائے تو اسے پاس سے ادا کر دو عرض کی یا رسول اللہ کھوئی ہوئی بکری ملے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیئے کے لئے ہے۔ وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے یا آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا کھانا پینا اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔ بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی شاخوں یا بوریئے سے بنایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے تو لوگوں

حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ.

نے بھی آپ کی پیروی کی اور آکر آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ پھر دوسری رات بھی لوگ حاضر ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں دیر کر دی اور آپ باہر نہ آئے۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں۔ پس آپ ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اگر تم برابر اسی طرح میرے پیچھے نماز پڑھتے رہے تو میرے خیال میں یہ بھی تم پر فرض ہو جائے گی لہذا تمہیں چاہیئے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی بہتر نماز گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔

بَابُ ٣٢ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ، الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.

غصے سے بچنا

ارشاد ربانی ہے: اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں (سورۃ الشوریٰ آیت ۳۷) نیز فرمایا: جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں (سورۂ آل عمران آیت ۱۳۴)۔

٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

٣٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصے میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو سنتا نہیں کہ نبی کریم صلی

تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ.

بَابُ ۳۲ الْحَيَاءِ

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ.

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ.

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

بَابُ ۳۳ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔ اس نے بار بار یہی گزارش کی اور آپ نے فرمایا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔

حیاء۔

ابوالسوار عدوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ہمیشہ بھلائی لاتی ہے۔ بشیر بن کعب کا بیان ہے کہ حکمت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ حیا میں وقار ہے اور حیا میں سکونِ قلب ہے۔ اس پر حضرت عمران نے ان سے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی ڈائری کا نوشتہ سنا رہے ہو۔

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو ایک حیادار آدمی کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم جو اس قدر حیا کرتے ہو تو اس کے باعث تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

عبداللہ بن ابی عتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو پہلی بات لوگوں تک پہنچی وہ یہی ہے کہ جب تیرے پاس شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

بَابٌ ۱۲۵ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

دینی مسائل پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہیے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ.

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ. وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

محارب بن دثار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس سرسبز درخت جیسی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں اور نہ جھڑتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ وہ فلاں درخت ہے، کوئی کہتا کہ فلاں درخت ہے۔ میں (حضرت ابن عمر) نے ارادہ کیا کہ کہہ دوں وہ کھجور کا [illegible] کی پس حضور نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ شعبہ، خبیب بن عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی لیکن یہ زیادہ ہے کہ میں نے حضرت عمر سے جب یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت سا مال ملنے سے عزیز ہوتی۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس نے حضور کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے گزارش کی کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا کہ اس عورت کے پاس حیا کتنی کم تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تم سے بہتر

عُرِضَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا

ہے کہ اس نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا۔

بَابُ ۱۳۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا. وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيْفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ

آسانی اختیار کرنا۔

حضور کا ارشاد ہے آسانی اختیار کرو اور آپ تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. قَالَ أَبُوْ مُوْسَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيْهَا شَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذ بن جبل کو حاکم بنا کر بھیجا تو دونوں سے فرمایا۔ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا سختی میں نہ ڈالنا خوش کرنا۔ نفرت نہ دلانا اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔ حضرت ابو موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں شہد سے بتع نامی شراب اور جو سے مزر نامی شراب بنائی جاتی ہے پیتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر بھیجا۔ دونوں حضرات کو آپ نے پانچ باتوں کی نصیحت فرمائی جو حسب ذیل ہیں:-

۱۔ اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔
۲۔ ایسے کام یا قانون نافذ نہ کرنا جن سے لوگوں کی تنگی اور پریشانی میں اضافہ ہو۔
۳۔ لوگوں کو اپنے حسن سلوک سے خوش کرنے کی کوشش کرنا۔
۴۔ ایسے کام نہ کرنا جن سے اُن کے دلوں میں تمہارے خلاف یا آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔
۵۔ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے رہنا۔

ان پانچوں باتوں کو مسلمان حاکموں کا مکمل دستور العمل قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہدایت فرمائی کہ مسلمان حکام نے کیا کرنا ہے۔ پاکستان اور دوسرے مسلمان ملکوں کے حکام کو غور کرنا چاہیے اور اپنی اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہیے کہ ان کا طرز عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرر کردہ اس چارٹر کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے اندر ان حضرات کی سرخروئی کا راز مضمر ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی کرو، لوگوں کو سکون و اطمینان پہنچاؤ نفرت نہ دلاؤ۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار

عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلّٰهِ۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ۔ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

بَابُ الْاِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ۔ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ

۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو منتخب فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز میں اپنی ذات کا ہرگز کبھی انتقام نہیں لیا، ہاں جب کوئی اللہ کی حرمت میں خلل انداز ہوتا تو اس سے اللہ کے لئے انتقام لیتے تھے۔

حماد بن زید کا بیان ہے کہ ازرق بن قیس نے فرمایا کہ ہم اہواز میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جس کا پانی خشک ہو گیا تھا۔ پس حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے چنانچہ وہ نماز پڑھنے لگے اور اپنے گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا۔ گھوڑا چل دیا اور یہ نماز چھوڑ کر اس کا پیچھا کرنے لگے یہاں تک کہ اسے پکڑ لیا اور پھر آ کر نماز ادا کی۔ ہم میں ایک آدمی نکتہ چین تھا وہ کہنے لگا کہ اس بڈھے کو دیکھو جس نے گھوڑے کی خاطر نماز چھوڑ دی۔ انہوں نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں مجھ سے ایسی ناگوار بات کسی اور نے نہیں کہی۔ میرا گھر کافی فاصلے پر ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو چلنے دیتا تو اپنے گھر والوں میں رات تک نہ پہنچ سکتا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کو دیکھا ہے کہ آسانی اختیار فرماتے ہیں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو مارنے کے لئے لوگ اس کی طرف لپکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول یا ایک بھرا ہوا پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنایا گیا ہے سختی کرنے والے نہیں بنایا گیا۔

لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا۔

حضرت ابن مسعود کا قول ہے کہ اپنے دین کو مجروح کئے بغیر لوگوں سے تعلقات رکھو اور اہل خانہ سے مزاح کر لیں بھی۔

ابو التیاح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو

أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي -

بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ .

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ أَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ملنے کے لئے ہمارے
پاس تشریف لاتے تو ہم میں خوب گھل مل جاتے یہاں تک کہ میرے
چھوٹے بھائی ابو عمیر سے فرماتے کہ نغیر کا کیا بنا؟

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑکیوں کے ساتھ
کھیلتی رہتی اور میری سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا
کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ انہیں نکال کر میرے
پاس لاتے اور وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔

لوگوں کے ساتھ رواداری برتنا۔۔۔

حضرت ابو درداء سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے ساتھ ہم تو اظہار کی
ہنستے حالانکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر
آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے اجازت دیدو
یہ قبیلے کا برا بیٹا یا قبیلے کا برا بھائی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو
آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام فرمایا۔ حضرت صدیقہ نے عرض
کی آپ نے پہلے تو ایسا فرمایا لیکن پھر اس کے ساتھ نرمی سے
گفتگو فرمائی۔ اس پر ارشاد ہوا۔ اللہ کے نزدیک سب سے
برا آدمی وہ ہے جس کی بے حیائیوں کے باعث لوگ اسے
چھوڑ دیں یا اس سے کنارا کش ہو جائیں۔

ایوب نے حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیباج
کی چند قبائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے
ہوئے تھے۔ پس آپ نے انہیں اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا
اور ایک حضرت مخرمہ کے لئے بچا کر رکھ لی۔ جب وہ حاضر خدمت
ہوئے تو فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے لئے رکھی تھی۔ ایوب راوی کا
بیان ہے کہ کپڑے میں چھپائی اور حضرت انہیں کو دکھائی اور یہ بھی
آپ کے خلق کا ایک حصہ ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن

أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ.

بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ
وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ.

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

١٠٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ. قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ.

بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ وَقَوْلِهِ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ

١٠٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت مسور سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں پیش کی گئیں۔

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

حضرت معاویہ کا قول ہے کہ تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک ہی سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا (یعنی ایک شخص سے دوسری دفعہ نقصان نہیں اٹھاتا)۔

مہمان کا حق۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق کیا یہ پتہ نہیں چلا کہ تم ہمیشہ رات کو قیام کرتے اور دن کو روزے سے رہتے ہو۔ میں عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ بلکہ راتوں کو قیام کیا کرو اور سویا بھی کرو۔ روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ قریب ہے کہ تم لمبی عمر پاؤ۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھو

ہو جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ ہر ہفتے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد کے روزے رکھ لیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد کے روزے کیسے ہوتے تھے؟ فرمایا کہ ایک روزہ رکھنا دوسرے روز نہ رکھنا یعنی نصف الدہر۔

مہمان کی عزت و خدمت کرنا۔

ارشاد ربانی: ابراہیم کے معزز مہمانوں (سورۃ الذاریات، آیت ۲۴)۔

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي شريح الكعبي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته يوم وليلة والضيافة ثلاثة أيام فما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له أن يثوي عنده حتى يحرجه.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک رات دن تو اس کا حق ہے تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے آگے صدقہ ہے۔ کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے۔

۱۰۶۸۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك مثله وزاد من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت.

اسمٰعیل نے بھی امام مالک سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

[illegible]

زبان جس نے ایک دن ہے اور کان ...

اچھی بات کہنے کے سلسلے میں آپ کہ یہ اصول اپنا لینا چاہیے ہے

جو بات کسی سے کہو اچھی ہو اصیل ہو

کڑوی نہ ہو کھٹی نہ ہو مصری کی ڈلی ہو

۱۰۶۹۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن مهدي حدثنا سفيان عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۰۷۰۔ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر رضي الله عنه أنه قال قلنا يا رسول الله إنك تبعثنا فننزل بقوم فلا يقروننا فما ترى

ابو الخیر کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ... قوم کے پاس اتریں جو مہمان نوازی نہ کرے تو آپ کیا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا

فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

١٠٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

بَابُ ١٢١ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ.

اگر تم کسی قوم کے پاس جا اترو اور تمہارے متعلق وہ کچھ دیں جو مہمان کا حق ہے تو اسے قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو جو تمہارا مہمانداری کا حق ہے وہ ان سے وصول کر لو۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیئے۔

مہمان کے لئے پر تکلف کھانے تیار کرنا۔

عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء کو بھائی بنا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت سلمان نے حضرت ابو درداء سے ملاقات کی تو حضرت ام درداء کو خستہ حالی میں دیکھا۔ فرمایا کہ آپ کا یہ حال کیسا ہے؟ وہ بولیں کہ آپ کے بھائی ابو درداء کو دنیا کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ پس حضرت ابو درداء آئے تو ان کے لئے کھانا تیار کیا اور کہا کہ آپ کھائیے کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ میرے ساتھ نہ کھائیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی کھایا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداء قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ وہ پھر قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جائیے۔ جب آخری رات ہوئی تو حضرت سلمان نے کہا کہ اب کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے لہٰذا ہر حق والے کا حق ادا کیجئے۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے حضور اس امر کا تذکرہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے ٹھیک کہا ہے۔ ابو جحیفہ کا لقب

أبو جحيفة وهب السوائي يقال وهب الخير.

وہب السوائی ہے جنہیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

باب ما يكره من الغضب والجزع عند الضيف

مہمان کے نزدیک غصہ اور رنج کا اظہار کرنا نامناسب ہے۔

۱۰۷۲۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد الجريري عن أبي عثمان عن عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما أن أبا بكر تضيف رهطا فقال لعبد الرحمن دونك أضيافك فإني منطلق إلى النبي صلى الله عليه وسلم فافرغ من قراهم قبل أن أجيء فانطلق عبد الرحمن فأتاهم بما عنده فقال اطعموا فقالوا أين رب منزلنا قال اطعموا قالوا ما نحن بآكلين حتى يجيء رب منزلنا قال اقبلوا عنا قراكم فإنه إن جاء ولم تطعموا لنلقين منه فأبوا فعرفت أنه يجد علي فلما جاء تنحيت عنه فقال ما صنعتم فأخبروه فقال يا عبد الرحمن فسكت ثم قال يا عبد الرحمن فسكت فقال يا غنثر أقسمت عليك إن كنت تسمع صوتي لما جئت فخرجت فقلت سل أضيافك فقالوا صدق أتانا به قال فإنما انتظرتموني والله لا أطعمه الليلة فقال الآخرون والله لا نطعمه حتى تطعمه قال لم أر في الشر كالليلة ويلكم ما أنتم لم لا تقبلون عنا قراكم هات طعامك فجاءه فوضع يده فقال باسم الله الأولى للشيطان فأكل وأكلوا.

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر نے ایک جماعت کی ضیافت فرمائی اور حضرت عبدالرحمن سے فرمایا کہ میری جگہ تم انہیں کھانا کھلا دینا کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہا ہوں اور میرے واپس آنے سے پہلے انہیں کھلا پلا کر فارغ ہو جانا۔ پس حضرت عبدالرحمن مہمانوں کو لے آئے اور ما حضر ان کے سامنے رکھ کر کہا کہ کھائیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے میزبان کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ کھائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے ما حضر قبول فرمائیے کیونکہ اگر آپ نے کھانا نہ کھایا اور وہ تشریف لے آئے تو میری شامت آ جائے گی پھر بھی انہوں نے انکار کیا۔ میں نے جان لیا کہ انہیں پھر غصہ آئے گا جب وہ تشریف لے آئے تو میں ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا بنایا؟ چنانچہ انہوں نے سب کچھ کہہ سنایا۔ انہوں نے کہا: اے عبدالرحمن! میں خاموش رہا۔ پھر کہا: اے عبدالرحمن! میں پھر بھی خاموش رہا۔ کہا: اے جاہل! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری آواز سن کر میرے پاس آ کیوں نہیں رہا۔ چنانچہ میں باہر نکل کر عرض گزار ہوا کہ مہمانوں سے پوچھ لیجیے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک کہتے ہیں، یہ تو ہمارے لیے کھانا لائے تھے۔ فرمایا تو آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا، خدا کی قسم میں آج کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ان لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ انہوں نے کہا افسوس! میں نے ایسی بری رات نہیں دیکھی، آپ ہماری مہمانی قبول کیوں نہیں کرتے؟ پھر کھانا لاؤ۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن کھانا لے آئے تو انہوں نے بسم اللہ

باب قول الضيف لصاحبه لا آكل حتى تأكل فيه حديث أبي جحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

مہمانوں کا میزبان سے کہنا کہ اگر آپ نہیں کھاتے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس بارے میں حضرت ابو جحیفہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۰۷۳۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا ابن أبي عدي عن سليمان عن أبي عثمان قال عبد

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر اپنے مہمان یا مہمانوں کو لے کر تشریف لائے

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ وَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَأَنَّ هٰذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا.

بَابُ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

[illegible] حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ

پھر شام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے جب واپس تشریف لائے تو میری والدہ ماجدہ عرض گزار ہوئیں کہ آج رات آپ نے مہمان یا مہمانوں کے کھانے میں دیر کر دی۔ فرمایا کہ کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا کہ پہلے اس کے یا ان کے سامنے کھانا رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر ناراض ہو گئے اور برا بھلا کہنے لگے اور نہ کھانے کی قسم کھائی۔ چنانچہ میں چھپ گیا۔ آپ نے کہا اے جاہل! پس والدہ ماجدہ نے بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی جب تک یہ نہ کھائیں۔ مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا یا نہیں کھائیں گے جب تک یہ نہ کھائیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ بات شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا لہٰذا انہوں نے بھی کھایا چنانچہ جب لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے اور بڑھ جاتا۔ پس انہوں نے فرمایا اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا، آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم یہ کھانا تو اس سے بھی زیادہ ہے جس کو ہم کھانے بیٹھے تھے چنانچہ سب نے کھایا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا پھر بتایا کہ حضور نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

بڑوں کا ادب کرنا۔ کلام اور سوال میں بڑا ابتدا کرے۔

بشیر بن یسار مولیٰ الانصار نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود دونوں خیبر گئے وہاں باغ میں دونوں جدا ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل کو شہید کر دیا گیا پس حضرت عبدالرحمٰن بن سہل، حضرت حویصہ و حضرت محیصہ یعنی مسعود کے دونوں صاحبزادے یہ تینوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے بارے میں عرض کرنے لگے چنانچہ گفتگو حضرت عبدالرحمٰن نے شروع کی جو کہ سب سے چھوٹے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا آدمی گفتگو کرے۔

یحییٰ راوی نے کہا کہ گفتگو بڑا کرے۔ پس انہوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پچاس

صَاحِبِہِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَسْتَحِقُّوْنَ قَتِيْلَكُمْ اَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَاَدْرَكْتُ نَاقَةً مِّنْ تِلْكَ الْاِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَّهُمْ فَرَكَضَتْنِيْ بِرِجْلِهَا. قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيٰى حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ.

قسمیں کھا کر اپنے مقتول کی دیت کے حقدار ہو سکتے ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ یہ بات ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ فرمایا تو پچاس یہودی قسمیں کھا کر اپنی برأت ثابت کر دیں گے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ تو کافر ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے دیت ادا کر دی حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے لیا تو وہ اپنے گھر میں باندھی اور اس نے مجھے لات ماری۔ لیث، یحییٰ، بشیر نے حضرت سہل سے اس کی روایت کی ہے یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں (بشیر بن یسار) نے یہ فرمایا کہ حضرت رافع بن خدیج کے ساتھ۔ ابن عیینہ، یحییٰ، بشیر نے اکیلے حضرت سہل سے روایت کی ہے۔

۱۰۷۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ وَثَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ، فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ قُلْتُ يَا اَبَتَاهُ وَقَعَ فِيْ نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقُوْلَهَا، لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ مَا مَنَعَنِيْ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَرَكَ وَلَا اَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے وہ درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے بھی نہیں جھڑتے میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور ہے لیکن میں نے بولنا ناپسند کیا کیونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے جب یہ دونوں حضرات نہ بولے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب میں اپنے والد ماجد کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے کہا۔ ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور ہے۔ فرمایا تو پھر تمہیں عرض کرنے سے کس نے روکا؟ اگر تم یہ بتا دیتے تو یہ بات میرے نزدیک بہت مال ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔ عرض کی کہ مجھے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابوبکر کو بولتے نہ دیکھا لہٰذا اپنا بولنا ناپسند نظر آیا۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ. وَقَوْلِهٖ. وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا وَسَيَعْلَمُ

کیسا شعر، رجز اور حدی خوانی جائز ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پہ پلٹا کھائیں گے (سورۃ الشعراء)۔

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ.

آیت ۲۲۴ تا ۲۲۷)، ابن عباس کا قول ہے کہ ہر لغویات میں مغز کھپائی کرتے ہیں۔

١٠٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

مروان بن حکم کو عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے بتایا کہ کسی شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔

١٠٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ.

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ

وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دہلانے کے لئے جا رہے تھے کہ ایک پتھر لگا جس سے آپ پھسلے اور پیر کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو فرمایا۔

خون یہ انگلی سے ہے جو بہہ رہا

شکر ہے کہ راہ حق میں ہے بہا

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لبید کے یہ الفاظ ہیں۔

١٠٧٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ.

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

سوائے حق تعالٰی کے کوئی بھی ہو وہ فانی ہے۔

اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت اسلام قبول کر لیتا۔

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ.

اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہمراہ ہم خیبر کی جانب نکلے اور ایک رات چلتے رہے تو ایک شخص نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا کلام کیوں نہیں سناتے، چونکہ حضرت عامر شاعر تھے لہٰذا سواری سے اتر پڑے اور حدی خوانی کرتے ہوئے کہنے لگے۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا میرے پروردگار

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
بخش دے ہم زندگی بھر کام جو کرتے رہے
دشمنوں کے بالمقابل دے ہمیں صبر و قرار
ہم پہ نازل کر سکینہ اے میرے رب غفور
پہنچے جب دشمنانِ دین آئیں تا بکار
شور و غل کرتے ہوئے چڑھتے ہیں ہم پر بار بار

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ. قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ. فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ. قَالَ: فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ، عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ. قَالُوا: عَلٰى لَحْمٍ. قَالَ: عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ. قَالُوا: عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا. قَالَ: أَوْ ذَاكَ. فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ، فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا، فَقَالَ لِي: مَا لَكَ. فَقُلْتُ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ. قَالَ: مَنْ قَالَهُ. قُلْتُ: قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اونٹوں کو کون ہانک رہا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع۔ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ شہادت تو متحقق و واجب ہو گئی یا نبی اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کرنے دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم خیبر جا پہنچے اور ہم نے ان لوگوں کا محاصرہ کر لیا لیکن ہمیں سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر فتح دی۔ فتح کے روز جب شام ہوئی تو لوگوں نے بہت سی آگ سلگائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ کیسی ہے اور کس چیز کے لئے آگ جلائی جا رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ گوشت پر۔ فرمایا کہ کس چیز کے گوشت پر؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور انہیں توڑ ڈالو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں الٹا کر دھو نہ لیں؟ فرمایا کہ چلو ایسا کر لو۔ جب لوگوں نے صف بندی کی تو حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے ایک یہودی پر ضرب لگانے کے لئے اٹھائی مگر وہ ان کے گھٹنے پر آ لگی اور اسی زخم سے وفات پا گئے۔ جب لوگ واپس ہوئے تو حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسا کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ فلاں فلاں اور حضرت اسید بن حضیر انصاری کہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں بلکہ اس کے لئے تو دوہرا ثواب ہے اور اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے

بِهَا مِثْلَهُ.

١٠٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

فرمایا کہ وہ قریب اور بہادر تھا عرب میں جیسے کہ بہت بولے گئے ہیں۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلیم بھی تھیں تو آپ نے فرمایا۔ اے انجشہ! تیری خرابی ہو شیشے والی سواری کو آہستہ چلا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی ادا کرتا تو لوگ اس کا برا مناتے چنانچہ فرمایا کہ تیری شیشے کی سواری۔

بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٨٣ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَاكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ.

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا

مشرکین کی ہجو گوئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حسان بن ثابت نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے حضرت حسان عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کے نسب کو یوں نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت حسان کو برا بھلا کہتے ہوئے حضرت عائشہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔

ابو سنان کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہارا یہ بھائی گندی باتیں نہیں کہتا، اس سے آپ کی مراد حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے کہا ہے ؎

بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ
يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِيْنَ الْمَضَاجِعُ
تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّالْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

مانتے ہیں اس کو ہم فرمائیں جو حال جناب
ان کے پہلو رات کو بستر سے رہتے ہیں الگ
خواب گاہوں میں کہ ہوں کفار جس دم محو خواب
اسی طرح عقیل نے زہری سے روایت کی ہے۔ زبیدی، الزہری، سعید، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ.

ابو الیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے سنا کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا، ہاں۔

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ اَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ ہجو کہو یا فرمایا کہ ان کی ہجو کہو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۴۴۱ اور ۱۰۴۳ میں تفصیلاً مذکور ہو چکا ہے۔ ان تینوں حدیثوں کو سامنے رکھیے۔ کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کہتے ہیں، بدگوئی کر کے اپنے دلوں کی آگ بجھاتے ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے قادر الکلام اور باکمال شاعر تھے۔ وہ اپنے شعروں کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرتے، تنقیص کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب دیتے اور بدگوئیوں کی ہجو کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا یہ کارنامہ بہت پسند تھا۔ آپ نے ان کی تحسین فرمائی ——— ان کی عزت افزائی کی ——— دعا کی کہ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما ——— مژدہ سنایا کہ تم ہمارے گستاخوں کی ہجو کہو جبریل تمہارے ساتھ ہیں ——— اللہ اللہ! شانِ رسالت کا دفاع کرنا کتنا مقدس فعل ہے! ——— حضور کی بدگوئی کرنے والوں کی ہجو کہنا یعنی ان کی برائیاں ظاہر کرنا بھی ایسا فعل ہے جو اللہ اور رسول کو پسند ہے اور اس میں حضرت جبریل علیہ السلام بھی مددگار بنتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ حسان کو برا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ!

حالت کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ پہلے زمانوں میں انبیاء و مرسلین کی بدگوئی کفار کیا کرتے تھے لیکن یہ کام ایک مدت سے بعض مسلمان کہلانے

والوں نے ہی سنبھالا ہوا اسلام ان کی اعتراض نے ان کی یہ مشکل تو آسان کر دی ہے اب ایسے لوگ شانِ رسالت کو یہاں تک تنقیص کرتے گئے ہیں جو غیر مسلم بھی اسلام کے کھلے دشمن بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی کوئی خوا نخش کرے یا ان کے خلاف زبان کھولی جائے تو ان کو نا خوش کرنے والے کو مطعون کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے اندر ایسے مہربانوں کی سرکاری سطح پر خوب قدر ہوتی ہے۔ نصابی کتب کے ذریعے انہیں جرنیل منوایا جا رہا ہے۔ انہیں مسلمانوں کے رہنما، محسن اور خیرخواہ بتایا جاتا ہے اور یوں ملّتِ اسلامیہ کی نسل کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ دولتِ ایمان نصیب کرے اور عقلِ سلیم عطا فرمائے، آمین۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

ناپسندیدہ شاعری۔

وہ شاعری ناپسندیدہ ہے جو اللہ کی یاد، دینی علوم اور قرآن کریم سے روک دے۔

۱۰۸۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا جو اُسے کھائے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكَ وَعَقْرَى حَلْقَى:

محاورۃً کا دو زبان زد محاورے استعمال کرنا "تربت یمینک" اور "عقری حلقی"

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پردے کی آیت نازل ہو جانے کے بعد ابو القعیس کے بھائی نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں انہیں اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے پلایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اس آدمی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ تو مجھے اس کی عورت نے پلایا ہے۔ فرمایا کہ اسے اجازت دیدو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو۔ عروہ کا

يَمِينُكَ قَالَ فَذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۱۰۸۹ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْفِرَ فَرَاٰى صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً لِاَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى لُغَةُ قُرَيْشٍ اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ اِذًا.

بَابٌ ۱۵۰ مَا جَاءَ فِيْ زَعَمُوْا

۱۰۹۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى.

بَابٌ ۱۵۱ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

۱۰۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ

بیان ہے کہ اسی لئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی انہی رشتوں کو حرام سمجھو جن کو نسب کے ذریعے حرام سمجھتے ہو۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو دیکھا کہ حضرت صفیہ اپنے خیمے کے دروازے پر حزن و یاس کی تصویر بنی کھڑی تھیں کیونکہ انہیں حیض آ گیا تھا۔ آپ نے قریش کے محاورے میں فرمایا کہ سر منڈی کیا تم ہمیں روکنے والی ہو۔ پھر فرمایا کہ کیا تم قربانی کے روز والا واپسی کا طواف کر چکی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ پھر تو تم بھی چلو۔

لفظ زعموا کے بارے میں۔

ابو مرہ مولیٰ ام ہانی بنت ابو طالب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو دریافت فرمایا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ خوش آمدید ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اس طرح کہ آپ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ والدہ کی جانب سے میرا بھائی کہتا ہے کہ تم نے فلاں بن ہبیرہ کو جو پناہ دی ہے میں اس آدمی کو قتل کر ڈالوں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

لفظ ویلک کہنے کے متعلق۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ سواری کا

يُقَلِّبُهَا ثُمَّ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ.

اور تیسری مرتبہ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ تم پر افسوس۔

۱۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہ قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لئے جا رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا کہ تم پر افسوس اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

ثابت بنانی اور ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نامی ایک کالا غلام تھا جو حدی خوانی کر رہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ! تیری خرابی ہو شیشوں کو آہستہ چلا۔

۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ.

عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن اڑا دی۔ یہ تین بار فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنا ہی پڑ جائے تو کہے کہ میرا خیال ہے کہ فلاں ایسا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور اگر وہ جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کسی کو پاکباز نہ بنائے۔

۱۹۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ

ابو سلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں

وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ
السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ
فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ
ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ
يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ
الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ
النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ
الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ
أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَشْهَدُ أَنِّيْ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ
فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اپنے روزوں کو۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آئے، وہ لید اور خون کو چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کے تفرقہ بازی کے وقت نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا لوتھڑے کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاش کی گئی تو اس نشانی کا آدمی مل گیا جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔

ف: یہ مضمون الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۲۲۸۳ اور ۲۲۰۰ میں بھی مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے بنی تمیم سے ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر تھا۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ حق صرف آپ ہی کو حاصل تھا ورنہ صحابہ کرام اسے قتل کرنا چاہتے تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام لے کر گزارش کی تھی کیونکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے گستاخ رسول واجب القتل ہوتا ہے۔ ـــــ گستاخان رسول کا یہ گروہ قیامت تک چلتا رہے گا اور اصلی مسلمانوں کی نسبت یہ لوگ زیادہ عبادت گزار ہوں گے لیکن اس کے باوجود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دین سے خارج بتایا ہے اور حدیث ۱۸۲۱ میں حکم دیا ہے کہ تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز اجر ملے گا ـــــ حدیث ۲۲۰۲ میں فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں ـــــ یہ اسی لیے ہے کہ گستاخ رسول کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رہ جاتا اور شرعاً ایسا شخص واجب القتل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ. قَالَ
وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ
أَعْتِقْ رَقَبَةً. قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو، کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرو۔ عرض کی کہ مجھے یہ میسر نہیں۔ فرمایا تو متواتر دو مہینے کے روزے رکھو۔ عرض کی کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ مجھے تو اس کی توفیق بھی نہیں۔ پس آپ کی خدمت میں کھجوروں کا

مسكينا. قال ما اجد. فاتي بعرق فقال خذه فتصدق به. فقال يا رسول الله اعلى غير اهلي، فوالذي نفسي بيده ما بين طنبي المدينة احوج مني. فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت انيابه. قال خذه. تابعه يونس عن الزهري. وقال عبد الرحمن بن خالد عن الزهري ويلك.

۹۹۷ - حدثنا سليمان بن عبد الرحمن حدثنا الوليد حدثنا ابو عمرو الاوزاعي قال حدثني ابن شهاب الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان اعرابيا قال يا رسول الله اخبرني عن الهجرة فقال ويحك ان شان الهجرة شديد فهل لك من ابل قال نعم قال فهل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن يترك من عملك شيئا.

۹۹۸ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن واقد بن محمد بن زيد سمعت ابي عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ويلكم او ويحكم قال شعبة شك هو لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض. وقال النضر عن شعبة ويحكم. وقال عمر بن محمد عن ابيه ويلكم او ويحكم.

۹۹۹ - حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا همام عن قتادة عن انس ان رجلا من اهل البادية اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله متى الساعة قائمة قال ويلك وما اعددت لها قال ما اعددت لها الا اني

ایک بڑا ٹوکرا آیا تو آپ نے فرمایا اسے لے کر خیرات کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ؟ کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ حاجت مند اور کوئی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ فرمایا کہ تم ہی لے لو۔ اسی طرح یونس، زہری، عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے ویلک کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے ہجرت کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ ہجرت بڑا کٹھن کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم اُسے صدقہ کرنے کے لئے تیار ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اس طرف کام کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔

واقد بن محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری خرابی یا تم پر افسوس۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہیں واقد کو شک واقع ہوا۔ میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ اڑانے لگنا۔ نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ عمر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ تمہاری خرابی ہو یا تم پر افسوس ہے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہو گی؟ فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ عرض کی کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں

أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ عَلَامَةِ حُبِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ

١١٠٠ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

١١٠١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١٠٢ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

١١٠٣ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

فرمایا کہ تم تو اس کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔ پس ہم عرض گزار ہوئے کیا ہمارا معاملہ بھی یونہی ہے؟ فرمایا ہاں۔ اس روز ہمیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ پھر مغیرہ کا غلام گزرا جو میرا ہم عمر تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔ شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی لیکن شعبہ نے اختصار کے ساتھ۔

خدا سے محبت رکھنے کی نشانی۔

ارشاد باری ہے۔ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (سورۂ آل عمران، آیت ۳۱)۔

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھے لیکن اسے نہ پائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح سلیمان بن قرم، ابوعوانہ، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے ملا نہیں۔ فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح ابومعاویہ نے محمد بن عبید سے روایت کی ہے۔

سالم بن ابوالجعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

... أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی کہ میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت کے ذریعے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

بَابُ ۱۵۳ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ

کسی سے کہنا کہ دور ہو جا۔

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ.

ابورجاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد (ابن صیاد) سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، بتا وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ الدخ۔ فرمایا کہ دور ہو جا۔

۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا حضرت عمر بن خطاب ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اسے پالیا جبکہ وہ بنی مغالہ کے محلے میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور ابن صیاد اُن دنوں قریب البلوغ تھا۔ اسے کوئی علم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اَن پڑھوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دھتکار دیا، پھر فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا کام مخلوط ہو کر رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ الدخ ہے۔ فرمایا کہ دور ہو۔ تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت

وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ تُسَلَّطْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْحَبًا بِابْنَتِي. وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ۔

دیجئے میں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے لئے بھلائی نہیں۔ سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ حضرت ابی بن کعب انصاری کو لے کر اس باغ میں گئے جس کے اندر ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو کھجوروں کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے کہ ابن صیاد کی کوئی بات سنیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے اور ابن صیاد چادر اوڑھے اپنے بستر پر پڑا کچھ گنگنا رہا تھا۔ پس ابن صیاد کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنے کی آڑ میں دیکھ کر ابن صیاد سے کہا، اے صاف! محمد آ گئے۔ ابن صیاد نے اپنا کام بند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اسی حالت میں چھوڑے رکھتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی بھی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو اور حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

کسی سے مرحبا کہنا

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے کہا، میری بیٹی مرحبا۔ حضرت ام ہانی کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ اے ام ہانی! مرحبا۔

ف: اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ —— رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں —— اس پر ابن صیاد نے [illegible] یہ اعتراض نہیں کیا کہ نبی اور رسول کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ دل میں چھپی ہوئی بات کو جان لے بلکہ یہ بات مسلمات سے تھی اور وہ بھی جانتا تھا کہ جو نبی یا رسول ہوگا اس کو پروردگار عالم ایسی نظر عطا فرماتا ہے

کہ اسے دلوں میں چھپی ہوئی باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں ـــــ اسی لیے ابن صیاد کے صحیح نہ بتا سکنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا، بہت ہٹ تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ یعنی جب تو دل میں چھپی ہوئی بات نہیں بتا سکتا تو تیرا دعویٰ نبوت کرنا بیہودہ ہے ہی غلط ہے ـــــ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو انبیائے کرام کو عام انسانوں کی طرح دوسروں کے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں سے بے خبر جانتے اور مانتے ہیں۔ انہیں ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سوچنا چاہیے کہ ان کا یہ عقیدہ کہیں شانِ رسالت کا انکار تو قرار نہیں پاتا؟ پروردگارِ عالم ہمیں وہ عقیدہ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے جو اکابر نے قرآن و حدیث سے اخذ کر کے اپنی تصانیفِ عالیہ میں درج فرمائے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ عقائد کی صحت ہی نجات کی ضامن ہے۔ اگر ان بزرگوں کے بتائے ہوئے عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھا تو ابدی تباہی و بربادی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۸۸۹ کے اندر بھی موجود ہے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى. فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، مرحبا ایسے وفد کو جو ہمارے پاس رسوائی اور شرمساری کے بغیر آئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارا قبیلہ ربیعہ ہے جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلہ ہے لہٰذا ہم صرف حرمت والے مہینے ہی میں آسکتے ہیں لہٰذا ہمیں کوئی ایسی اٹل بات بتا دیجئے کہ جس کے باعث ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اس کی طرف ہم انہیں بھی دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ چار اور چار باتیں ہیں۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کر دیا کرو اور کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور روغنی برتن میں پینے سے پرہیز کیا کرو۔

بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَادِرُ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہد شکنی کرنے والے کیلئے قیامت کے روز ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہد شکنی کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی

فُلَانٌ.

بَابُ ١٥٥ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي

١١٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

١١١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي. تَابَعَهُ عُقَيْلٌ.

بَابُ ١٥٦ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

١١١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ.

١١١٢ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ.

بَابُ ١٥٧ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلّٰهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

منہ شکنی ہے۔

کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا جی خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا جی خراب ہو گیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب ہو گیا ہے۔ اسی طرح عقیل نے روایت کی ہے۔

زمانے کو برا نہ کہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگور کو کرم اور زمانے کو خراب مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہی زمانہ ہے۔

مفلس وہ جو قیامت کے روز مفلس رہا۔

حضور نے فرمایا کہ کرم مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز مفلس ہو گا جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ بادشاہی صرف خدا کی ہے اور اس کی تعریف انتہائی بادشاہی سے کی جاتی ہے۔ پھر بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تہ و بالا کر دیتے ہیں۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ کرم کا لفظ (انگور کے لئے) استعمال کرتے ہیں حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

بَابُ ۴۹۵ قَوْلِ الرَّجُلِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ۔

کسی سے کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔

اس بارے میں حضرت زبیر سے منقول ہے۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ۔

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فدا ہونے کا لفظ حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی کے لئے نہیں سنا فرماتے تھے میرے ماں باپ تم پر قربان تیر اندازی کرو میرے خیال میں یہ غزوۂ احد کی بات ہے

بَابُ ۴۹۶ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا

کسی سے کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔

حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے باپوں اور ماؤں کو آپ پر قربان کریں۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آرہے تھے اور حضرت صفیہ حضور کے پیچھے سواری پر بیٹھی تھیں۔ راستہ چلتے ہوئے ایک جگہ اونٹنی کا پیر پھسل گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ مطہرہ دونوں گر پڑے حضرت ابوطلحہ میرے خیال میں اپنے اونٹ سے اچھل کر کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی فرمایا کہ نہیں لیکن عورت کو سنبھالو چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور ام المومنین کی طرف بڑھے پھر ان کے اوپر اپنا کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں پھر اونٹ کے کجاوے کو درست کر دیا تو دونوں سوار ہو گئے پھر چلنا شروع ہوا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے قریب جا پہنچے یا یوں فرمایا کہ مدینہ منورہ نظر آنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں گویا ہوئے ہم لوٹ کر آنے والے توبہ کرنے والے (اپنے رب کی) عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

أَرْدَفَهَا خَلْفَهُ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ.

بَابٌ ۶۶ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ. فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

بَابٌ ۶۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوْا لَا نَكْنِيْهِ حَتّٰى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوْا لَا نَكْنِيْكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ، سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

بَابٌ ۶۶ اِسْمِ الْحَزْنِ

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

آپ برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا نام۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ پس ہم نے کہا کہ ہم آپ کو ابو القاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور ایسا کرنا اچھا نہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لو۔

حضور نے فرمایا کہ میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

اس بارے میں حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو اس کنیت سے نہیں پکاریں گے جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

ابن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ ابو القاسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ابو القاسم کے ساتھ آپ کو نہیں پکاریں گے اور نہ اس کے ساتھ آپ کی آنکھ ٹھنڈی کریں گے۔ پس اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لو۔

حزن نام رکھنا۔

ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ۔

کہنے لگے کہ میں اپنے اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال ہمارے خاندان کی قسمت ہو کر رہ گیا ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَحْمُودٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهَذَا۔

علی بن عبداللہ اور محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے حدیث مذکورہ کی روایت کی ہے۔

بَابُ تَحْوِيلِ الِاسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

نام بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منذر بن ابو اسید جب پیدا ہوا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ پھر ابو اسید نے اپنے لڑکے کو لے جانے کا حکم دیا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ لڑکا کہاں ہے؟ چنانچہ ابو اسید عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اسے بھجوا دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام تو منذر ہے۔ پس اس روز سے اس کا نام منذر ہو گیا۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب کا نام برہ تھا۔ لوگوں نے کہا کہ گویا اپنی پاکیزگی ظاہر کرتی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ

عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں ابن المسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنے دادا حزن کے بارے میں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ کہا کہ میں

رَاْسِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ.

اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن و ملال نے ہمارے گھر ڈیرہ ڈال لیا ہے۔

بَابُ ۶۶۵ مَنْ سَمّٰى بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَقَالَ اَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِيْ اِبْنَهٗ.

جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے

نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قُلْتُ لِابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَاَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيْرًا وَلَوْ قُضِيَ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهٗ وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ.

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا؟ فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر ہی میں رحلت پاگئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف: یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحاظ زمانہ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تینوں صاحبزادے قاسم، عبداللہ اور ابراہیم بچپن میں ہی وفات پاگئے تھے۔ محبوبِ پروردگار کے صاحبزادے اگر لمبی عمر پاتے اور شرفِ نبوت سے سرفراز نہ فرمائے جاتے تو یہ اُن کے لیے باعثِ عار ہوتا اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی کو نبی بنانا ہی نہیں تھا۔ لہٰذا آپ کے صاحبزادوں کو قلمِ ازل نے لمبی عمریں عطا نہیں فرمائی کہ نبوت دینے یا نہ دینے کا معاملہ درپیش ہو۔ اسی لیے انہیں بچپن ہی میں اپنے پاس بلا لیا تھا۔

سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصرِ نبوت کی آخری اینٹ اور بلحاظ زمانہ آخری نبی ہیں۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو ختمِ نبوت کے بارے میں اللہ اور رسول نے بتایا اور امتِ محمدیہ اسی پر تیرہ[۱۳] صدیوں تک بغیر کسی اختلاف کے قائم رہی لیکن تیرھویں صدی کے آخر یعنی ۱۲۹۰ھ میں ہمارے اس ملک یعنی متحدہ ہندوستان کے اندر دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ) نے اس مسلمہ عقیدے کے خلاف تحذیر الناس کتاب لکھ کر نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے راستہ بنایا۔ اس کتاب کی تین سراسر غیر اسلامی عبارتیں ملاحظہ ہوں:—

۱۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

۲۔ غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

۳۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

ختمِ نبوت کے بارے میں نانوتوی صاحب کے یہ وہ نظریات ہیں جو امتِ محمدیہ نے تیرہ[۱۳] صدیاں گزر جانے پہ پہلی دفعہ سنے۔ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ تھا اور آج بھی ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحاظ زمانہ تمام

انبیاء و مرسلین سے آخری ہیں۔ نہ آپ کے زمانہ میں کوئی دوسرا نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا ۔۔۔ نانوتوی صاحب نے اس کے برخلاف بتایا کہ حضور کو زمانے کے لحاظ سے آخری نبی ماننے والے عوام ہیں جنہیں فہم و فراست حاصل نہیں جبکہ اہل فہم کے نزدیک پچھلے یا پہلے نبی ہونے میں بالذات کوئی فضیلت نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری عبارت میں انہوں نے بتادیا کہ حضور کے زمانے میں کسی نبی کا ہونا یا حضور کے بعد کسی نبی کا پیدا ہو عقیدۂ خاتمیت کے خلاف نہیں بلکہ ایسا ہوجانے پر بھی حضور کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

خاتمیت کے بارے میں یہ نظریات سراسر غیر اسلامی اور کفریہ ہیں مرزائے قادیان بھی اسی چور دروازے سے قصر نبوت میں داخل ہوگیا اور تمام دجالوں میں شامل ہونے کا وبال سمیٹ لیا۔ اگر نانوتوی صاحب سے ہٹ کر بات کی جائے تو دیوبندی حضرات خاتمیت کے بارے میں وہی کچھ کہتے ہیں جو اہل حق کا ہمیشہ سے عقیدہ رہا ہے مثلاً ان حضرات کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) نے لکھا ہے:

ان اللغة العربية حاكمة بأن معنى خاتم النبيين في الآية هو آخر النبيين لا غير (ردة المصريين)	بے شک عربی لغت اس کا حکم کرتی ہے کہ آیت کے لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے اور کچھ نہیں

آگے چل کر اس عقیدے پر تفسیر روح المعانی کے حوالے سے یوں اجماع امت بتاتے ہیں:

اجتمعت عليه الامة فيكفر مدعي خلافه و يقتل ان اصر۔ (ایضاً)	امت کا اس معنی پر اجماع ہے اس کے خلاف دعوی کرنے والا کافر ہے اور اصرار کرے تو قتل کیا جائے۔

ایک طرف دیوبندی حضرات اپنے نانوتوی صاحب کے خاتمیت کے بارے میں قطعی کفریہ نظریات کو اسلامی کہتے ہیں اور دوسری جانب منتظم ہوکر عقیدہ خاتمیت کی خاطر اہل حق سے بھی بڑھ کر کام کر رہے ہیں مرزائے قادیان کے لیے راستہ نانوتوی صاحب نے بنایا اور ان کی معنوی ذریت ہی سب سے زیادہ ان سے برسر پیکار ہے۔ دیوبندی حضرات کا اس بارے میں کفر اور اسلام دونوں سے محبت رکھنے کا مظاہرہ کرنا اہل نظر کے لیے تعجب خیز ہے۔

خاتمیت کے بارے میں مولانا مودودی صاحب کا نظریہ بھی بالکل اہل حق کے مطابق ہے انہوں نے اپنی متعدد تصانیف میں اس عقیدے کو جا بجا اور کھول کر بیان کیا ہے۔ اس عقیدے پر اکابر امت کا اجماع دکھانے کی غرض سے انہوں نے تیس حضرات کی شہادتیں پیش کرنے کے بعد لکھا ہے: "یہ ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر یمن تک ہر مسلمان ملک کے اکابر علماء و فقہاء اور محدثین و مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سنین ولادت و وفات بھی درج کردیے ہیں جن سے ہر شخص بیک نظر معلوم کرسکتا ہے کہ پہلی صدی سے تیرھویں صدی تک تاریخ اسلام کی ہر صدی کے اکابر ان میں شامل ہیں۔۔۔ ۔۔۔ان تصریحات سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوجاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیائے اسلام متفقہ طور پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہی سمجھتی رہی ہے۔ حضور کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے وہ قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ جس کی تصریح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمادی ہے۔ جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور جسے صحابہ کرام

کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے لیے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے اور ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ (رسالہ ختم نبوت مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء ص ۳۱-۳۲)

مودودی صاحب مذکورہ وضاحت کے آخر میں جو سوال کر رہے ہیں کاش! وہ سوال کا رخ متعین کر لیتے۔ مرزائیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی سے ۲۹ سال پہلے شجر خاتمیت پر کلہاڑی چلانے والے مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کے عقیدت مندوں سے سوال کرتے کہ رسوخ نے خاتمیت کا اجماعی معنی سب سے پہلے کیوں بدلا تھا؟ ــــــ یہ جرأت مودودی صاحب کو زندگی بھر نہ ہوئی کیونکہ وطن بھی وہی دیوبندی حضرات والی ورزشگی تھی۔ مرزائے قادیان نے خاتمیت کے مفہوم کو بدلا تو اس دجال کو واقعی ملزم قرار دیتے اور مرزائیت کی تردید میں سرگرمی بھی دکھاتے تھے لیکن مرزائے قادیان کو راستہ دکھانے والے اور سب سے پہلے خاتمیت کے اجماعی عقیدے پر تیشہ زنی کرنے والے نانوتوی صاحب کے نام سے پہلے وہ بڑی عقیدت سے حضرت مولانا کا سابقہ لگاتے اور آخر میں رحمۃ اللہ علیہ کا لاحقہ آویزاں کرتے۔ افسوس!

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دے کہ سمجھائیں گے کیا

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اس کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی موجود ہے۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو، کیونکہ میں قاسم ہوں کہ تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اسی کو حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى۔

ابوبردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اور اس کے لئے دعائے برکت کی اور پھر وہ میرے سپرد کر دیا اور یہ حضرت ابوموسیٰ کا سب سے بڑا صاحبزادہ تھا۔

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگا۔ حضرت ابوبکرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

بَابُ ۴۴۲ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

۱۱۳۱ - أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

ولید بن ولید کا نام۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو دعا کی۔ اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ مکرمہ کے کمزوروں کو نجات عطا فرما۔ قبیلہ مضر کی سخت پکڑ فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط کر دے۔

بَابُ ۴۴۳ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنْ اِسْمِهِ حَرْفًا وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هِرٍّ۔

اپنے کا نام گھٹا کر لینا۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے بِلّی کے باپ۔

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عائش! یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت۔ انہوں نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَاَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوْقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم سواریوں میں اور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا غلام انجشہ سواریوں کو چلا رہا تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجش! ان شیشوں والی سواری کو آہستہ چلا۔

بَابٌ ۹۶ اَلْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ لِلرَّجُلِ۔

پیدائش سے پہلے بچے کی کنیت رکھنا

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهُ فَطِيْمًا فَكَانَ اِذَا جَاءَ قَالَ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِنَا فَيَاْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِيْ تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَنَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّيْ بِنَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا اور میرے خیال میں اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا چنانچہ جب ہمارے پاس آپ تشریف لاتے تو فرماتے اے ابو عمیر! نغیر کا کیا بنا یا؟ نغیر سے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا کبھی نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اسے جھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم فرماتے پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے، چنانچہ آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

بَابٌ ۹۷ اَلتَّكَنِّيْ بِاَبِيْ تُرَابٍ وَّاِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ اُخْرٰى۔

دوسری کنیت کی موجودگی میں ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَبَّ اَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَيْهِ لَاَبُوْ تُرَابٍ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اَنْ يُّدْعٰى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ اَبُوْ تُرَابٍ اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْجِدَارِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَاَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُوْلُ اِجْلِسْ يَا اَبَا تُرَابٍ۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو اپنے ناموں میں ابو تراب سب سے زیادہ پسند تھا جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے اور ان کا ابو تراب نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا کہ ایک روز حضرت فاطمہ سے ناراض ہو کر باہر نکل آئے اور مسجد کی دیوار کے ساتھ لیٹ گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے گئے تو لوگوں نے بیان کیا کہ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کی پیٹھ مٹی سے بھری ہوئی تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے کہ اے ابو تراب! اٹھ بیٹھو۔

بَابٌ ۹۸ اَبْغَضُ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ

جو نام اللہ کو سب سے ناپسند ہے۔

۱۱۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ۔

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ۔

بَابُ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتَّى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام اس کا ہوگا جس نے اپنا نام سارے جہان کا مالک رکھا ہوگا۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام۔ سفیان نے کئی مرتبہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں سے برا نام وہ ہوگا جس نے اپنا نام ساری دنیا کا مالک رکھا ہوگا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دوسرے حضرات اس کی تفسیر بادشاہوں کا بادشاہ کرتے ہیں۔

مشرک کی کنیت رکھنا۔

حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ابن ابو طالب چاہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی تھی اور بنی حارث بن خزرج کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے نکلے اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس مخلوط تھی جس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی سب موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس پر سواری کی گرد پڑی تو ابن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانپ لی اور کہا کہ ہمارے اوپر گرد نہ اڑاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر نیچے اتر کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا جناب! آپ کا یہ طرز عمل مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں کل ہمیں تکلیف نہ دیا کرو اور جو آپ کے پاس جائے اسے سنایا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ!

لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ
فِي مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِي
مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَ
الْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ
يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ
حَتّٰى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ
تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ
قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ
رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى
أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ
ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ
فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ
اللّٰهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ، وَ
لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَقَالَ
وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ
حَتّٰى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ
الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارٰى
مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ
ابْنُ سَلُولٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ

کیوں نہیں آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے
پسند کرتے ہیں پس مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے
لگی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے لیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہیں برابر چپ کراتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر چلے گئے
یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے سعد! کیا تم نے ابو حباب کی بات
سنی یعنی عبداللہ بن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے والد صاحب آپ پر قربان
ہوں، آپ اسے معاف فرما دیں اور اس سے درگزر کریں کیونکہ قسم
ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس شہر کے لوگوں
نے طے کر لیا تھا کہ اسے تاج پہنائیں گے اور اسے اپنا سربراہ
بنائیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے اسے رد
کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے تو جل گیا، کر وہ ایسا کرتا ہے جو
آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو
معاف فرما دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب
مشرکوں اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا رسانی
پر صبر سے کام لیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور ضرور تم
اگلے کتاب والوں سے سنو گے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۸۶) نیز فرمایا۔
بہت سے اہل کتاب نے چاہا۔ (سورۂ البقرہ، آیت ۱۰۹) چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر عفو سے کام لیتے رہے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا تھا یہاں تک کہ ان سے نپٹنے کی
اجازت مل گئی۔ چنانچہ جب آپ نے غزوۂ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ نے
کفار کے بڑے بڑوں اور قریش کے سرداروں کو چن چن کر قتل کروا دیا
جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب منصور و مظفر
ہو کر مال غنیمت کے ساتھ لوٹے نیز کفار کے سرکردہ لوگوں اور قریش
کے سرداروں کو قیدی بنا کر لائے۔ اس وقت ابن ابی سلول اور
اس کے ساتھی مشرکوں بت پرستوں نے کہا کہ اب اسلام غالب
آگیا ہے لہٰذا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الا قتلناه، هذا امر قد توجه فبايعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسلام فاسلموا.

کے دستِ حق پرست پر اور کھا دے کر اسلام کی بیعت کی اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔

۱۱۲۹۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا ابو عوانة حدثنا عبد الملك عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن عباس بن عبد المطلب قال يا رسول الله هل نفعت ابا طالب بشيء فانه كان يحوطك ويغضب لك، قال نعم هو في ضحضاح من نار لولا انا لكان في الدرك الاسفل من النار.

عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا آپ سے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچا؟ فرمایا، ہاں وہ اب کم گہری آگ میں ہیں اور اگر میں درمیان میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے طبقے میں ہوتے۔

باب المعاريض مندوحة عن الكذب

وقال اسحق سمعت انسا مات ابن لابي طلحة فقال كيف الغلام، قالت ام سليم هدا نفسه وارجوا ان يكون قد استراح وظن انها صادقة.

صراحت سے بات نہ کرنا جھوٹ میں داخل نہیں۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوطلحہ کا لڑکا فوت ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم نے جواب دیا، اب اس کی جان آرام میں ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام کر رہا ہوگا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں۔

۱۱۳۰۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن ثابت البناني عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في مسير فحدا الحادي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارفق يا انجشة ويحك بالقوارير.

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ہانکنے والا اونٹوں کو تیزی سے چلا رہا تھا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ سے کر چل۔

۱۱۳۱۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن انس وايوب عن ابي قلابة عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر وكان غلام يحدو بهن يقال له انجشة فقال النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا انجشة سوقك بالقوارير قال ابو قلابة يعني النساء.

ثابت اور ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور انجشہ نامی ایک غلام حدی خوانی کر رہا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انجشہ! ان شیشوں کو آہستہ سے کر چل۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ عورتوں کو۔

۱۱۳۲۔ حدثنا اسحق اخبرنا حبان حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا انس بن مالك قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ ہانکنے والے کا نام انجشہ تھا اور اس کی

لها أنجشة وكان حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا أنجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء.

آواز بہت اچھی تھی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے انجشہ! آہستہ چلاؤ شیشوں کو توڑ نہ دینا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نازک خواتین کو۔

۱۱۴۳ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة قال حدثني قتادة عن أنس بن مالك قال كان بالمدينة فزع فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا لأبي طلحة فقال ما رأينا من شيء وإن وجدناه لبحرا.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس میں کوئی خطرے والی بات نہ دیکھی اور ہم نے تو اسے دریا کی طرح رواں پایا۔

باب ۱۲۳ قول الرجل للشيء ليس بشيء وهو ينوي أنه ليس بحق.

یہ کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

۱۱۴۴ حدثنا محمد بن سلام أخبرنا مخلد بن يزيد أخبرنا ابن جريج قال ابن شهاب أخبرني يحيى بن عروة يقول قالت عائشة سأل أناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسوا بشيء قالوا يا رسول الله فإنهم يحدثون أحيانا بالشيء يكون حقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في أذن وليه قر الدجاجة فيخلطون فيها أكثر من مائة كذبة.

یحییٰ بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بعض اوقات وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درست بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کاہن کے کان میں ڈالتے ہیں۔ جیسے ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے اور پھر کاہن اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا لیا کرتا ہے۔

باب ۱۲۴ رفع البصر إلى السماء وقوله تعالى: أفلا ينظرون إلى الإبل كيف خلقت وإلى السماء كيف رفعت. وقال أيوب عن ابن أبي مليكة عن عائشة رفع النبي صلى الله عليه وسلم رأسه إلى السماء.

آسمان کی جانب دیکھنا۔

ارشاد ربانی ہے۔ کیا اونٹ کو نہیں دیکھا کہ کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کہ کیسا بلند کیا گیا (سورۃ الغاشیہ آیت ۱۸،۱۷)۔ ایوب نے ابن ابی ملیکہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔

۱۱۴۵ حدثنا ابن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن يقول أخبرني جابر بن عبد الله

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر مجھ پر وحی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند ہو گیا تو ایک

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

روز میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ.

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی یا اس کا کچھ حصہ تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۹۰)۔

بَابُ نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ

پانی اور مٹی میں لکڑی مارنا۔

۱۱۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک باغ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ تھا۔ نبی کریم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جسے پانی اور مٹی میں مارتے تھے۔ ایک شخص آیا اور دروازہ کھلوانے کے لئے کہا۔ آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔ میں گیا تو وہ حضرت ابوبکر تھے میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔ میں گیا تو وہ حضرت عمر تھے۔ میں نے ان کے لئے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو لیکن اس مصیبت کے ساتھ جو اسے پہنچے گی یا اس کے لئے ہوگی۔ میں گیا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ میں نے ان کے لئے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی اور وہ بات بتائی جو حضور نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ.

اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین کریدنا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

ابو عبدالرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک جنازے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ ایک لکڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ کر لیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ پھر جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

تعجب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

ہند بنت حارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے کہا، سبحان اللہ کتنے خزانے اور کتنے فتنے نازل فرمائے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو حجروں والی عورتوں کو جگا دے، اس سے آپ کی مراد اپنی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں بہت کپڑے پہننے والی عورتیں قیامت میں ننگی ہوں گی۔ حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ حضرت علی بن حسین کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی زیارت ..... کے لئے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ پس وہ عشاء کے وقت گھڑی بھر آپ سے باتیں کرتی رہیں پھر جانے کے لئے کھڑی ہوگئیں تو پہنچانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہوگئے۔ یہاں تک کہ جب

تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هَذَا حَمِدَ اللهَ وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ

بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللهَ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ ابْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ

مسجد کے دروازے پر پہنچے جس کے نزدیک حضرت ام سلمہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ تھی تو پاس سے دو انصاری گزرے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ پھر وہ دونوں چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! اور ان دونوں کو یہ بات عجیب نظر آئی فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے تو مجھے ڈر ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ نہ ڈال دے۔

کنکری پھینکنے کی ممانعت۔

عقبہ بن صہبان ازدی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ نہ شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو زک پہنچتی ہے بلکہ یہ تو آنکھ پھوڑتی یا دانت توڑتی ہے۔

چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں نے چھینکا تو ایک کو آپ نے جواب میں یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کو جواب میں نہ کہا۔ جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور سات کاموں سے ہمیں منع کیا ہے۔ بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، سلام کا

وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ. وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ.

جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے اور سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا اور ریشم دیباج، سندس اور میاثر کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۱۸۱ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

چھینک کے وقت کیا پسندیدہ ہے اور جمائی کے وقت کیا ناپسند ہے۔

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ جو اسے سنے تو یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہذا جہاں تک ہو سکے اسے روکنا چاہیئے اور جمائی لینے والا جب ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

بَابُ ۱۸۲ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ.

جب کوئی چھینکے تو اسے کیا جواب دیا جائے۔

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیئے کہ الحمد للہ کہے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیئے کہ یرحمک اللہ کہے اور جب یرحمک اللہ کہے تو یہدیکم اللہ و یصلح بالکم بھی کہنا چاہیئے۔

بَابُ ۱۸۳ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ.

اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب نہ دیا جائے۔

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا اور اس کے جواب میں نہ کہا۔ فرمایا کہ

قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ۔

بَابٌ إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيهِ

١١٥٧۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ

١١٥٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰى أَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا

اس نے الحمد للہ کہا اور اس نے نہیں کہا تھا۔

جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اسے سنے کہ اس سے یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو چاہیے کہ بساط بھر اسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

اجازت مانگنا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سلام کی ابتدا کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ اُن کا قد ساٹھ ہاتھ تھا جب انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور خود سے سنا کرو وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا چنانچہ انہوں نے کہا۔ السلام علیکم تو انہوں نے کہا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ یعنی فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اُن کے بعد سے اب تک انسانوں کے قد کا طول کم ہوتی آ رہی ہے۔

بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں نہ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر اگر ان میں کسی کو

فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُءُوسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ. يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ. خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ. لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً. وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

نہ جاؤ جب بھی بغیر مالکوں کی اجازت کے اُن میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اُن گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو (سورۃ النور آیت ۲۷ تا ۲۹)۔ سعید بن ابوالحسن نے حسن بصری سے کہا کہ غیر عرب عورتیں اپنے سینوں اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ فرمایا تم ان سے اپنی نگاہ کو پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۰)۔ قتادہ کا بیان ہے کہ یہ اُن چیزوں کے متعلق ہے جو حلال نہیں ہیں۔ نیز ارشاد ربانی ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں (سورۃ النور آیت ۳۱)۔ نظر کی خیانت اسی کو کہتے ہیں جس کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اسے دیکھے۔ نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے بارے میں زہری کا قول ہے کہ جس کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اسکا دیکھنا درست نہیں ہے اگرچہ وہ چھوٹی لڑکی ہو۔ عطاء نے ان لونڈیوں کو دیکھنا مکروہ کہا ہے جو مکہ مکرمہ میں بکنے کے لئے آتی ہیں سوائے اس کے کہ خریدنے کا ارادہ ہو۔

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور فضل ایک خوبرو آدمی تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مسائل بتانے کے لئے کھڑے ہو گئے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی کیونکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مسئلہ دریافت کرنا تھا۔ پس حضرت فضل اس کی جانب دیکھنے لگے اور انہیں اس کا حسن و جمال پسند آ گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے تو اس وقت بھی حضرت فضل اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور حضرت فضل کی ٹھوڑی پکڑ کر منہ دوسری طرف کر دیا تاکہ اسے نہ دیکھیں۔ وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج

فَرِيضَةَ اللهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ۔

[illegible] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلاَّ الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الأَذَى وَرَدُّ السَّلاَمِ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔

فرض کیا ہے لیکن میرے ابا جان بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور سواری پر بھی اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ پس کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچتے رہنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تمہارا مجالس میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔

بَابُ السَّلاَمُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا

السلام اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے۔ جب تمہیں کوئی سلام کرے تو اس سے بہتر جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو۔

[illegible] حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلاَمُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلاَمُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلاَمُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلاَمُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم کہتے: بندوں پر سلام سے پہلے ہم نے کہا کہ اللہ پر سلام ہو، جبرئیل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو چہرۂ انور ہماری طرف کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یوں کہنا چاہیے: تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اوپر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی کیونکہ جب اس طرح کہا جائے گا تو زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جائے گا۔ پھر کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اختیار ہے کہ

ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ۔ — جو چاہے دعا مانگے۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۲۲۳۵ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث کے اندر التحیات اور تشہد کے الفاظ سکھائے گئے ہیں جن کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ بھی ہے یعنی اے نبی! آپ پر سلام ہو ـــــ تمام صحابۂ کرام نماز کے اندر اسی طرح سلام عرض کرتے خواہ وہ حضور کے پیچھے نماز پڑھتے خواہ دور دراز دیگر مساجد میں پڑھ رہے ہوتے۔ حتیٰ کہ جو حضرات جہاد کے لیے دور دراز مقامات پر چلے جاتے وہ بھی اپنی نمازوں میں حضور کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ۔ کہتے۔ ان کے دلوں میں کبھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہم اتنی دور سے حضور کو کیوں مخاطب کریں، اتنے دور دراز مقامات سے حضور ہمارا سلام نہ سن سکیں گے لہٰذا سلام ہی نہ کریں ـــــ وہ جانتے تھے

ع: در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بُعد نیست
کہ می بینمت عیاں و دعا می فرستمت

فقہ حنفی کی مشہور کتاب دُرِّ مختار کے اندر اس سلام نیاز کے بارے میں یوں ہے:

وَيَقْصِدُ بِاَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ مَعَانِيَهَا مُرَادَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِ الْاِنْشَاءِ كَاَنَّهٗ يُحَيِّي اللّٰهَ وَيُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَعَلٰى نَفْسِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ لَا الْاِخْبَارَ عَنْ ذٰلِكَ۔

اور تشہد کے الفاظ سے ان کے معانی کو مراد بنائے اور اپنی جانب سے عرض کرے گویا اللہ تعالیٰ کی تحیت کرتا اور اپنے نبی کو سلام عرض کرتا ہے اور اپنی جان اور اولیاء اللہ کو بھی، نہ کہ خبر کے طور پر۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے دُرِّ مختار کی رد المحتار کے نام سے جو مایہ ناز شرح لکھی تھی اس میں اس بات کی مزید تشریح و تصریح کرتے ہوئے فرمایا:

اَيْ لَا يَقْصِدُ الْاِخْبَارَ وَالْحِكَايَةَ عَمَّا وَقَعَ فِي الْمِعْرَاجِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالْمَلٰئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

یعنی ان خبروں کی حکایت کا قصد نہ کرے جو معراج میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب سبحانہ اور ملائکہ علیہم السلام سے واقع ہوئیں۔

اسلام کے بطلِ جلیل اور اہلِ سنت و جماعت کے مایۂ ناز امام حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ) نے اسی عرضِ سلام بحالتِ نماز کے بارے میں نمازیوں کو یوں تلقین فرمائی ہے:

وَاَحْضِرْ فِيْ قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْكَرِيْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَلْيَصْدُقْ اَمَلُكَ فِيْ اَنَّهٗ يَبْلُغُهٗ وَيَرُدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ اَوْفٰى مِنْهُ۔ (احیاء العلوم، جلد اول)

اور اپنے دل میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر کر اور آپ کی صورت کا تصور کر کے کہہ کہ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ اور دل سے یقین کر کہ یہ انہیں پہنچے گا اور تجھے اس کا جواب مرحمت فرمانا ان کی شان کے آگے کوئی بات ہی نہیں۔

متحدہ ہندوستان کے مایۂ ناز محدث، جلیل القدر محقق، عظیم الشان عاشقِ رسول، سرمایۂ روزگار یعنی خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے:

وبعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان — اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب حقیقت

حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات۔ پس آنحضرت در ذات مصلیاں موجود وحاضر است۔ پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول)

حقیقت محمدیہ کے سرایت کر جانے کی وجہ سے موجودات کے ذروں اور ممکنات کے افراد میں۔ پس آں حضرت نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود اور حاضر ہیں۔ پس نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ رہے تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے متنور اور فائز ہو سکے۔

جب عین حالت نماز میں بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے سلام عرض کرتے ہیں تو نماز سے باہر خطاب کے ساتھ سلام عرض کرنا یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ کہنا کیونکر شرک یا ناجائز ہو سکتا ہے؟ کیا نماز کے اندر شرک کی اجازت ہے اور نماز سے باہر یا رسول اللہ کہنا شرک ہے؟ اس خطاب کو شرک یا ناجائز بتانا منکرین شان رسالت کی سینہ زوری اور عناد کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ خدائے ذوالمنن جملہ مدعیان اسلام کو نیک ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

باب تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

۶۲ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کیا کریں۔

باب تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

۶۳ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کیا کریں۔

باب تَسْلِيمِ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

۶۴ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل چلنے والے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

وَالْمَاشِیُ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔

بَابُ ۹۱ تَسْلِیْمِ الصَّغِیْرِ عَلَی الْکَبِیْرِ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ

چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

بَابُ ۹۲ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِیْفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهٰی عَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْقَسِّیِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ۔

سلام کا پھیلانا۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام پھیلانا، اور قسم کا پورا کرنا، علاوہ ازیں چاندی کے برتنوں میں پینے، سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے اور ریشم دیباج۔ قسی۔ استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۹۳ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَیْرِ الْمَعْرِفَةِ

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

واقف اور ناواقف سب کو سلام کرنا۔

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں کیا کام بہتر ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یَلْتَقِیَانِ فَیَصُدُّ هٰذَا وَیَصُدُّ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ جب وہ ملیں تو ایک ادھر منہ پھیرلے اور دوسرا ادھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

بالسلام. وذكر سفيان انه سمعه منه ثلاث مرار.

باب آية الحجاب.

۱۱۶۸ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني انس بن مالك انه كان ابن عشر سنين مقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فخدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرا حياته وكنت اعلم الناس بشأن الحجاب حين انزل وقد كان ابي بن كعب يسألني عنه وكان اول ما نزل في مبتنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بزينب ابنة جحش اصبح النبي صلى الله عليه وسلم بها عروسا فدعا القوم فاصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقي منهم رهط عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطالوا المكث فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج وخرجت معه لكي يخرجوا فمشى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومشيت معه حتى جاء عتبة حجرة عائشة ثم ظن رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم خرجوا فرجع ورجعت معه حتى دخل على زينب فاذا هم جلوس لم يتفرقوا فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجعت معه حتى بلغ عتبة حجرة عائشة فظن ان قد خرجوا فرجع ورجعت معه فاذا هم قد خرجوا فانزل آية الحجاب فضرب بيني وبينه سترا.

۱۱۶۹ - حدثنا ابو النعمان حدثنا معتمر قال ابي حدثنا ابو مجلز عن انس رضي الله عنه قال لما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم زينب دخل القوم فطعموا ثم جلسوا يتحدثون واخذ

سفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے تین مرتبہ زہری سے سنا ہے۔

پردے کی آیت۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں دس سال آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا، لہذا مجھے پردے کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے کہ یہ حکم کب نازل ہوا اور حضرت ابی بن کعب مجھ سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ یہ حکم اس وقت پہلے پہل نازل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ زفاف کیا۔ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دولہا کی حالت میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو دعوت ولیمہ دی۔ چنانچہ لوگ کھانا کھا کر باہر نکل گئے لیکن چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے وہاں کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باہر نکل گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے حجرے کے دروازے پر جا پہنچے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گمان فرمایا کہ وہ نکل گئے ہوں گے چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ حضرت زینب کے گھر گئے لیکن وہ بیٹھے ہوئے تھے اور ادھر ادھر نہیں گئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا یہاں تک کہ پھر حضرت عائشہ کے حجرے کی چوکھٹ تک جا پہنچے۔ پھر آپ نے گمان فرمایا کہ وہ چلے گئے ہوں گے لہذا آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا تو وہ چلے گئے تھے۔ چنانچہ اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی اور آپ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا دیا۔

ابو مجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو لوگ آئے، کھانا کھایا اور پھر وہیں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ آپ نے تاثر دیا کہ گویا اٹھنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے۔

كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقُوْا، فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الْاٰيَةَ.

۱۱۷۰ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ. قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ. فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ الْحِجَابِ.

بَابُ ۹۹۵ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۱۱۷۱ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا اَنَّكَ هٰهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِيْ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَاْسَهُ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ.

۱۱۷۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو گئے تو کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور کچھ بیٹھے ہی رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اندر داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو بعض لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہو کر چلے گئے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر میں بھی اندر جانے کو تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو۔ نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳)۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اپنی ازواج مطہرات کو پردے میں رکھا کیجئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایسا نہ کیا گیا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں۔ پس ایک روز حضرت سودہ بنت زمعہ باہر نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ لیا جبکہ وہ مجلس میں تھے۔ کہنے لگے کہ اے حضرت سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ صرف اس لالچ میں ایسا کہا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرما دی۔

اجازت لینے کا حکم اسی لئے ہے کہ نظر نہ پڑے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے پر ایسا ہی یقین ہے جیسا تمہارے یہاں ہونے پر کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک سوراخ سے اندر جھانکا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس وقت ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ سر کھجا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو اندر جھانک رہا ہے تو یہ تیری آنکھ میں مار دیتا۔ اجازت لینے کا حکم اسی دیکھنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

عبید اللہ بن ابو بکر نے حضرت انس بن مالک رضی

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَهُ.

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیر کا پھل یا کئی پھل لے کر گئے اور گویا آپ اُسے تلاش کر رہے تھے کہ اُس کی آنکھ میں تیر مار دیں۔

بَابُ زِنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ

شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضا کا زنا۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ح حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ.

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت ابو ہریرہ کے قول سے زیادہ لمم سے مشابہت رکھنے والی اور کسی کی بات نہیں دیکھی۔ دوسری روایت میں بھی طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی کے قول کو لمم سے مشابہت رکھنے میں حضرت ابو ہریرہ کے قول سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں جو انسان کا حصہ مقرر فرما دیا ہے وہ یقیناً اسے مل جاتا ہے۔ چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کر دیتی ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ وَالْاِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

سلام کرنا اور اجازت تین بار مانگنا۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا.

ثمامہ بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کچھ فرماتے تو اُسے تین بار دہراتے۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ

بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں موجود تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمر سے تین بار اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی پس میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ کو کس بات نے آنے سے روکا؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی جب مجھے اجازت نہ ملی تو میں واپس لوٹ آیا

ثم لم يؤذن لي فرجعت، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذن أحدكم ثلاثا فلم يؤذن له فليرجع، فقال والله لتقيمن عليه بينة أمنكم أحد سمعه من النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبي بن كعب والله لا يقوم معك إلا أصغر القوم فكنت أصغر القوم فقمت معه فأخبرت عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذلك. وقال ابن المبارك أخبرني ابن عيينة حدثني يزيد عن بسر سمعت أبا سعيد بهذا.

باب ۹۹۸ إذا دعي الرجل فجاء هل يستأذن؟

وقال سعيد عن قتادة عن أبي رافع عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو إذنه.

۱۱۷۶ حدثنا أبو نعيم حدثنا عمر بن ذر وحدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا عمر بن ذر أخبرنا مجاهد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد لبنا في قدح فقال أبا هر الحق أهل الصفة فادعهم إلي، قال فأتيتهم فدعوتهم فأقبلوا فاستأذنوا فأذن لهم فدخلوا.

باب ۹۹۹ التسليم على الصبيان

۱۱۷۷ حدثنا علي بن الجعد أخبرنا شعبة عن سيار عن ثابت البناني عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه مر على صبيان فسلم عليهم وقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفعله.

باب تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال

۱۱۷۸ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم آپ کو اس پر دلیل قائم کرنی ہوگی، کہ آیا تم میں سے کسی اور نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ خدا کی قسم آپ کی گواہی وہی دے گا جو لوگوں میں سب سے چھوٹا ہے۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ حاضرین کے اندر سب سے کم عمر میں تھا، پس میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ گیا اور حضرت عمر سے کہا کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ یزید بن بسر نے بھی حضرت ابو سعید خدری سے ایسا ہی سنا ہے۔

جب کسی آدمی کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت طلب کرے۔

سعید، قتادہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے لئے وہی اجازت ہے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ اندر داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو ہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ، انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اجازت طلب کی۔ جب انہیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر داخل ہو گئے۔

بچوں کو سلام کرنا۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول یہی تھا۔

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے

ابن ابی حازم عن ابیہ عن سہل قال کنا نفرح یوم الجمعۃ، قلت ولم؟ قال کانت لنا عجوز ترسل الی بضاعۃ قال ابن مسلمۃ نخل بالمدینۃ فتأخذ من اصول السلق فتطرحہ فی قدر و تکرکر حبات من شعیر فاذا صلینا الجمعۃ انصرفنا فنسلم علیہا فتقدمہ الینا فنفرح من اجلہ، وما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ۔

فرمایا ہم جمعہ کے روز کی بہت خوشی منایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی جو ہمیں بضاعہ کی طرف بھیجا کرتی تھی۔ ابن مسلمہ کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ چقندر کی جڑیں لے کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی اور پھر اس میں جو کے چند دانے ڈال کر پکایا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر لوٹتے اور اسے سلام کرتے تو وہ ہمارے سامنے بھی وہ کھانا پیش کرتی جس کے باعث ہم بہت خوش ہوتے اور ہم نماز جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

۹۔ حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمن عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ہذا جبریل یقرأ علیک السلام قالت قلت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، تری ما لا نری، ترید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعہ شعیب وقال یونس والنعمان عن الزہری وبرکاتہ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد تھے۔ شعیب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ یونس، نعمان، زہری (رضی اللہ عنہ) کی روایت میں وبرکاتہ بھی ہے۔

باب اذا قال من ذا فقال انا

جب کوئی کہے کہ کون ہے تو جواب میں کہہ دینا کہ میں ہوں۔

۱۰۔ حدثنا ابو الولید ہشام ابن عبد الملک حدثنا شعبۃ عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابرا رضی اللہ عنہ یقول اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فدققت الباب فقال من ذا، فقلت انا، فقال انا انا، کانہ کرہہا۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس قرضے کے متعلق حاضر ہوا جو میرے والد مرحوم پر تھا۔ پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون ہے؟ پس میں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں، میں، گویا یہ ناپسند خاطر ہوا۔

باب من رد فقال علیک السلام

جواب میں علیک السلام کہنا

وقالت عائشۃ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رد الملائکۃ علی آدم السلام علیک ورحمۃ اللہ۔

حضرت عائشہ نے جواب دیا، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو جواب دیا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ۔

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا.

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ پس اُس نے نماز پڑھی پھر سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ وعلیک السلام۔ جاؤ جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ وہ واپس گیا، نماز پڑھی، پھر واپس آیا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا۔ وعلیک السلام پھر واپس جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے دوسری بار یا تیسری مرتبہ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو پوری طرح وضو کیا کرو، پھر قبلے کی طرف منہ کرکے تکبیر کہا کرو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھا کرو، پھر رکوع کیا کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جایا کرے، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ ہو جائے پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اسی طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔ ابو اسامہ نے کہا کہ آپ نے آخر میں فرمایا۔ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

بَابٌ إِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

جب کوئی کہے کہ فلاں آپ سلام کہتا ہے۔

۱۸۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جبرئیل (علیہ السلام) تمہیں سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

باب التسليم في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين

١١٨٤ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير قال أخبرني أسامة بن زيد أن النبي صلى الله عليه وسلم ركب حمارا عليه إكاف تحته قطيفة فدكية وأردف وراءه أسامة بن زيد وهو يعود سعد بن عبادة في بني الحارث بن الخزرج وذلك قبل وقعة بدر حتى مر في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الأوثان واليهود وفيهم عبد الله بن أبي ابن سلول وفي المجلس عبد الله بن رواحة فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن أبي أنفه بردائه ثم قال لا تغبروا علينا فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم ثم وقف فنزل فدعاهم إلى الله وقرأ عليهم القرآن فقال عبد الله بن أبي ابن سلول أيها المرء لا أحسن من هذا إن كان ما تقول حقا فلا تؤذنا في مجالسنا وارجع إلى رحلك فمن جاءك منا فاقصص عليه. قال ابن رواحة اغشنا في مجالسنا فإنا نحب ذلك فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى هموا أن يتواثبوا فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يخفضهم ثم ركب دابته حتى دخل على سعد بن عبادة فقال أي سعد ألم تسمع ما قال أبو حباب يريد عبد الله بن أبي. قال كذا وكذا. قال اعف عنه يا رسول الله واصفح فوالله لقد أعطاك الله الذي أعطاك ولقد اصطلح أهل هذه البحرة على أن يتوجوه فيعصبونه بالعصابة فلما رد الله ذلك

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک بیٹھے ہوں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی ہوئی تھی اور بنی حارث بن خزرج کی طرف حضرت سعد بن عبادہ کی مزاج پرسی کے لئے روانہ ہوئے اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ چلتے رہے حتیٰ کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی موجود تھا اور یہ عبد اللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ مجلس ملی جلی تھی کیونکہ اس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی سبھی موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبد اللہ بن رواحہ بھی وہاں تھے۔ جب مجلس پر سواری کی گرد پڑی تو ابن ابی نے اپنی ناک چادر سے چھپالی اور کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ ڈالو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر نیچے اتر کر انہیں خدا کی طرف دعوت دی اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا جناب والا آپ کا یہ طریقہ مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اگر یہ پیغام حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تنگ نہ کیا کرو بلکہ جو آپ کے پاس جائے اسے یہ قصے سنایا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی یہاں تک کہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں برابر خاموش کراتے رہے پھر اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے سعد! تم نے سنا ابو حباب نے کیا کہا؟ اس سے عبد اللہ بن ابی مراد تھا اور اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور درگزر کیجئے۔ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا بیشک اس شہر کے باشندے اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے اپنا بادشاہ بنا کر اس کی تاجپوشی کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے جو آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے اسے رد کر دیا تو اس بات سے وہ پیچ و تاب کھاتا ہے اور اسی سبب سے وہ ایسی حرکتیں کرتا ہے جو آپ

بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَيْئًا مِنَّا لَكَ خَذْ لَكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ.

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ.

بَابُ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے ملاحظہ فرمائیں۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا۔

جو اس وقت تک گناہ کے مرتکب کو سلام نہ کرے اور نہ جواب دے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کا ارشاد ہے کہ شرابی کو سلام نہ کرو۔

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر آپ کو سلام کیا اور اپنے دل میں کہا کہ دیکھوں حضور سلام کا جواب دینے کے لئے لب ہائے مبارک کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں۔ غرضیکہ اسی حالت میں پچاس روز پورے گزر گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر کے بعد بارگاہِ خداوندی میں ہماری توبہ قبول ہونے کا مژدہ سنایا۔

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ یعنی تمہارے اوپر موت ہو۔ پس میں ان کی بات کو سمجھ گئی اور میں نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جانے دو اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے اُن کی گفتگو سنی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لئے تو میں نے وَعَلَیْکُمْ یعنی اور تمہارے اوپر بھی کہہ دیا تھا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہودی تمہیں سلام

قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

کہیں تو اس کے جواب میں وعلیکم کہہ دیا کرو۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ

عبیداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہہ دیا کرو۔

بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرَهُ

جو ایسے خط کو دیکھے جس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف لکھا ہو تاکہ صورت حال واضح ہو جائے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابو مرثد غنوی کو جبکہ ہم گھوڑوں پر سوار تھے، ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا کہ تم جاؤ یہاں تک کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں مشرکوں کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جسے وہ مشرکین مکہ کی طرف لے جا رہی ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے اونٹ پر جاتے ہوئے جا لیا جیسا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط دے دو جو تمہارے پاس ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ چنانچہ ہم نے اس کی اونٹنی کو بٹھا لیا اور اس کے کجاوے وغیرہ کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں تو اس کے پاس کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بیانی نہیں کی، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے یا تم خط نکال کر دے دو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری جانب سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ اپنے نیفے کی جانب بڑھایا جبکہ اس نے ازار کی جگہ کمبل باندھا ہوا تھا اور خط نکال کر دے دیا۔ فرماتے ہیں کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے حاطب! تم نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے عرض کی کہ اس کے سوا میرا کچھ مقصد نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، اور میں نے کوئی تغیر یا تبدیلی نہیں کی۔

غَزَوْتُ وَلٰكِنِّيْ أَرَدْتُ أَنْ تَكُوْنَ لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ: صَدَقَ فَلَا تَقُوْلُوْا لَهُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ فَقَالَ: يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ.

میرا ارادہ یہ تھا کہ قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کو ان لوگوں سے محفوظ رکھے اور آپ کے اصحاب سے یہاں میرا رشتہ دار کوئی نہیں ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ کہا ہے سو اسے اچھی بات کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے عمر انہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشک آلودہ ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۸۲۱ میں بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بڑی شان کے مالک ہیں کہ پروردگار عالم نے ان تمام حضرات کی مغفرت کا وعدہ فرمایا تھا۔ بدری صحابہ ساری امت محمدیہ کے سردار ہیں حتیٰ کہ باقی تمام صحابہ کرام پر بھی انہیں فضیلت حاصل تھی۔ ان کے خلاف ذرا بھی زبان کھولنے کا شرعاً کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔ انہیں جنگیوں میں سے ایک حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جنہوں نے ایک عورت کے ہاتھوں کفار مکہ کے لیے خط بھیجا تھا جس کا اس حدیث میں ذکر ہے۔

دوسری بات بیان یہ بھی قابل غور ہے کہ خداوند ذوالمنن نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی حیرانی کن اور معجزانہ نگاہ بینا عطا فرمائی تھی کہ آپ نے اس خط سے متعلقہ ساری کارگزاری کو ملاحظہ فرما لیا تھا اور حضرت علی حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیج کر مکہ پہنچنے سے پہلے اس خط کو لے جانے والی عورت سے چھین لیا تھا۔ بظاہر ان کی یہ کارگزاری سب کے نزدیک انتہائی خطرناک اور قابل اعتراض تھی جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قتل کر دینے کی اجازت بھی طلب فرمائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتمام حجت اور سب کو مطمئن کرنے کی غرض سے ان سے وضاحت طلب فرمائی۔ انہوں نے جو صورت حال تھی واضح کر دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

صَدَقَ فَلَا تَقُوْلُوْا لَهُ إِلَّا خَيْرًا۔

انہوں نے سچ کہا لہٰذا ان کے لیے بھلے لفظوں کے سوا کچھ نہ کہنا۔

ظاہری طور پر وہ فعل احتمالاً قابل اعتراض اور مسلمانوں کے لیے بہت ہی نقصان دہ تھا لیکن دلی مقصد اچھا تھا اور جب انہوں نے اپنا دلی مقصد بیان کیا جو ان کی مجبوری کا آئینہ دار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی اور دوسروں کو ان کے خلاف زبان کھولنے سے بھی منع فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو ایسی بینائی عطا فرمائی تھی جس سے دلی ارادے بھی نظر آ جاتے تھے۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے کہ یا رسول اللہ۔

حم قسم تم بندہ (۱۱۰) ۲۰۰ الخ

بَابٌ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلٰى

اہل کتاب کے لئے خط کس طرح لکھا جائے۔

أَهْلِ الْكِتَابِ.

١١٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ.

بَابٌ مَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ

١١٩١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ابوسفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل نے انہیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جو شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے تو وہ گئے اور پھر باقی حدیث بیان کی پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں مرقوم تھا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل شاہ روم کے لئے ہے۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اما بعد۔

خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے۔

عبدالرحمن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اس نے ایک لکڑی لے کر کھوکھلی کی اور اس کے اندر ہزار دینار رکھے پھر اپنے ساتھی کے نام خط لکھ کر اس میں رکھ دیا۔ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی نے لکڑی کھودی۔ اس کے اندر مال رکھا اور ایک خط اس کے لئے رکھا کہ یہ فلاں کی طرف سے فلاں کے لئے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اترے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار یا فرمایا کہ اپنے بہتر آدمی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے فیصلے کے لئے اترے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

فَقَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلٰى حُكْمِكَ.

بَابُ الْمُصَافَحَةِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي.

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

بَابُ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ. وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر لیا جائے۔ پس حضور نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم فرمایا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے ابو الولید کے واسطے سے حضرت ابو سعید کے بیان میں علیٰ حکمک کی جگہ مجھے الیٰ حکمک بتایا ہے۔

مصافحہ کرنا۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ میری جانب لپکے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مصافحہ کا رواج تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیات، ابو عقیل زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

دونوں کا ہاتھ پکڑنا۔

حماد بن زید نے عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

ابو معمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح تشہد سکھایا جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا اور وہ یہ ہے۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ چونکہ اس وقت آپ ہمارے درمیان موجود تھے اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے السلام علی النبی کہنا شروع کر دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الحمد للہ کہ چھبیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ــــ ۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۳۱ المعانقة وقول الرجل كيف أصبحت؟

معانقہ کرنا اور دوسرے کا مزاج پوچھنا

۱۱۹۵ ـ حدثنا إسحاق أخبرنا بشر بن شعيب حدثني أبي عن الزهري قال أخبرني عبد الله بن كعب أن عبد الله بن عباس أخبره أن عليا يعني ابن أبي طالب خرج من عند النبي صلى الله عليه وسلم و حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عبد الله بن كعب بن مالك أن عبد الله بن عباس أخبره أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه خرج من عند النبي صلى الله عليه وسلم في وجعه الذي توفي فيه فقال الناس يا أبا الحسن كيف أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أصبح بحمد الله بارئا فأخذ بيده العباس فقال ألا تراه أنت والله بعد الثلاث عبد العصا والله إني لأرى رسول الله صلى الله عليه وسلم سيتوفى في وجعه وإني لأعرف في وجوه بني عبد المطلب الموت فاذهب بنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فنسأله فيمن يكون الأمر فإن كان فينا علمنا ذلك وإن كان في غيرنا أمرناه فأوصى بنا قال علي والله لئن سألناها رسول الله صلى الله عليه وسلم فيمنعناها لا يعطيناها الناس أبدا وإني لا أسألها رسول الله صلى الله عليه وسلم أبدا۔

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ــــ عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے بتایا کہ حضرت علی بن ابو طالب اُس مرض کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کے اندر آپکا وصال ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابوالحسن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ بہتر حالت میں ہیں۔ اس پر حضرت عباس نے انکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ تین دن کے بعد خدا کی قسم تم لاٹھی سے ہانکے جاؤ گے خدا کی قسم بیشک میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنقریب اس بیماری میں وفات پا جائیں گے کیونکہ میں نے بنی عبدالمطلب کے چہرے موت کے وقت دیکھے ہیں پس ہمیں چاہیے کہ جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کا سوال کریں کہ خلافت کس کے پاس رہے گی۔ اگر وہ ہم میں ہوگی تو ہمیں علم ہو جائے گا اور اگر ہمارے سوا دوسرے لوگوں میں رہے گی تو ہم عرض کریں گے کہ ہمارے لئے وصیت فرما دی جائے۔ حضرت علی نے کہا کہ خدا کی قسم، اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی اور آپ نے انکار فرما دیا تو لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے۔ لہٰذا میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ کبھی نہیں پوچھوں گا

بَابُ مَنْ اَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

١١٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

١١٩٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا۔

١١٩٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ اَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا لِي ذَهَبًا يَاْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ اَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ اِلَّا اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَرَانَاهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْاَكْثَرُونَ هُمُ الْاَقَلُّونَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا اَبَا ذَرٍّ حَتّٰى اَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَتَخَوَّفْتُ اَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ اَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيلُ اَتَانِي فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ

جو جواب میں لبیک وسعدیک کہے

حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا تھا تو آپ نے فرمایا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ اسی طرح تین مرتبہ کہنے کے بعد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ یہی کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر ایک گھڑی چلنے کے بعد فرمایا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ یہی کہ جب وہ ایسا کریں تو انہیں عذاب نہ دے۔

ہدبہ، ہمام، قتادہ، حضرت انس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم سے ربذہ میں حضرت ابوذر نے بیان کیا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور احد پہاڑ ہمارے سامنے تھا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! اگر میرے پاس احد کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ تین راتیں گزر جانے کے بعد اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس رہے سوائے اس کے جو قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں، بلکہ اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں۔

اور ہمیں اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے دکھایا، پھر فرمایا اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ بڑی دولت والے قیامت میں مفلس ہوں گے مگر جو اللہ کے بندوں پر اس طرح اور اس طرح خرچ کریں۔ پھر فرمایا کہ اے ابوذر! میرے لوٹنے تک یہیں بیٹھے رہنا۔ آپ تشریف لے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں نے ایک آواز سنی تو مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی حادثہ نہ پیش آیا ہو۔ میں نے جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان یاد آ گیا کہ یہیں ٹھہرے رہنا۔ چنانچہ میں ٹھہرا رہا۔ جب آپ تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی تو ڈر گیا کہ کہیں آپ کو کوئی حادثہ پیش نہ آیا ہو۔ پھر مجھے حضور کا فرمان یاد آ گیا تو یہیں ٹھہرا رہا۔ نبی کریم

الجنة. قلت يا رسول الله وإن زنى وإن سرق، قال وإن زنى وإن سرق. قلت لزيد إنه بلغني أنه أبو الدرداء، فقال أشهد لحدثنيه أبو ذر بالربذة. قال الأعمش وحدثني أبو صالح عن أبي الدرداء نحوه. وقال أبو شهاب عن الأعمش يمكث عندي فوق ثلاث.

باب لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه

١١٩٩ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه.

باب إذا قيل لكم تفسحوا في المجلس فافسحوا يفسح الله لكم وإذا قيل انشزوا فانشزوا الآية.

١٢٠٠ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى أن يقام الرجل من مجلسه ويجلس فيه آخر ولكن تفسحوا وتوسعوا وكان ابن عمر يكره أن يقوم الرجل من مجلسه ثم يجلس مكانه.

باب من قام من مجلسه أو بيته ولم يستأذن أصحابه أو تهيأ للقيام ليقوم الناس

١٢٠١ - حدثنا الحسن بن عمر حدثنا معتمر سمعت أبي يذكر عن أبي مجلز عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال لما تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم زينب ابنة جحش دعا الناس طعموا ثم جلسوا يتحدثون قال فأخذ كأنه يتهيأ للقيام فلم يقوموا فلما رأى ذلك قام فلما قام قام من قام

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے جو خوشخبری دے کر مجھے بتا گئے کہ میرا جو امتی اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا کہ وہ خواہ زنا یا چوری کرے۔ میں (اعمش) نے زید سے کہا کہ مجھے تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے راوی حضرت ابو الدرداء ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے ربذہ میں یہ حدیث حضرت ابوذر نے

کوئی کسی کو اس کی نشست سے نہ اٹھائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے

مجلس کے قرآنی آداب

جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ دو تو جگہ دے دیا کرو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جایا کرو (سورۃ المجادلۃ آیت)

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے، بلکہ کھل جایا کرو اور کشادگی پیدا کیا کرو اور حضرت ابن عمر اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھے۔

بغیر اجازت مجلس سے کھڑے ہونا

یا اس لئے کھڑے ہونا کہ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں گے

ابو مجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت فرمائی وہ کھا کر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یوں تاثر دیا کہ گویا اٹھنے والے ہیں لیکن وہ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے لہٰذا کچھ لوگ آپ کے

مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمًا.

ساتھ کھڑے ہو گئے اور تین آدمی باقی رہ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے جانے کی خاطر واپس آئے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ کھڑے ہو گئے اور چلے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہو گئے اور میں بھی داخل ہونے لگا تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر یہ کہ تمہیں اجازت مل جائے (سورۃ الاحزاب)

بَابُ الْاِحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ

گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھنا

۲۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سرین کے بل دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقے میں لے کر بیٹھے ہوئے تھے

بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے

قَالَ خَبَّابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللهَ؟ فَقَعَدَ.

حضرت خباب کا بیان ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ دعا نہیں کریں گے؟ اس پر آپ اٹھ بیٹھے۔

۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ.

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ! ضرور۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا

۲۰۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

مسدد نے بشر سے اسی کی مثل روایت کی ہے کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے بچو۔ چنانچہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا۔ کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

بَابُ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلے

۱۲۰۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ ۔

بَابُ ۴۲۱ السَّرِيرِ

۱۲۰۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا ۔

بَابُ ۴۲۲ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

۱۲۰۷ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؛ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ ۔

۱۲۰۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ ۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور پھر جلدی سے کاشانہ اقدس میں داخل ہو گئے۔

تخت پر نماز

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ اگر کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے سے گزرنا ناپسند کرتی اور سرک کر آہستہ آہستہ ایک جانب ہو جاتی تھی۔

جس کو تکیہ پیش کیا جائے

ابو الملیح کا بیان ہے کہ میں تمہارے (ابو قلابہ کے) والد ماجد کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میرے روزے رکھنے کا ذکر کر دیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس کے اندر کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضور زمین پر جلوہ افروز ہو گئے اور تکیہ آپ کے اور میرے درمیان رہا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ پانچ رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فرمایا کہ داؤد کے روزوں سے بڑھ کر نفلی روزے نہیں ہیں کہ ایک دن روزہ رکھتا اور دوسرے دن روزہ نہ رکھتا۔

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام گئے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ علقمہ شام کو گئے چنانچہ مسجد میں پہنچے، دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی ہم جلیس عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابو درداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ

فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فَقَالَ مَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۲۳ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ ۲۴ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ

تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ عرض کی کہ کوفے کا۔ دریافت کیا کہ کیا تم میں وہ شخص موجود نہیں ہے جس کے سوا ایک بھید کا جاننے والا اور کوئی نہیں یعنی حضرت حذیفہ۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی شیطان سے بچایا ہوا ہے یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں مسواک اور سرہانے والا نہیں ہے یعنی حضرت ابن مسعود۔ بھلا عبداللہ بن مسعود آیت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى کو کس طرح پڑھتے تھے؟ کہا کہ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى۔ فرمایا کہ یہ لوگ مجھے برابر شک میں ڈالتے رہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ کرنا اور کھانا کھانا نماز جمعہ کے بعد ہوا کرتا تھا۔

مسجد میں قیلولہ کرنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی کو ابو تراب سے بڑھ کر پیارا کوئی اور نام نہیں تھا جب انہیں اس نام سے بلایا جاتا تو بہت خوش ہوتے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا چچا زاد بھائی کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی ہے، ناراض ہو کر باہر چلے گئے ہیں اور میرے پاس نہیں ٹھہرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ گیا اور آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور اس وقت وہ لیٹے ہوئے تھے جبکہ ان کی چادر ان کی کروٹ سے ہٹ گئی تھی اس لئے ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جسم سے مٹی جھاڑتے

قُمْ اَبَا تُرَابٍ ثُمَّ اَبَا تُرَابٍ.

دو دفعہ فرمایا تھے۔ اٹھو ابوتراب، کھڑے ہوجاؤ۔ ابوتراب کھڑے ہوجاؤ۔

بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

جو کسی قوم کے پاس گیا اور وہاں قیلولہ کیا۔

۱۲۱۱ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذٰلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَاِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ اَوْصَى اَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ، قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ.

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے حضرت ام سلیم چمڑے کا گدا بچھایا کرتیں اور آپ اسی گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوجاتے تو وہ آپ کا مقدس پسینہ اور موئے مبارک جمع کرلیتیں اور انہیں ایک شیشی میں ڈال کر خوشبو میں ملایا کرتیں۔ ثمامہ کا بیان ہے کہ جب حضرت انس بن مالک کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ خوشبو ان کے کفن کو لگائی جائے۔ ان کا بیان ہے کہ وہی خوشبو ان کے کفن کو لگائی گئی۔

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک شیشی میں جمع کیا اور اسے خوشبو میں ملایا کیونکہ آپ کا مقدس پسینہ دنیا بھر کی ہر خوشبو سے زیادہ خوشبودار تھا۔ اسی لیے تو ایک عاشقِ صادق نے کہا ہے۔

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

انہوں نے حضور کا مبارک پسینہ اور موئے مقدس جمع کیے۔ انہیں خوشبو میں رکھا اور وصیت فرمائی کہ میرے کفن کو یہی خوشبو لگانا۔ ان کی وصیت پر عمل کیا گیا اور ان کے کفن کو وہی خوشبو لگائی گئی کیونکہ وہ حضرات خوب جانتے تھے کہ ان چیزوں کی قدر و قیمت اور برکت کیا ہے ــــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اگر پروردگارِ عالم نے قرآن کریم میں ایسا کرنے کا کہیں واضح حکم دیا ہے؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا ــــــ کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسا حکم حدیث کی کسی کتاب میں دکھایا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں دکھایا جاسکے گا۔ پھر صحابہ کرام ایسا کیوں کرتے تھے؟ اس کے جواب پر وہ حضرات خاص طور پر غور فرمائیں جن کی دکانیں سے شرک و بدعت کے سوا اور کوئی سودا ملتا ہی نہیں۔ جو تعظیمِ رسالت کے کاموں پر ناک بھوں چڑھاتے، پیچ و تاب کھاتے اور حوالہ جات تبرکات کا ذکر آنے پر بات بات پر پوچھتے ہیں کہ دکھاؤ قرآن و حدیث میں ایسا کرنے کا کہاں حکم دیا ہے۔ اگر یہ حضرات زمانۂ رسالت میں ہوتے تو یہی سوال صحابۂ کرام سے بھی کیا کرتے اور منافقین مدینہ ان کی پوری طرح تائید کیا کرتے اور اپنے ان محسنوں کو سر آنکھوں پر جگہ دیتے۔ پروردگارِ عالم اس سلسلے میں جملہ مدعیانِ اسلام کو صحابۂ کرام کے ناوک نظر سے دیکھنے اور سوچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۲۱۲ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے قبا میں پہنچے تو حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس ٹھہرے تو آپ کو کھانا کھلایا کرتیں۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت کی زوجہ محترمہ تھیں چنانچہ ایک روز جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ عِنْدَهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ، قُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

آپ کو کھانا کھلایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت ام حرام کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اس سمندر کی سطح پر سوار ہو کر اس طرح راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا فرمایا کہ تخت پر بادشاہوں کی طرح۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی پھر اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو راہ خدا میں اس سمندر کی سطح پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا تخت پر بادشاہوں کی طرح میں عرض گزار ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ کے زمانے میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں جب سمندر سے

بَابُ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ

جس طرح آسانی ہو اسی طرح بیٹھنا

۱۲۱۳ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عطاء بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کا لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ لباس میں تو اشتمال صماء اور احتباء ہیں کہ ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنا کہ شرمگاہ پر کچھ بھی نہ ہو اور تجارت میں ملامسہ اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔ اسی طرح معمر، محمد بن ابو حفصہ، عبد اللہ بن بدیل نے زہری سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ

جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے

اور جو اپنے دوست کا بھید ظاہر نہ کرے یہاں تک کہ اس کی وفات ہو جائے

۱۲۱۴ — حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ

مسروق کا بیان ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی تو حضرت فاطمہ آئیں اور وہ اللہ کی قسم ان کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فاطمةُ عليها السلام تمشي لا والله ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رآها رحّب قال: مرحبا بابنتي، ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله ثم سارّها فبكت بكاءً شديدا فلما رأى حزنها سارّها الثانية إذا هي تضحك، فقلت لها أنا من بين نسائه: خصّك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسرّ من بيننا ثم أنتِ تبكين، فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عما سارّكِ؟ قالت ما كنت لأفشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سرّه، فلما توفي قلت لها: عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما أخبرتني، قالت أما الآن فنعم فأخبرتني قالت: أما حين سارّني في الأمر الأول فإنه أخبرني أن جبريل كان يعارضه بالقرآن كل سنة مرة وإنه قد عارضني به العام مرتين ولا أرى الأجل إلا قد اقترب فاتقي الله واصبري فإني نعم السلف أنا لك، قالت فبكيت بكائي الذي رأيت، فلما رأى جزعي سارّني الثانية قال يا فاطمة ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين أو سيدة نساء هذه الأمة.

علیہ وسلم کے چلنے سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا۔ میری بیٹی مرحبا۔ پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں۔ جب انہیں بہت زیادہ پریشان دیکھا تو ان کے ساتھ دوبارہ سرگوشی فرمائی اس دفعہ وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ حضور کی ازواج مطہرات میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھید کے لئے ہم میں سے تمہارا انتخاب کیا۔ پھر بھی تم رو رہی ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ حضور نے تم سے کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ جب حضور کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ مجھے بتا دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اب بتا دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ پہلی دفعہ جب آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل ہر سال قرآن کریم کا ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال میرے ساتھ دو مرتبہ دور کیا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب آ گیا۔ لہٰذا اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر سے کام لینا اور میں تمہارے لئے اچھا آگے جانے والا ہوں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہا کہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ پھر میری گھبراہٹ کو ملاحظہ کرتے ہوئے آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ مسلمان عورتوں

باب ۴۴ الاستلقاء

۱۲۱۵۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهري قال أخبرني عباد بن تميم عن عمه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد مستلقيا واضعا إحدى رجليه على الأخرى

چت لیٹنا

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ میرے محترم چچا حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اور آپ نے ایک پیر دوسرے پیر کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

باب ۴۵ لا يتناجى اثنان دون الثالث

وقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا تناجيتم فلا تتناجوا بالإثم والعدوان ومعصية

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

ارشاد ربانی ہے۔۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں صلاح مشورہ کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو

الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.

بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو... (سورۃ المجادلہ آیت ۹، ۱۰)
نیز فرمایا ہے: اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی گزارش سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے۔ پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے... (سورۃ المجادلہ، آیت ۱۲، ۱۳)

۱۲۱۶ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یہ حدیث امام بخاری نے دو سندوں کے ساتھ نقل کی ہے)

بَابٌ حِفْظِ السِّرِّ

راز کی حفاظت کرنا

۱۲۱۷ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

حضرت معتمر بن سلیمان نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک راز کی بات بتائی اور میں نے آپ کی وفات کے بعد بھی وہ کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم نے بھی پوچھی تو میں نے انہیں بھی نہیں بتائی۔

بَابٌ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات کرنے اور سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں

۱۲۱۸ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ.

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص سرگوشی نہ کریں، جب تک بہت سے آدمیوں سے نہ مل جائیں، یہ وجہ یہ ہے کہ اسے رنج پہنچے گی۔

۱۲۱۹ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضامندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو حضور کی خدمت میں ضرور جا کر آپ کو بتاؤں گا۔

فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى مُوسَى أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

میں حاضر ہوا اور چپکے سے واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

بَابُ ۳۳ طُولِ النَّجْوَى، وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ

دیر تک سرگوشی کرنا

نَجْوٰی یہ نَاجَیْتُ کا مصدر ہے یہ اُن کی عادت بیان کی کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز (عشاء) کی اقامت کہی گئی اور ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا۔ وہ برابر سرگوشی کرتا رہا یہاں تک آپ کے اصحاب میں سے کئی سو گئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی

بَابُ ۳۴ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

۱۳۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو آگ کو اپنے گھروں میں جلتی ہوئی نہ چھوڑو۔

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ.

ابوبردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک گھر کو مدینہ منورہ میں رات کے وقت گھر والوں سمیت آگ لگ گئی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اُن کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برتنوں کو ڈھک دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ بعض اوقات چوہیا بتی کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔

بَابُ ۳۵ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

رات کو دروازے بند کر لینا

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کے وقت جب تم سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو مشک کا منہ بند کر دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو۔ ہمام کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا خواہ لکڑی کے ساتھ

بَابُ ۲۳۵ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ

بڑی عمر میں ختنہ کروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فطری کام پانچ ہیں یعنی ختنہ کروانا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، مونچھیں پست کرنا اور ناخن کٹوانا۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّومِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کے بعد قدوم آلے سے اپنا ختنہ کروایا۔ قتیبہ، مغیرہ، ابوالزناد نے کہا کہ یہ القدّوم دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ۔ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ ان دنوں آدمی کا ختنہ اس وقت تک نہیں کیا جاتا تھا جب تک سن بلوغ کو نہ پہنچ جائے۔ ابن ادریس، ان کے والد، ابو اسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میرے ختنے ہو چکے تھے۔

بَابُ ۲۳۶ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ

ہر وہ کھیل باطل ہے جو اللہ کی اطاعت سے روکے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں۔ ارشاد

وَقَوْلِهِ تَعَالَى، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

۱۲۲۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

بَابُ ۲۷ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ.

۱۲۲۹ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ.

۱۲۳۰ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ.

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۲۸ قَوْلِهِ تَعَالَى ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ، وَلِكُلِّ نَبِيٍّ

ارشاد باری ہے: ـ اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں (سورۂ لقمان آیت ۶)

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے حلف اٹھاتے ہوئے اگر کوئی کہہ بیٹھے کہ لات و عزیٰ کی قسم تو اُسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اُسے چاہیے کہ خیرات کرے

عمارتوں کے بارے میں

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جانوروں کے چرانے والے عمارتوں پر فخر کریں گے۔

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھوں ایک گھر بنایا جو مجھے بارش اور دھوپ سے بچاتا ہے اس کی تعمیر کے اندر اللہ کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہیں کی

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نے کوئی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی پودا لگایا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ان کے ایک اہل خانہ کے سامنے بیان کی تو اُس نے کہا کہ خدا کی قسم انہوں نے مکان بنایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔ ہو سکتا ہے کہ عمارت بنانے سے پہلے یہ کہا ہو

دعاؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دعا مانگنے کا حکم

ارشاد باری ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر

دعوۃ مستجابۃ

۱۲۳۱۔ حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لکل نبی دعوۃ یدعو بہا وارید ان اختبئ دعوتی شفاعۃ لامتی فی الآخرۃ. وقال لی خلیفۃ قال معتمر سمعت ابی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: کل نبی سال سؤلا او قال لکل نبی دعوۃ قد دعا بہا فاستجیب فجعلت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیامۃ.

باب افضل الاستغفار وقولہ تعالی: استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا. والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون.

۱۲۳۲۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا الحسین حدثنا عبد اللہ بن بریدۃ عن بشیر بن کعب العدوی قال حدثنی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: سید الاستغفار ان تقول: اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت. قال: ومن قالہا من النہار موقنا بہا فمات من یومہ قبل ان یمسی فہو من اہل الجنۃ، ومن قالہا من اللیل وہو موقن

کہ سورۃ المؤمن، آیت ۶۰۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو اٹھا رکھوں جو آخرت میں میری امت کی شفاعت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے سوال کرنے کے لئے ایک سوال ہوتا تھا یا فرمایا کہ ہر نبی کے مانگنے کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو مقبول فرمائی جاتی پس میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت قرار دے لیا ہے۔

افضل استغفار

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا (سورۂ نوح آیت ۱۰) اور فرمایا: اور جب کوئی بے حیائی اور اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور گناہ کون بخشے اللہ کے سوا اور اپنے کئے پر

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک ہو سکے تیرے عہد و وعدہ پر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ف: یہ سید الاستغفار ہے جس کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۲۴۹ میں ہوا ہے۔ ہمارا استغفار کرنا گناہوں کی معافی کے لیے ہوتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استغفار کرنے کو گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کے لیے نہ سمجھا جائے بلکہ وہ اللہ سے اعلیٰ مدارج کے حصول کی دعا ہے جیسا کہ حدیث ۱۲۴۳ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ یہ ہر حالت سے اس کی اگلی حالت میں ترقی پانے کی درخواست تھی جس کو گناہوں کی مغفرت سمجھنا شانِ رسالت سے بے خبری ہے کیونکہ حضور تو خدا کی ساری مخلوق میں ہر پاک سے بھی پاک اور ہر معصوم سے بھی بڑھ کر معصوم تھے۔ گناہ کا کیا سوال کہ ان کی بارگاہ عالی کے قریب سے بھی گزرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی مقدس بارگاہ کا ادب دان بنائے، آمین۔

اسی جلد کی حدیث ۱۲۳۰، ۱۲۳۱ اور ۱۲۵۷ میں سوتے اور جاگتے وقت کی دعاؤں کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حدیث ۱۲۳۲ میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حدیث ۱۲۳۴ میں سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھنے کا اجر بتایا گیا ہے اور حدیث ۱۲۳۸، ۱۵۷۵ اور ۲۴۰۸ میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ پڑھنے کی ترغیب ہے۔ ایسے کلمات کو بھی ضرور معمول بنانا چاہیے کہ محنت بہت تھوڑی اور اجر بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح حدیث ۱۲۴۵ میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے پر جنت کی بشارت سنائی گئی ہے۔

بہرحال سید الاستغفار کو اپنے معمولات و وظائف میں شامل کر کے صبح و شام پڑھنا چاہیے کیونکہ اسے صبح و شام پڑھنے والے کو جنتی قرار دیا گیا ہے۔ استغفار کرنا اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے اگر استغفار کرتے رہیں اور گناہ بھی کرتے رہیں تو یہ استغفار کرنا کہاں بلکہ یہ تو ایک مذاق ہے اور ایسا کرنے سے تو گناہ معاف نہیں ہوں گے اور نہ جنت کا استحقاق حاصل ہوگا۔ پہلے گناہوں کو چھوڑنا ضروری ہے اور پھر ان کی معافی کی درخواست بخشش کی جائے یعنی استغفار کیا جائے تاکہ پچھلے گناہ معاف ہوں۔ استغفار کے اندر ہماری اکثر مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اسی لیے اپنی قوم سے فرمایا تھا۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ

(۱۱:۵۲)

اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ تم پر زور کی بارشیں بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس میں اور اضافہ کرے گا اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

حضرت نوح علیہ السلام ان سے بھی پہلے اپنی قوم کو یوں تلقین فرما چکے تھے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ (۷۱: ۱۰ تا ۱۳)

تو میں نے کہا:- اپنے رب سے معافی مانگو۔ وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر زور دار بارشیں بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔ تمہیں کیا ہوا کہ اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے۔

قرآن کریم کی رو سے استغفار کرنے والوں کو مذکورہ نعمتیں ملتی ہیں اور سب سے بڑی نعمت تو وہ کامیابی ہے جو آخرت

جان دکھائے یا الٰہی! پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

یہ نصیب ہوگا۔ لیکن استغفار اس کا نام نہیں ہے کہ استغفار کی تسبیح رٹتے رہیں اور سارے گناہ کرتے رہیں۔ یہ استغفار نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ اپنی جان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنا ہے ــــــ جان بوجھ کر اپنے پچھلے گناہوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور پھر گزشتہ گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جاتی ہے۔ اگر حقوق العباد کا معاملہ ہے تو صاحبِ حق کا حق ادا کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن قوم کا بیشتر حصہ برائیوں پر کمربستہ ہوا چلتا ہے۔ جو نہیں کرنا چاہیے تھا وہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ جن برائیوں کو غیر مسلم بھی چھوڑ چکے ان سب کو بڑی ہمت سے مسلمان کہلانے والوں نے اپنا رکھا ہے۔ کس وجہ سے رونما ہو چکے ہیں یہ سب کے سامنے ہے جبکہ اہلِ نظر اس صورتِ حال پر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ ایسے اسباب پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا پیدا ہو جائے۔ غیر مسلموں نے آخرت کو پسِ پشت ڈال رکھا ہے لیکن اپنی دنیا کو تو سنوار لیا۔ دنیا کو تو اپنے لیے جنت بنا لیا۔ جبکہ مسلمان کہلانے والوں نے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر رکھا ہے۔ کبھی یہ قوم پوری دنیا کے سامنے انسانیت کا نمونہ پیش کیا کرتی تھی لیکن آج ہم سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔

بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

حضور کا دن اور رات میں روزانہ استغفار کرنا

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خدا کی قسم! میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

بَابُ التَّوْبَةِ قَالَ قَتَادَةُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ

توبہ کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنی چاہیے یعنی خلوص والی۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسری انکا اپنا قول ہے۔ اپنا قول یہ بیان فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اسے ڈر ہو کہ کہیں پہاڑ اوپر نہ آگرے جبکہ فاسق و فاجر آدمی اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اوپر سے مکھی گزری جسے ہاتھ کے اشارہ سے اڑا دیا۔ اسی طرح ابو شہاب نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ناک کے اوپر سے گزار کر بتایا۔ پھر حدیث

رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ. تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ. وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ.

بَابُ ۴۲ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ.

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ.

بَابُ ۴۳ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی پرخطر منزل پر ٹھہرے اور اس کے پاس سواری ہو جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہوں چنانچہ وہ اپنا سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری کہیں جا چکی ہوتی ہے پھر گرمی اور پیاس کی شدت آئے تو یا جیسا جو اللہ نے چاہا۔ اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس لوٹتا اور سو جاتا ہے جب بیدار ہو کر سر اٹھاتا ہے تو اس کی سواری پاس ہوتی ہے۔ اسی طرح ابو عوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ ابو اسامہ، اعمش، عمارہ نے حارث بن سوید سے روایت کی۔ شعبہ، ابو مسلم، اعمش، ابراہیم تیمی نے حارث بن سوید سے روایت کی۔ ابو معاویہ، اعمش، عمارہ، اسود نے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔

دائیں کروٹ لیٹنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جایا کرتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو بلانے کے لیے آتا۔

طہارت کی حالت میں رات گزارنے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم خوابگا

بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَهْبَةً وَّرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ. فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ.

میں جانے لگو تو وضو کرو جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو، "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا تجھ سے ڈرتے اور رغبت رکھتے ہوئے تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور ٹھکانا نہیں جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اس پر ایمان لایا اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔" اگر تم مر بھی جاؤ تو فطرت پر مرو گے۔ ان کلمات کو اپنی گفتگو کے بعد میں رکھا کرو میں نے کہا کہ کیا وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ کہہ لیا کروں۔ فرمایا کہ نہیں بلکہ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ کہا کرو۔

بَابُ ۲۳۲ مَا يَقُوْلُ إِذَا نَامَ

سوتے وقت کیا پڑھے

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا. وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو کہتے، "تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔" جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے، "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔"

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ [illegible] عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا. وَحَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ، اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے [illegible] نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا۔ ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت فرمائی کہ جب تم اپنی خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرو تو کہو۔ "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تیری تحویل میں دیا اور میں تیری طرف متوجہ ہوگیا اور میں نے اپنا پشت پناہ تجھے بنالیا تیری جانب رغبت ہونے کے باعث تیرے سوا جائے پناہ اور ٹھکانا اور کسی کے پاس نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔" اگر تم مر گئے تو فطرت پر ہو گے۔

باب ۲۳۵۔ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

باب ۲۳۶۔ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ اِسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوتٌ مُلْكٌ، مَثَلُ رَهَبُوتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ تَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ۔

باب ۲۳۷۔ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا

دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے۔

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت جب خواب گاہ میں جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور بیدار ہوتا ہوں۔" جب بیدار ہو تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

دائیں کروٹ پر سونا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو دائیں کروٹ پر سوتے تھے پھر کہتے: "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری جانب متوجہ ہوا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنایا تیری جانب رغبت اور تیرا ڈر ہونے کے باعث، جائے پناہ اور ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کلمات کا کہنے والا اگر اسی رات کو مر بھی جائے تو فطرت یعنی اسلام پر مرا۔ اسْتَرْهَبُوهُمْ مشتق ہے الرَّهْبَة سے اور مَلَكُوتٌ مُلْكٌ سے، مثل مشہور ہے رَهَبُوتٌ (ڈرنا) بہتر ہے رَحَمُوتٌ (مہربانی) سے اور کہتے ہیں تَرْهَبُ (ڈرنا) بہتر ہے ترحم (رحم کرنا) سے۔

رات کو جاگ اٹھے تو یہ دعا مانگے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جب اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو منہ اور ہاتھ دھوئے اور سو گئے پھر کھڑے ہوئے اور مشکیزے کے پاس آئے، اس کا منہ کھولا اور درمیانہ

ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ۔

وضو کیا جس میں نہ زیادہ پانی استعمال فرمایا۔ پس آپ نے نماز پڑھی اور میں بھی کھڑا ہو گیا مگر دیر کرکے انگڑائی لی کیونکہ مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ آپ یہ سمجھیں کہ میں دیکھ رہا تھا۔ پس میں نے وضو کیا اور آپ کھڑے ہوئے تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا کان پکڑا اور مجھے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ آپ نے تیرہ رکعتیں پوری پڑھیں پھر لیٹے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب بھی سوتے تو خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی بلا وضو فرمائے اور آپ اپنی دعا میں کہہ رہے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میری نگاہ میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے نور بنا دے۔ کریب کا بیان ہے کہ آپ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا جو تابوت میں ہیں۔ حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو اس نے بیان کا ذکر کرکے عصبی، لحمی، دمی، شعری، بشری کا ذکر کیا، مزید دو چیزیں اور بیان کیں۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر نیچے نور ہی نور کر دے بلکہ میرے تمام اعضاء کو نورانی بنا دے اور آخر میں دعا کی کہ وَاجْعَلْ لِي نُورًا اور مجھے سراپا نور بنا دے۔ ظاہر ہے کہ پروردگار عالم نے ضرور ایسا ہی کر دیا ہوگا۔ لہٰذا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کسی کے نزدیک پہلے سے نور نہیں تھے تو اس دعا کے بعد ضرور ... نُورٌ بتایا گیا ہوگا۔ لہٰذا منکرین کو اب چاہیے کہ ضد کو چھوڑ کر اب تو انکار نہ کریں اور وہ بھی کہا کریں کہ یا رسول اللہ!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور، تیرا سب گھرانا نور کا

١٢٣٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد پڑھتے تو کہتے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور تمام تعریف تیرے لئے، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیری بات سچی ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حقیقی ہے، دوزخ حقیقی ہے

لقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق والنبيون حق ومحمد حق اللهم لك أسلمت وعليك توكلت وبك آمنت وإليك أنبت وبك خاصمت وإليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت أنت المقدم وأنت المؤخر لا إله إلا أنت أو لا إله غيرك۔

قیامت یقینی ہے اور انبیاء سچے ہیں اور محمد مصطفیٰ سچے ہیں۔ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا۔ تیری مدد سے دشمنوں سے جھگڑا اور تیرے سپرد میں نے اپنا فیصلہ کیا۔ پس جو میں نے پہلے کیا اور آئندہ کروں تو اسے معاف فرما دے اور جو میں نے چھپایا اور ظاہر کیا، تو ہی سب سے پہلے تھا اور تو ہی سب کے بعد ہو

باب ۷۴۳ التكبير والتسبيح عند المنام

سوتے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا

۱۲۴۴ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن الحكم عن ابن أبي ليلى عن علي أن فاطمة عليها السلام شكت ما تلقى في يدها من الرحى فأتت النبي صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فلم تجده فذكرت ذلك لعائشة فلما جاء أخبرته قال فجاءنا وقد أخذنا مضاجعنا فذهبت أقوم فقال مكانك فجلس بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري فقال ألا أدلكما على ما هو خير لكما من خادم إذا أويتما إلى فراشكما أو أخذتما مضاجعكما فكبرا ثلاثا وثلاثين وسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين فهذا خير لكما من خادم۔ وعن شعبة عن خالد عن ابن سيرين قال التسبيح أربع وثلاثون۔

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ نے اُن چھالوں کی جو چکی پیسنے کے باعث اُن کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے حضور سے شکایت کی۔ چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ کو نہ پایا۔ چنانچہ حضرت عائشہ سے اس امر کا ذکر کر گئیں۔ جب حضور ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے یہ بات گوش گزار کر دی۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستروں پر لیٹو یا اپنی خواب گاہ سنبھالو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ شعبہ، خالد، ۔۔۔

باب ۷۴۴ التعوذ والقراءة عند المنام

سوتے وقت تعوذ اور کچھ قرآن کریم سے پڑھنا

۱۲۴۵ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب أخبرني عروة عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أخذ مضجعه نفث في يديه وقرأ بالمعوذات ومسح بهما جسده۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر انہیں اپنے جسم اطہر پر مل لیا کرتے تھے۔

باب ۷۴۵

بستر جھاڑ کر سونا

۱۲۴۶ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا عبيد الله بن عمر حدثني سعيد بن أبي

ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ. تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ. وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۵۱ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ

۱۲۳۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

بَابُ ۵۲ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۲۳۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

بَابُ ۵۳ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

۱۲۳۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ

میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اُسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی ازار کے اندرونی حصے سے صاف کرے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ اس کے پیچھے کیا چیز اندر آگئی۔ پھر کہے: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیری عنایت سے اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری روح قبض فرمائے تو اس پر رحم کرنا اور اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح ابو ضمرہ و اسمٰعیل بن زکریا نے عبید اللہ سے روایت کی۔ یحییٰ، بشر، عبید اللہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مالک اور ابن عجلان، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

آدھی رات کے وقت کی دعا

ابو عبد اللہ اغر اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف اپنی شان کے مطابق نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ فرماتا ہے: "کون ہے جو مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ میں اس کی دعا قبول فرماؤں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرنے والا تاکہ میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے استغفار کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کر دوں۔"

بیت الخلاء میں جانے کے وقت کی دعا

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو کہتے: اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

صبح اٹھ کر کیا پڑھے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سید الاستغفار یہ ہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے، نہیں کوئی معبود مگر تو

صلی اللہ علیہ وسلم قال سید الاستغفار اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک وابوء لک بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اعوذبک من شر ما صنعت اذا قال حین یمسی فمات دخل الجنۃ او کان من اھل الجنۃ واذا قال حین یصبح فمات من یومہ مثلہ

۱۲۵۰ - حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن حراش عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام قال باسمک اللھم اموت واحیا واذا استیقظ من منامہ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔

۱۲۵۱ - حدثنا عبدان عن ابی حمزۃ عن منصور عن ربعی بن حراش عن خرشۃ بن الحر عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال اللھم باسمک اموت واحیا فاذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔

باب الدعاء فی الصلاۃ

۱۲۵۲ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا اللیث قال حدثنی یزید عن ابی الخیر عن عبد اللہ بن عمرو عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم۔ قال عمرو عن یزید عن ابی الخیر انہ سمع عبد اللہ بن عمرو قال ابو بکر رضی اللہ عنہ للنبی صلی اللہ

تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد وعدہ کیا تھا اُس پر بساط بھر قائم ہوں جو تو نے مجھے نعمتیں دیں اُن کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اگر کوئی شام کو اسے پڑھے اور رات کو مر جائے تو جنت میں داخل ہوا یا اہل جنت سے ہو گیا اور اگر صبح کے وقت (پڑھے تو بھی یہی ثواب ہے)۔

ربعی بن حراش سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں" اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

نماز میں پڑھنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی دعا سکھا جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کیا کروں۔ فرمایا کہ تم یوں کہا کرو: "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا مگر تو۔ پس مجھے بخش دے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ اور مجھ پر رحم فرما، بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔" عمرو، یزید، ابوالخیر، عبداللہ بن عمرو، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ.

١٢٥٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ.

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

١٢٥٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ قَالَ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا. تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ آیت: "اور نماز اپنی نہ بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" دعا کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نمازوں میں یوں سلام کہا کرتے: اللہ تعالیٰ پر سلام، فلاں پر سلام۔ چنانچہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز کے قعدہ میں بیٹھے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: "التحیات للہ" سے "الصالحین" تک۔ جب اس طرح کہے گا تو آسمان و زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر جو چاہے دعا کرے۔

نماز کے بعد دعا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ فرمایا کہ یہ کیسے؟ عرض کی کہ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح انہوں نے جہاد کیا ہم نے بھی کیا لیکن انہوں نے اپنا مال فی سبیل اللہ خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گئے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے مگر وہ جو تمہاری طرح کرے۔ تم ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہا کرو۔ عبید اللہ بن عمر نے سمی سے اسی طرح روایت کی۔ ابن عجلان نے سمی اور رجاء بن حیوۃ سے روایت کی۔ جریر بن عبد العزیز بن رفیع، ابو صالح نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ سہیل نے اپنے والد ماجد سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وراد مولیٰ المغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ.

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا وَلٰكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ. قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ. وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ. فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النَّارُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ. قَالُوا عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ. أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ.

تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے لیے خط میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد ہر نماز کے بعد کہتے: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے تجھے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا کوئی شان والا اس کی شان سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے"۔ شعبہ نے منصور سے یہی روایت کی اور کہا کہ میں نے اسے مسیب سے سنا۔

باب
جو اپنے مسلمان بھائی کیلئے دعا کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے لیے دعا کیجیے۔ حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: "اے اللہ! عبید بن عامر کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ بخش دے"۔

یزید بن ابو عبید مولیٰ سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو ایک شخص نے کہا: "اے عامر! کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں اپنے اشعار سنائیں"۔ پس وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور اس کے علاوہ اور کئی بھی اشعار پڑھے جو مجھے یاد نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش، آپ ہمیں ان سے فائدہ حاصل کرنے دیتے۔ جب لوگ صف بستہ ہوئے تو حضرت عامر کو اپنی ہی تلوار کا زخم لگا جس کے سبب ان کا وصال ہو گیا۔ شام کے وقت لوگوں نے بڑی کثرت سے آگ جلائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے اور کس چیز کیلئے جلائی جا رہی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے لیے۔ فرمایا کہ جو کچھ ان میں ہے اسے پھینک دو اور انہیں توڑ ڈالو۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھو نہ لیں؟

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مال صدقہ لے کر آتا تو آپ کہتے۔ اے اللہ فلاں کی آل پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ اسی طرح میرے والد ماجد حاضر خدمت ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! آل ابی اوفیٰ پر رحمت نازل فرما۔

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم مجھے ذوالخلصہ کے جھگڑے سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ وہ ایک بت تھا جس کی لوگ پوجا کرتے اور اسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس عاجز سے گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھا جاتا۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی۔ یا اللہ! اسے جما دے اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ ان کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم احمس کے پچاس آدمی لے کر روانہ ہوا۔ اکثر اوقات سفیان کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت لے کر نکلا۔ چنانچہ میں اس کے پاس پہنچا اور اسے جلا دیا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے اسے [illegible]

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ام سلیم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ انس تو آپ کا خادم ہے آپ دعا کیجئے۔ اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور جو عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد کرا دیں جنہیں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا۔

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ.

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذٰلِكَ الْاِجْتِنَابَ.

بَابٌ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ.

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ.

بَابٌ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ.

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

دی گئی آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ میں نے چہرۂ انور پر غصے کے آثار دیکھے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

دعا میں قافیہ آرائی اچھی نہیں

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتے میں ایک بار وعظ سناؤ، اگر زیادہ کی تمنا ہو تو دو بار اور اگر بہت زیادہ چاہو تو تین بار اور ایسا نہ کرنا کہ لوگ قرآن کریم سے اکتا جائیں اور میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں کہ لوگ اپنی خوش طبعی کی باتوں میں مصروف ہوں تو تم اُن کی بات کاٹ کر اپنی تقریر شروع کر دو کہ وہ پریشان ہو کر رہ جائیں، بلکہ خاموشی اختیار کرو اور اگر وہ تم سے درخواست کریں تو تقریر کرو لیکن اُن کی خواہش کو دیکھ کر۔ دعا میں مقفیٰ عبارت سے ایسا کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے سے اجتناب ہی فرماتے تھے۔

یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ خدا پر کسی کا دباؤ نہیں ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اُسے چاہیے کہ قطعی سوال کرے اور یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے فلاں چیز عطا فرما دے کیونکہ خدا پر دباؤ ڈالنے والا کوئی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے۔ "اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ قطعی سوال کرے کیونکہ اُسے زبردستی روکنے والا کوئی نہیں۔

جلد بازی سے کام نہ لے تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تم میں سے کوئی جلدی نہ کرے تو اُس کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن یوں کہنے لگتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہ فرمائی

بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

دعا میں ہاتھوں کا اُٹھانا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے کہا "اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

دعا میں قبلہ رو ہونا ضروری نہیں

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش برسائے۔ پس آسمان پر بادل چھا گئے اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ لوگوں کا اپنے گھروں تک پہنچنا دوبھر ہو گیا۔ پھر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی تو وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے ہٹائے کیونکہ ہم تو ڈوبنے لگے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد چلے گئے اور مدینہ طیبہ پر بارش بند ہوگئی۔

بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ

قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

یحییٰ بن ... نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کی دعا کرنے کے لئے عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ نے بارش کے لئے دعا مانگی پھر قبلہ رو ہو گئے اور آپ نے

تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ.

بَابٌ ۶۳ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ.

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ. وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ.

اپنی چادر الٹ دی۔

حضور کا اپنے خادم کے لئے لمبی عمر اور مال بڑھنے کی دعا کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میری والدہ ماجدہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اپنے خادم انس کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی: "اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر دے اور جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔"

تکلیف کے وقت کی دعا۔

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کیا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت اور حلم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔"

قتادہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں دعا کیا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت و حکمت والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے۔"

سخت مصیبت سے پناہ مانگنا

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت مصیبت، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں تین باتوں کا ذکر تھا، ایک کا مجھ سے اضافہ ہو گیا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ ایک کون سی ہے۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

حضور کا رفیق اعلیٰ سے ملنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے مجھے اہل علم کے مجمع میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی گئی یہاں تک کہ اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا گیا اور چھوڑنے کا اختیار دے دیا گیا۔ جب آپ بیمار پڑے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا اور کچھ دیر تک بے ہوشی رہی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے چھت کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی ہے: اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

موت اور زندگی کی دعا کرنا

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوا ہوتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے باعث موت کی آرزو نہ کرے جو آپہنچے اور اگر موت کی آرزو کرنے کے سوا چارہ کار نہ ہو تو یوں کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا

كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي.

جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دینا جبکہ موت میرے لئے بہتر ہو۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُوسِهِمْ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى وُلِدَ لِي غُلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ.

بچوں کیلئے برکت کی دعا کرنا اور اُنکے سر پر ہاتھ پھیرنا۔

حضرت ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لئے برکت کی دعا کی۔

١٢٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

جعد بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ جان مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پھر میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو چھپر کھٹ کی گھنڈی جیسی تھی۔

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

سعید بن ابو ایوب نے ابو عقیل سے روایت کی ہے کہ ان کے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں بازار سے یا بازار کی طرف لے جاتے اور غلہ خریدتے تو اُن کی حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر سے ملاقات ہوتی۔ چنانچہ وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیجئے کیونکہ آپ کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے برکت کی تھی۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ جتنے کے بوجھ سے سواری پر لادا ہوا غلہ جتنا لے جاتے اتنا ہی گھر واپس آ جاتا۔

١٢٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ.

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے محمود بن ربیع نے بتایا کہ جن کے منہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے کنوئیں کا پانی لے کر کلی کی جبکہ وہ بچے تھے۔

١٢٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ اُن کے لئے دعا کرتے۔ چنانچہ ایک بچہ لایا گیا تو اُس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اُس پر بہا دیا اور اُسے نہ دھویا۔

۱۲۴۱۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی عبد الله بن ثعلبة بن صعیر وكان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد مسح عنه انه رای سعد بن ابی وقاص یوتر برکعة۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جن کے اوپر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو ایک وتر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم

حضور پر درود بھیجنا

۱۲۴۲۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الحكم قال سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی كعب بن عجرة فقال الا اهدی لك هدیة ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج علینا فقلنا یا رسول الله قد علمنا كیف نسلم علیك فكیف نصلی علیك قال فقولوا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد كما صلیت علی آل ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك علی محمد وعلی آل محمد كما باركت علی آل ابراهیم انك حمید مجید۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دے دوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ پر اور آل محمد پر جیسے تو نے درود بھیجی حضرت ابراہیم پر، بیشک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد مصطفیٰ کو اور آل محمد کو جیسے تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کو۔

۱۲۴۳۔ حدثنا ابراهیم بن حمزة حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی عن یزید عن عبد الله بن خباب عن ابی سعید الخدری قال قلنا یا رسول الله هذا السلام علیك فكیف نصلی قال قولوا اللهم صل علی محمد عبدك ورسولك كما صلیت علی ابراهیم وبارك علی محمد وعلی آل محمد كما باركت علی ابراهیم وآل ابراهیم۔

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم پر درود بھیجی اور حضرت محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور ان کی آل کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم کو برکت دی۔

باب هل یصلی علی غیر النبی صلی الله علیه وسلم وقول الله تعالی وصل علیهم ان صلاتك سكن لهم

کیا حضور کے سوا دوسروں پر درود بھیجے

ارشاد باری ہے:۔ اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۳)

۱۲۴۴۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابن ابی اوفی قال كان اذا اتی النبی صلی الله علیه وسلم بصدقة قال اللهم صل علیه فاتاه ابی بصدقته فقال اللهم صل علی آل ابی اوفی۔

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے:۔ اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد ماجد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا:۔ اے اللہ! ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

عمرو بن سلیم زرقی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! محمد مصطفیٰ پر، ان کی ازواج مطہرات اور اولاد پر درود نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد مصطفیٰ کو برکت دے اور آپ کی ازواج و اولاد کو جیسے تو نے آل ابراہیم کو برکت دی۔ بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً

حضور نے دعا کی کہ جس کو میں نے تکلیف دی اُسے کفارہ اور رحمت بنا دے

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ: اے اللہ! جس صاحب ایمان کے لئے میں نے نامناسب لفظ کہا ہو تو قیامت کے روز اُسے اپنے قرب کا ذریعہ بنا دینا۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے پناہ مانگنا

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا یہاں تک کہ سوالات کا سلسلہ دراز ہو گیا تو آپ ناراض ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے فرمایا: آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں۔ آپ نے دائیں بائیں دیکھا تو ہر شخص کپڑے میں اپنا منہ چھپا کر رو رہا تھا۔ پھر ایک شخص جس کو لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کی جانب نسبت کرتے تھے، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بیشک مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں اس دیوار کے پرے دیکھا۔ قتادہ اس حدیث

هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔ — کریمہ کی تلاوت اس آیت کو بھی پڑھا کرتے "اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں" (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۱)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے پروردگار نے قیامت تک کی تمام باتیں بتا دی تھیں اسی لیے ان کی خبر نازل ہوں سے قیامت تک ہونے والا کوئی چھوٹا یا بڑا واقعہ پوشیدہ نہیں تھا، اسی لیے بار بار صحابہ کرام کے سامنے اعلان فرمایا اور سوال کرنے کے لیے کہا — اس پر ایک صحابی نے سوال کیا کہ حضور میرا باپ کون ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا علم انسانوں کو حقیقتاً علم نہیں ہوتا بلکہ آدمی کی والدہ ہی اس کے بارے میں حتمی طور پر جانتی ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ سبحان اللہ! یہ ہے نگاہِ مصطفیٰ کا عالم۔

دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک پوچھا ہوا منافق کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آپ نے جواب دیا کہ جہنم میں — معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب کو ہر آدمی کا ٹھکانا اور انجام بھی معلوم ہے جیسا کہ آپ نے ایک دفعہ صحابہ کرام کو دکھا دیں جن میں مکانات — ایک میں تمام اہل جنت کے نام تھے اور آخر میں ان کی کل تعداد تھی اور دوسری میں جہنمیوں کے نام اور ان کی کل تعداد درج تھی — ہمارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باتوں سے بے خبر بتانے پر بعد میں آیات و احادیث کے مفہوم و معانی کو کھینچ گھسیٹ کر اپنی تائید میں پیش کرنا اور اس کارگزاری سے عوام الناس کو اپنا ہمنوا بنانا شانِ رسالت کے خلاف سازش ہے، مسلمانوں کی سکھائی ہوئی شرارت اور اپنی عاقبت پر ظلم کرنا ہے لیکن اس رسول دشمنی سے اپنی عاقبت خراب کرنے کے سوا حاصل اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا ذوالمنن تمام مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب کرے آمین۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَآءَهٗ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ اَزَلْ اَخْدُمُهٗ حَتّٰى اَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَاَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ اَرَاهُ يُحَوِّيْ وَرَآءَهٗ بِعَبَاءَةٍ اَوْ كِسَآءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَآءَهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَآءِ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطْعٍ

لوگوں کے غالب آجانے سے پناہ مانگنا

عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے ان کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا اپنی خدمت کے لیے مانگا چنانچہ حضرت ابو طلحہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا جب آپ تشریف لاتے۔ آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں فکر و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے، قرض اور لوگوں کے غلبے سے" میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ جب ہم خیبر سے واپس آئے تھے اور آپ حضرت صفیہ بنت حیی کو ساتھ لے کر آئے جنہیں آپ نے اپنے لیے منتخب فرمایا تھا۔ چنانچہ میں دیکھا کرتا کہ آپ نے چادر یا کمبل سے اپنے پیچھے ان کے لیے ایک جگہ بنائی یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ایک

أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

چمڑے کے دسترخوان پر حلیہ تیار کر لایا پھر لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا چنانچہ لوگوں نے کھانا کھایا اور یہی آپکی دعوت ولیمہ تھی پھر آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ کوہ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ پہاڑی ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا۔ اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ان کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۲۶۰، ۲۱۲۶ اور ۱۲۱۹ میں بھی مروی ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے حبیب اعظم کو تحلیل و تحریم یعنی حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ اس بارے میں تفصیلی حاشیہ پیچھے گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرما لیا جائے۔

بَابُ ۲۳ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سوا کسی نے یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

عبدالملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں پانچ باتوں کا حکم دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا حکم فرمایا کرتے۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں نامردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی ضعیفی کی عمر تک لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یعنی دجال کے فتنے سے اور میں عذاب قبر سے۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا لِي إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کے خیال کی تصدیق نہیں کی تو وہ چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے میں عرض گزار ہوئی۔

رسول اللہ ان عجوزین وذکرت لہ فقال صدقتا انہم یعذبون عذابا تسمعہ البہائم کلہا فما رایتہ بعد فی صلاۃ الا تعوذ من عذاب القبر۔

باب التعوذ من فتنۃ المحیا والممات

۱۲۹۲ - حدثنا مسدد حدثنا المعتمر قال سمعت ابی قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والہرم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات۔

باب التعوذ من المأثم والمغرم

۱۲۹۳ - حدثنا معلی بن اسد حدثنا وہیب عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللہم انی اعوذ بک من الکسل والہرم والمأثم والمغرم ومن فتنۃ القبر وعذاب القبر ومن فتنۃ النار وعذاب النار ومن شر فتنۃ الغنی واعوذ بک من فتنۃ الفقر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال اللہم اغسل عنی خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب۔

باب الاستعاذۃ من الجبن والکسل

۱۲۹۴ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سلیمان قال حدثنی عمرو بن ابی عمرو قال سمعت انسا قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من الہم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین وغلبۃ الرجال۔

یا رسول اللہ! مدینہ منورہ کی بوڑھیوں نے مجھ سے یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا ان دونوں نے سچ کہا۔ بیشک انہیں عذاب دیا جاتا ہے اور سارے چوپائے اس عذاب کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا کہ ہر

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

معتمر نے اپنے والد ماجد کو اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں سستی، ضعیفی، گناہ، قرض، فتنۂ قبر، عذاب قبر، فتنۂ دوزخ، عذاب دوزخ اور امیری کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں غربت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری رکھی ہے۔

بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا

عمرو بن ابی عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے دباؤ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

باب التعوذ من البخل. البخل والبخل واحد مثل الحزن والحزن

١٢٩٥ - حدثنا محمد بن المثنى حدثني غندر حدثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن مصعب ابن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه كان يأمر بهؤلاء الخمس ويحدثهن عن النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم إني أعوذ بك من البخل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك أن أرد إلى أرذل العمر وأعوذ بك من فتنة الدنيا وأعوذ بك من عذاب القبر

بخل سے پناہ مانگنا

البخل اور البخل ایک ہیں جیسے الحزن اور الحزن۔

عبدالملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے اور انہیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی ضعیفی کی عمر کو پہنچ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

باب التعوذ من أرذل العمر. أرذلنا أسقاطنا

١٢٩٦ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ يقول: اللهم إني أعوذ بك من الكسل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك من الهرم وأعوذ بك من البخل

بہت ہی ضعیفی کی عمر سے پناہ مانگنا

اَرذلنا ہمارے گھٹیا لوگ۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگتے ہوئے کہا کرتے۔ اے اللہ! میں سستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور انتہائی ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

باب الدعاء برفع الوباء والوجع

١٢٩٧ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم حبب إلينا المدينة كما حببت إلينا مكة أو أشد وانقل حماها إلى الجحفة اللهم بارك لنا في مدنا وصاعنا

دعا وبا اور مصیبت کو دور کر دیتی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے جیسے تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے مُد اور صاع میں برکت دے۔

١٢٩٨ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا إبراهيم بن سعد أخبرنا ابن شهاب عن عامر بن سعد أن أباه قال: عادني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع من شكوى أشفيت منه على الموت فقلت يا رسول الله بلغ بي ما ترى

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ تکلیف کے باعث میں موت کے منہ تک پہنچ گیا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جتنی مجھے تکلیف ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک

مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ لَا. قُلْتُ فَبِشَطْرِهِ؟ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ سَعْدٌ رَثَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ دست چھوڑو اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں، اور تم رضائے الٰہی کے لئے جو کچھ خرچ کرتے ہو اس کا تمہیں ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے رہ گئے تو بلکہ تم رضائے الٰہی کے لئے کام کرو گے جس کے باعث تمہارا درجہ اور عزت میں اضافہ ہوگا اور شاید تم زندہ رہو یہاں تک کہ تمہارے باعث کتنے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کتنے ہی نقصان اٹھائیں۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری فرما دے اور انہیں الٹے پاؤں نہ لوٹا، لیکن حضرت سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔

بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

بہت نکمّی عمر، دنیا اور دوزخ کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کلموں کے ساتھ پناہ مانگا کرو جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور نکمی عمر کی طرف لوٹ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، قرض کے بوجھ اور گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب، فتنۂ جہنم، عذاب قبر، امیری کے فتنہ کی برائی، غربت کے فتنہ کی برائی اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر

الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

سے جس طرح سفید کپڑا گندگی سے صاف کر دیا جاتا ہے نیز میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى

دولت مندی کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

عروہ بن زبیر نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں فتنۂ جہنم اور عذاب جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دولت مندی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مفلسی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

مفلسی کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں فتنۂ جہنم، فتنۂ قبر، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنۂ دولت مندی کی برائی، فتنۂ مفلسی کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے نیز میرے گناہوں اور میرے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے

اے اللہ! میں سستی، بار عصیاں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں

بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ

کثرت مال اور برکت کی دعا کرنا

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ. وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت کر اور اس میں اسے برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔ ہشام بن زید کا بیان ہے کہ

بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ۔

میں نے حضرت انس بن مالک سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں :۔ انس آپ کا خادم ہے چنانچہ آپ نے دعا کی :۔ اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بڑھا اور اس میں اسے برکت عطا فرما جو اسے دیا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِخَارَةِ

استخارہ کے وقت دعا کرنا

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں استخارے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے جیسے قرآن کریم کی سورت کی۔ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یوں دعا کرو :۔ اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعے توفیق کا طلب گار ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے جبکہ میں نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر یہ کام تیرے علم میں میرے لئے دینی، معاشی اور اخروی لحاظ سے بہتر ہے یا حال اور مآل کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر یہ کام میرے لئے دینی، دنیاوی اور اخروی لحاظ سے برا ہے یا یہ فرمایا کہ حال اور مآل کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور رکھ اور جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرا مقدر فرما دے پھر اس کے ساتھ مجھے راضی کر دینا اور اپنی حاجت عرض کرے۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے وقت دعا کرنا

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس سے وضو فرمایا، پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی :۔ اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر دعا کی :۔ اے اللہ! قیامت کے روز اپنی مخلوق میں سے اس کا مرتبہ اکثر لوگوں سے بلند رکھنا۔

باب: الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً

۱۳۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا، ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

باب: الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا فِيهِ

حَدِيثُ جَابِرٍ

باب: الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ

۱۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

باب: الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ

۱۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو کیونکہ تم کسی گونگے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں اپنے دل میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا۔ اے عبد اللہ بن قیس! لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

وادی میں اترتے وقت دعا کرنا

اس بارے میں حضرت جابر کی حدیث ہے۔

سفر کا ارادہ کرتے وقت اور واپسی پر دعا کرنا

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یوں گویا ہوتے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے فوجوں کو شکست دی۔

دولہا کے لئے دعا کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف پر زعفران کے نشانات دیکھے تو فرمایا۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ عرض کی کہ میں نے

أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَهْيَمْ أَوْ مَهْ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

گٹھلی کے برابر سونا دے کر ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی پیش آئے۔

١٣١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ، قُلْتُ: هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ. لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو: بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ.

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد محترم کا وصال ہو گیا اور چھ یا سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑیں تو میں نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ سے۔ فرمایا کہ لڑکی سے کیوں شادی نہ کی کہ تم اس کے ساتھ دل بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ یا فرمایا کہ تم اس کو ہنساتے اور وہ تمہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ابا جان فوت ہو گئے اور انہوں نے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ پس میں نے یہ ناپسند کیا کہ ان جیسی (ناتجربہ کار لڑکی) لے آؤں۔ اسی لئے میں نے ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

بَابُ ١٩١ - مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

بیوی کے پاس آ کر کیا دعا کرے

١٣١١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یوں دعا کرے
[illegible]
اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو ہمیں عطا فرمائے کیونکہ اگر اس سے ان دونوں کی قسمت میں کوئی اولاد ہے تو شیطان کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بَابُ ١٩٢ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

حضور نے دنیا کی بھلائی کیلئے بھی دعا کی

١٣١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

بَابُ ١٩٣ - التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کلمات ہمیں اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے ہمیں لکھنا سکھایا جاتا ہے۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں انتہائی کی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں فتنۂ دنیا اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بَابٌ ۹۴ تَكْرِيرُ الدُّعَاءِ

بار بار دعا کرنا

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ، قَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّهُ، قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَاذَا، قَالَ فِي مُشُطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي ذَرْوَانَ. وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ، وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ، قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تو حالت یہ ہوئی کہ آپ ایک کام کے بارے میں خیال فرماتے کہ کر لیا ہے، لیکن کیا نہیں ہوتا تھا چنانچہ آپ نے اپنے رب سے دعا کی پھر فرمایا۔ کیا تم جانتی ہو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ بات بتا دی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے۔ پس ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پیروں کے پاس چنانچہ ایک نے ان میں سے اپنے ساتھی سے کہا اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں؟ جواب کہ کنگھی سے نکلے ہوئے بال اور نر کھجور کی چھال میں۔ پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذروان میں۔ ذروان بنی زریق کا کنواں تھا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنویں پر گئے۔ پھر جب حضرت عائشہ کے پاس واپس لوٹے تو فرمایا: خدا کی قسم! اس کا پانی تو مہندی کے دھوون کی طرح ہے اور اس کی کھجوریں گویا شیاطین کے سر ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس آ کر کنویں کے حالات بتائے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ نے نکلوایا کیوں نہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی اور میں نے ناپسند کیا کہ لوگوں میں

عليه وسلم فدعا كما دعا [illegible].

باب الدعاء على المشركين.

وقال ابن مسعود قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم أعني عليهم بسبع كسبع يوسف وقال اللهم عليك بأبي جهل وقال ابن عمر دعا النبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة اللهم العن فلانا وفلانا حتى أنزل الله عز وجل ليس لك من الأمر.

[illegible] مشرکین کے خلاف دعا کرنا

حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سات سال مسلط فرما اور دعا کی: اے اللہ! ابوجہل کو سنبھال۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ حضور نے نماز میں دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں ..... (سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

١٣١٥۔ حدثنا ابن سلام أخبرنا وكيع عن ابن أبي خالد قال سمعت ابن أبي أوفى رضي الله عنهما قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على الأحزاب فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اهزم الأحزاب اهزمهم وزلزلهم.

ابن ابی خالد نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احزابِ کفار کے خلاف دعا کی: اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، کفار کی فوجوں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

١٣١٦۔ حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قال سمع الله لمن حمده في الركعة الآخرة من صلاة العشاء قنت اللهم أنج عياش بن أبي ربيعة اللهم أنج الوليد بن الوليد اللهم أنج سلمة بن هشام اللهم أنج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها سنين كسني يوسف.

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں آخری رکعت کے اندر سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قنوت پڑھتے: اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سال مسلط فرما۔

١٣١٧۔ حدثنا الحسن بن الربيع حدثنا أبو الأحوص عن عاصم عن أنس رضي الله عنه بعث النبي صلى الله عليه وسلم سرية يقال لهم القراء فأصيبوا فما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وجد على شيء ما وجد عليهم فقنت شهرا في صلاة الفجر ويقول إن عصية عصوا الله ورسوله.

عاصم بن سلیمان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان حضرات کو قاری کہا جاتا تھا۔ پس وہ شہید کر دیے گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنا اس حادثے کا رنج ہوا اتنا میں نے کسی دوسری بات پر نہیں دیکھا۔ چنانچہ آپ نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور کہتے رہے کہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

١٣١٨۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا [illegible]

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ [illegible]

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَهُوْدُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ السَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلٰى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُوْلُوْنَ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُوْلُ وَعَلَيْكُمْ۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ

عنہا نے فرمایا، یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے کہا کرتے "تم پر موت ہو" حضرت عائشہ انکی بات کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ جانے بھی دو، بے شک اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ فرمایا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ میں نے کہا "تمہارے اوپر بھی۔"

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنگ خندق کے روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ نے کہا: "اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ سے روکے رکھا" یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نماز عصر تھی۔

مشرکین کے لئے دعا کرنا

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! بے شک دوس قبیلہ نے نافرمانی اور حق کا انکار کیا لہٰذا ان کے لئے بربادی کی دعا کیجئے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ ان کے خلاف دعا کریں گے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: "اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس لے آ۔"

حضور نے دعا کی کہ جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں وہ معاف فرما دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے: "اے اللہ! میری خطا، جہل اور کام میں کمی بیشی کو معاف فرما دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں معاف کر دے خواہ دانستہ و نادانستہ یا ہنسی مذاق میں کی ہوں۔ کیونکہ وہ سب میری

رَبِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جانب سے ہیں۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا اور جو بعد میں کروں، جو چھپایا اور جو ظاہر کیا، سب کو معاف فرما دے تو ہی اوّل، تو ہی آخر ہے اور تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

عبیداللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، ابواسحاق، ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى وَأَبِيْ بُرْدَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.

ابوبکر بن ابوموسیٰ اور ابوبردہ نے میرے خیال میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے:
"اے اللہ! میری خطائیں، جہالت اور کام میں کی بیشی کو معاف فرما دے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! مذاق کی بات سے کئے ہوئے، سنجیدگی سے کئے ہوئے، بھول کر کیے اور دانستہ کیے ہوئے میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ وہ سب میری طرف سے ہیں۔"

باب ۹۰ - اَلدُّعَاءُ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی خاص ساعت میں دعا کرنا

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا.

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزِ جمعہ ایک ساعت ہوتی ہے، کوئی مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اسے نہیں پاتا مگر جو بھلائی مانگتا ہے اسے عطا فرما دی جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا ہم نے کہا اشارے کی کمی وقت کی کمی پر دلالت کر رہی ہے۔

باب ۹۱ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُوْدِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيْنَا.

حضور نے فرمایا کہ یہود کے خلاف ہماری دعا مقبول ہے لیکن ہمارے خلاف یہود کی دعا مقبول نہیں

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: تم پر موت اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ وَعَلَيْكُمْ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

بَابُ التَّأْمِيْنِ

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ. قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ

موت ہو۔ آپ نے جواب دیا: "اور تمہارے اوپر بھی۔" حضرت عائشہ نے کہا: "تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ جانے دو۔ نرمی اختیار کرو نیز سختی اور بدگوئی سے پرہیز کرو۔" عرض گزار ہوئیں کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا؟ فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے انہیں جو جواب دیا وہ اُن کے بارے میں قبول ہوا اور انہوں نے جو میرے متعلق کہا وہ قبول نہیں۔

آمین کہنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرآن کریم پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو کیونکہ فرشتے اُس وقت آمین کہتے ہیں، تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہے: "نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" جو دن میں دس مرتبہ یہ کہے تو اُس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اُس کے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اُس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک یہ قول اُس کے لئے شیطان سے بچاؤ ہوتا ہے اور اُس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو اسے یا اُس سے زیادہ عمل کرے۔ عبداللہ بن محمد، عبدالملک بن عمرو، عمر بن ابو زائدہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون نے فرمایا کہ جو اسے کہے گویا اُس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابو زائدہ، عبداللہ بن ابو السفر، شعبی، ربیع بن خثیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے — یعنی شعبی اسے ربیع سے

الشعبي عن الربيع بن خثيم مثله فقلت للربيع ممن سمعته؟ فقال من عمرو بن ميمون فأتيت عمرو بن ميمون فقلت ممن سمعته؟ فقال من ابن أبي ليلى. فأتيت ابن أبي ليلى فقلت ممن سمعته؟ فقال من أبي أيوب الأنصاري يحدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم. وقال إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن أبي إسحاق حدثني عمرو بن ميمون عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبي أيوب قوله عن النبي صلى الله عليه وسلم. وقال موسى حدثنا وهيب عن داود عن عامر عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم. وقال إسماعيل عن الشعبي عن الربيع قوله. وقال آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن ميسرة سمعت هلال بن يساف عن الربيع بن خثيم وعمرو بن ميمون عن ابن مسعود قوله. وقال الأعمش وحصين عن هلال عن الربيع عن عبد الله قوله. ورواه أبو محمد الحضرمي عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب فضل التسبيح

۲۳۲ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه وإن كانت مثل زبد البحر.

۲۳۳ - حدثنا زهير بن حرب حدثنا ابن فضيل عن عمارة عن أبي زرعة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان إلى الرحمن سبحان الله العظيم سبحان الله وبحمده.

پوچھا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی؟ اُنہوں نے فرمایا کہ عمرو بن میمون سے۔ پس میں عمرو بن میمون کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ اُنہوں نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ سے۔ پس میں ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابو ایوب انصاری سے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن یوسف، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابو ایوب انصاری نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی۔ موسیٰ، وہیب، داؤد، عامر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابو ایوب انصاری نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ اسمٰعیل، شعبی اور ربیع نے بھی کہا۔ آدم، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون نے حضرت ابن مسعود سے بھی اسی کی روایت کی۔ اعمش، حصین، ہلال اور ربیع نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسے روایت کیا۔ ابو محمد حضرمی، حضرت ابو ایوب انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دن میں سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ کہا۔ اس کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان، میزان میں بھاری اور خدائے رحمٰن کو پیارے ہیں یعنی سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ. قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا. قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ. قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا. قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً. قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ. قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْهَا. قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً. قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مثال اُس آدمی کی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مُردے جیسی مثال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں تو وہ دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ اپنی حاجت کی طرف آؤ۔ فرمایا کہ پھر وہ آسمانِ دنیا تک اُن پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ پھر اُن سے اُن کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُن سے زیادہ جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ خدا کی قسم تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو اُن کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر فرمائے گا۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے:۔ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ اے رب! خدا کی قسم انہوں نے اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمائے گا کہ اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کریں گے کہ اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو اُس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے۔ فرمائے گا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے کہ دوزخ سے۔ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ خدا کی قسم اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمائے گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کریں گے کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو اُس سے بھاگیں اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمائے گا کہ گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ پھر ایک فرشتہ عرض کرے گا کہ اُن میں فلاں بھی تھا جو

الجلساء لا يشقى بهم جليسهم. رواه شعبة عن الأعمش ولم يرفعه. ورواه سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب قول لا حول ولا قوة إلا بالله

١٣٢١ - حدثنا محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا سليمان التيمي عن أبي عثمان عن أبي موسى الأشعري قال أخذ النبي صلى الله عليه وسلم في عقبة أو قال في ثنية قال فلما علا عليها رجل نادى فرفع صوته لا إله إلا الله والله أكبر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته قال فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبا ثم قال يا أبا موسى أو يا عبد الله ألا أدلك على كلمة من كنز الجنة قلت بلى قال لا حول ولا قوة إلا بالله.

باب لله مائة اسم غير واحد

١٣٢٢ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال حفظناه من أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رواية قال لله تسعة وتسعون اسما مائة إلا واحدا لا يحفظها أحد إلا دخل الجنة وهو وتر يحب الوتر.

باب الموعظة ساعة بعد ساعة

١٣٢٣ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق قال كنا ننتظر عبد الله إذ جاء يزيد بن معاوية فقلنا ألا تجلس قال لا ولكن أدخل فأخرج إليكم صاحبكم وإلا جئت أنا فجلست فخرج عبد الله وهو آخذ بيده فقام علينا فقال أما إني أخبر بمكانكم ولكنه يمنعني من الخروج إليكم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان

اپنی حاجت کے لئے آیا تھا فرمایا کہ وہ ان کے پاس بیٹھا اور پاس بیٹھنے والے محروم نہیں رہتے۔ شعبہ نے اعمش سے اسکو روایت کیا لیکن غیر مرفوع۔ سہیل ان کے والد اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی گھاٹی پر چڑھتے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب بلندی پر گئے تو ایک آدمی نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت خچر پر سوار تھے۔ ارشاد ہوا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے پھر فرمایا اے ابوموسیٰ یا اے عبداللہ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتادوں؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، انہیں کوئی یاد نہیں کرتا مگر وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

وعظ وقفے کے ساتھ ہوں۔

شقیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ آگئے ہم نے ان سے کہا کہ آپ تشریف نہیں رکھیں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں اندر جا کر تمہارے ساتھی کو لیکر آتا ہوں ورنہ میں بیٹھ جاؤنگا۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لے آئے اور انہوں نے یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ پس ہمارے پاس کھڑے ہوکر فرمایا میں تمہاری موجودگی سے باخبر تھا لیکن مجھے تمہاری طرف نکلنے سے اس بات نے منع

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

كِتَابُ الرِّقَاقِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَأَنْ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ. قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

۱۳۳۶ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ. تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ

بیانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں مقررہ دنوں میں واعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے کیونکہ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم اکتا جائیں۔

رقت کا بیان۔

رقت کے بارے میں اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ اُن کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت و فراغت ہیں۔

عباس عنبری، صفوان بن عیسیٰ، عبید اللہ بن سعید بن ابو ہند، سعید بن ابی ہند، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

معاویہ بن قرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے لہٰذا انصار و مہاجرین کو درست رکھنا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ وہ کھود رہے تھے اور ہم مٹی دوسری جگہ ڈالتے تھے اور وہ ہمارے پاس سے گزرے تو کہنے لگے۔ اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے (یہ متابعت ناقابلِ فہم ہے شاید کتابت کی غلطی ہو)۔

آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال

ارشادِ ربانی ہے۔ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اُس مینہ کی طرح جس کا اُگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہوگیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور

عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ.

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ.

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

بَابٌ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ

الْغُرُورِ. ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ وَقَالَ عَلِيٌّ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ بِمُزَحْزِحِهِ بِمُبَاعِدِهِ.

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضامندی اور دنیا کی زندگی تو نہیں مگر دھوکے کا سامان (سورۃ الحدید آیت ۲۰)

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بہتر ہے اور صبح و شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب اور مسافر کی طرح رہو

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا پھر فرمایا: دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک مفلس آدمی یا مسافر ہے۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو اور تندرستی میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کر رکھو۔

امید اور اس کی لمبائی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا مال ہے (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۵) اور فرمایا: انہیں چھوڑ دو کہ کھائیں اور برتیں اور امید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں (سورۃ الحجر آیت ۳) حضرت علی نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بن جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہے اور عمل نہیں ہوگا۔ بمزحزحہ سے مراد ہے اس سے دور کرنے والا۔

ربیع بن خثیم کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا۔

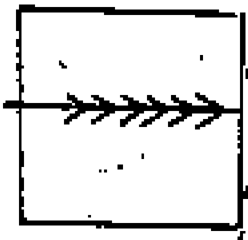
١٣٣٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ۔

بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهِ: أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ۔

١٣٣١۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً۔ تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ۔

١٣٣٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ

عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط کے ذریعے ایک مربع شکل بنائی اور اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو اس سے باہر نکلا ہوا تھا پھر درمیان میں چھوٹے چھوٹے خطوط کھینچے اس کے اس جانب کھینچے اور پھر اس جانب اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس پر محیط ہے یا فرمایا



جس نے اسے گھیر رکھا ہے اور یہ باہر نکلا ہوا خط اس کی آرزو ہے اور چھوٹے خط اس کے مصائب ہیں اگر ایک مصیبت سے بچا تو دوسری نے کچل دیا اور اگر دوسری سے بچا تو ۔۔۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ انسان کی امید اور یہ اس کی موت ہے وہ ان کے درمیان ہی پھنسا رہتا ہے کہ قریبی خط سے موت آجاتی ہے۔

جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول نہیں فرمائے گا۔ ارشاد ربانی ہے: کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ۔۔۔

ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول نہیں فرماتا جس کی وہ عمر دراز کر دے یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال تک جا پہنچے۔ ابو حازم اور ابن عجلان نے بھی مقبری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بڑے بوڑھے کا دل بھی دو باتوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے یعنی۔ دنیا کی محبت اور امیدوں کی درازی میں ۔۔۔ لیث، یونس، ابن وہب، یونس

حدثني يونس وابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال أخبرني سعيد وأبو سلمة.

١٣٣٢ - حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر ابن آدم ويكبر معه اثنان حب المال وطول العمر رواه شعبة عن قتادة.

ابن شہاب نے سعید اور ابو سلمہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جوں جوں ابن آدم کی عمر بڑھتی ہے اس قدر اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں یعنی مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ شعبہ نے بھی قتادہ سے اسے روایت کیا ہے۔

باب العمل الذي يبتغى به وجه الله فيه سعد

جو عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے

اس بارے میں حضرت سعد کی روایت ہے۔

١٣٣٣ - حدثنا معاذ بن أسد أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري قال أخبرني محمود بن الربيع وزعم محمود أنه عقل رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال وعقل مجة مجها من دلو كانت في دارهم قال سمعت عتبان بن مالك الأنصاري ثم أحد بني سالم قال غدا علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لن يوافي عبد يوم القيامة يقول لا إله إلا الله يبتغي به وجه الله إلا حرم الله عليه النار.

زہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر کلی فرمائی، یعنی حضور نے ڈول سے پانی لے کر ان پر کلی کی جو ان کے گھر میں تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جو بنی سالم کے ایک فرد تھے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ قیامت کے روز جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضائے الٰہی کیلئے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

١٣٣٤ - حدثنا قتيبة حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى ما لعبدي المؤمن عندي جزاء إذا قبضت صفيه من أهل الدنيا ثم احتسبه إلا الجنة.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اپنے بندۂ مومن کے لئے میرے پاس کوئی جزا نہیں جبکہ میں اس کی کوئی پیاری چیز چھین لوں اور وہ صبر کرے مگر جنت۔

باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها

دنیا کی چمک دمک اور اس کی جانب راغب ہونے سے بچنا

١٣٣٥ - حدثنا اسماعيل بن عبد الله قال حدثني اسماعيل بن ابراهيم بن عقبة عن موسى بن عقبة قال ابن شهاب حدثني عروة بن

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف تھے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ.

علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ کو بھیجا کہ جزیے لے آئیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ بحرین سے صلح کر کے اُن پر حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ بحرین کا مال لے کر واپس آئے اور انصار نے اُن کی واپسی کے بارے میں سنا تو صبح کی نماز میں سارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آ شامل ہوئے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو سارے سامنے آ گئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میرے خیال میں تم نے ابوعبیدہ کی آمد کے بارے میں سن لیا ہے کہ وہ کچھ لائے ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے۔ فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوشی پہنچائے۔ لیکن خدا کی قسم مجھے تمہاری مفلسی کا کوئی ڈر نہیں ہے بلکہ تمہارے متعلق یہ ڈر ہے کہ تم پر دنیا کشادہ کر دی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور اُس کے ساتھ ایسا ہی پیار کرنے لگو جیسا پہلے لوگوں نے اُس کے ساتھ کیا اور یوں تمہیں بھی ہلاک کر دے جیسے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا.

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور شہدائے اُحد پر اُسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا: میں تمہارے لیے پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بیشک میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور خدا کی قسم مجھے اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

ف: یہ باعتبار اسی جلد کی حدیث ۱۳۹۰، ۱۳۹۲، ۱۳۹۴، ۱۵۰۲ اور ۱۵۰۴ میں بھی مرقوم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے چند باتیں ارشاد فرمائیں۔ چاہیے کہ آج مسلمان کہلانے والے انھیں کان کھول کر سنیں اور ان پر یقین کریں۔

١۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں۔
٢۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔
٣۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔
٤۔ فرمایا کہ مجھے زمین کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں۔
٥۔ ارشاد ہوا کہ مجھے اس بات کا تو اندیشہ ہی نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو۔
٦۔ فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

عجیب ستم ظریفی ہے کہ بعض لوگ کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلا کر اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے نبی کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقائق کو ماننے پر اُن کے ذہن آمادہ ہی نہیں ہوتے۔ اپنے نبی کے عطا داد فضائل و کمالات کا انکار کرنا اور توہین و تنقیص میں کوشاں رہنا ہی اُن حضرات کے دین و مذہب کا مجموعی جزو اعظم ہو کر رہ گیا ہے۔ —— حضور تو فرمائیں کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں لیکن وہ آپ کو مددگار ماننا ہی شرک ٹھہراتے ہیں —— حضور تو فرمائیں کہ میں تم پر گواہ ہوں لیکن وہ مہربان ہر اس مسلمان کو مشرک قرار دیتے ہیں جو آپ کو چشم دید گواہ مانے —— حضور تو زمین پر بیٹھ کر اور ان پر حجت تمام کرنے کی غرض سے خدا کی قسم کھا کر فرمائیں کہ میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں لیکن یہ حضرات مسلمانوں کو باور کرانے پر مصر ہیں کہ آپ تو دیوار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے اور نہ اب دیکھتے ہیں —— حضور فرمائیں کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں بلکہ دوسری روایت میں فرمایا کہ مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں لیکن یہ لوگ پوری بے باکی اور گستاخانہ لہجے میں اپنا عقیدہ یوں بتاتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے —— حضور تو فرمائیں کہ مجھے اس بات کا کوئی اندیشہ ہی نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرو لیکن ان حضرات کو اپنی جماعت کے سوا باقی سارے مسلمان شرک کے سمندر میں ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ خدائے ذوالمنن جملہ مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

٢٢٣٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيْلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِيْنِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے سب سے زیادہ تمہارے متعلق جس بات کا ڈر ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔ عرض کی گئی کہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا داری کی زیب و زینت۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ بھلائی کے ساتھ برائی بھی آتی ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے جبین مبارک سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کی تعریف کی۔ فرمایا کہ بھلائی تو بھلائی ہی لاتی ہے اور یہ دنیا کا مال تروتازہ اور شیریں معلوم ہوتا ہے جیسے فصل ربیع جو کچھ اگاتی ہے وہ

أنبت الربيع يقتل حبطا أو يلم إلا آكلة الخضر أكلت حتى إذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس فاجترت وثلطت وبالت ثم عادت فأكلت وإن هذا المال حلوة من أخذه بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن أخذه بغير حقه كان الذي يأكل ولا يشبع.

۱۳۴۹۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت أبا جمرة قال حدثني زهدم بن مضرب قال سمعت عمران بن حصين رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم. قال عمران فما أدري قال النبي صلى الله عليه وسلم بعد قوله مرتين أو ثلاثا ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن.

۱۳۵۰۔ حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء من بعدهم قوم تسبق شهادتهم أيمانهم وأيمانهم شهادتهم.

۱۳۵۱۔ حدثني يحيى بن موسى حدثنا وكيع حدثنا إسماعيل عن قيس قال سمعت خبابا وقد اكتوى يومئذ سبعا في بطنه وقال: لولا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن ندعو بالموت لدعوت بالموت، إن أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم مضوا ولم تنقصهم الدنيا بشيء وإنا أصبنا من الدنيا ما لا نجد له موضعا إلا

یا تو پیٹ پھلا کر مار دیتا ہے یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے مگر جو جانور ہری ہری گھاس چرے اور پیٹ بھرنے ہی دھوپ میں جا کھڑا ہو جائے۔ گوبر اور پیشاب کرے پھر دوبارہ آ کر چرنے لگے۔ اسی طرح یہ جو دنیا کا مال شیریں ہے مگر جو حق کے ساتھ لے اور حق کی جگہ رکھے تو ثواب عمل کرنے کا اچھا ذریعہ ہے اور جس نے بغیر حق کے اسے حاصل کیا وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور شکم سیر نہ ہو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے، اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے بعد دو یا تین دفعہ فرمایا یا نہیں، پھر اُن کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا، خیانت کریں گے اور اُن کا کوئی یقین نہیں کرے گا، منتیں مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے، اُن میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو اُن کے بعد ہوں گے۔ پھر اُن کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ اُن کی گواہیاں اُن کی قسموں پر اور اُن کی قسمیں اُن کی گواہیوں پر سبقت لے جایا کریں گی۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھی دنیا کو خیرباد کہہ گئے لیکن دنیا اُن کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکی اور ہمیں جو دنیا کا مال ملا اس کے رکھنے

التراب۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ۔ جَمْعُهُ سُعُرٌ۔ قَالَ مُجَاهِدٌ الْغَرُورُ الشَّيْطَانُ۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بِطَهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَغْتَرُّوا۔

بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسٍ

کے لئے جو مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں پاتے ۔

قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا ہمارے جو ساتھی رحلت پا گئے دنیا اُن کے ثواب کو کم نہیں کر سکتی اور ہم نے اُن کے بعد کچھ پایا جس کو رکھنے کے لئے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ملتی ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی ۔

دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے جائے ۔

ارشاد ربانی ہے: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی، بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہو جائیں (سورۂ الفاطر آیت ۵، ۶) السعیر کی جمع سعر ہے ۔ مجاہد کا قول ہے کہ الغرور سے مراد شیطان ہے ۔

معاذ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابن ابان نے انہیں بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اسی جگہ بیٹھ کر بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے، پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جائیں گے اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا ۔

نیک لوگوں کا چلے جانا

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ۔

نے فرمایا۔ سب سے پہلے نیک لوگ اُٹھ جائیں گے اور پھر جو اُن کے بعد ہیں اور پھر کوڑا باقی رہ جائے گا جیسے جَو یا کھجور کا خراب حصّہ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حُثالہ خراب حصّے کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

جو مال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (سورۃ التغابن، آیت ۱۵)

١٣٥٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دینار و درہم کے بندے نیز ریشمی چادروں اور اُونی کپڑوں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ یہ چیزیں اگر انہیں دے دی جائیں تو راضی ہوں گے اور نہ دی جائیں تو راضی نہیں ہوتے۔

١٣٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی تلاش شروع کر دے گا اور آدمی کے پیٹ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

١٣٥٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا۔ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میدان بھر جائے تو ضرور چاہے گا کہ اتنا ہی اس کے پاس اور ہو۔ اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ جملہ قرآن کریم میں سے ہے یا نہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سُنا۔

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ

عباس بن سہل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اے لوگو! بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ. لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

۱۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ. وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ

۱۳۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ

علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے۔ اگر آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی عطا فرما دی جائے تو وہ چاہے گا کہ ایسی ہی دوسری مل جائے اگر دوسری بھی دے دی جائے تو وہ تیسری کی آرزو کرے گا حقیقت میں آدمی کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی بھر تو چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ ابوالولید، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم اسے قرآن کریم کا ایک حصہ سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۃ التکاثر نازل ہو گئی۔

حضور نے فرمایا کہ مال میں تازگی اور مٹھاس ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لوگوں کے لئے آراستہ کی گئی ان کی خواہشوں کی محبت عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے (سورۃ آل عمران آیت ۱۴) حضرت عمر نے دعا کی۔ اے اللہ ہم میں طاقت نہیں مگر یہ کہ ہم ان چیزوں کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ان سے خوش ہوتے ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مال کو وہیں خرچ کروں جہاں خرچ کرنا چاہئے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا تو آپ نے عطا فرمایا۔ دوبارہ سوال کیا تو آپ نے عطا فرمایا۔ سہ بارہ سوال کیا تو آپ نے پھر عنایت فرمایا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال۔ کبھی سفیان نے یوں روایت کی۔ مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال تروتازہ اور میٹھا ہے۔ جو اسے اچھی نیت سے لے تو اس میں ہوگی

إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى۔

برکت دی جاتی ہے اور جو اسے لالچ سے لے گا تو اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

جو راہِ خدا میں خرچ کر دیا وہی مال اپنا ہے

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ایسا کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے تو ایسا کوئی بھی نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنا مال ہی سب سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا تو جو آگے بھیج دیا وہ اپنا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ وارث کا مال ہے۔

بَابُ الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقِلُّونَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

زیادہ مال جمع کرنے والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں

ارشادِ ربانی ہے:۔ جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ہم اس میں اُن کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہیں کریں گے یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو اُن کے عمل تھے (سورۂ ہود، آیت ۱۶)

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ، قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات کے وقت میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا جا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا میں نے سوچا کہ شاید آپ کو ناپسند ہو کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے۔ پس میں چاندنی میں آپ کے پیچھے چلتا رہا کہ آپ نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھا اور فرمایا۔ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔ میں ابوذر ہوں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! آجاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں آپ کے ساتھ ایک ساعت چلتا رہا تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مال والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کرے اور اس کے ذریعے نیکی کمائے۔ حضرت ابوذر کا بیان ہے

شِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هٰهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ.

بَابُ ۸۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

۲۴۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کچھ دیر چلا پھر آپ کے ساتھ چلتا رہا پھر فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے ایسی جگہ بٹھایا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں تم یہیں بیٹھے رہنا۔ پس آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ مجھ سے اوجھل ہو گئے چنانچہ آپ نے کافی دیر لگائی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں اور فرما رہے تھے: اگرچہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا اور عرض گزار ہوا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، پتھریلی زمین میں آپ کس کے ساتھ کلام فرما رہے تھے جبکہ میں نے تو کسی کو آپ سے گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو پتھریلی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت دے دیجئے کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا: خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا ہاں اگرچہ وہ شراب پیتا ہو۔ نضر، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبد العزیز بن رفیع نے زید بن وہب سے اس کی روایت کی ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ابو صالح نے جو حدیث حضرت ابو درداء سے روایت کی وہ مرسل ہے، درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ ہم نے یہاں درج بیان کر دی کہ اس کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح حدیث ابو ذر ہے۔ امام بخاری سے کہا گیا کہ حضرت ابو درداء سے تو عطاء بن یسار نے بھی اسے روایت کیا ہے، فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے صحیح حدیث ابو ذر ہے۔ نیز فرمایا کہ حضرت ابو درداء کی حدیث پر نشان لگا دو کیونکہ جب کوئی مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کہے۔

حضور کو یہ پسند نہ تھا کہ آپ کے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہوتا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں پتھریلی زمین میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور ہمارے سامنے احد پہاڑ تھا تو آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشٰى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتّٰى أَتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ۔

بَابُ ۲۳ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ

۔ اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس کوہِ اُحد کے برابر سونا ہو اور تین رات میرے پاس رہے اور اُس میں سے ایک دینار بھی بچا رہے، البتہ جو قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں ورنہ اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کرتا رہوں یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے۔ پھر چلتے رہے کہ آپ نے فرمایا: زیادہ مال والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے مگر جو ایسے، ایسے اور ایسے یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے خرچ کریں مگر ایسے لوگ کم ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا جب تک کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ اندھیری رات میں چلے گئے یہاں تک کہ اوجھل ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے اونچی آواز سنی۔ پس میں ڈرا کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی پیش نہ آئی ہو۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے ارشادِ گرامی یاد آگیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی اور ڈرا لیکن مجھے حضور کا ارشادِ عالی یاد آ گیا۔ فرمایا کہ کیا تم نے سنی؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبریل تھے میرے پاس آئے اور کہا۔ جو آپ کا امتی اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا۔ خواہ اس نے زنا کیا اور

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس کوہِ اُحد کے برابر بھی سونا ہو تو یہ بات مجھے پسند نہیں کہ اُس پر تین راتیں گزر جائیں اور کچھ بھی اُس میں سے میرے پاس رہے مگر جو میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

اصل تونگری دل کی غنا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ جو ہم ان کی مدد کر

مِن مَّالٍ وَّبَنِينَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوهَا لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا.

١٣٦٦ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ.

بَابٌ ٢٣٨ فَضْلِ الْفَقْرِ

١٣٦٧ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا.

١٣٦٨ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

سے بیٹے یعنی مال اور بیٹوں سے ۔۔۔ تا (سورۃ المومنون ۵۵تا ۶۳) — ابن عیینہ کا قول ہے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیے وہ انہیں ضرور کرکے رہیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تونگری مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ تونگری تو یہ ہے کہ دل تونگر ہو

فقر کی فضیلت

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تو شریف آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو منظور ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ، یہ تو مفلس مسلمانوں میں سے ہے یہ اگر کہیں پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ دے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو کوئی اس کی

ابو وائل کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا۔ ہم نے رضائے الٰہی کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ثابت ہوگیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو دنیا کو خیرباد کہہ گئے اور انہوں نے اس اجر میں سے کچھ بھی نہیں پایا جن میں حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور انہوں نے صرف ایک چادر چھوڑی تھی جس کے ساتھ اگر سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

۱۳۶۹ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ، وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر غریب آدمی نظر آئے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر عورتیں زیادہ نظر آئیں۔ ایوب اور عوف اعرابی نے بھی اس کو روایت کیا۔ صخر، حماد بن نجیح، ابو رجاء، حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا۔

۱۳۷۰ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسترخوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا یہاں تک کہ وفات پائی اور تا دم آخر کبھی چپاتی نہیں کھائی۔

۱۳۷۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ، لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال فرما گئے لیکن اس وقت ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جو میری کھلیا میں تھے جن میں سے کافی دنوں تک میں کھاتی رہی لیکن میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

بَاب ۸۲۳ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

حضور اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے کنارہ کش رہ کر زندگی گزاری تھی

۱۳۷۲ ـ حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ آللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے:۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کبھی میں بھوک کے باعث اپنی زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور کبھی بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک روز میں لوگوں کی عام گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو حضرت ابوبکر گزرے تو میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت پوچھی، میں نے سوال اسی لئے کیا کہ مجھے کھانا کھلا دیں، لیکن وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے

Note: the left column begins with the end of the Urdu translation of the previous hadith (its Arabic text ends at the top of the right column):

میں حکم فرمایا کہ اس کا سر چادر سے ڈھانپ دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے لئے پھل پک گئے اور وہ [illegible]

مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْحَقْ، وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ، قَالَ: أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ، لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ، كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا، فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: خُذْ فَأَعْطِهِمْ، قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ

حضرت عمر گزرے تو میں نے اُن سے بھی کتاب الٰہی کی ایک آیت پوچھی اور اُن سے بھی کھانے کے باعث سوال کیا تھا چنانچہ وہ بھی گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس سے حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے اور مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا کیونکہ آپ نے میری دلی خواہش اور چہرے کی حالت کو جان لیا تھا چنانچہ فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ آ جاؤ اور آپ چل دیے تو میں بھی آپ کے پیچھے رہا چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی اجازت مرحمت فرمائی پس میں اندر داخل ہوا تو ایک پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے بطور ہدیہ آپ کے لئے پیش کیا۔ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے اہل و عیال، مال اور کسی شخص کے پاس نہیں جاتے تھے جب آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو اُن کے لئے بھیج دیتے اور خود اس میں سے ذرا بھی تناول نہ فرماتے تھے اور جب آپ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا جاتا تو اس میں سے انہیں بھی شامل فرما لیتے۔ مجھے یہ بات اچھی نہ لگی اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دودھ اہل صفہ کو کیا بنے گا؟ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں اگر یہ دودھ مجھے عطا فرما دیا جاتا اور میں اسے پی لیتا تو کچھ جان میں جان آتی پس جب وہ آئیں جیسا کہ مجھے حکم فرمایا ہے اور میں انہیں دوں تو کیا گمان ہے کہ یہ دودھ مجھ تک پہنچے گا ہی نہیں لیکن اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے بغیر چارہ نہیں پس میں گیا اور انہیں بلا لایا چنانچہ وہ آئے پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی اور وہ گھر کے اندر بیٹھ گئے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں فرمایا کہ اسے لو اور انہیں پکڑا دو، میں نے پکڑ لیا اور ایک آدمی کو دیا جب وہ سیر ہو گیا تو اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا پھر دوسرے کو دیا یہاں تک کہ سیراب ہو کر

فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ. قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ. فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ. فَقَالَ: اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ. فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ، حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا. قَالَ: فَأَرِنِي. فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ لیا اور اصحاب صفہ سب شکم سیر ہو چکے تھے تو آپ نے پیالہ لے لیا اور دست مبارک پر رکھ کر میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ ارشاد ہوا: اے ابوہریرہ! میں عرض گزار ہوا کہ لبیک یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ بیٹھ جاؤ اور پیو۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ فرمایا کہ پیو۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ اور پیو، یہاں تک کہ میں عرض گزار ہوا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے اب کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔ چنانچہ پیالہ میں نے پیش کر دیا، پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا پی لیا۔

ف: پہلی بات اس حدیث کی قابل غور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ... اپنے تاثرات یوں بیان کیے ہیں کہ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي۔ آپ نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور جان لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا — چہرے کی حالت تو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے لیکن حضور نے ان کے دل کی آرزو کو بھی جان لیا تھا۔ واقعی نگاہ مصطفیٰ کو یہ اعجاز حاصل تھا کہ آپ دلوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جان لیا کرتے تھے۔ اسی لیے تو شاعر مشرق عرض گزار ہوئے تھے کہ یا رسول اللہ!

اے چشم تو بینندہ ما فی الصدور

دوسری یہ بات قابل غور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ کے ایک ہی پیالے سے ستر اصحاب صفہ کو شکم سیر کر دیا تھا۔ ہر کوئی پیتا گیا اور پیالے میں ذرا بھی دودھ کم نہیں ہوتا تھا۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تصرف کی یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی جس کو قدم قدم پر صحابہ کرام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس کے باعث انہوں نے سرکار کی راہوں میں دیدہ و دل کے فرش بچھائے ہوئے تھے اور اس عدیم المثال شمع رسالت پر تن من دھن سے پروانہ وار نثار ہونے کے لیے ہمہ تن تیار رہتے تھے۔ خدا نے تو اپنے محبوب کو تصرف کی ایسی طاقت مرحمت فرمائی تھی لیکن بعض لوگ کہتے ہیں: — اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی (تقویۃ الایمان ص ۲۳) — پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے، ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (ص ۲۳) — رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف یوں محاذ آرائی کرنا رسول دشمنی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو مسلمان کو صحابہ کرام کے زاویۂ نظر سے توفیق مرحمت فرمائے، آمین!

۲۳۰۲ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ.

قیس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں وہ پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا اور ہم نے اپنے آپ کو اس وقت جہاد کرتے دیکھا جبکہ ببول کے پتوں اور اس بیری کے درخت کے سوا ہمیں کوئی اور کھانا میسر نہ تھا۔ ہم میں سے کسی کو حاجت ہوتی تو بکریوں کی مینگنیوں کی طرح ہوتی تھی۔

ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي.

میں تیری کا نشانہ تک نہ ہوتا پھر بنو اسد مجھے اسلام پر ملامت کرنے بیٹھے ہیں اگر میری یہی حالت ہے تو میں بدنصیب ہوا اور میری سعی [illegible]

۱۳۷۴ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے مدینہ منورہ میں آکر حضور کے وصال تک گندم کی روٹیاں متواتر تین دن تک کبھی نہیں کھائیں۔

۱۳۷۵ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل نے دو کھانے کبھی نہیں کھائے مگر ان میں سے ایک کھانا کھجوریں ہوتیں۔

۱۳۷۶ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا ہوتا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۱۳۷۷ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا نانبائی بھی کھڑا تھا اور فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی پتلی چپاتی کھائی ہو یہاں تک کہ بارگاہِ خداوندی میں جا پہنچے اور نہ میں نے یہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت کو آنکھوں سے دیکھا بھی ہو۔

۱۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم پر ایسا مہینہ بھی آجاتا جس کے اندر ہمارے گھر میں آگ نہ جلائی جاتی تھی جبکہ کھجوریں اور پانی پر ہی گزر اوقات کا دارومدار ہوتا ماسوائے اس کے گوشت کے کچھ ہمیں دیا جاتا۔

۱۳۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عروہ بن زبیر سے فرمایا۔ اے بھانجے ہم چاند دیکھتے یہاں تک کہ دو

يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا۔

بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ

مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آتی ہوتی میں (عروہ بن زبیر) عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کی گزر اوقات کس چیز پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں پر یعنی کھجوریں اور پانی ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے چند انصاری ہمسائے تھے جن کے دودھیل جانور تھے، وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ پیش کیا کرتے تو آپ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! آل محمد کو اتنی روزی دے جس سے اس کی زندگی قائم رہ سکے۔

عمل میں میانہ روی اور ہمیشگی ہو

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ ہو۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ حضور تہجد کے لئے کب کھڑے ہوا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہوا کرتے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو سب سے پیارا عمل تھا جس کو عمل کرنے والا ہمیشہ کرتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی؟ فرمایا کہ مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ لہٰذا سیدھی راہ اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرکے صبح و شام اور رات

وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ.

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ، اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ.

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؛ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ.

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ. قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ

کے آخری حصے میں ایک ٹکڑا یہ بھی ہے کہ درمیانی راہ اختیار کرو منزل پر پہنچ جاؤ گے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے اعمال میں میانہ روی پیدا کرو کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لو اور یہ یقین رکھو کہ تم میں سے کسی کے عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو اور فرمایا کہ اعمال کی بساط بھر پابندی کیا کرو۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیسا تھا، کیا کوئی کام کسی دن کے ساتھ مخصوص تھا۔ فرمایا کہ نہیں، آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی اور جو کچھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے وہ تم میں سے کون کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میانہ روی اختیار کرو، خدا کا قرب حاصل کرو اور خوشخبری سناؤ کہ اپنے عمل کے ذریعے کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ بھی؟ فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت میں ڈھانپ لے۔ میرے خیال میں اسے ابو النضر و ابو سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میانہ روی اختیار

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَأَبْشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَدَادًا سَدِيْدًا صِدْقًا۔

۱۳۸۸ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ۔ وَقَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ۔

۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِيْ خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ۔

بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ۔

۱۳۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

کرو اور خوش ہو جاؤ۔ مجاہد کا قول ہے کہ سدادًا اور سدیدًا سے مراد ہے صدق دل کے ساتھ۔

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور مسجد کی دیوار قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھانے کے ابھی ابھی میں نے اس دیوار کے پیچھے جنت اور دوزخ کو ان کی مثالی شکل میں دیکھا ہے میں نے خیر و شر کے بارے میں کسی روز ایسا نہیں دیکھا جیسا خیر و شر کو آج دیکھا ہے۔

امید بھی خوف کے ساتھ ہے۔

سفیان کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اس کے برابر ڈر نہیں آتا "تم کچھ بھی نہیں جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا" (سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لئے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں سے بچنا

صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی (سورۃ الزمر آیت ۱۰) حضرت عمر کا قول ہے کہ ہم نے صبر میں بہترین زندگی پائی۔

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید خدری

عن الزهري قال أخبرني عطاء بن يزيد أن أبا سعيد أخبره أن أناسا من الأنصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يسأله أحد منهم إلا أعطاه حتى نفد ما عنده فقال لهم حين نفد كل شيء أنفق بيديه ما يكن عندي من خير لا أدخره عنكم وإنه من يستعف يعفه الله ومن يتصبر يصبره الله ومن يستغن يغنه الله ولن تعطوا عطاء خيرا وأوسع من الصبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انصار کے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال کا سوال کیا۔ پس ہر سوال کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا دیا کہ جتنا کہ آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جب سب کچھ اپنے ہاتھوں خرچ کر دیا تو آپ نے فرمایا۔ میں تم سے چھپا کر اپنے پاس مال نہیں رکھ لیا لیکن جو تم میں سے سوال کرنے سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا جو صبر کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا اور جو غنا حاصل کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا اور تمہیں صبر سے بہتر اور وسیع چیز اور کوئی عطا نہیں فرمائی گئی

۱۳۹۱ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا مسعر حدثنا زياد بن علاقة قال سمعت المغيرة بن شعبة يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي حتى ترم أو تنتفخ قدماه فيقال له فيقول أفلا أكون عبدا شكورا

زیاد بن علاقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھا کرتے تھے کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آجاتا اور سوج جاتے تو آپ سے کہا گیا۔ چنانچہ فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں

باب ۸۲۷ ومن يتوكل على الله فهو حسبه

جو توکل کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

قال الربيع بن خثيم من كل ما ضاق على الناس.

ربیع بن خثیم کا قول ہے کہ ہر مشکل کے متعلق ہے۔

۱۳۹۲ - حدثني إسحاق حدثنا روح بن عبادة حدثنا شعبة قال سمعت حصين بن عبد الرحمن قال كنت قاعدا عند سعيد بن جبير فقال عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يدخل الجنة من أمتي سبعون ألفا بغير حساب هم الذين لا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون.

حصین بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جھاڑ پھونک کریں، نہ شگون لیں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں۔

باب ۸۲۸ ما يكره من قيل وقال.

بیکار قیل و قال ناپسندیدہ ہے۔

۱۳۹۳ - حدثنا علي بن مسلم حدثنا هشيم أخبرنا غير واحد منهم مغيرة وفلان ورجل ثالث أيضا عن الشعبي عن وراد كاتب المغيرة بن شعبة أن معاوية كتب إلى المغيرة

ہشیم کا بیان ہے کہ ہمیں یہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی جن میں سے ایک حضرت مغیرہ ہیں، دوسرے فلاں اور تیسرا ایک اور آدمی۔ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لئے لکھا کہ مجھے ایسی

أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث لکھ کر بھیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ وراد کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی سب تعریفوں کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضور بیکار قیل و قال، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، دینے والی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ہشیم، عبدالملک بن عمیر، وراد اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوعاً روایت کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۹ حِفْظِ اللِّسَانِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى، مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ.

زبان کی حفاظت کرنا۔

جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ارشاد باری ہے۔ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو (سورۂ ق، آیت ۱۸)

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھے اس کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

ف: یہی بات اسی جلد کی حدیث ۱۴۱۲ میں بھی موجود ہے۔ پہلی بات تو اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ زبان اور شرمگاہ ہی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے بہکنے سے آدمی جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ ان دونوں کو اچھی طرح لگام لگائے اور بہکنے نہ دے۔ دنیا و آخرت کے اندر مصیبت میں مبتلا کرنے والی چیزوں میں سے یہ دونوں سرِ فہرست ہیں ——— نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں چیزوں کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں ——— معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو جنت دینے کا ضامن بنا رکھا ہے۔ یعنی مالک حقیقی تو واقعی خدا ہے لیکن خدا نے اپنے محبوب کو ضامن جنت بنا دیا تھا۔ یہ بات ہر صاحب علم و دانش جانتا ہے کہ ضامن حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک کا معتمد خاص اور مجازی مالک ہوتا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ.

اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

۱۳۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ قِيلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ.

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ رکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے ضیافت تین دن کی ہے اور جائزہ۔ دریافت کیا گیا کہ اُس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک رات دن اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

۱۳۹۷ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب کوئی بات کہتا ہے اور اُس کے انجام پر غور نہیں کرتا اُس کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے حالانکہ وہ اُس سے اتنی قدر تھی جتنی مغرب سے مشرق۔

۱۳۹۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک آدمی جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو رضائے الٰہی کے مطابق ہو تو وہ اُسے خاص اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور جب آدمی کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور وہ اُس کی پروا بھی نہیں کرتا لیکن اُس کے باعث دوزخ میں جا گرتا ہے۔

بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

اللہ کے خوف سے رونا

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ ابْنُ

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

بَابُ ۸۳ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُونِي فَذَرُّونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ۔

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي أَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللّٰهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللّٰهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔ فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ

وسلم نے فرمایا: سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے اُن میں سے ایک وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

اللہ سے ڈرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی اُمت کا کوئی آدمی تھا جس کو اپنے اعمال کے بارے میں برا گمان تھا چنانچہ اُس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جسم کے ذرے ذرے کو جلا لینا پس جس روز سخت ہوا چلے تو میری خاک کو سمندر میں اُڑا دینا چنانچہ انہوں نے اُس کے ساتھ یہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو اکٹھا کر کے فرمایا: جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوا کہ تیرے ڈر نے مجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا پس م

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی اُمتوں کے کسی شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مال و اولاد سے خوب نوازا ہوا تھا۔ عطا کی کا بیان ہے کہ جب موت کا وقت قریب آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا، میں کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ ہیں اُس نے کہا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی قتادہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ جمع نہیں کی اور جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں گا تو وہ مجھے عذاب دے گا تو یاد رکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا یہاں تک کہ جب میں بالکل کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس لینا، یا یہ کہا کہ میرا سفوف بنا لینا جس روز خوب ہوا چل رہی ہو تو مجھے اُس میں اُڑا دینا چنانچہ اس کا اُن سے پکا وعدہ لیا۔ خدا کی قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا تو وہ آدمی کھڑا تھا پھر فرمایا: اے میرے بندے! جو تو نے کیا، یہ تجھے کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف نے یا یہ کہا کہ تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم فرما دیا۔ ابو عثمان سلمان نے اسی طرح

سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَأَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ. وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۳۲ الْاِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ وَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ.

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا.

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ.

بَابٌ ۳۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَ

بیان کی لیکن اتنا اضافہ کیا کہ مجھے سمندر میں بکھیر دینا یا جس طرح حدیث بیان کی۔ معاذ، شعبہ، قتادہ، عقبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

گناہوں سے بچنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال جسے دیکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس آدمی جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، لہٰذا اپنے آپ کو بچاؤ اپنے آپ کو بچاؤ تو ایک گروہ نے میری بات مانی اور کچھ وقت میں اطمینان سے چلے گئے انہوں نے نجات پائی اور دوسرے گروہ نے جھٹلایا تو صبح سویرے لشکر جو ان پر ٹوٹ پڑا اور سب کو تہ تیغ کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے آگ جلائی جب اس نے اپنے ماحول کو روشن کیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے کیڑے آ آ کر اس میں گرنے شروع ہو گئے۔ پس وہ انہیں اس سے ہٹانے لگا لیکن وہ اس پر غالب آ کر اس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرے ہی جا رہے ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں سے دست بردار ہو جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

لبكيتم كثيرا.

١٣٠٥ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه كان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً کم ہنستے اور ضروری تھا کہ زیادہ روتے۔

١٣٠٦ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن موسى بن أنس عن أنس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم بھی وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضروری تھا کہ کم ہنستے اور ضروری تھا کہ زیادہ روتے۔

باب ٣٣٤ حجبت النار بالشهوات

جہنم شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے۔

١٣٠٧ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم کو شہوتوں سے ڈھانپا گیا ہے اور جنت کو مصیبتوں سے چھپایا گیا ہے۔

باب ٣٣٥ الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك.

جنت اور جہنم جوتے کے تسمے سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہیں

١٣٠٨ - حدثني موسى بن مسعود حدثنا سفيان عن منصور والأعمش عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك.

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح یہ دوزخ بھی۔

١٣٠٩ - حدثني محمد بن المثنى حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أصدق بيت قاله الشاعر ألا كل شيء ما خلا الله باطل.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے اچھا شعر جو کسی شاعر نے کہا، یہ ہے کہ، آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

باب ٣٣٦ لينظر إلى من هو أسفل منه ولا ينظر إلى من هو فوقه.

اس کی طرف دیکھو جو تم سے مفلس ہے اور جو تم سے مالدار ہے اس کی طرف نہ دیکھو۔

١٣١٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ۔

بَابُ ٤٣٢ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ۔

١٣١١۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدٌ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ، إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔

بَابُ ٤٣٣ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ۔

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلاَنَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالاً هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوبِقَاتِ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ۔

بَابُ ٤٣٤ الأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا۔

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور حسن میں اُس سے بڑھ کر ہو تو چاہیے کہ ایسے شخص کو بھی دیکھے جو ان میں اُس سے گرا ہوا ہو۔

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور انہیں واضح فرما دیا ہے۔ پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اُسے کر نہ سکے تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اُس نے ارادہ کیا اور پھر اُسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ کئی گنا کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لئے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اُسے کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہے۔

جو گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچا

غیلان کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تم عمل کرتے رہو اور اپنے بعض اعمال کو بال سے بھی زیادہ باریک سمجھتے ہو یعنی معمولی لیکن نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہم انہیں تباہ کن شمار کیا کرتے تھے۔ امام بخاری کے نزدیک الموبقات سے ہلاک کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔

اعمال کا دارومدار خاتمے پہ ہے اور جو خاتمے سے ڈرتا رہا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی جانب توجہ فرمائی

الساعدي قال نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى رجل يقاتل المشركين وكان من اعظم المسلمين غناء عنهم فقال من احب ان ينظر الى رجل من اهل النار فلينظر الى هذا فتبعه رجل فلم يزل على ذلك حتى جرح فاستعجل الموت فقال بذبابة سيفه فوضعه بين ثدييه فتحامل عليه حتى خرج من بين كتفيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان العبد ليعمل فيما يرى الناس عمل اهل الجنة وانه لمن اهل النار ويعمل فيما يرى الناس عمل اهل النار وهو من اهل الجنة وانما الاعمال بخواتيمها

جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور بلحاظ دولت وہ مسلمانوں کے منتخب افراد سے تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھے۔ چنانچہ ایک شخص جائزہ لینے اُس کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس اُس نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اُس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا بوجھ اُس پر ڈال دیا یہاں تک کہ تلوار اُس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جسے لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کر رہا ہے لیکن وہ جہنمی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جہنم کے کام کر رہا ہے لیکن وہ جنتی ہے اور اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔

باب العزلة راحة من خلاط السوء

بُرے ساتھیوں سے بچنے کے لئے تنہائی میں راحت ہے

٣١٢١ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عطاء بن يزيد ان ابا سعيد حدثه قال قيل يا رسول الله. وقال محمد بن يوسف حدثنا الاوزاعي حدثنا الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد الخدري قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اي الناس خير قال رجل جاهد بنفسه وماله ورجل في شعب من الشعاب يعبد ربه ويدع الناس من شره تابعه الزبيدي وسليمان بن كثير والنعمان عن الزهري وقال معمر عن الزهري عن عطاء او عبيد الله عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال يونس وابن مسافر ويحيى بن سعيد عن ابن شهاب عن عطاء عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ۔ عطاء بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کونسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کی ہے۔ معمر، زہری، عطاء یا عبید اللہ، حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یونس اور ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید، ابن شہاب، عطاء، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس کا بہترین مال ایک ریوڑ ہوگا جس کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر رہے گا وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

بَابُ ۱۳۱ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

امانت داری کا اُٹھ جانا۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کا ضائع کرنا کیا ہے فرمایا کہ جب ذمہ داری نااہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر انہوں نے قرآن اور سنت سے اس کا علم حاصل کیا اور اس کا اٹھائے جانے کے بارے میں فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا پھر سوئے گا تو امانت کا باقی حصہ بھی اٹھا لیا جائے گا اور آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا جیسے چنگاری کی طرح نظر آئے گا جیسے پیر سے لڑھکایا جائے تو وہ پھول جائے گا اور ابھرا ہوا نظر آئے گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں۔ پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا ادا کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں خاندان میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی نہیں ہوگا۔ مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ اگر

فَاقَالَ الْيَوْمَ كَمَا كُنْتُ أَبَا يَعُوْلُ أَفَلَا تَاوْفَلَا يَا

۱۴۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً.

بَابُ ۳۲۲ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۱۴۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ. وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ.

بَابُ ۳۲۳ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ.

۱۴۲۰ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ

وہ مسلمان ہوتا اسلام اُسے حق کی طرف پھیر رہا اور اگر وہ تعلق

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ اونٹوں کی طرح ہو جائیں گے کہ تعداد میں سَو ہوں لیکن سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

دکھاوے اور شہرت کے لئے

مسدد، یحییٰ، سفیان، سلمہ بن کہیل سے روایت کی۔ سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اُن کے سوا میں نے کسی دوسرے سے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔ پس میں اُن کے نزدیک ہوا تو کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شہرت کے لئے کام کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کے لئے کام کرے اللہ تعالیٰ اُسے بھی دکھا دے گا۔

جو اللہ کی اطاعت میں مشقت کرے

حضرت انس بن مالک نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی ہی حائل تھی کہ آپ نے فرمایا۔ اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے پھر فرمایا۔ اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے سہ بارہ فرمایا۔ اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور

إذا فعلوه. قلت الله ورسوله أعلم. قال حق العباد على الله أن لا يعذبهم.

باب ۳۲۳ التواضع

۱۳۲۱ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا زهير حدثنا حميد عن أنس رضي الله عنه كان للنبي صلى الله عليه وسلم ناقة. قال وحدثني محمد أخبرنا الفزاري وأبو خالد الأحمر عن حميد الطويل عن أنس قال كانت ناقة لرسول الله صلى الله عليه وسلم تسمى العضباء، وكانت لا تسبق فجاء أعرابي على قعود له فسبقها فاشتد ذلك على المسلمين وقالوا سبقت العضباء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن حقا على الله أن لا يرفع شيئا من الدنيا إلا وضعه.

۱۳۲۲ - حدثني محمد بن عثمان حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال حدثني شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن عطاء عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله قال من عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب وما تقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضت عليه وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه فإذا أحببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها وإن سألني لأعطينه ولئن استعاذني لأعيذنه وما ترددت عن شيء أنا فاعله ترددي عن نفس المؤمن يكره الموت وأنا أكره مساءته.

اس بات کو رسول اللہ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انھیں عذاب نہ کرے۔

تواضع اختیار کرنا۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی جس سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ ایک اعرابی آیا جو اونٹ پر سوار تھا تو وہ اس سے آگے نکلنے لگا مسلمانوں پر یہ بات گراں گزری اور انہوں نے کہا کہ عضباء پیچھے رہ گئی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند کرے مگر اسے پست بھی کر دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے پسند ہو اور مجھے [illegible] بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماعت ہو جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت ہو جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس کے ساتھ پکڑتا ہے اور اس کا پیر ہو جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اسے عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ چاہے تو ضرور میں اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جسے میں کرتا ہوں مومن کی روح قبض کرنے میں کیونکہ وہ موت کو برا سمجھتے ہیں لیکن میں ان کے اس برا سمجھنے کو برا سمجھتا ہوں۔

ف: اس حدیث قدسی کے اندر اللہ رب العزت نے اولیاء اللہ کے متعلق چند باتیں بتائی ہیں۔ ان میں سے چند باتیں خاص طور پر قابلِ غور ہیں ـــــ پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ معاندین کے ساتھ [illegible] ہے لہٰذا [illegible] کو چھوڑ کر کوئی اور دین و مذہب اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اس

لوگوں کے لیے خاص طور پر قابلِ توجہ مطلب ہے جو نئے نئے فرقے بنا کر اپنی علیحدہ علیحدہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اولیاء اللہ کے مذہب کو چھوڑے ہوئے ہیں بلکہ اس برحق مذہب اور اسلام کی صحیح ترین تصویر کو بریلویت مشہور کر کے طعن کرتے اور اس کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھرتے رہتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی مخالفت بلکہ خدا سے مخالفت اور دشمنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف جنگ آزما ہونا ہے، جس میں آخرت کی کوئی بھلائی نہیں۔

اس حدیث کی دوسری بات بھی خصوصی توجہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بصارت، سماعت اور ہاتھ اور پیر بن جاتا ہے جن سے اس کے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کی بصارت و سماعت یا ہاتھ اور پیر کے ساتھ خدا ہو اس سے واقع ہونے والے افعال اور عام لوگوں کے افعال میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا ——— جب اولیاء اللہ کے افعال عام لوگوں سے ممتاز ہیں تو یقیناً انبیائے کرام کے افعال اولیاء اللہ سے بدرجہا افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہوں گے کیونکہ خدا کی جو تائید و حمایت حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ تھی اور ہے وہ غیر انبیاء کے ساتھ نہیں ہو سکتی، اس سے معلوم ہوا کہ عام اولیاء اور انبیائے کرام کے افعال میں اتنا فرق ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ جو انبیائے کرام کو نزولِ وحی سے ہٹ کر عام لوگوں کی طرح ہی باور کرانے پر زور لگاتے رہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات مقامِ نبوت ہی سے ناآشنا ہیں۔ اولیاء اللہ کے متعلق عارف رومی نے فرمایا۔

اولیاء را ہست قدرت از اِلٰہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

باب ۴۲۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهٰذِهِ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا.

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ.

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ. تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

حضور اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ النحل، آیت ۷۷)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا، پھر انہیں دراز کر دیا۔

ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اور مجھے اس طرح بھیجا گیا ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے یعنی دو انگلیوں کی طرح۔ اسرائیل نے بھی ابو حصین سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابٌ

١٣٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا
فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ
حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ
أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ
وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ
وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ
الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ
السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ
فَلَا يَطْعَمُهَا۔

قیامت اچانک آئے گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سارے ایمان لے آئیں گے لیکن اُس وقت کا ایمان آدمی کے کام نہیں آئے گا جب تک پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ پہلے بھلائی نہ کمائی ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا خریدنے کے لئے کپڑے پھیلائے ہوئے ہوں گے لیکن خرید سکے اور نہ کپڑوں کو لپیٹنے بھی نہیں پائیں گے اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی دودھ نکال کر لے چلا ہوگا لیکن اُسے پینے نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنے حوض کو پانی پلانے کے لئے درست کر رہا ہوگا لیکن پلانے نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی نے کھانے کے لئے لقمہ اٹھایا ہوگا مگر اُسے کھانے نہیں پائے گا۔

بَابٌ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

١٣٢٧۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ
اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ
اللّٰهُ لِقَاءَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ:
إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ
إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ
فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ
اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ
بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ
إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ
لِقَاءَهُ۔ اِخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ
وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ

جو خدا سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا چاہتا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ یا آپ کی کسی دوسری زوجہ مطہرہ نے عرض کی کہ ہمیں تو موت ناپسند ہے۔ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جب مومن کو موت آتی ہے تو اُسے رضائے الٰہی اور اُس کے انعامات کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز سامنے ہوتی ہے وہ اُسی کو پسند کرتا ہے چنانچہ اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس سے ملنا پسند کرتا ہے لیکن اگر وہ کافر ہے تو اُسے اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے پس جو چیز اُس کے سامنے ہوتی ہے اُس سے زیادہ اُسے کوئی چیز ناپسند نہیں ہوتی لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ ابو داؤد نے اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا، عمرو، شعبہ، سعید، قتادہ، زرارہ، سعد

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى، قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى۔

بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيْهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ، ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

عروہ بن زبیر نے کتنے ہی اہل علم حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحت کی حالت میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہر گز کسی نبی کی روح کو قبض نہیں فرماتا، یہاں تک کہ جنت میں اُسے اُس کا مقام دکھا دیتا ہے اور پھر اُسے اختیار دیتا ہے۔ جب آپ بیمار پڑے اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو گھڑی بھر آپ پر غشی طاری رہی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہ چھت کی طرف اٹھائی اور کہا ہے "اے اللہ! رفیق اعلیٰ"۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی الفاظ ہیں ۔۔۔ "اے اللہ! رفیق اعلیٰ"

موت کی سختی

ابو عمرو ذکوان مولیٰ عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں

:۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیالہ یا کٹورا رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ اس میں عمر بن سعید راوی کو شک ہے۔ چنانچہ آپ پانی میں اپنے دونوں ہاتھوں کو داخل کرتے اور پھر انہیں چہرۂ انور پر ملتے اور کہتے:۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، بیشک موت میں تکلیف ہوتی ہے۔ پھر دست مبارک کو کھڑا کر کے کہتے ۔۔۔

فَجَعَلَ يَقُوْلُ إِلَى الرَّفِيْقِ الْأَعْلَى حَتّٰى قُبِضَ وَ مَالَتْ يَدُهٗ۔

رفیق اعلیٰ میں یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُوْنَهٗ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. قَالَ هِشَامٌ يَعْنِيْ مَوْتَهُمْ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی باہر جا نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سوال کرتے:۔ "قیامت کب قائم ہوگی" تو آپ ان کے سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے:۔ اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی ہشام کا بیان ہے کہ اس سے مراد ان کی موت ہے۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ، مُسْتَرِيْحٌ وَ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا:۔ مستریح اور مستراح منہ۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مستریح اور مستراح منہ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پاکر اللہ تعالے کی آغوش رحمت میں جاتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مر جانے سے اللہ کے بندے شہر، درخت اور جانور بھی راحت پا جاتے ہیں

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مُسْتَرِيْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: مستریح ... اور مستریح تو یہ ہے کہ مومن دنیا سے نجات پاکر آرام پا جاتے ہیں

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَ يَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ أَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں:۔ اس کے اہل و عیال، اس کا مال اور اس کے اعمال۔ پس اس کے اہل و عیال اور اس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل ہی اس کے

فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ ۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا ۔

ساتھ رہ جاتا ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو ہر صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنّت میں پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اُسے اُٹھایا جائے گا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مُردوں کو بُرا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اُس چیز کے پاس پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی تھی ۔

الحمد للہ کہ چھبیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ــــــ ۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ ۷۶۸ نَفْخِ الصُّوْرِ، قَالَ مُجَاهِدٌ اَلصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوْقِ. زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: النَّاقُوْرُ الصُّوْرُ. اَلرَّاجِفَةُ: النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى، وَالرَّادِفَةُ: النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ.

نفخ صور۔ مجاہد کا قول ہے کہ الصور سنکھ کی قسم کا آلہ۔ زجرۃ یعنی چیخ۔ ابن عباس کا قول ہے۔ الناقور صور۔ الراجفہ پہلی دفعہ صور پھونکنا۔

الرادفہ دوسری دفعہ صور کا پھونکنا۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهِ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ مُوْسٰى فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.

ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن اعرج دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: دو آدمیوں کی آپس میں تو تکار ہو گئی۔ ایک ان میں سے مسلمان تھا اور ایک یہودی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام جہانوں سے حضرت موسیٰ کو چنا۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلمان کو اس بات پر غصہ آیا اور اس نے یہودی کے منہ پر طمانچہ کھینچ مارا۔ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور جو کچھ اس کے اور مسلمان کے درمیان واقع ہوا وہ عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو کیونکہ لوگ جب قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ حضرت موسیٰ ان میں تھے جو بے ہوش ہوئے اور ان سے پہلے ہوش میں آ گئے یا انہیں اللہ نے بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ فرما دیا۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمام انسان بے ہوش

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصْعَقُ النَّاسُ حِيْنَ يُصْعَقُوْنَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ رَوَاهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

- بَابٌ يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ. رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ.

۱۴۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قَالَ بَلٰى. قَالَ: تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامُ وَنُوْنٌ، قَالُوْا وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا.

۱۴۴۱ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں کھڑا ہوں گا تو حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں؟ ــــ اس کی حضرت ابو سعید خدری نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے لے گا۔ اس کی نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے زمین کو اپنے ہی قبضے میں لے لے گا اور آسمان کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

✦ ✦ ✦

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی، جس کو اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے لپیٹ دے گا جیسے تم دسترخوان پر روٹی کو اکٹھی کر لیتے ہو اور اسے اہلِ جنت کی مہمان نوازی کے لیے کرے گا۔ چنانچہ ایک یہودی آگیا اور کہنے لگا: اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو اہلِ جنت کی مہمانی کے بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور مسکرائے یہاں تک کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے، پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ ان کا سالن بالام و نون ہوگا اور اس کی کلیجی کے زائد حصے کو ستر ہزار کھائیں گے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔

بَابٌ ۵۰۸ كَيْفَ الْحَشْرُ

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔

۱۳۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا۔

۱۳۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ لوگوں کو قیامت کے روز سفید اور چٹیل جگہ پر جمع کیا جائے گا جو گندم کی سفید روٹی کے مانند ہوگی۔ حضرت سہل یا کسی دوسرے نے فرمایا کہ محشر میں کسی کا جھنڈا نہیں ہوگا۔

حشر کس طرح ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حشر کے روز لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک رغبت رکھنے والوں اور ڈرنے والوں کا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو، تین، چار، اور دس دس تک سوار ہوں گے۔ باقی تیسرے گروہ کو آگ اکٹھا کرے گی یعنی ان کے ساتھ سوئے گی، ان کے ساتھ رات گزارے گی، ان کے ساتھ صبح کرے گی اور ان کے ساتھ ہی شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! کافر کو روز حشر منہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے دنیا میں اسے دونوں پیروں سے چلایا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ روز قیامت اسے منہ کے بل چلائے۔ قتادہ نے کہا۔ ہمارے پروردگار کی قسم کیوں نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کروگے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، پاپیادہ اور غیر مختون ہوں گے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ ہم اسے ان حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ٭

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دوران خطبہ منبر پر فرما رہے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملو گے کہ ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے۔

٭ ٭ ٭

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ، الْاٰيَةَ وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُصَيْحَابِيْ، فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيْمُ، قَالَ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ ٭

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ بے شک تمہارا حشر اس حالت میں ہو گا کہ تم ننگے پیر اور ننگے جسم ہو گے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ "جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح واپس لوٹائیں گے" روز قیامت مخلوق میں سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ لے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتوں نے پکڑا ہوا ہو گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ کہیں گے والا کہے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چاند چڑھائے۔ پس میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا۔ "اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا" (سورۃ المائدہ آیت ۱۱۷)۔ راوی کا بیان ہے

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُّهِمَّهُمْ ذٰلِكَ ٭

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا حشر اس حالت میں ہو گا کہ تم ننگے پیر ننگے جسم اور غیر مختون ہو گے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ وہ وقت اتنا سخت ہو گا کہ اس جانب توجہ بھی نہیں کر سکیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ: اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک خیمے میں تھے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم اس

اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

۱۲۴۹ء۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰدَمُ فَتَرَاءٰى ذُرِّيَّتُهٗ فَيُقَالُ هٰذَا اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ كَمْ اُخْرِجُ؟ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا اُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَمَاذَا يَبْقٰى مِنَّا؟ قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ فِي الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ۔

بَابُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

۱۲۵۰ء۔ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، قَالَ يَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ، قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ، فَاشْتَدَّ

پھر راضی ہو کر آدھے اہل جنت تم ہو؟ ہم نے عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ سچی امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے اور وہ یوں کہ مسلمان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا جیسے سرخ بیل کی جلد پر کالے بال۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روز قیامت سب سے پہلے حضرت آدم کو بلایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے پس کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا جائے گا کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو نکالو۔ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! میں کس طرح نکالوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر سیکڑے سے ننانوے نکال لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہمارے ہر سو میں سے ننانوے نکالے جائیں گے تو باقی ہم میں سے کیا بچے گا؟ فرمایا کہ میری امت دوسری امتوں کے مقابلے میں یوں ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔

قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے

ارشاد ربانی ہے: "آنے والی آگئی" "قیامت قریب آگئی"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰی فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ فرمایا جائے گا کہ جہنم کے لیے نکالو۔ وہ عرض کریں گے کہ کس حساب سے؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے اور حمل والی کا حمل گر جائے اور لوگ بے ہوش نظر آئیں گے لیکن وہ بے ہوش نہیں ہوں گے، ہاں اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ذلك عليهم، فقالوا يا رسول الله أينا ذلك الرجل؟ قال أبشروا فإن من يأجوج ومأجوج ألف ومنكم رجل، ثم قال والذي نفسي في يده إني لأطمع أن تكونوا ثلث أهل الجنة. قال فحمدنا الله وكبرنا، ثم قال والذي نفسي في يده إني لأطمع أن تكونوا شطر أهل الجنة، إن مثلكم في الأمم كمثل الشعرة البيضاء في جلد الثور الأسود أو الرقمة في ذراع الحمار.

باب ٣٥٥ قول الله تعالى: أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. وقال ابن عباس: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. قال الوصلات في الدنيا.

١٣٥١ - حدثنا إسماعيل بن أبان حدثنا عيسى بن يونس حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم يوم يقوم الناس لرب العالمين، قال يقوم أحدهم في رشحه إلى أنصاف أذنيه.

١٣٥٢ - حدثني عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الأرض سبعين ذراعًا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم.

باب ٣٥٦ القصاص يوم القيامة، وهي الحاقة لأن فيها الثواب وحواق الأمور، الحقة والحاقة واحد، والقارعة والغاشية والصاخة، والتغابن: غبن أهل الجنة أهل النار.

صحابہ کرام پر اس بات کا گراں اثر ہوا اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو کیونکہ ایک ہزار یاجوج ماجوج سے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ میری یہ آرزو ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو۔ بے شک دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا گدھے کی اگلی ران کا سفید داغ جو بالکل نمایاں نظر آتا ہے۔

دوبارہ زندہ ہونا۔ ارشاد ربانی ہے: کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے، جس روز سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے (سورۃ المطففین، آیت ۴، ۶) ابن عباس کا قول ہے: وتقطعت بهم الاسباب فرمایا کہ تعلقات صرف دنیا میں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پسینے میں اپنے کانوں کی لو تک غرق ہوگا۔

◆ ◆ ◆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہہ نکلے گا یہاں تک کہ بعض لوگوں کا پسینہ تو زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ کو بند کر کے کانوں تک جا پہنچے گا۔

◆ ◆ ◆

قیامت کے روز قصاص لیا جائے گا۔

قیامت کو الحاقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس روز ثواب ملے گا اور سب کاموں کا بدلہ ملے گا۔ الحقہ اور الحاقہ ہم معنی ہیں اور اسی طرح القارعۃ، الغاشیۃ اور الصاخۃ قیامت کے نام ہیں۔ التغابن سے مراد ہے اہل جنت اہل جہنم کو بھلا دیں گے۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کے درمیان جس چیز کا (اس روز) سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیئے کہ معاف کروائے کیونکہ اس روز نہ پیسے ہوں گے نہ روپے، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کو دی جائیں۔ اگر کسی کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے بھائی کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور جو دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، یہاں تک کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو اس سے زیادہ پہچان لے گا جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔

باب ۵۵۵ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ۔

جس کے حساب کی پڑتال ہوئی وہ عذاب میں پھنسا۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكِ الْعَرْضُ۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے حساب کی پڑتال ہوئی اسے عذاب ہوگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ کیا اللہ تعالےٰ یہ نہیں فرماتا کہ عنقریب ان سے آسان حساب لیا جائے گا! فرمایا کہ یہ تو صرف حاضری (پیشی) ہے۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ،

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَأَيُّوبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے ۔ ابن جریج، محمد بن سلیم اور ایوب اور صالح بن رستم، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۳۵۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ ٭

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ۔ تو وہ جس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (سورۃ الانشقاق، آیت ۷، ۸) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو محض پیشی ہوگی ورنہ روز قیامت جس کا حساب لیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ ۔

علی بن عبد اللہ، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس سے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ۔ محمد بن معمر، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے روز جب کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تو اسے اپنے بدلے میں دینے کو تیار ہو جاتا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر عنقریب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان

اللہ وبینہ ترجمان ثم ینظر فلا یری شیئا قدامہ ثم ینظر بین یدیہ فتستقبلہ النار فمن استطاع منکم ان یتقی النار ولو بشق تمرۃ قال الاعمش حدثنی عمرو عن خیثمۃ عن عدی بن حاتم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا النار ثم اعرض واشاح ثم قال اتقوا النار ثم اعرض واشاح ثلاثا حتی ظننا انہ ینظر الیہا ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ۔

بھی نہیں ہوگا۔ پھر نظر اٹھائے گا تو اپنے سامنے کوئی چیز نہیں دیکھے گا۔ پھر اور آگے نظر ڈالے گا تو آگ ہی نظر آئے گی۔ پس جو تم میں سے کر سکے وہ آگ سے بچے خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دے کر۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ سے بچو۔ پھر منہ پھیر لیا اور رخ پھیر لیا۔ پھر فرمایا کہ آگ سے بچو۔ اس کے بعد منہ پھیر لیا اور رخ پھیر لیا۔ چنانچہ آپ نے تین مرتبہ کیا اور ہمیں گمان ہوا کہ آپ اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر فرمایا: آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔ جس میں یہ طاقت نہ ہو تو اچھی بات کہنے کے ذریعے۔

باب ٥٨٥ یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب

جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے۔

۱۳٦۱ - حدثنا عمران بن میسرۃ حدثنا ابن فضیل حدثنا حصین وحدثنی اسید بن زید حدثنا ہشیم عن حصین قال کنت عند سعید بن جبیر فقال حدثنی ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی الامم فاخذ النبی یمر معہ الامۃ والنبی یمر معہ النفر والنبی یمر معہ العشرۃ والنبی یمر معہ الخمسۃ والنبی یمر وحدہ فنظرت فاذا سواد کثیر قلت یا جبریل ہؤلاء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کثیر قال ہؤلاء امتک وہؤلاء سبعون الفا قدامہم لا حساب علیہم ولا عذاب قلت ولم قال کانوا لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون فقام الیہ عکاشۃ بن محصن فقال ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال اللہم اجعلہ منہم ثم قام الیہ رجل آخر قال ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال سبقک بہا عکاشۃ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی۔ ایک نبی ایسا بھی گزرا جس کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ ایک نبی کے ساتھ دس آدمی۔ ایک نبی کے ساتھ پانچ۔ ایک نبی صرف تنہا۔ میں نے نظر ڈالی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے؟ کہا کہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ کہا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کا حساب ہوگا نہ عذاب۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ کہا کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، جھاڑ پھونک نہیں کرتے، شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

۱۴۶۲۔ حدثنا معاذ بن أسد أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال حدثني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة حدثه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يدخل من أمتي زمرة هم سبعون ألفا تضيء وجوههم إضاءة القمر ليلة البدر، فقال أبو هريرة فقام عكاشة بن محصن الأسدي يرفع نمرة عليه فقال يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم قال اللهم اجعله منهم ثم قام رجل من الأنصار فقال يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم فقال سبقك عكاشة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ پس آپ نے فرمایا۔ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

۱۴۶۳۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: ليدخلن الجنة من أمتي سبعون ألفا أو سبعمائة ألف شك في أحدهما متماسكين آخذ بعضهم ببعض حتى يدخل أولهم وآخرهم الجنة ووجوههم على ضوء القمر ليلة البدر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار فرد جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک تعداد کے اندر شک ہے، یہاں تک کہ ان کے پہلے سے آخر تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

۱۴۶۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن صالح حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا دخل أهل الجنة الجنة وأهل النار النار ثم يقوم مؤذن بينهم يا أهل النار لا موت ويا أهل الجنة لا موت خلود۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرنے کھڑا ہوگا کہ اے اہل جہنم! اور اے اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ رہنا ہوگا۔

۱۴۶۵۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: يقال لأهل الجنة يا أهل الجنة خلود لا موت ولأهل النار يا أهل النار خلود لا موت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی اور جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اے اہل جہنم! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی۔

باب صفة الجنة والنار، و

جنت اور دوزخ کا حال۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ. عَدْنٌ: خُلْدٌ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَقَمْتُ، وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ، فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ: فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ.

حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے جنتی جو کھانا کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ عدن، ہمیشہ رہنا۔ عدنت بارض سے مراد ہے میں نے قیام کیا اور معدن اسی سے بنا ہے۔ فی مقعد صدق جہاں سے سچائی نکلتی ہے۔

١٢٦٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا کہ مجھے اس میں مفلس لوگ کثرت سے نظر آئے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں مجھے عورتیں زیادہ نظر آئیں۔

١٢٦٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین ہیں اور مالداروں کو روکا ہوا ہے جبکہ جہنمیوں کو جہنم کا حکم ہو چکا ہے اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی عورتیں زیادہ ہیں۔

١٢٦٨۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا۔ چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے اہل جنت! تمہیں موت نہیں اور اے اہل جہنم! تمہیں موت نہیں۔ چنانچہ اہل جنت کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہے گا اور اہل جہنم کے غم کا کوئی اندازہ نہیں کر سکے گا۔

١٢٦٩۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر و مستعد

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا ۔

١٤٧٠ ۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اُصِيْبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ اُمُّهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّیْ فَاِنْ يَّكُ فِی الْجَنَّةِ اَصْبِرْ وَاَحْتَسِبْ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰی تَرٰی مَا اَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ اَوَ هَبِلْتِ اَوَ جَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِیَ اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ وَاِنَّهٗ فِیْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ ۔

ہیں۔ چنانچہ فرمائے گا۔ کیا تم راضی ہو! عرض گزار ہوں گے کہ ہم کیوں راضی نہ ہوتے جبکہ ہمیں وہ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو مرحمت نہیں فرمایا۔ پھر فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا فرمانے والا ہوں۔ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضامندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہٰذا اس کے بعد تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ جب غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس یا تم تو پگلی ہو! کیا ایک ہی جنت ہے اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

ف! یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ١٢٨٣ میں بھی ہے۔ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابی تھے اور تمام صحابۂ کرام جنتی ہیں۔ بتانا یہ ہے کہ انھوں نے غزوۂ بدر میں حصہ لیا اور تمام بدری اصحاب باقی جملہ اصحاب سے افضل ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کو ان کی شہادت اور جنتی ہونے میں شک اس وجہ سے لاحق ہوا تھا کہ انھوں نے حضرت حارثہ کو نامعلوم تیر لگنے کے متعلق سنا تھا جیسا کہ اس جلد کی حدیث ١٢٨٢ میں بھی ہے، یہی وجہ حضور علیہ السلام سے سوال کیا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ صحابۂ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہر فرد کے انجام کا پتہ ہے اور آپ کو جنت اور جہنم کا ہر فرد نظر آتا ہے۔

حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی والدہ ماجدہ کے سوال پر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ محترمہ! یہ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو؟ مجھے کیا خبر کہ تمہارا بیٹا کہاں گیا ہے اور یہی باتیں تو اللہ صاحب ہی جانتے ہیں۔ میرا کام تو صرف بھلے بُرے کام بتا دینا ہے اور بس — بلکہ آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہ زمین پر بیٹھے ہوئے جنت کے تمام طبقات ملاحظہ کرتے تھے اور ہر طبقے کے افراد بھی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

ہمارے کیا بچھڑ کر آنکھ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

١٤٧١ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ. وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا. قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا کہ تیز رفتار سوار تین دن میں جتنی دور جا سکے۔ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔ — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی چھریرے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے سایہ میں ایک سو سال تک بھی چلتا رہے تب بھی وہ ختم نہ ہو۔

۱۴۷۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ. لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں میری امت سے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے۔ ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مذکور ہے۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، یہاں تک کہ ان کے پہلے سے آخر تک سب باہم داخل ہو جائیں گے۔ [illegible]

بَابُ الْعُلِّيَّةِ

۱۴۷۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ. قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں بالاخانے اس طرح نظر آئیں گے جیسے تم آسمان پر ستاروں کو دیکھتے ہو (عبد العزیز کے) والد ماجد نے نعمان بن ابو عیاش سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا:- میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سنا ہے لیکن وہ یہ اضافہ کرتے ہیں:- جس طرح تم مشرقی اور مغربی افق پر ڈوبنے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔

۱۴۷۴ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ
النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ
مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ!
فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي
صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا
أَنْ تُشْرِكَ بِي۔

۵۷۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ
كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ. قُلْتُ مَا الثَّعَارِيرُ؟ قَالَ
الضَّغَابِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ۔

۶۷۳۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ
بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

۷۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ
أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ
فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ
فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي
حَمِيلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ

میں اس شخص سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سب سے کم عذاب ہوگا
کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے بدلہ
میں دے دیتا۔ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم
کی پیٹھ میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ
شرک کرتا رہا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفاعت کے ذریعہ
کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ ثعاریر کی طرح
ہوں گے۔ میں (حماد) نے پوچھا کہ ثعاریر کیا ہے تو عمرو بن
دینار نے فرمایا کہ سفید ککڑیاں۔ جن کے منہ جھڑ گئے ہوں
گے۔ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ اے ابو محمد! کیا آپ
نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ عذاب پانے
کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت
میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں
گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت
میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے
بھی جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ جھلس کر کوئلے
کی طرح ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ انہیں نہر حیات میں ڈال دیا
جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے
دانہ تر و تازہ اگتا ہے۔ آپ نے حمیل السیل فرمایا یا حمیۃ السیل
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً ‏۔

١٣٧٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ ‏۔

١٣٧٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ ‏۔

١٣٨٠۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ‏۔

١٣٨١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ ‏۔

١٣٨٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جب اگتا ہے تو زرد اور پیچدار ہوتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخیوں میں سے جس شخص کو قیامت میں سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے دونوں پیروں کی پشت پر چنگاری رکھی جائے گی جس کے باعث اس کا دماغ بھی کھولتا ہوگا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزِ قیامت جن دوزخی کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دونوں تلووں پر دو چنگاریاں رکھی جائیں گی جن کے باعث اس کا دماغ یوں کھول رہا ہوگا جیسے ہانڈی یا دیگچی میں اُبال آتا ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو چہرہ مبارک پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا دوزخ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (راہِ خدا میں) دے کر۔ اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو اچھی بات کہہ کر بچے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کے حضور آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر ہوا تو فرمایا۔ شاید روزِ قیامت انہیں میری شفاعت فائدہ پہنچائے، چنانچہ وہ پایاب دوزخ میں ڈالے جائیں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچ جائے گی جس کے باعث ان کے دماغ کا اصل مقام بھی کھولتا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزِ قیامت جب اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یجمع اللہ الناس یوم القیامۃ فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا فیأتون آدم فیقولون أنت الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وأمر الملائکۃ فسجدوا لک فاشفع لنا عند ربنا فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ ویقول ائتوا نوحا أول رسول بعثہ اللہ فیأتونہ فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ ائتوا إبراھیم الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیأتونہ فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ ائتوا موسی الذی کلمہ اللہ فیأتونہ فیقول لست ھناکم فیذکر خطیئتہ ائتوا عیسی فیأتونہ فیقول لست ھناکم ائتوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فقد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر فیأتونی فأستأذن علی ربی فإذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ثم یقال ارفع رأسک سل تعطہ وقل یسمع واشفع تشفع فأرفع رأسی فأحمد ربی بتحمید یعلمنی ثم أشفع فیحد لی حدا ثم أخرجھم من النار وأدخلھم الجنۃ ثم أعود فأقع ساجدا مثلہ فی الثالثۃ أو الرابعۃ حتی ما بقی فی النار إلا من حبسہ القرآن. وکان قتادۃ یقول عند ھذا أی وجب علیہ الخلود۔

تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش! کوئی ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اس جگہ سے چھٹکارا پاسکتے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی خاص روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے۔ چنانچہ وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں نکلے گا، تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بات مجھ سے نہیں بنے گی، تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں بنائی جائے گی، تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہارا مقصد میرے ذریعے حاصل نہیں ہو گا، تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ کہ ان کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف فرما دی گئی ہیں۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رکھے گا۔ پھر فرمایا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو کیونکہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی اور اس کے بعد شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی۔ پھر میں ان لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر جب لوٹ کر آؤں گا تو پہلے کی طرح سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی۔

ف: شفاعتِ کبریٰ کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۴۴۳، ۲۲۰۸، اور ۲۳۵۵ کے اندر بھی گزر چکا ہے۔ ان احادیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ خدا کی ساری مخلوق میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا باب شفاعت کھولنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ شفاعتِ کبریٰ اسی کا نام ہے اور اس کا سہرا دستِ قدرت نے صرف اپنے محبوب کے سر پر سجایا ہے۔ جنہیں آج یہ بات معلوم ہے انہیں

بھی قیامت میں مبتلا کیا جائے گا اور رنگ روند بنا کر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کی بڑی سرکار میں حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی درخواست پیش کریں گے اور اپنا حال زار عرض کریں گے۔ صفی و نجی اور خلیل و کلیم علیہم السلام تک نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے اور لوگوں کی عرض سن کر اِذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ سنائیں گے۔ آخر میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کریں گے تو وہ بتائیں گے کہ تم ادھر ادھر کیوں پھرتے رہے؟ اس شفاعت کا تاج تو پروردگار عالم نے اپنے حبیب سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس پر سجایا ہے۔ یہ کام صرف وہی کر سکتے ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے تو آپ فرمائیں گے۔ اَنَا لَهَا اس کے لیے میں ہوں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ اسی کے لیے پروردگار عالم نے اپنے محبوب سے یوں وعدہ فرمایا ہوا ہے:

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (١٧ : ٧٩)	قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

پروردگار عالم نے یہ جس مقام پر اپنے محبوب کو کھڑا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے یہی تو مقام محمود ہے یہی شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے جہاں وہ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست پیش کریں گے، اسی کو وسیلہ کہتے ہیں، اسی کو فضیلت کہا جاتا ہے اور یہی جگہ ہے جو درجت رفیع کہلاتی ہے جس کے لیے اذان سننے کے بعد ہر مسلمان دعا کرتا ہے کہ اے الٰہی! یہ مقام ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما۔ یہ مقام اپنے محبوب کو عطا فرمانے کا اگرچہ خدا نے وعدہ فرمایا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود ہر مسلمان پھر بھی یہ دعا کرے کہ وہ احادیث مطہرہ کے مطابق غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضور کی شفاعت کا مستحق بنا رہا ہے۔

محمود کا مقام ہے کہ میدان حشر کی ہولناکی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ اس کے باعث لوگ سب سے لاڈلے بندے حضرات انبیائے کرام بھی نفسی نفسی پکار اٹھیں گے۔ خدائے ذوالمنن نے اپنے بندوں سے اس عظیم مصیبت کو دفع فرمانے کے لیے اپنے محبوب کو دافع البلاء بنایا ہے۔ اسی وقت اپنے بندوں کی اس حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنے محبوب کو حاجت روا بنایا ہے اور ان کی اس سب سے بڑی مشکل کو آسان کرنے کے لیے اپنے محبوب کو مشکل کشا بنایا ہے اور سب کو بتا دیا ہے کہ وہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہیں۔ اسی لیے تو ہر مسلمان کے دل سے پوری عقیدت اور محبت کے ساتھ یہ صدائیں بلند ہوتی ہیں:

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس

کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس خداداد مقام و منصب کو تسلیم کرے۔ اپنے پیدا کرنے والے کی دین اور اپنے نبی کے اس خداداد منصب کا انکار نہ کرے۔ ان کے مشکل کشا اور حاجت روا ہونے پر جان و دل سے ایمان لائے ورنہ انکار کی صورت میں بروز حشر کس سے مشکل کشائی کرائیں گے؟ کس سے حاجت روائی ہوگی؟ بارگاہ خداوندی کا کرم فرمانا تو وہ اپنے محبوب کے واسطے کے بغیر تو جلیل القدر پیغمبروں تک کو بھی میدان محشر کی ہولناکیوں سے نہیں نکالے گا اور نہ محبوب پروردگار کے سوا اس روز کوئی چھوٹے سے بڑا بھی بارگاہ خداوندی میں لب کشائی کی جرأت کرے گا۔ شان رسالت کے منکرین کو ابھی سے تو ان کے سمجھنے کی خاطر یوں فہمائش کی جاتی ہے۔

آج لے ان کی مدد، آج پناہ مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ٭

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے باعث جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے تو جنتی انھیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى وَقَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ٭

قتیبہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ام حارثہ حاضر ہوئیں جبکہ غزوہ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت حارثہ شہید ہوگئے تھے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ کے ساتھ میرے دل کو کتنا لگاؤ ہے لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ عنقریب آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ تم پاگل ہوگئی ہو کیا ایک ہی جنت ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔ نیز فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اس کے سارے ساز و سامان سے بہتر ہے اور تمہاری کمان کے برابر یا قدم رکھنے کی جنت میں جگہ دنیا اور اس کے سارے ساز و سامان سے بہتر ہے اور اگر اہلِ جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو فضا جگمگا اٹھے اور زمین و آسمان کی درمیانی جگہ معطر ہو جائے اور جنت کا ایک دوپٹہ بھی دنیا اور اس کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر اسے دوزخ کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو برائی کرنے پر اسے ملتا تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوتا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھا دی جاتی ہے جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تاکہ اسے افسوس ہو۔

١٣٨٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا:۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ اس بارے میں سب سے پہلے تم مجھ سے پوچھو گے کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری بے پناہ دلچسپی میں نے دیکھی ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔

١٣٨٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سب کے بعد جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ آدمی جہنم سے اوندھے منہ نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا:۔ جا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض گزار ہوگا۔ اے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس اس سے فرمایا جائے گا:۔ جا۔ لہٰذا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پس اس میں جاکر اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا:۔ اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے چنانچہ اس سے فرمایا جائے گا۔ جا جنت میں داخل ہو کیونکہ تیرے لیے دنیا کے برابر اور اس کے دس گنا ہے یا تیرے لیے دنیا کے دس گنا کے برابر ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھ سے مذاق یا تمسخر فرمایا جا رہا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر ہنس پڑے یہاں تک کہ ڈاڑھیں مبارک نظر آنے لگیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ اہل جنت کا سب سے کم درجہ ہے۔

١٣٨٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟

عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ابو طالب کو کوئی نفع پہنچایا۔

بَابُ ٥٥٨ الصِّرَاطُ جِسْرُ جَهَنَّمَ

الصراط جہنم کے اوپر پل ہوگا۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ، وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب سورج کے اوپر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دقت پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ چاند کی رات میں جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوں گے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم قیامت کے روز اسے دیکھو گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے۔ پس سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہو جائیں گے، چاند کو پوجا کرنے والے اس کے ساتھ اور بتوں کو پوجا کرنے والے ان کے ساتھ، یہاں تک کہ یہ امت باقی رہ جائے گی لیکن ان میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس جس صورت کو وہ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس کے سوا اور کسی صورت میں آئے گا اور ان سے فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آئے اور ہمارا رب جب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہیں۔ اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ تو واقعی ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور جہنم کے اوپر پل رکھ دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں گزروں گا اور اس روز رسولوں کی یہی دعا ہوگی۔ اے اللہ! بچا، بچا۔ اس کے ساتھ سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ ہوں گے تو سعدان کے کانٹوں کی طرح لیکن کتنے بڑے ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کے اعمال کے مطابق لوگوں کو اچک لیں گے۔ چنانچہ بعض لوگ اپنے اعمال کے مطابق ہلاک ہو جائیں گے اور بعض پھسل پھسلا کر نجات پا جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم میں سے بعض لوگوں کو نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور ارادہ ان کے لیے ہی فرمائے گا۔ جنہوں نے یہ گواہی دی ہوگی کہ نہیں کوئی معبود مگر

أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ
آثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ
ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا
فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ
نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ
بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا
وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ
فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ
أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ
غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ
ذٰلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيْلَكَ
ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ
لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ
لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ
عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلَى
بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ
اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟
وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا
تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى
يَضْحَكَ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا
فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى، ثُمَّ
يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ
الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ لَهُ هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا
قَالَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ
لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى
إِلَى قَوْلِهِ هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

اللہ چاہے گا فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ انہیں نکالیں تو وہ انہیں سجدوں کے
نشانیوں سے پہچانیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ
سجدوں کے نشانیوں کو کھائے۔ پس وہ انہیں نکالیں گے جبکہ وہ کوئلے جیسے
جھلسے ہوں گے پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جس کو ماء الحیات کہتے ہیں۔
پس وہ پانی سے یوں تروتازہ نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے دانہ اگتا ہے۔
ایک آدمی جہنم کی طرف منہ کرکے کہے گا۔ اے رب! اس کی ہوا نے مجھے جلا
دیا اور اس کی گرمی نے جلا دیا۔ پس دوزخ کی طرف سے میرا منہ پھیر دے۔
وہ برابر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا نہ ہو
کہ تجھے یہ عطا کر دوں تو کوئی دوسرا سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری
عزت کی قسم میں تجھ سے کوئی دوسرا سوال نہیں کروں گا۔ پس اس کا منہ جہنم کی
طرف سے پھیر دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کے بعد عرض کرے گا۔ اے رب!
مجھے دروازہ جنت کے قریب کر دے۔ فرمایا جائے گا کہ تو نے کہا تھا کہ
اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ آدم کی اولاد پر افسوس ہے کہ
کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ برابر یہ دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس
سے کہا جائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر تیرا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تو
کوئی اور سوال کرے؟ عرض کرے گا۔ تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور
سوال نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس عہد و پیمان کے بعد کہ اب وہ کوئی
اور کوئی سوال نہیں کرے گا اس کو یہ بھی عطا فرما دے گا اور اسے باب
جنت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ جنت میں کیا ہے تو
اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کرے گا۔
اے رب مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ پھر اس سے کہا جائے گا کیا تو نے
نہیں کہا تھا کہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا؟ تجھ پر افسوس اے ابن آدم کتنا وعدہ خلاف ہے۔
وہ عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ بنا۔ چنانچہ وہ برابر
دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ ہنس پڑے گا چنانچہ جب وہ ہنسے گا تو اسے جنت میں
داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اس سے کہا جائے گا
کہ یہ چیز تمنا کر۔ چنانچہ وہ اپنی تمنا عرض کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو یہ بھی
آرزو اور بیان کر۔ چنانچہ وہ تمنائیں بیان کرے گا یہاں تک کہ تمنائیں اس کی تمام ختم
ہو جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ تیرے لیے اور اتنا ہی اس کے
علاوہ۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا یہ شخص وہ ہے جو جنت کے اندر سب سے آخری

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا لك وعشرة أمثاله، قال أبو هريرة حفظت مثله معه.

باب ۵۵۵ في الحوض وقول الله تعالى إنا أعطيناك الكوثر وقال عبد الله بن زيد قال النبي صلى الله عليه وسلم: اصبروا حتى تلقوني على الحوض.

۱۴۹۰ - حدثني يحيى بن حماد حدثنا أبو عوانة عن سليمان عن شقيق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم: أنا فرطكم على الحوض، وحدثني عمرو بن علي حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن المغيرة قال سمعت أبا وائل عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أنا فرطكم على الحوض وليرفعن رجال منكم ثم ليختلجن دوني فأقول يا رب أصحابي فيقال إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك. تابعه عاصم عن أبي وائل. وقال حصين عن أبي وائل عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۴۹۱ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أمامكم حوض كما بين جرباء وأذرح.

۱۴۹۲ - حدثني عمرو بن محمد حدثنا هشيم أخبرنا أبو بشر وعطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنه قال: الكوثر الخير الكثير الذي أعطاه الله إياه. قال أبو بشر قلت لسعيد إن أناسا يزعمون أنه نهر في الجنة فقال سعيد: النهر

شامل ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس حضرت ابوسعید خدری بھی تشریف فرما تھے دونوں حضرات کی روایتوں میں کوئی فرق نہیں یہاں تک کہ جب وہ ہٰذا لک وعشرۃ امثالہ پر پہنچے تو حضرت ابوسعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حوض کوثر کا بیان - ارشاد ربانی ہے: اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا (سورۃ الکوثر، آیت پہلی) حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر پر مجھ سے ملنے تک صبر کرو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ تم میں سے کچھ آدمی مجھے دکھائے جائیں گے اور پھر وہ مجھ سے جدا کر دیے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا چاند چڑھائے — اسی طرح عاصم نے ابووائل سے روایت کی ہے — حصین، ابووائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے سامنے حوض کوثر ہوگا، اتنے فاصلے پہ جتنا جربا اور اذرح کے درمیان ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو عطا فرمائی ہیں۔ ابوبشر کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ جنت کی وہ نہر بھی اسی بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے

الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ۔

سے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

+ + +

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس سے پی لے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنی دوری ایلہ اور صنعاء کی یمن سے ہے۔ اس میں اتنے آبخورے ہیں جتنے آسمان کے تارے۔

+ + +

ف: گزشتہ حدیث اور اس حدیث کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بتایا کہ حوض کوثر کے آبخوروں کی تعداد اتنی ہے جتنے آسمان میں ستارے ہیں۔ اسی بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ساری زندگی کی نیکیوں کا شمار آسمان کے ستاروں کے برابر بتایا۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آسمان میں کتنے تارے ہیں، حوض کوثر کے کتنے آبخورے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ساری عمر کی نیکیوں کا شمار کیا ہے۔ اسی لیے تو بتادیا کہ یہ تینوں برابر ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ — پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عنایت فرمائی تھیں کہ اس مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى کے سرمے والی آنکھوں سے مخلوق کا کوئی ذرہ چھپا نہیں رہ سکتا جبکہ خود خالق کائنات بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ نگاہ مصطفٰے کے بارے میں اہل حق کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے۔

سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں جانب کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔

قلت ما هذا يا جبريل؟ قال هذا الكوثر الذي أعطاك ربك، فإذا طينه أو طيبه مسك أذفر، شك هدبة.

۱۲۹۶۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا وهيب حدثنا عبد العزيز عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ليردن علي ناس من أصحابي الحوض حتى عرفتهم اختلجوا دوني فأقول أصحابي، فيقول لا تدري ما أحدثوا بعدك.

۱۲۹۷۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا محمد بن مطرف حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: إني فرطكم على الحوض، من مر علي شرب، ومن شرب لم يظمأ أبدا، ليردن علي أقوام أعرفهم ويعرفوني، ثم يحال بيني وبينهم. قال أبو حازم فسمعني النعمان بن أبي عياش فقال هكذا سمعت من سهل؟ فقلت نعم. فقال أشهد على أبي سعيد الخدري لسمعته وهو يزيد فيها فأقول إنهم مني، فيقال إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك، فأقول سحقا سحقا لمن غير بعدي. وقال ابن عباس سحقا بعدا، يقال سحيق بعيد، وأسحقه أبعده. وقال أحمد بن شبيب بن سعيد الحبطي حدثنا أبي عن يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أنه كان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يرد علي يوم القيامة رهط من أصحابي فيحلؤون عن الحوض فأقول يا رب أصحابي، فيقول إنك لا علم لك بما أحدثوا بعدك، إنهم ارتدوا على أدبارهم القهقرى.

میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ وہی کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی یا خوشبو اس میں راوی کو شک ہے، تیز مشک کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض کوثر پر میرے سامنے سے میری امت کے کچھ لوگ گزریں گے، یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا۔ پس انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا نیا دین ایجاد کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔ جو میرے پاس سے گزرے گا پیئے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت نعمان بن ابو عیاش نے مجھ سے سن کر فرمایا کیا تم نے خود یہ حضرت سہل سے سنا ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں گے: یہ تو میرے ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ کو علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا دین نکالا؟ پس میں کہوں گا۔ دور ہو، دور ہو۔ ابن عباس کا قول ہے کہ سحقا سے دوری مراد ہے۔ اسحقہ اس کو دور کر دیا۔ سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت گزرے گی، پس وہ حوض کوثر سے دور کر دیے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے رب! یہ میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا دین نکالا۔ یہ اپنے الٹے پیروں پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّؤُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى. وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ. وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّؤُونَ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن مسیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض کوثر پر میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس سے گزریں گے پھر وہ وہاں سے ہٹا دیے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا طریقہ اختیار کیا۔ یہ الٹے پاؤں پھر کر مرتد ہوگئے تھے ــــ شعیب، زہری، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اس روایت میں یُجْلَوْنَ ہے جبکہ عقیل کی روایت میں فَیُحَلَّؤُنَ ہے ــــ اس کو زبیدی، زہری، محمد بن علی، عبیداللہ بن ابو رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى. ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ، قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى، فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک جماعت نظر آئی۔ یہاں تک کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی نکلے گا، پھر ان سے کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں نے کہا کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنے پچھلے پاؤں پھر کر مرتد ہوگئے تھے۔ پھر ایک جماعت نظر آئے گی یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی نکلے گا۔ چنانچہ وہ کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد یہ اپنے پچھلے پاؤں پھر کر مرتد ہوگئے تھے۔ میرے خیال میں بغیر چرواہے کے اونٹوں کی طرح ان میں سے کوئی نجات نہیں پائے گا۔

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي

حفص بن عاصم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

عَلَى حَوْضِي ۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ۔

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آپ نے شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آ کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور خدا کی قسم، میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی ڈر نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے تو تمہارے دنیا میں پھنسنے کا ڈر ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ. وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِي؟ قَالَ لَا، قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوض کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینہ منورہ اور صنعاء کے درمیان ہے۔ ابن عدی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جو انہوں نے شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حضور کا حوض صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔ مستورد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے اوانی کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو مستورد نے کہا اس کے برتن ستاروں جیسے ہیں۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى

ابن ابی ملیکہ نے حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض کوثر پر ہوں گا، یہاں تک کہ میں دیکھوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے سامنے

أَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا۔ أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ، تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ۔

گرفتار کر لیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، اے رب! یہ مجھ سے اور میرے امتی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ خدا کی قسم، یہ تو اپنے الٹے پاؤں پھرتے رہے ہیں — ابن ابی ملیکہ دعا کیا کرتے۔ اے اللہ! میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ الٹے پاؤں پھر جاؤں اور اپنے دین کے بارے میں فتنے میں پڑوں۔ اعقابکم تنکصون پیچھے کی طرف پھرنا۔

باب ۸۶۰ کتاب القدر

تقدیر کے بارے میں۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ: بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا۔ قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں، فرمایا۔ تم میں سے ہر کوئی چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے، پھر خون کی پھٹکی کی شکل میں، پھر گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں اسی طرح۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر اور بدبخت ہے یا نیک بخت ہے لکھ دے، پس خدا کی قسم، تم میں سے کوئی آدمی جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ یا ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی آدمی لگا رہتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک دو گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ غالب آ جاتا ہے اور وہ دوزخیوں کے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ آدم راوی کا قول ہے کہ صرف ایک گز کا فاصلہ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ، أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ، أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ، فَمَا الْأَجَلُ، فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: — اللہ تعالیٰ نے عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کی پھٹکی ہے، یہ تو گوشت کا لوتھڑا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے۔ اے رب! یہ نر ہے یا مادہ؟ بدبخت ہے یا نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ جب

جاننے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہوں۔

فِي بَطْنِ أُمِّهِ ۔

ف: یہی مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۳۹۲ میں بھی موجود ہے ۔ جب ماں کے پیٹ میں بچہ چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس کام پر مقرر کرتا ہے جو اس بچے کی چار چیزیں لکھ جاتا ہے جو یہ ہیں۔ (۱) نر ہے یا مادہ (۲) شقی ہے یا جنتی (۳) اس کا رزق (۴) اس کی عمر ۔ ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں غیوب خمسہ سے ہیں جو ہر بچے کے بارے میں اس کے متعلقہ فرشتے کو اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور جب تک انسانوں کی پیدائش جاری رہے گی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو بتاتا رہے گا۔ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ جو لوگ یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ غیوب خمسہ کا علم اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا وہ غلط کہتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ والوں کی شان سے ان لوگوں کو ایک قسم کی چڑ سی ہو گئی اور خاص طور پر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات کوئی مسلمان ان کے سامنے بیان کرنے لگے تو ان مہربانوں کو یہ بات اتنی ناگوار گزرتی ہے کہ ایسا کرنے والے کو مشرک ہونے کا فتویٰ تو غزل کے مطلع کی طرح شروع میں ہی عنایت فرما دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی بریلوی کے لقب سے نواز دیا جاتا ہے اگر کوئی آنا قانیہ کا مستحق ہو تو اسے جہنم کا سرٹیفکیٹ بھی مرحمت فرما دیتا ہے۔ خدائے ذوالمنن ان مہربانوں کو ہدایت اور عقل دے کہ جب عام فرشتوں تک کو پروردگار عالم غیوب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم مرحمت فرما دیتا ہے تو اس ہستی کے علم کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جو تمام اولین و آخرین کے علوم کا جامع ہے۔ ان کے خداداد کمالات کو ماننا ہی تو ان پر ایمان لانا کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

باب ٨٦٦ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ. وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ. قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لاَقٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

علم الٰہی کے حضور قلم خشک ہو گیا۔ ارشاد باری ہے:- اور اللہ نے باوجود علم کے اسے گمراہ کیا (سورۃ الجاثیہ، آیت ۲۳)۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری تقدیر لکھ کر قلم خشک ہو گیا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لہا سابقون سے مراد ہے کہ نیک بختی ان پر غالب آ گئی۔

١٥٠٧ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُيَسَّرُ لَهُ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا جنتیوں کو جہنمیوں سے پہچان لیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اس کے لیے آسان کی گئی ہے۔

باب ٨٦٧ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

١٥٠٨ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلاَدِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

عطاء بن یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو عمل کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی بچہ نہیں مگر وہ فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی وغیرہ بنا لیتے ہیں، جیسے چوپائے بچہ دیتے ہیں تو کیا تم ان میں سے کسی کو کن کٹا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود ان کے کان کاٹ دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو چھوٹی عمر میں مر جائیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو وہ عمل کرنے والے تھے اس کو اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

بَابٌ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا۔

اللہ کا حکم ایک مقررہ اندازے پر ہے۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کی پلیٹ اس کے لیے فارغ ہو جائے، بلکہ غیر مشروط نکاح کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقدر فرمایا گیا ہے۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى، كُلٌّ بِأَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا جبکہ آپ کی ایک صاحبزادی کا بھیجا ہوا آدمی حاضر بارگاہ ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل بھی تھے۔ صاحبزادی کا صاحبزادہ لب دم تھا۔ آپ نے ان کے لیے کہہ بھیجا کہ اللہ کا ہے جو لے لے اور اللہ کا ہے جو وہ عطا فرمائے، ہر ایک کا وقت مقرر ہے لہٰذا صبر کرنا اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

عبداللہ بن محیریز جمحی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ. لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

گوار ہوا۔ ہمیں لونڈیاں ملتی ہیں دین کے ذریعے، ہم مال بچانا چاہتے ہیں، لہٰذا عزل کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اگر تم ایسا کرو تو تم پر گناہ نہیں اور اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی جان ایسی نہیں جس کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے تو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

١٥١٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے سے قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے بھول گیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شناسا گم ہو جائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

١٥١٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کرید رہے تھے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا ہم اسی پر بھروسہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: تو وہ جس نے مال دیا اور پرہیزگاری کی (سورۃ واللیل، آیت ۵ تا ۱۰)

بَابُ الْعَمَلِ بِالْخَوَاتِيمِ

اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

١٥١٦۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا جو مدعی اسلام تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب بڑھ چڑھ کر لڑائی کی لیکن سخت زخمی ہوا، مگر ثابت قدم رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص آکر عرض گزار

القتال فقاتل الرجل من أشد القتال وكثرت به الجراح فأثبتته، فجاء رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، أرأيت الذي تحدثت أنه من أهل النار، قد قاتل في سبيل الله من أشد القتال فكثرت به الجراح، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: أما إنه من أهل النار، فكاد بعض المسلمين يرتاب، فبينما هو على ذلك إذ وجد الرجل ألم الجراح فأهوى بيده إلى كنانته فانتزع منها سهما فانتحر بها، فاشتد رجال من المسلمين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا: يا رسول الله صدق الله حديثك، قد انتحر فلان فقتل نفسه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا بلال قم فأذن لا يدخل الجنة إلا مؤمن، وإن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر.

ہوا کر یا رسول اللہ! اسے ملاحظہ فرمایئے جس کے بارے میں ارشاد ہوا تھا کہ وہ جہنمی ہے حالانکہ وہ راہ خدا میں کیسی بہادری سے جنگ سے لڑ رہا ہے اور کیا شدید زخمی ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی وہ جہنمی ہے۔ بعض لوگوں کو شک لاحق ہوا تھا کہ اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش سے ایک تیر کھینچا اور اسے گلے پر رکھ کر گلا چیر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد گرامی سچا کر دکھایا۔ فلاں نے گلا چیر کر خودکشی کر لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا مگر مومن اور بے شک اللہ تعالیٰ بدکار آدمی کے ذریعے بھی اس دین کی مدد فرماتا ہے

١٥١٧ - حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان حدثني أبو حازم عن سهل أن رجلا من أعظم المسلمين غناء عن المسلمين في غزوة غزاها مع النبي صلى الله عليه وسلم فنظر النبي صلى الله عليه وسلم فقال: من أحب أن ينظر إلى الرجل من أهل النار فلينظر إلى هذا، فاتبعه رجل من القوم وهو على تلك الحال من أشد الناس على المشركين حتى جرح فاستعجل الموت فجعل ذبابة سيفه بين ثدييه حتى خرج من بين كتفيه، فأقبل الرجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم مسرعا فقال: أشهد أنك رسول الله، فقال: وما ذاك؟ قال: قلت لفلان من أحب أن ينظر إلى رجل من أهل

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے جواں مردوں میں سے ایک آدمی کسی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے ہو لیا جبکہ وہ اسی طرح مشرکوں کے ساتھ جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی۔ چنانچہ تلوار کی نوک اس نے اپنے سینے کے درمیان رکھی یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ آدمی جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ عرض گزار ہوا کہ آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے

النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذٰلِكَ، فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ۔

جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خودکشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔

◆ ◆ ◆

ف: یہی واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی گزشتہ حدیث میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ باوجودیکہ اس کے کہ اس کے مسلمان ہونے میں کسی صحابی کو شک بھی نہیں تھا اور وہ کافروں کے ساتھ لڑ بھی دلیری سے رہا تھا۔ اسی لیے بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی بہادری کی تعریف کی تھی اس کے باوجود اللہ کے محبوب نے اس کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے اور اس پر صحابہ کرام کو حیرت ہوئی تھی۔

اسی بخاری شریف میں یہ بھی کسی جگہ گزر چکا ہے کہ وہ شخص منافق تھا اور حضرات صحابہ کرام کو اس کے نفاق کا پتہ نہیں تھا۔ جب اس نے خودکشی کر لی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص دوڑ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں" ——— یہاں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ اس گواہی کو اس شخص کے جہنمی ہونے کی خبر سے کیا تعلق ہے؟ ——— تعلق یہ ظاہر ہے خواہ وہ کسی کے ذہن میں آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی۔ نیز آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کس کے دل میں ایمان جگمگا رہا ہے اور کس کے دل میں نفاق نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے ——— جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر کے مطابق واقعہ ہوا تو اس کی خودکشی کے منظر کو دیکھنے والا صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گواہی دیتا ہے کہ یا رسول اللہ! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نبیوں اور رسولوں کو ایسی آنکھیں مرحمت فرماتا رہا جو ان چیزوں کو بھی دیکھ لیتی تھیں جنھیں عام لوگ نہیں دیکھ سکتے اور اس ہستی کی نگاہوں کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے جس کو خدا نے امام الانبیاء اور سید المرسلین بنایا ہے۔ جن نگاہوں نے خالق کائنات کو دیکھ لیا ان سے کائنات کی کونسی چیز چھپ سکتی ہے؟

باب ۸۷۵ إِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ

بندہ نذر کو تقدیر کے حوالے کر دے

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہ قضا کو ذرا بھی رد نہیں کرتی، ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

◆ ◆ ◆

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

۱۵۲۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا. ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

بَابُ الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ

عَاصِمٌ مَانِعٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: سَدًّا عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ. دَسَّاهَا: أَغْوَاهَا.

۱۵۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ.

بَابُ ۸۶۸ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ، أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے لیے نذر اس چیز کو نہیں لاتی جو اس کے لیے مقدر نہ فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر اس کے لیے اس چیز کو لے آتی ہے جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہے۔ ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لہٰذا جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے یا کسی وادی میں نیچے اترتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے قریب ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ۔ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے اور وہ ہے:- لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ)

بچا وہ ہے جس کو اللہ بچا لے۔

عاصم روکنے والا۔ مجاہد کا قول ہے۔ سداً یعنی گمراہی میں بھٹکتے پھرنا۔ دسّاھا اس کو گمراہ کیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کو خلیفہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے دو باطن ہوتے ہیں ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب رغبت دلاتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا اور اس کی جانب راغب کرتا ہے۔ لیکن بچا وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچا لے۔

خدا کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں (سورۃ الانبیاء)

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ. وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا. وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ.

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ. وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ۸۷۹ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ.

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ، قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

بَابٌ ۸۸۰ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسٰى عِنْدَ اللهِ.

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ لَهُ مُوسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسٰى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ

آیت ۳۶) ــــ اور تمہاری قوم سے مسلمان نہیں ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے (سورۂ ہود، آیت ۳۶) ــــ اور ان کے اولاد نہ ہوگی مگر بدکار اور بڑی ناشکر (سورۂ نوح، آیت ۲۷) ــــ منصور بن نعمان۔

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو لمم سے اتنا مشابہت رکھنے والا اس روایت سے زیادہ نہیں دیکھا جو حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں آدمی کا حصہ لکھ دیا ہے جس کو وہ ضرور پالیتا ہے ۔ چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے ــــ اسی طرح شبابہ، ورقاء، ابن طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جو خواب تمہیں دکھایا وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: ــــ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے بارے میں فرمایا کہ یہ آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج بیت المقدس تک دکھایا گیا۔ نیز فرمایا کہ قرآن کریم میں جو شجرۂ ملعونہ آیا ہے اس سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

بارگاہِ خداوندی میں آدم و موسیٰ کی بحث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ــ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی ۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ نے ہمیں خراب کیا اور جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا: ــ اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور یہ تمہارے

بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ثَلَاثًا. قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

یہ اپنے دست قدرت سے لکھا، کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی چالیس سال پہلے مقرر فرمادی تھی۔ یہ آدم علیہ السلام نے تین مرتبہ کہا اور اس بحث میں وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ ۔

اللہ دے تو کوئی روکنے والا نہیں۔

١٥٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ ۔

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجیں جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو۔ چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا: نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور دولت مند کی دولت تیرے مقابلے پر کام نہیں آسکتی۔ ابن جریج، عبدہ کو وراد نے ایسا ہی بتایا۔ پھر مجھے حضرت معاویہ کی خدمت میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ ۔

بدبختی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنا۔

ارشاد ربانی ہے: کہو میں آسمان کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں مخلوق کی برائی سے (سورۃ الفلق)

١٥٢٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مصیبت کی سختی، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے تمسخر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

بَابٌ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ۔

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہونا۔

١٥٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے: قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ‎◆

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ، خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِيْ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيْقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ ‎◆

کی۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا۔ میں تیرے جاننے کے لیے ایک بات دل میں چھپاتا ہوں؟ اس نے کہا، الدخ فرمایا، چپ ہو تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ جانے دو۔ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔

- بَابٌ قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا، قَضٰى. قَالَ مُجَاهِدٌ: بِفَاتِنِيْنَ بِمُضِلِّيْنَ، إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيْمَ. قَدَّرَ فَهَدٰى. قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا ‎◆

وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی۔

کتب مقدر فرما دی۔ مجاہد کا قول ہے۔ بفاتنین گمراہ ہونے والے۔ مگر جس کے متعلق اللہ نے لکھ دیا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ قدر فہدی کا بدبختی اور نیک بختی مقدر فرمائی۔ اور جانوروں کو چراگاہ تک پہنچایا۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ: كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ فِيْ بَلَدٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيْدٍ ‎◆

یحیی بن یعمر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالٰی جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے اسے مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو اس شہر میں جس میں طاعون پھوٹے تو اسی میں ٹھہرا رہے اور اس سے نہ نکلے، صبر کرتا اور اجر کی امید رکھتا ہوا اور یہ جانے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی ہے، مگر اللہ تعالٰی لکھ دیتا ہے کہ اس کے لیے شہید کے برابر اجر ہے۔

بَابٌ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ. لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدَانِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ‎◆

خدا ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ نہ پاتے۔

اگر اللہ تعالٰی مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیزگاروں سے ہوتا۔

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کے روز میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے

قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا. فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا۔

ساتھ میں اشعار سے تھے اور یوں گویا تھے :-

ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے ہو سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
گر ہوں مقابل دشمنوں کے کر مضبوط وار
ہم پہ کیسی گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہیں باخبر
ان کے فتنوں اور مکروں سے ہیں ہم ہوشیار

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور منتوں کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا أَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

لغو قسموں پر مواخذہ نہیں - ارشاد ربانی ہے :- اللہ تعالیٰ نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا۔ تو ایسی قسموں کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے۔ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (سورۃ المائدہ، آیت ۸۹)

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ قَطُّ حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ، وَقَالَ: لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرگز اپنی کھائی ہوئی قسم نہیں توڑی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرمائی۔ وہ فرماتے ہیں جب میں کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں۔ لیکن بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کرکے قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا۔ اگر تمہاری طلب پر یہ تمہیں دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر

الإمارة فإنك إن أوتيتها عن مسألة وكلت إليها وإن أوتيتها من غير مسألة أعنت عليها وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فكفر عن يمينك وأت الذي هو خير ◆

طلب کے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ لیکن بھلائی اس کے غیر میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کو اختیار کر لیا۔

◆ ◆ ◆

۱۵۳۳۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد عن غيلان بن جرير عن أبي بردة عن أبيه قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في رهط من الأشعريين أستحمله فقال: والله لا أحملكم وما عندي ما أحملكم عليه، قال: ثم لبثنا ما شاء الله أن نلبث ثم أتي بثلاث ذود غر الذرى، فحملنا عليها فلما انطلقنا قلنا أو قال بعضنا: والله لا يبارك لنا، أتينا النبي صلى الله عليه وسلم نستحمله فحلف أن لا يحملنا ثم حملنا فارجعوا بنا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فنذكره، فأتيناه فقال: ما أنا حملتكم بل الله حملكم وإني والله إن شاء الله لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا كفرت عن يميني وأتيت الذي هو خير أو أتيت الذي هو خير وكفرت عن يميني ◆

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواریاں مانگنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری کے لیے کوئی جانور ہے بھی نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم آپ کے حضور ٹھہرے رہے، پھر آپ کی خدمت میں تین خوبصورت اونٹنیاں پیش کی گئیں تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم میں سے بعض کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہمیں برکت نہیں ہوگی کیونکہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن پھر ہمیں سواریاں عطا فرما دیں۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس چلو اور یہ بات آپ کے گوش گزار کرو۔ چنانچہ ہم حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں میں نے سوار نہیں کیا بلکہ اللہ نے سوار کیا ہے اور خدا کی قسم ان شاء اللہ میں قسم نہیں کھاتا اگر جب بھلائی اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو اپنی

۱۵۳۴۔ حدثني إسحاق بن إبراهيم أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: نحن الآخرون السابقون يوم القيامة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: والله لأن يلج أحدكم بيمينه في أهله آثم له عند الله من أن يعطي كفارته التي افترض الله عليه ◆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے روز ہم ہی سب سے پہلے ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے معاملات میں تمہارا اپنی قسموں پر اڑے رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے، اس کی نسبت کہ جو اللہ تعالیٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے، وہ ادا کر دو۔

١٥٣٥۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ ٭

عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت بڑا گنہگار ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ کفارہ دے کر پاک ہو جاتا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللَّهِ ٭

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایم اللہ فرمانا۔

١٥٣٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ ٭

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر بھیجنے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات نے ان کی امارت پر نکتہ چینی کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اگر تم نے اس کی امارت پر طعن کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ خدا کی قسم، وہ امارت کے لیے بہت موزوں تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور اس کے بعد یہ (حضرت اسامہ) ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے عزیز ہیں۔

بَابٌ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَعْدٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاهَا اللَّهِ إِذًا. يُقَالُ وَاللَّهِ وَبِاللَّهِ وَتَاللَّهِ ٭

حضور کس طرح قسم کھاتے تھے۔

حضرت سعد سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے" ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے واللہ، باللہ، تاللہ کی جگہ لاھا اللہ کہا

١٥٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ٭

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ ہوتی تھی "دلوں کے پھیرنے والے کی قسم"۔

١٥٣٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم مسلمان ان کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

ف: اس حدیث اور سابقہ حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بشارت سنائی ہے کہ جب یہ کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب یہ قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی اور قیصر (شاہ روم) نہیں ہوگا۔۔۔ کیا بات ہے آقا و مولیٰ کی! سبحان اللہ!

گویا ماضی اور مستقبل کے حالات و واقعات بھی آپ کے سامنے دست بدستہ موجود ہوتے اور آپ ایسے دیکھتے تھے جیسے کوئی حال میں واقع ہونے والے واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ اُن مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى۔ کے مظہر والی آنکھوں سے دیکھ کر آپ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ تم مسلمان ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ یعنی آپ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ ایک وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ دنیا میں اس وقت سپر پاور کہلانے والی یہ دونوں حکومتیں ختم ہوجائیں گی۔ شمع ہدایت کے پروانے عنقریب ان کی طاقت کا غرور توڑ کر ان کے مقبوضات پر قابض ہوں گے۔ یہ ملک بھی مسلمانوں کے زیر نگیں آئیں گے اور ان دونوں حکمرانوں کے خزانوں کو لوٹ کر راہ خدا میں خرچ کیا جائے گا اور اس وقت لٹانے والا سراپا و اہتمام دولت کے طلب گار نہیں ہوں گے کہ لوٹ کر عیش کرنے لگیں بلکہ اسے راہ خدا میں خرچ کرکے اپنے پروردگار کی رضا حاصل کریں گے۔ سبحان اللہ!

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے امت محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم بہت زیادہ روتے اور ضرور تم بہت کم ہنستے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب

يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ: الْأَجِيرُ، زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأُمِرَ أُنَيْسٌ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ

بھی سوائے اپنی جان کے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات نہیں بنے گی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی پیارے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! بات اب بنی ہے۔

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالے عنہما نے بتایا کہ دو آدمیوں کا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمایئے۔ دوسرا عرض گزار ہوا جو ان میں زیادہ سمجھدار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت ہو۔ فرمایا کہ بولو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا۔ امام مالک کا قول ہے کہ العسیف سے مزدور مراد ہے۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور سنگسار کرنے کی سزا اس کی بیوی کے لیے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا تیری بکریاں اور تیری لونڈی تجھے واپس ملیں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے گئے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا گیا۔ اور حضرت انیس کو …

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بتاؤ تو سہی، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کو تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد کے قبائل سے بہتر سمجھا جائے

أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ۔

تو کیا یہ نامراد اور نقصان میں نہ رہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ ان سے بہتر ہیں۔

١٥٤٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوهُ۔

عروہ کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر حاضر بارگاہ ہوا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے اور پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ نماز عشاء کے بعد آپ کھڑے ہوئے، ذاتِ الٰہی کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا۔ اما بعد، عامل کا کیا حال ہے کہ اسے ہم عامل مقرر کرتے ہیں تو وہ ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ کی تحصیل ہے اور یہ مجھے علیحدہ ہدیہ دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا اور پھر دیکھتا کہ کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے کوئی اس مال کے اندر خیانت نہیں کرے گا مگر وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہے تو بلبلاتا ہوا آئے گا، اگر گائے ہے تو ڈکراتی ہوئی آئے گی اور اگر بکری ہے تو ممیاتی ہوئی آئے گی۔ بیشک میں نے تم تک یہ بات پہنچا دی۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید بن ثابت نے بھی سنا تھا۔

١٥٤٥۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور بہت زیادہ روتے اور ضرور بہت

مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ۔

کم ہنستے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، قُلْتُ مَا شَأْنِي؟ أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللّٰهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سائے میں آپ فرما رہے تھے:۔ رب کعبہ کی قسم، وہ خسارے میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم، وہ خسارے میں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ بات کیا ہے؟ کیا میرے اندر کوئی ایسی بات ملاحظہ فرمائی ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ فرماتے ہی رہے اور میں آپ کو خاموش نہ کرسکا۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس وقت تک مجھ پر رنج و غم طاری رہا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ زیادہ مال والے مگر جو اسے یوں خرچ کریں، یوں خرچ کریں، یوں خرچ کریں۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ وہ سب بیویوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ناقص بچہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان کے شہسوار بچے پیدا ہو کر سارے راہ خدا میں جہاد کرتے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا، لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ لوگ اسے یکے بعد دیگرے دیکھ رہے تھے اور اس کی خوبصورتی اور نزاکت پر حیران تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے اس میں والذی نفسی بیدہ نہیں ہے۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ. قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذلت سے زیادہ روئے زمین پر اور کسی کی ذلت محبوب نہ تھی۔ یحییٰ راوی کو شک ہے کہ یہاں اخبائک ہے یا خبائک، لیکن آج مجھے آپ کے ساتھیوں کی عزت سے زیادہ اور کسی کی عزت عزیز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، ایسا ہی ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بے شک ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں تو کیا ان کے مال سے بچوں کو کھلانے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرو مگر دستور کے مطابق۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى، قَالَ أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے ایک خیمے کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو (نماز میں) بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ آدمی اس تلاوت کو قلیل شمار کرتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تو تہائی قرآن

إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

کے برابر ہے۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:۔ رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

ف: پروردگار عالم کے محبوب نے قسم کھا کر فرمایا کہ إِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ۔ یعنی میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ ایک مسلمان کا تو یہی شیوہ ہونا چاہیے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کو بغیر جھجک تسلیم کرے اور جان و دل سے کہے صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔

بات اگر صرف صحیح العقیدہ مسلمانوں تک محدود رہنے والی ہوتی تو آپ کو قسم کے ساتھ اسے مؤکد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ نگاہ مصطفےٰ نے یہ دیکھ لیا تھا کہ ذوالخویصرہ کی امت کا قیامت تک یہ شعار رہے گا کہ وہ میرے کہلانے والے اور میرے امتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے میرے فضائل و کمالات کو ماننے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے، لہٰذا ان پر حجت تمام کرنے کی غرض سے اس ارشاد کو اللہ کے محبوب، دانائے غیوب نے قسم کے ذریعے مؤکد فرما دیا۔

بات دراصل یہ ہے کہ دیکھنا کام نور کا ہے جو پروردگار عالم نے آنکھ کی پتلی کے اندر رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اس ذرا سے نور کے ذریعے دیکھنے والے کہاں سے کہاں تک دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی سے اندازہ کر لینا چاہیے کہ جو ہستی سراپا نور بلکہ جان نور تھی اُس کے دیکھنے کا عالم کیا ہوگا؟ ــــ ان کے لیے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے دیکھنے میں رکاوٹ کیا تھی۔ انہیں تو پیٹھ پیچھے ہونے والے افراد کی چال ڈھال، رکوع و سجود نظر آتے تھے بلکہ ان کے دلوں میں چھپا ہوا خشوع و خضوع کی کیفیتیں بھی نظر آتی تھیں۔ دست قدرت نے وہ آئینہ بنایا ہی ایسا صاف شفاف تھا کہ اس میں ہر ایک کی اندرونی حالت بھی نظر آتی تھی جیسے ہر شے ظاہر ہے۔ اسی لیے تو اہل ایمان کو اپنے آقا کی شان میں دل کی تصدیق کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یا رسول اللہ!

سر عرش پر ہے تری گزر، دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے بچے ساتھ تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

باب ۹۸۷۔ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطاب کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کی قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ خبردار رہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ جس نے قسم کھانی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا قَالَ مُجَاهِدٌ أَوْ أَثَرَةٍ مِنْ عِلْمٍ يَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنا تو قصداً یا سہواً ایسی قسم نہیں کھائی۔ مجاہد کا قول ہے: أو أثرة من علم سے علمی بات نقل کرنا مراد ہے۔ اسی طرح عقیل، زبیدی اور اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کی ہے۔ ابن عیینہ اور معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے سنا۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ

ابوقلابہ اور قاسم تمیمی کا بیان ہے کہ زہدم نے فرمایا کہ ہمارے اس قبیلہ جرم اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور اخوت تھی۔ پس ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ آدمی بھی موجود تھا گویا وہ ان کے

دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ، فَقَالَ قُمْ فَلَأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا، حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا، تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

بَاب ٨٨٥ لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ۔

١٥٥٨۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

بَاب ٨٨٦ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ

آزاد کردہ غلاموں سے تھا تو اسے بھی کھانے کے لیے بلایا گیا۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغیوں کو گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے جس کے باعث مجھے گھن آتی اور میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ آؤ، میں اس بارے میں تیرے سامنے حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! تمہیں سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری ہے بھی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش ہوئے تو آپ نے ہمارے متعلق پوچھا اور فرمایا: اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ چنانچہ آپ نے ہمارے لیے پانچ بہترین اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو کہنے لگے کہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے اور آپ کے پاس سواری کے لیے تھا بھی کچھ نہیں۔ پھر آپ نے ہمیں سواریاں مرحمت فرما دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم کی طرف سے غافل کر گئے۔ خدا کی قسم ہم ہرگز فلاح نہیں پائیں گے۔ چنانچہ ہم واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ بیشک ہم آپ کی خدمت میں سواری کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور فرمایا تھا کہ میرے پاس سواری ہے بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں دی ہیں۔ خدا کی قسم، میں کوئی قسم نہیں کھاتا کہ

لات و عزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں لات و عزیٰ کہا تو اسے لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا چاہیے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ خیرات کرے۔

جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں لی گئی۔

إن لم يحلف.

١٥٥٩- حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اصطنع خاتما من ذهب وكان يلبسه فيجعل فصه في باطن كفه فصنع الناس، ثم إنه جلس على المنبر فنزعه فقال إني كنت ألبس هذا الخاتم وأجعل فصه من داخل فرمى به ثم قال والله لا ألبسه أبدا، فنبذ الناس خواتيمهم.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اسے پہنا کرتے تو نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اسے اتار دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا اور اس کا نگینہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا۔ پھر اسے پھینک کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

باب من حلف بملة سوى ملة الإسلام

وقال النبي صلى الله عليه وسلم من حلف باللات والعزى فليقل لا إله إلا الله، ولم ينسبه إلى الكفر.

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لات و عزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسے کافر نہیں کہا۔

١٥٦٠- حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن ثابت بن الضحاك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من حلف بغير ملة الإسلام فهو كما قال، قال ومن قتل نفسه بشيء عذب به في نار جهنم، ولعن المؤمن كقتله، ومن رمى مؤمنا بكفر فهو كقتله.

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے۔ نیز فرمایا کہ جو شخص جس چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کرے گا وہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے صاحبِ ایمان پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مانند ہے۔

باب لا يقول ما شاء الله وشئت وهل يقول أنا بالله ثم بك

وقال عمرو بن عاصم حدثنا همام حدثنا إسحاق بن عبد الله حدثنا عبد الرحمن بن أبي عمرة أن أبا هريرة حدثه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن ثلاثة في بني إسرائيل أراد الله أن يبتليهم فبعث ملكا فأتى الأبرص فقال تقطعت بي الحبال فلا بلاغ لي إلا بالله ثم بك، فذكر الحديث.

جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے۔

کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اللہ کا آسرا ہے اور آپ کا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمانے کا ارادہ فرمایا تو فرشتہ بھیجا جو کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا کہ میرے تمام سہارے ٹوٹ چکے ہیں لہٰذا اب میرے لیے خدا کا سہارا ہے اور پھر آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَاَقْسَمُوْا بِاللهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

ارشادِ ربانی ہے کہ انھوں نے اللہ کی سخت قسمیں کھائیں۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھے وہ ضرور بتائیے جو میں نے خواب کی تعبیر میں غلطی کی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ۔

قبیصہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے روایت کی ہے ــ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسمیں پوری کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَمَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَاُبَيٌّ اَنَّ ابْنِيْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَاَرْسَلَ يَقْرَاُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ اِلَيْهِ فَاَقْعَدَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللهُ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

ابوسفیان نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب تھے، وجہ یہ تھی کہ ان کا صاحبزادہ لب دم تھا۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ انھیں سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالٰے ہی کا مال ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے ہاں مدت مقرر ہے۔ لہٰذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب کا امیدوار رہنا چاہیے۔ صاحبزادی نے پھر قسم دے کر پیغام بھیجا تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ (ان کے پاس) بیٹھے تو بچے کو لا کر آپ کی گود میں دے دیا گیا اور بچے کا سانس اکھڑ چکا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی چشمان مبارک اشک ریز ہو گئیں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالٰے اپنے جس بندے کے دل میں چاہے رکھتا ہے اور بیشک ...

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں مرتے کسی مسلمان کے تین بچے کہ جہنم کی آگ اسے نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

... القَسَمِ ؛

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ ؛

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر کمزور اور ناتواں گروہ، اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اگر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دکھاتا ہے۔ اور دوزخ میں کون جائیں گے؟ ہر بہت زیادہ جھگڑالو اور متکبر۔

بَابُ إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللهِ أَوْ شَهِدْتُ بِاللهِ ؛

جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر قسم کھائے۔

١٥٦٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ . قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ ؛

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ فرمایا کہ میرے زمانے کے لوگ، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگی پھرے گی۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب ہم بچے تھے تو ہمارے ساتھی ہمیں گواہی اور عہد کے ساتھ قسمیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ عَهْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛

اللہ عزوجل کا عہد۔

١٥٦٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ . قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللهِ؟ قَالُوا لَهُ، فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا ؛

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جھوٹی قسم کھائے کہ ایک مسلمان آدمی کا مال ہڑپ کر جائے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تصدیق نازل کی: وہ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں.... (سورۂ آل عمران، آیت ٧٧)۔ سلیمان نے اپنی روایت میں کہا کہ اشعث بن قیس گزرے تو کہا کہ حضرت عبداللہ آپ کو کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتا دیا تو اشعث نے کہا کہ یہ آیت تو میرے ایک ساتھی اور میرے متعلق ہے جس کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں جھگڑا تھا۔

بَابُ الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ وَ

اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا۔

كَلِمَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ: لَعَيْشُكَ.

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ.

بَابُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ "میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں"۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت اور جہنم کے درمیان ایک آدمی باقی رہے گا تو عرض کرے گا۔ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کچھ اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ تجھے دیا اور اس کا دس گنا اور بھی ہے۔ حضرت ایوب عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم! مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم برابر اور مطالبہ کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم (جو اس کی شان کے لائق ہے) رکھے گا تو جہنم کہے گی۔ تیری عزت کی قسم! بس بس۔ اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصوں سے مل جائیں گے۔ اسکو شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کی ہے۔

لعمر اللہ کے لفظوں سے قسم کھانا۔

ابن عباس کا قول ہے۔ لعمرک بمعنی تیری حیات کی قسم کھانا ہے۔

اویسی، ابراہیم، صالح، ابن شہاب — حجاج، عبداللہ بن عمر النمیری، یونس الزہری، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی جبکہ بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان باندھا اور ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عفیفہ کی براءت ظاہر فرما دی، چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی سے بدلہ لینے کے خواستگار ہوئے۔ پس حضرت اسید بن حضیر نے کھڑے ہو کر حضرت سعد بن عبادہ سے کہا۔ خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کر کے چھوڑیں گے۔

لغو قسموں پر مواخذہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے۔ ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

۱۵۶۹ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ قَوْلِهٖ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ ۝

بَابٌ اِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْاَيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَا اَخْطَاْتُمْ بِهٖ. وَقَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ ۝

۱۵۷۰ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا وَسْوَسَتْ اَوْ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَكَلَّمْ ۝

۱۵۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ اَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ، قَالَ اٰخَرُ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ

دلوں نے کیے اور بخشنے والا حلم والا ہے (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۵)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۲۵ لا واللہ اور بلیٰ واللہ وغیرہ قسمیں کھانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جو بھول کر قسم کے خلاف کرے۔

اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا (سورۃ الاحزاب آیت ۵) ۔ کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو (سورۃ الکہف آیت ۷۳)

زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا: بے شک میری امت کے دلوں میں جو وسوسے اور خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔

عیسیٰ بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قربانی کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے سمجھا تھا کہ فلاں کام فلاں سے پہلے ہے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ان تینوں ارکان کی ترتیب یوں ہی سمجھا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس روز ان کے بارے میں جب بھی کسی نے دریافت کیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض گزار ہوا: میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

قَالَ لَا حَرَجَ، قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ لَا حَرَجَ.

تیسرے نے گزارش کی کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی ذبح کر دی ہے، فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۳- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ، وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس اس نے واپس جا کر نماز پڑھی اور پھر سلام کیا تو آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ تیسری دفعہ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلے کی جانب رخ کر کے تکبیر کہو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھو، پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے پوری طرح بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو، پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور باقی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

۱۵۷۴- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَبِي أَبِي، قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ غزوہ احد میں جب مشرکین شکست سے دوچار ہو گئے تو ابلیس چلایا کہ اے مسلمانو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس لوٹ گئے حضرات پہلے اور پیچھے والوں سے برسرپیکار ہو گئے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان نے اپنے والد ماجد کو بھی پھنسا ہوا دیکھا تو چلانے لگے کہ میرے والد، میرے والد۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ایک نہ سنی اور انہیں شہید کر دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو بارگاہ خداوندی میں جانے تک اس بات کا صدمہ رہا۔

۱۵۷۵- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

أبو أسامة قال حدثني عوف عن خلاس ومحمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أكل ناسيا وهو صائم فليتم صومه فإنما أطعمه الله وسقاه۔

١٥٧٦۔ حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن الأعرج عن عبد الله ابن بحينة قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم فقام في الركعتين الأوليين قبل أن يجلس فمضى في صلاته فلما قضى صلاته انتظر الناس تسليمه فكبر وسجد قبل أن يسلم ثم رفع رأسه ثم كبر وسجد ثم رفع رأسه وسلم۔

١٥٧٧۔ حدثني إسحاق بن إبراهيم سمع عبد العزيز بن عبد الصمد حدثنا منصور عن إبراهيم عن علقمة عن ابن مسعود رضي الله عنه أن نبي الله صلى الله عليه وسلم صلى بهم صلاة الظهر فزاد أو نقص منها، قال منصور لا أدري إبراهيم وهم أم علقمة قال قيل يا رسول الله أقصرت الصلاة أم نسيت؟ قال وما ذاك قالوا صليت كذا وكذا قال فسجد بهم سجدتين، ثم قال هاتان السجدتان لمن لا يدري زاد في صلاته أم نقص فيتحرى الصواب فيتم ما بقي ثم يسجد سجدتين۔

١٥٧٨۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو بن دينار أخبرني سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس فقال حدثنا أبي بن كعب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا۔ قال كانت الأولى من موسى نسيانا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا بیٹھے تو اسے چاہیئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے نماز جاری رکھی اور جب نماز ختم ہونے لگی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا یعنی سلام پھیرنے سے پہلے، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو اس میں کچھ کمی یا بیشی کر دی۔ منصور کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ مذکورہ وہم ابراہیم نخعی کو ہوا یا علقمہ کو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی، تو درست جانب کا اندازہ کر کے اس کے مطابق عمل کرے اور باقی نماز کو پوری کرکے آخر میں یہ دو سجدے کرلے۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ۔ کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (سورۃ الکہف، آیت ۷۳) تو حضرت موسیٰ کا پہلا اعتراض بھول کر تھا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے مہمان تھے، لہٰذا انہوں نے

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ، فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ، وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَيَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ: لَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا. رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گھروالوں کو حکم دیا کہ نماز سے لوٹنے سے پہلے جانور ذبح کرلیں تاکہ ان کے مہمان کھانا کھالیں۔ چنانچہ انھوں نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی۔ پس لوگوں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دودھ کی دو بکریوں سے گوشت میں زیادہ ہے۔ پس ابن عون اس مقام پر آکر شعبی کی حدیث میں ٹھہر جاتے اور پھر محمد بن سیرین کی حدیث بیان کرتے جو اسی مقام پر آکر شعبی کی حدیث میں ٹھہر جاتے اور پھر یہ کہتے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ رخصت کا یہ حکم دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا نہیں؟ اس کو ایوب، ابن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٥٧٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ۔

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عید کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ جس نے قربانی کرلی ہے وہ دوسری قربانی کرے اور جنھوں نے قربانی ابھی ذبح نہیں کی تو انھیں چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرلیں۔

بَابُ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ، وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔ دَخَلًا: مَكْرًا وَخِيَانَةً۔

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔

اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ کہ کہیں کوئی پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو۔ (سورۃ النحل، آیت ۹۴)

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔

بَابُ ٩٩٨ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ

جھوٹی قسم سے دنیا کا مال کھانا۔ "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ، وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا.

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ. اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالُوْا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكَ اَوْ يَمِيْنُهُ قُلْتُ اِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.

بَابُ الْيَمِيْنِ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي الْمَعْصِيَةِ، وَفِي الْغَضَبِ.

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ

قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے اور ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے" (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷) نیز فرمایا: "اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا لو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کھا لو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔" (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۴) یہ بھی فرمایا: "اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو، بیشک وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو (سورۂ النحل، آیت ۹۵)" "اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے (سورۂ النحل، آیت ۹۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم اس لیے کھائے تاکہ کسی کا مال ہڑپ کرے تو جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں...." (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷) پس حضرت اشعث بن قیس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ ابو عبد الرحمٰن تمہیں کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں بات۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ میں اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تم گواہ پیش کرو ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تاکہ ایک مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔

ایسی چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ۔

۳۸۵۱ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا۔

۴۸۵۱ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ

ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ آپ سے سواریاں مانگوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ اپنے ساتھیوں سے جا کر کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے یا اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں سواریاں عطا فرما دی ہیں۔

عبدالعزیز، ابراہیم، صالح، ابن شہاب سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعے کو روایت کیا ہے جبکہ بہتان تراشوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت ظاہر فرمائی۔ ان میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان الذین جآءو بالافک والی (سورۃ النور کی) دس آیتیں نازل فرمائیں اور ہر ایک میں میری براءت ہے۔ پس حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو حضرت مسطح کو ان سے قرابت کے باعث مال دیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اس پر خرچ نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی ..." (سورۃ النور، آیت ۲۲) حضرت ابوبکر نے کہا۔ کیوں نہیں، خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مسطح کو خرچ دینا جاری کر دیا جس طرح پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم، اب کبھی بند نہ کروں گا۔

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو غصے کی حالت میں پایا۔ ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، اگر خدا نے

أَنْ أَحْمِلَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا أَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا۔

باب ۹۵۳ - اِذَا قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلّٰى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهٖ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۱۵۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

۱۵۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

۱۵۸۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَّقُلْتُ أُخْرٰى، مَنْ مَّاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ، وَقُلْتُ أُخْرٰى، مَنْ مَّاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

چاہے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا کہ پھر بھلائی جب اس کے غیر میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پہلو اختیار کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا۔

جب قسم کھائی کہ آج میں کسی سے کلام نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو یہ اس کی نیت پر منحصر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل باتیں چار ہیں (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر۔ ابو سفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کے لیے لکھا کہ ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کلمۃ التقویٰ سے لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ابو طالب کا آخری وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کروں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں، وہ یہ ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

❖ ❖ ❖

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور دوسرا میں نے کہا۔ حضور نے تو یہ فرمایا کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو جہنم میں داخل کیا گیا اور دوسری بات میں کہتا ہوں کہ جو اس حالت میں مرا کہ خدا کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

باب مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

١٥٨٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ

١٥٨٩۔ حَدَّثَنِي عَلِيٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ قَالَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ

١٥٩٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا

باب إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدُمِ

١٥٩١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

جس نے قسم کھائی کہ اس ماہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا اور مہینہ انتیس دن کا تھا۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پیر میں موچ آ گئی، لہٰذا انتیس دن تک اپنے بالا خانے میں جلوہ افروز رہے اور پھر اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

جس نے قسم کھائی کہ نبیذ نہیں پیوں گا۔

نبیذ نہ پینے کی قسم کھائی اور پھر طلا یا شکر یا عصیر پی تو قسم نہ ٹوٹی، جیسا کہ بعض لوگوں (احناف) نے کہا ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو اسید نے شادی کی اور اپنے ولیمہ کی ضیافت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا جبکہ میزبانی کے فرائض ان کی دلہن ادا کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے لوگوں سے پوچھا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس عورت نے حضور کو کیا پلایا؟ اس نے رات کے وقت کھجوریں بھگوئیں، یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو ان کا شیرہ ہی حضور کو پلایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالٰی عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کر لیا۔ بعد ازاں اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گئی۔

جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا۔ پھر کھجور وغیرہ کوئی چیز روٹی کے ساتھ کھائی۔

حضرت عابس بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا۔

آل نے گندم کی روٹی سالن کے ساتھ متواتر تین دن تک نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ کو پیارے ہو گئے ـــــ ابن کثیر، سفیان، عبدالرحمٰن، ان کے والد ماجد حضرت عابس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ایسا ہی کہا۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا، فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ، فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف پایا جاتا تھا لہٰذا میں نے آپ کی بھوک کا اندازہ لگایا۔ پس کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر چادر لے کر اس کے ایک پلے میں لپیٹ لیا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ افراد بیٹھے تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا، ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے چلتا رہا یہاں تک کہ میں حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور انہیں صورت حال بتائی۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم پیش کریں۔ انہوں نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابو طلحہ نے باہر جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ پس وہ یہی روٹیاں پیش کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں کو چورنے کا حکم فرمایا تو انہیں چور دیا گیا۔ اور حضرت ام سلیم نے ان پر کپی سے گھی نچوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کہا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہلوانا چاہا، پھر فرمایا کہ دس آدمیوں

أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

کو اجازت دے دو۔ پس انھیں اجازت دی گئی، یہاں تک کہ وہ کھا کر شکم سیر ہو گئے اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دے دو۔ پس انھیں اجازت دی گئی۔ اسی طرح تمام لوگ کھا کر شکم سیر ہو گئے اور سارے آدمی ستر یا اسی حضرات تھے۔

ف: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض چند صحابہ کرام کے ساتھ مسجد نبوی کے اندر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور کی آواز میں ضعف محسوس کر کے بھوک کا اندازہ کیا اور اپنے گھر جا کر اپنی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صورت حال بتا کر فرمایا کہ کیا گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ جو کی چند روٹیاں ہیں۔ اس وقت ان کے گھر میں اتفاق سے ان روٹیوں کے سوا آٹا، گھی، ستو یا کھانے کی کوئی بھی اور چیز نہیں تھی۔

جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان روٹیوں کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو روٹیاں لینے کے بجائے آپ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر حضرت ابو طلحہ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ حضرت انس نے جلدی سے جا کر حضرت ابو طلحہ کو صورت حال بتائی۔ حضرت ابو طلحہ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو کھانے کی اور کوئی بھی چیز نہیں ہے جو انھیں کھلائی جائے۔ اہلیہ محترمہ نے کیسا ایمان افروز جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہماری اس حالت کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کیوں نہ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور معجزہ معلوم ہوتا تھا کہ فلاں کیا کھا کر آیا ہے اور اس کے گھر میں کھانے پینے کے لیے کیا جمع کیا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام الانبیاء سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بھی زیادہ علوم دیے۔ یقیناً یہ معجزہ آپ کو ان سے بھی بڑھ کر ہوتا تھا بلکہ آپ کی نظر سے تو کائنات کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں تھی۔

اس کے بعد آپ نے ان چند روٹیوں کا ملیدہ بنوا کر ستر اسی صحابہ کرام کو ان سے شکم سیر کر دیا۔ وہ روٹیاں تو بمشکل دو آدمیوں کے لیے کافی ہو سکتی تھیں۔ پھر آپ نے باقی حضرات کو کہاں سے کھلایا؟ جس بے نوا کو بھی پیٹ بھر کر یہ دو جہاں کے مالک نے انھیں اپنی نعمتوں کا تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔ ان لوگوں نے ان روٹیوں سے کھایا۔ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس طرح آیا؟ — یہ سب کچھ ایسا راز ہے کہ عقل انسانی اس کی گرہ کو بھی نہیں کھول سکتی۔ **صحابہ کرام کو تو اس میں کوئی خصوصیت نہیں ...** [illegible] تو آپ نے بھی آقائی اور شفقت کے ایسے ریکارڈ قائم کیے کہ اس طرح نہ کوئی آقا شفقت کر سکا اور نہ کبھی کر سکے گا۔ آپ کی شفقت کے ایسے واقعات ایک دو نہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں اور ان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ وہ اپنے غلاموں پر ہمیشہ شفقت فرماتے رہیں گے اور ان کے غلام ہمیشہ یہ کہتے ہی رہیں گے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں، دُر بے بہا دیے ہیں

بَابُ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ

۱۵۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

قسم میں نیت۔

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی تو اس

رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امراۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ۔

کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو وہ اسی کے لیے شمار کی جائے گی جس کی طرف ہجرت کی۔

باب اذا اہدی مالہ علی وجہ النذر والتوبۃ۔

جو نذر یا توبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال قربان کرے

۱۵۹۴۔ حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن وہب اخبرنی یونس عن ابن شہاب اخبرنی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک فی حدیثہ وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا فقال فی آخر حدیثہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ ورسولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فہو خیر لک۔

عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ نے انہیں بتایا جو حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے انہیں راستہ بتایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس واقعے کے بارے میں بتایا جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے: "اور ان تینوں پر جو پیچھے رکھے گئے" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۸) انہوں نے واقعہ کے آخر میں کہا کہ میری جانب سے توبہ کی قبولیت کا شکریہ یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے خیرات کر کے اس سے علیحدہ ہو جاؤں، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا کچھ مال روک لو

باب اذا حرم طعامہ، وقولہ تعالی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم۔ قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم، وقولہ لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم۔

جب کھانے کی کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی، اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا..." (سورۃ التحریم، آیت ۱، ۲) نیز فرمایا: "اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں"

۱۵۹۵۔ حدثنا الحسن بن محمد حدثنا الحجاج عن ابن جریج قال زعم عطاء انہ سمع عبید بن عمیر یقول سمعت عائشۃ تزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش ویشرب عندہا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ان ایتنا دخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد پیا کرتے تھے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے یہ مشورہ کیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے منہ سے تو مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی کہا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے

مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ، فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ. وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا ؏

فرمایا: نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے لیکن اب کبھی نہیں پیوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: اے نبی! تم اپنے اوپر وہ چیز کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال فرمائی ہے۔ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے خطاب ہے اور آیت: "جب نبی نے اپنی بعض بیویوں سے ایک پوشیدہ بات فرمائی" میں اس بات کی جانب اشارہ ہے جب آپ نے فرمایا کہ بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام سے روایت کی ہے: "میں اسے آئندہ ہرگز نہیں پیوں گا اور قسم کھاتا ہوں اور تم کسی کو نہ بتانا۔"

بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ، وَقَوْلِهِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ

نذر پوری کرنا۔

"پوری کرتے ہیں منتیں" (سورۃ الدہر، آیت ۷)

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ، أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ ؏

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو آگے یا پیچھے نہیں کر سکتی، ہاں نذر کے ذریعے بخیل کا مال خرچ کروا دیا جاتا ہے۔

۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ؏

عبداللہ بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا کہ یہ کسی چیز کو روک نہیں سکتی، ہاں اتنا ہے کہ اس کے ذریعے بخیل کا مال نکلوایا جاتا ہے۔

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ ؏

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر ابن آدم کے لیے کسی ایسی چیز کو نہیں لاتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو بلکہ نذر اس چیز کو تقدیر میں ڈالتی ہے جو اس کے مقدر میں ہے، پس اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلوا دیتا ہے۔ لہٰذا اس کے ذریعے وہ مال دے دیتا ہے جو اس سے پہلے نہیں دیتا تھا۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَفِي بِالنَّذْرِ

نذر پوری نہ کرنے کا گناہ۔

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو لوگ ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں۔ حضرت عمران نے کہا کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اپنے زمانے کے بعد آپ نے ایسا دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔ فرمایا کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے، گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی دینے کو کہا نہیں جائے گا، اور ان پر موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔

بَابُ ۹۰۲ - النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ.

اطاعت میں نذر ماننا۔

اللہ کا فرمان: جو کچھ تم خرچ کرو یا نذر مانو تو اللہ اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۰)

۱۹۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کا حکم مانے گا تو اسے ضرور حکم ماننا چاہئے اور جس نے نذر مانی کہ اس کی نافرمانی کروں گا تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہئے۔

بَابُ إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ.

حالت کفر میں کسی آدمی سے نہ بولنے کی نذر مانی یا قسم کھائی اور پھر مسلمان ہو گیا۔

۱۹۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے: - یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات خانہ کعبہ کے اندر اعتکاف کروں گا۔ ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ: صَلِّي عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

جو مر جائے اور اس نے نذر مانی ہو۔

ابن عمر نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہ اس کی طرف سے نماز پڑھے۔ ابن عباس نے بھی اسی طرح فرمایا۔

۱۹۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی والدہ ماجدہ کے ذمے ایک نذر تھی جس کے پورا کرنے سے پہلے وہ وفات پا گئیں۔ چنانچہ آپ

...على امه نذر فتوفيت قبل ان تقضيه فافتاه ان يقضيه عنها فكانت سنّة بعد۔

نے انہیں اس کے پورا کرنے کا فتویٰ دیا۔ پس بعد میں یہ طریقہ مروج ہو گیا۔

١٦٠٣۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن ابي بشر قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال اتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال له ان اختي نذرت ان تحج وانها ماتت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كان عليها دين اكنت قاضيه قال نعم قال فاقض الله فهو احق بالقضاء۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ وفات پا گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اسے بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔

باب النذر فيما لا يملك وفي معصية۔

ایسی نذر ماننا جس پر قدرت نہ ہو یا اس کا کرنا گناہ ہے۔

١٦٠٤۔ حدثنا ابو عاصم عن مالك عن طلحة بن عبد الملك عن القاسم عن عائشة رضي الله عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعصيه فلا يعصه۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی نذر مانی تو اسے ضرور اس کا حکم ماننا چاہیے اور جس شخص نے اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

١٦٠٥۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن حميد عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله لغني عن تعذيب هذا نفسه ورآه يمشي بين ابنيه۔ وقال الفزاري عن حميد حدثني ثابت عن انس۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے جو اپنی جان کو عذاب میں ڈالا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے اور وہ آدمی اپنے دو بیٹوں کے سہارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فزاری، حمید، ثابت نے حضرت انس سے اس کی روایت کی ہے۔

١٦٠٦۔ حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن سليمان الاحول عن طاوس عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يطوف بالكعبة بزمام او غيره فقطعه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رسی یا کسی اور چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

١٦٠٧۔ حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني سليمان الاحول ان طاوسا اخبره عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم مر وهو

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کی ناک میں رسی ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی

يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ؛

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۔ بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ؛

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرَى صِيَامَهُمَا؛

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثُلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ؛

۔ بَابُ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

اللہ علیہ وسلم نے اس رسی کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر لے جائے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں آئے گا نہ کسی سے کلام کرے گا اور روزے سے رہے گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ بات کرے، سائے میں آئے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ اسی طرح عبدالوہاب، ایوب، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جو کچھ دنوں کے روزے رکھنے کی نذر مانے اور ان میں قربانی اور عید کا دن آئے

حکیم اسلمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا، کہ جب عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر آئے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کو روزے نہیں رکھا کرتے تھے اور نہ ان کے روزوں کو مناسب سمجھتے تھے۔

زیاد بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ایک آدمی نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے منت مانی ہے کہ زندگی بھر ہر منگل یا بدھ کا روزہ رکھوں گا۔ اگر اس روز عیدالاضحیٰ آ جائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم فرماتا ہے اور ہمیں یوم نحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔

کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان داخل

الأرضين والزرع والأمتعة . وقال ابن عمر قال عمر للنبي صلى الله عليه وسلم أصبت أرضا لم أصب مالا قط أنفس منه قال إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها . وقال أبو طلحة للنبي صلى الله عليه وسلم أحب أموالي إلي بيرحاء لحائط له مستقبلة المسجد .

سے۔ ابن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے جس سے عمدہ مال کوئی نہیں ملا۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اصل کو روک رکھو اور منافع خیرات کر دو۔ حضرت ابو طلحہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء باغ ہے جو مسجد کے سامنے ہے۔

١٧١١ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث مولى ابن مطيع عن أبي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر فلم نغنم ذهبا ولا فضة إلا الأموال والثياب والمتاع، فأهدى رجل من بني الضبيب يقال له رفاعة بن زيد لرسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما يقال له مدعم، فوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى وادي القرى حتى إذا كان بوادي القرى بينما مدعم يحط رحلا لرسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سهم عائر فقتله، فقال الناس هنيئا له الجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلا والذي نفسي بيده إن الشملة التي أخذها يوم خيبر من المغانم لم تصبها المقاسم لتشتعل عليه نارا فلما سمع ذلك الناس جاء رجل بشراك أو شراكين إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال شراك من نار أو شراكان من نار .

ابو الغیث مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خیبر کے دن غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان ملا تھا۔ چنانچہ بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام ہدیہ کے طور پر پیش کیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی جانب روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وادی القریٰ میں پہنچ گئے تو مدعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کجاوے کو اتار رہا تھا تو اسے ایک تیر آ کر لگا جس کے باعث وہ جاں بحق ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو کملی اس نے خیبر کے روز مال غنیمت سے بغیر تقسیم کے لے لی تھی وہ آگ بن کر ضرور اس پر شعلہ زن ہو گی۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ یا آگ کے تسمے تھے۔

باب كفارات الأيمان

قسموں کے کفارے۔

وقول الله تعالى: فكفارته إطعام عشرة مساكين. وما أمر النبي صلى الله عليه وسلم حين نزلت ففدية من صيام أو صدقة أو

ارشاد ربانی ہے: پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے (سورۃ المائدہ، آیت ۸۹)۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ میں روزے، خیرات اور قربانی کا حکم دیا۔ ابن عباس، عطاء

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ «أَوْ، أَوْ» فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ، وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ۔

۱۶۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «ادْنُ» فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ». وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ، وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ} مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اجْلِسْ» فَجَلَسَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: «خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ» قَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: «أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ»۔

اور عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں جہاں ''او'' کے ساتھ حکم ہے وہاں ایک چیز کا اختیار ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ میں حضرت کعب کو اختیار دیا تھا۔

عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: نزدیک آؤ۔ میں نزدیک ہوا تو فرمایا: کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اس کا روزے یا خیرات یا قربانی سے فدیہ دے دو۔ ابو شہاب کو ابن عون نے ایوب کے حوالے سے بتایا کہ تین دن کے روزے، بکری کی قربانی اور چھ مسکینوں کو کھانا۔

کفارہ ادا کرنا فرض ہے۔

بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا اور اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے (سورۃ التحریم، آیت ۲) امیر اور غریب پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

حمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا۔ عرض کی کہ میں رمضان کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گردن آزاد کر سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پس وہ بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا عرق لایا گیا۔ اور عرق ایک بڑے پیمانے کا نام ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر خیرات کر دو۔ عرض کی کہ کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو دوں؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابُ مَنْ اَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

جو کفارہ دینے میں کسی مفلس کی مدد کرے

۱۹۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِاَهْلِيْ فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ فرمایا تمہیں غلام آزاد کرنے کی توفیق ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ پھر انصار سے ایک آدمی بھرا ہوا عرق (ٹوکرا) لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا۔ العرق ایک پیمانہ ہوتا تھا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر جاؤ اور خیرات کر دو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں وادیوں کے درمیان کسی گھر والے ہم سے زیادہ حاجت مند نہیں۔ پھر فرمایا جاؤ انہیں اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابُ يُعْطِيْ فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ قَرِيْبًا كَانَ اَوْ بَعِيْدًا

کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے خواہ قریبی ہوں یا دور کے

۱۹۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَاْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ، قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گردن آزاد کرنے کی توفیق رکھتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی توفیق رکھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ کہاں نصیب۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں سے بھرا ہوا ایک عرق (ٹوکرا) پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کر دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں؟ ان دونوں وادیوں کے درمیان ہم سے زیادہ غریب تو کوئی بھی نہیں۔ پھر فرمایا کہ انہیں لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

باب ١٢١٦ صاع المدینة ومد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبرکتہ وما توارث اھل المدینة من ذلک قرنا بعد قرن

١٦١٦ - حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا القاسم بن مالک المزنی حدثنا الجعید بن عبد الرحمن عن السائب بن یزید قال: کان الصاع علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدا وثلثا بمدکم الیوم فزید فیه فی زمن عمر بن عبد العزیز.

١٦١٧ - حدثنا منذر بن الولید الجارودی حدثنا ابو قتیبة وهو سلم حدثنا مالک عن نافع قال: کان ابن عمر یعطی زکاة رمضان بمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المد الاول، وفی کفارة الیمین بمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم. قال ابو قتیبة قال لنا مالک: مدنا اعظم من مدکم، ولا نری الفضل الا فی مد النبی صلی اللہ علیہ وسلم. وقال لی مالک: لو جاءکم امیر فضرب مدا اصغر من مد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بای شیء کنتم تعطون؟ قلت: کنا نعطی بمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم. قال: افلا تری ان الامر انما یعود الی مد النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

١٦١٨ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اللهم بارک لهم فی مکیالهم وصاعهم ومدهم.

باب ١٢١٧ قول اللہ تعالی: او تحریر رقبة، وای الرقاب ازکی.

١٦١٩ - حدثنا محمد بن عبد الرحیم حدثنا داود بن رشید حدثنا الولید بن مسلم عن ابی غسان محمد بن مطرف عن زید بن اسلم عن

صاع اور مد کا وزن ۔

صاع اور مد میں برکت مدینہ منورہ میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی آرہی ہے ۔

جعید بن عبد الرحمن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صاع ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا یعنی $1\frac{1}{3}$ پھر اس میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں اضافہ کیا گیا ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمضان المبارک کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے ادا کرتے تھے یعنی پہلے مد سے اور قسم کا کفارہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے ادا فرماتے ۔ ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا مد آپ کے مد سے بڑا ہے اور ہم فضیلت نہیں دیکھتے مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد میں اور امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی حاکم تمہارے پاس آئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد سے کم وزنی مد جاری کر دیا تو تم کس کے ساتھ فطرہ کی ادائیگی کرو گے میں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد کے ساتھ ادائیگی کریں گے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ آخر کار تو بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مد تک ہی جا پہنچتی ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! انہیں برکت دے ان کے پیمانوں میں ۔ ان کے صاع میں اور ان کے مد میں ۔

غلام آزاد کرنا

اور کس قسم کا غلام آزاد کرنا بہتر ہے ۔

سعید بن مرجانہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ

علي بن حسين عن سعيد بن مرجانة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من اعتق رقبة مسلمة اعتق الله بكل عضو منه عضوا من النار حتى فرجه بفرجه.

باب عتق المدبر وام الولد والمكاتب في الكفارة وعتق ولد الزنا

وقال طاوس: يجزئ المدبر وام الولد.

١٦٢٠ - حدثنا ابو النعمان اخبرنا حماد بن زيد عن عمرو عن جابر ان رجلا من الانصار دبر مملوكا له ولم يكن له مال غيره فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال: من يشتريه مني؟ فاشتراه نعيم بن النحام بثمانمائة درهم، فسمعت جابر بن عبد الله يقول: عبدا قبطيا مات عام اول.

باب اذا اعتق في الكفارة لمن يكون ولاؤه

١٦٢١ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشتري بريرة فاشترطوا عليها الولاء فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: اشتريها انما الولاء لمن اعتق.

باب الاستثناء في الايمان

١٦٢٢ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حماد عن غيلان بن جرير عن ابي بردة بن ابي موسى عن ابي موسى الاشعري قال: اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من الاشعريين استحمله فقال: والله لا احملكم ما عندي ما احملكم. ثم لبثنا ما شاء الله فاتي بابل فامر لنا بثلاثة ذود فلما انطلقنا قال بعضنا لبعض

اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کے بدلے اس کی شرم گاہ کو بچائے گا۔

کفارے میں مدبر، ام ولد، مکاتب اور ولد الزنا کو آزاد کرنا

طاؤس کا قول ہے کہ مدبر اور ام ولد بھی کفایت کرتا ہے۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے کسی غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اس کے سوا اور مال نہ تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے۔ پس نعیم بن نحام نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ پس میں (عمرو) نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

کفارے میں غلام آزاد کیا تو ولا کس کو ملے گی۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ بریرہ کو خرید لیں لیکن مالکوں نے ولاء کی شرط لگا دی۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لو کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

قسم میں ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس دینے کیلئے سواریاں ہیں ہی نہیں۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے پھر آپ کی خدمت میں اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں برکت نہیں

لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ: إِلَّا كَفَّرْتُ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ - قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ - قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ، وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنَى۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابُ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ، قَالَ: فَقُدِّمَ طَعَامٌ، قَالَ: وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى

دیگا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ ہم واپس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو یہ بات یاد کروائی۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ بیشک خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا، پھر اس کے غیر میں بھلائی دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دیکر اس طرف ہو جاتا ہوں۔

ابوالنعمان نے حماد سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا مگر میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں اور اس پہلو کی طرف آجاتا ہوں جس میں بھلائی ہو یا اس پہلو کی طرف آجاتا ہوں جس میں بھلائی ہو اور قسم کا (کفارہ دے دیتا ہوں)۔

طاؤس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا ہر ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس ایک ساتھی نے ان سے کہا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ فرشتے نے کہا: ان شاء اللہ کہیے۔ مگر یہ بھول گئے۔ پھر یہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے مگر صرف ایک کے گوشت کا ٹکڑا ہوا اور وہ بھی ناقص۔ حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو قسم نہ ٹوٹتی اور ان کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہتے ــــ ابوالزناد نے بھی اعرج سے حدیث ابوہریرہ کے مانند روایت کی ہے۔

قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا

زہدم جرمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور ان کے اور ہمارے قبیلہ جرم کے درمیان دوستی اور لین دین کے تعلقات تھے چنانچہ ان کے سامنے کھانا لگایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک شخص تیم اللہ کا بھی تھا جس کا رنگ سرخ اور آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ کھانے کے نزدیک نہ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس

قَالَ فَلَمْ يَدْنُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ أَطْعَمَهُ أَبَدًا، فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيلَ أَيْنَ هَؤُلاَءِ الأَشْعَرِيُّونَ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لأَصْحَابِي أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لاَ نُفْلِحُ أَبَدًا ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ، فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ، قَالَ انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللَّهُ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلاَّ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا. تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ.

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهَذَا.

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهَذَا.

١٦٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سے کہا کہ نزدیک آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے اس سے نفرت کرتا ہوں اور قسم کھائی کہ اب اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا قریب آؤ کہ میں تمہیں قسم کے بارے میں بتاؤں۔ ہم اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوا جبکہ آپ صدقے کے اونٹ تقسیم فرما رہے تھے۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے یہ بھی کہا کہ آپ اس وقت غصے کی حالت میں تھے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس سواریاں بھی نہیں کہ تمہیں دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم چلے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ اشعری کہاں ہیں۔ پس ہم حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ مرحمت فرمانے کا حکم دیا۔ ہم چلے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سواری مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر ہمیں بلا کر سواریاں مرحمت فرمائیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قسم کو بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قسم یاد نہ دلائی تو ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ آؤ واپس چلیں تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قسم یاد کرا دیں۔ پس ہم واپس لوٹ کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں سواریاں مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ چنانچہ ہمیں معلوم ہوا ہے یا ہمیں معلوم ہے کہ حضور اپنی قسم کو بھول گئے۔ فرمایا جاؤ تمہیں اللہ نے سواریاں دی ہیں، میں بخدا انشاء اللہ ...

قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، ابوقلابہ اور قاسم تمیمی نے زہدم سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، قاسم نے بھی زہدم سے حدیث نمبر ١٦٢٥ کے مطابق روایت کی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيعُ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امارت طلب نہ کرو کیونکہ اگر یہ تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مانگنے پر دی گئی تو تمہیں اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ نیز جب تم قسم کھاؤ پھر بھلائی اس کے غیر میں دیکھو تو اسی جانب جاؤ جس میں بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اشہل نے بھی ابن عون سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز اسی طرح یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام اور ربیع نے روایت کی ہے۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

میراث کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: يُوصِيكُمُ

بیٹی کا حصہ بیٹے سے نصف ہے۔

اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ

ارشاد باری ہے: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور قرض کے۔ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا۔ یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور قرض نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض نکال کر۔ اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے

كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔

١٦٢٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ۔

بَابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ۔

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ۔

١٦٣٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

١٦٣١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ

تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا، اور پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو تہائی میں سب شریک ہیں، میت کی وصیت اور قرض نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا۔ یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے (سورۃ النساء آیت ۱۲)۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں حضرات میری عیادت کے لئے پیدل تشریف لائے جبکہ میں بے ہوشی کی حالت میں پڑا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا کروں، میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ میراث کی آیت۔

علم میراث حاصل کرنا

حضرت عقبہ بن عامر کا ارشاد ہے کہ گمان کرنے سے پہلے علم حاصل کر لو یعنی جو لوگ اندازے سے باتیں کیا کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گمان سے بچتے رہو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی برائیاں تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی سے بغض و عناد رکھو اور کسی سے تعلقات منقطع نہ کرو بلکہ اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث مانگنے حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر کی زمین سے اپنا حصہ مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے

أرضيهما من فدك وسهمهما من خيبر، فقال
لهما أبو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لا نورث ما تركنا صدقة، إنما يأكل
آل محمد من هذا المال. قال أبو بكر والله
لا أدع أمرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصنعه فيه إلا صنعته، قال فهجرته فاطمة
فلم تكلمه حتى ماتت۔

۱۶۳۲۔ حدثنا إسماعيل بن أبان أخبرنا
ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن عروة عن
عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا
نورث ما تركنا صدقة۔

۱۶۳۳۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث
عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني مالك بن
أوس بن الحدثان وكان محمد بن جبير بن مطعم
ذكر لي من حديثه ذلك فانطلقت حتى دخلت
عليه فسألته فقال انطلقت حتى أدخل على
عمر فأتاه حاجبه يرفا فقال هل لك في
عثمان وعبد الرحمن والزبير وسعد، قال
نعم، فأذن لهم، ثم قال هل لك في علي وعباس،
قال نعم. قال عباس يا أمير المؤمنين اقض
بيني وبين هذا، قال أنشدكم بالله الذي
بإذنه تقوم السماء والأرض هل تعلمون أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث
ما تركنا صدقة يريد رسول الله صلى الله عليه
وسلم نفسه، فقال الرهط قد قال ذلك فأقبل
على علي وعباس فقال هل تعلمان أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك؟ قالا قد
قال ذلك، قال عمر فإني أحدثكم عن هذا الأمر
إن الله قد كان خص رسوله صلى الله عليه وسلم

بیشک آنحضرت نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے
بیشک آلِ محمد اب بھی اسی مال سے کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر
نے کہا کہ خدا کی قسم، میں کوئی کام نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں نے
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو جس طرح کرتے
ہوئے دیکھا اسی طرح کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ
حضرت فاطمہ نے اُن سے ترک تعلق کر لیا اور اُن سے آخری وقت
تک کلام نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ
وسلم نے فرمایا۔ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں
وہ صدقہ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے
بتایا اور ان کی حدیث کا کچھ حصہ مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے بتایا تھا

یہاں تک کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں
پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں گیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کا دربان یرفا آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان، حضرت
عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنے کی اجازت ہے؟
فرمایا ہاں۔ پھر کہا کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت
دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ حضرت عباس نے کہا اے امیر المؤمنین میرے اور
ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اس خدا کا واسطہ دیتا
ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں
وہ صدقہ ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مراد لیتے
تھے۔ صحابہ کی جماعت نے کہا کہ واقعی حضور نے یہ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے
حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ دونوں
حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟
دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی ایسا ہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں
آپ حضرات کو اس بارے میں بتاتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فئی کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا جبکہ یہ خصوصیت

فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيْرٌ. فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوْهُ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ فَتَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيْهَا مَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ جِئْتَنِيْ تَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ وَأَتَانِيْ هٰذَا يَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيْهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِيْ فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيْكُمَاهَا.

١٤٣٣. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُوْنَةِ عَامِلِيْ

کسی دوسرے کو مرحمت نہیں فرمایا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:۔
جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ... تو وہ خاص کر (آیت)۔ چنانچہ یہ
حق خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا تھا لیکن خدا کی قسم آپ
حضرات کو چھوڑ کر حضور اس سے لطف اندوز نہیں ہوئے اور نہ کسی
دوسرے کو آپ حضرات پر ترجیح دی۔ بیشک وہ اس میں سے آپ کو عطا فرماتے
رہے اور تقسیم بھی کرتے رہے یہاں تک کہ اس مال میں سے یہ بچا ہے۔ پس نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں سے اپنے اہل و عیال کا سالانہ خرچ دیتے
پھر جو بچ جاتا اسے اللہ کے دوسرے مال کی طرح تقسیم فرما دیتے۔ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں ایسا ہی کرتے رہے۔ میں آپ حضرات
کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔
پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے کہا کہ میں آپ دونوں کو بھی خدا کا
واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ دونوں کے علم میں یہ بات ہے؟ دونوں نے
کہا: ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قرب خاص
میں بلا لیا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا جانشین ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو
اپنے پاس بلا لیا۔ پس میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے جانشین کا جانشین ہوں۔ چنانچہ میں نے دو سال اس پر قبضہ رکھا اور اسی طرح
کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے۔
پھر آپ دونوں میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی بات ایک اور معاملہ
ایک ہی تھا۔ آپ اپنے بھتیجے کے مال سے حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ اپنی
بیوی کا حصہ ان کے والد ماجد کے مال سے مانگتے تھے۔ پس میں نے آپ
حضرات سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے سپرد کر دوں۔ اب کیا
آپ اس کے سوا مجھ سے کسی اور فیصلے کے خواستگار ہیں؟ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس
کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا ...

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری میراث کے دینار تقسیم
نہیں کیے جائیں گے بلکہ جو میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری ازواج
مطہرات اور [illegible] کام کرنے والوں کے مصارف سے جو بچے

فهو صدقة ؛

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَّسْاَلْنَهٗ مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ؛

بَابُ ۹۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ ؛

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَّلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ ؛

بَابُ ۹۲۲ مِيْرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِذَا تَرَكَ رَجُلٌ اَوِ امْرَاَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتٰى فَرِيْضَتَهٗ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؛

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ ؛

بَابُ ۹۲۳ مِيْرَاثِ الْبَنَاتِ ؛

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ

یہ صدقہ ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہو گیا تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان کو حضرت ابو بکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے وہ اُس کے گھر والوں کا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں جو شخص مر جائے اور اُس کے اوپر قرض ہو لیکن ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اُس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث

زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت بیٹی چھوڑے تو اُس کے لئے نصف اور اگر وہ دو یا زیادہ ہوں تو اُن کے لئے دو تہائی اور اگر اُن کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے شرکاء کو دینے کے بعد باقی مال سے مرد کو عورت سے دگنا دیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اُس کے حق دار لوگوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کے لئے ہے۔

بیٹیوں کی میراث

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ میں بیمار پڑ گیا اور موت کے منہ میں جا پہنچا تو نبی کریم

وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ لَا، قَالَ قُلْتُ فَالشَّطْرُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَبِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آأُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، لَكِنْ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ، يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا، خیر ہے تو تہائی بھی زیادہ۔ اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ دو تو یہ انہیں مفلس چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ اُن پر خرچ کرو گے تو اس کا اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی۔ پھر میں نے عرض کی میں ہجرت کے لحاظ سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے اور میرے بعد بھی تم جو کام رضائے الٰہی کے لیے کرو گے تو اُس کے باعث تمہاری قدر و منزلت اور درجات میں اضافہ ہوگا اور میرے بعد کتنے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کتنے ہی لوگ تم سے نقصان اٹھائیں لیکن افسوس ہے سعد بن خولہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو افسوس ہوتا تھا کیونکہ ان کا مکہ مکرمہ میں وصال ہو گیا تھا۔ سفیان اور سعد بن خولہ نے کہا جو بنی عامر بن لوی کے ایک فرد تھے۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ.

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس یمن میں معلم اور امیر بن کر تشریف لائے تو ہم نے اُن سے ایک ایسے متوفی کے بارے میں پوچھا جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن پیچھے چھوڑی تو انہوں نے آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا۔

بَاب ۲۲۲ مِيرَاثِ ابْنِ الِابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ

وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ، ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ.

پوتے کی میراث جبکہ بیٹا زندہ نہ ہو

زید بن ثابت کا قول ہے کہ بیٹے کا بیٹا خود بیٹے کے حکم میں ہے جبکہ ان کے سوا اور اولاد نہ ہو پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں اسی طرح انہیں بھی باپ کی طرح ترکہ ملے گا جیسے انہیں اور وہ بھی اسی طرح دوسروں کو محروم کریں گے جیسے یہ لیکن بیٹے کی موجودگی میں پوتا میراث نہیں پائے گا۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میراث ان

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

بَابُ ۹۲۵ مِيْرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ قَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ أَبُوْ مُوْسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ: لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَأْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ، أَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ، فَأَتَيْنَا أَبَا مُوْسٰى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَا تَسْأَلُوْنِيْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ۔

کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو مال باقی بچے وہ اُس مرد کا ہے جو سب سے نزدیک ہو۔

بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی کی میراث

ہزیل بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود کے پاس جاؤ لیکن وہ بھی میرے مطابق ہی بتائیں گے۔ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور حضرت ابو موسیٰ کی بات انہیں بتائی گئی۔ فرمایا اگر میں بھی ایسا کہوں تو بہک گیا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہ رہا۔ میں تو وہی فیصلہ دوں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کا چھٹا حصہ یوں دو تہائی ہو گئے اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ پھر ہم حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا ارشاد بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک [illegible]

بَابُ ۹۲۶ مِيْرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ۔

وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ: الْجَدُّ أَبٌ، وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَا بَنِيْ آدَمَ، وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِيْ زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِيْ دُوْنَ إِخْوَتِيْ، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِيْ. وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدٍ أَقَاوِيْلُ مُخْتَلِفَةٌ۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

باپ اور بھائی کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث

ابو بکر، ابن عباس اور ابن زبیر کا قول ہے کہ دادا بھی باپ ہے۔ حضرت ابن عباس نے پڑھا: یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ، وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ۔ اور یہ کسی سے منقول نہیں کہ کسی ایک شخص نے حضرت ابو بکر کی ان کے زمانے میں مخالفت کی ہو حالانکہ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب بکثرت موجود تھے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ پوتا میرا وارث ہوگا لیکن بھائی نہیں اور میں اپنے پوتے کی میراث نہیں پاؤں گا۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اُس کے مستحق لوگوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ اُس کا ہے جو سب سے نزدیک ہو۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، أَوْ قَالَ خَيْرٌ، فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا أَوْ قَالَ قَضَاهُ أَبًا۔

بَابُ ۶۲۷ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

بَابُ ۶۲۸ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

بَابُ ۶۲۹ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفَ

کہا اگر خدا کے سوا میں کسی کو خلیل بناتا تو اُسے بناتا۔ لیکن اسلامی دوستی میں زیادہ فضیلت ہے یا فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ انہوں (حضرت ابوبکر) نے دادا کو باپ کی جگہ قرار دیا یا یہ فرمایا کہ اس کا فیصلہ باپ کی جگہ کیا۔

اولاد کی موجودگی میں خاوند کی میراث

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ پہلے تو یہ مال اولاد کے لئے اور وصیت والدین کے لئے تھی پس اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا اس میں سے منسوخ فرما دیا اور اب یہ مقرر فرمایا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا اور والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ رکھا بیوی کے لئے آٹھواں اور خاوند کے لئے چوتھائی اور اولاد نہ ہو تو خاوند کو نصف اور بیوی کو چوتھائی ملے گا۔

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں میاں بیوی کی میراث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بنی لحیان کی جس عورت کا بچہ گرا دیا گیا ہے تو ایک غلام یا لونڈی خون بہا دیا جائے پھر وہ عورت وفات پا گئی جس کو خون بہا دینا تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اس عورت کے بیٹے اور خاوند کو ملے گی اور خون بہا عصبہ کے ذمے ہے۔

بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ ہیں

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پھر سلیمان

لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ قَضَى فِينَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ.

بَابُ ۹۳۰ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ وَالْإِخْوَةِ.

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

بَابُ ۹۳۱ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.

بَابُ ۹۳۲ ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ وَقَالَ عَلِيٌّ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ

راوی نے کہا کہ جب ہمارے درمیان فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک کا ذکر نہ کیا۔

ابو قیس نے ہزیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی کیلئے نصف، پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کے لئے ہے

بہنوں اور ایک بھائی کی میراث

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا چنانچہ آپ نے وضو کے لئے پانی منگوا کر وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری کئی بہنیں ہیں۔ پس میراث کی آیت نازل ہوئی

کلالہ کی میراث

ارشاد ربانی ہے، اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اسکی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اسکی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا جبکہ بہن کے اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں انکا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر، اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ آخر میں نازل ہونے والی آیت سورۂ النساء کے آخر سے

عورت کے دو چچا زاد بھائی ہوں، ایک اُن میں سے اس کی ماں کی طرف سے اور دوسرا خاوند ہو

وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ فَلِأُدْعَى لَهُ۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْأَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

بَابُ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت علی کا قول ہے کہ خاوند کے لئے نصف، ماں جائے بھائی کے لئے چھٹا حصہ اور باقی سے دونوں کے لئے برابر برابر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے ترکہ پانے والے عصبہ کا ہے اور جس نے بوجھ (قرض) اور اہل و عیال چھوڑے ہوں تو اُن کا نگران میں ہوں، لہٰذا اس کے لئے مجھے بلایا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میراث اُس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کا ہے۔

رحم کے رشتے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو رحم کے رشتوں کو چھوڑ کر انصاری مہاجر کی میراث پاتا۔ اس اخوت کے باعث جو نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرما دی تھی۔ جب آیت جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو اس نے وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

لعان کرنے والوں کی میراث

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اپنی بیوی پر لعان کیا اور اُس کے بچے سے انکار کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان

عليه وسلم بينهما والحق الولد بالمرأة ؎

باب ٩٣٢ الولد للفراش حرة كانت او امة ؎

١٦٥٤- حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت. كان عتبة عهد الى اخيه سعد ان ابن وليدة زمعة مني فاقبضه اليك، فلما كان عام الفتح اخذه سعد فقال: ابن اخي عهد الي فيه، فقام عبد الله بن زمعة فقال: اخي وابن وليدة ابي ولد على فراشه فتساوقا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال سعد يا رسول الله ابن اخي قد كان عهد الي فيه فقال عبد بن زمعة اخي وابن وليدة ابي ولد على فراشه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفراش وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة احتجبي منه لما راى من شبهه بعتبة فما راها حتى لقي الله ؎

١٦٥٥- حدثنا مسدد عن يحيى عن شعبة عن محمد بن زياد انه سمع ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الولد لصاحب الفراش ؎

باب ٩٣٣ الولاء لمن اعتق، وميراث اللقيط وقال عمر اللقيط حر ؎

١٦٥٦- حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت اشتريت بريرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فان الولاء لمن اعتق. واهدي لها شاة فقال: هو لها صدقة ولنا هدية. قال الحكم وكان زوجها حرا، وقول الحكم مرسل

تفریق کر دی اور لڑکا عورت کو دلا دیا۔

بچہ عورت کو ملے گا خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت عتبہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بچے کو اپنی تحویل میں لے لینا کیونکہ وہ میرا ہے۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے اپنی تحویل میں لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ میرے باپ کی لونڈی سے انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس دونوں باہم جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ پھر آپ نے ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے حضرت عتبہ کے مشابہ دیکھا چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔

ولاء اُس کے لئے ہے جو آزاد کرے

گرے پڑے بچے کے بارے میں حضرت عمر کا قول ہے کہ وہ آزاد ہے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے اور اس کو ایک بکری دی گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ حکم راوی کا بیان ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا۔ حکم کا قول مرسل ہے کیونکہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا ۔

١٦٥٧ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۔

بَابٌ ۹۳۳ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ ۔

١٦٥٨ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ ۔

١٦٥٩ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ، أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ ، قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا ، قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ ۔ وَقَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ، قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ ، وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ ۔

بَابٌ ۹۳۴ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ ۔

١٦٦٠ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللهِ غَيْرَ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ ، قَالَ وَفِيهَا : الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ

اُسے غلام دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ولاء اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

سائبہ کی میراث

ہزیل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کرکے نہیں چھوڑا کرتے ہاں زمانۂ جاہلیت کے لوگ سائبہ کیا کرتے تھے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدا لیکن اُس کے مالک ولاء کی شرط رکھتے تھے۔ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ میں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدا ہے۔ لیکن اُس کے مالک ولاء کی شرط لگاتے ہیں فرمایا کہ تم آزاد کر دو کیونکہ ولاء اُسی کے لئے ہے جو آزاد کرے یا یہ فرمایا کہ قیمت ادا کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا اور اختیار بھی دے دیا۔ اُس نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اُس کے ساتھ نہ رہوں۔ اُس کا خاوند آزاد تھا۔ اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس کا قول کہ میں نے اُسے غلام دیکھا زیادہ صحیح ہے۔

غلام آقا کی مرضی کے خلاف کرے تو گناہ ہے

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم کے سوا اللہ کی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں ماسوائے اس صحیفہ کے۔ پھر راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے نکالا تو اُس میں زخموں کا اور اونٹوں کا نصاب درج تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس میں تھا کہ عیر سے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے پس جو کوئی اس میں نئی بات پیدا کرے یا دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دے تو اُس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اُس

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل نیز جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے دوستی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا کسی کو . . . . پناہ دینا ایک ہے، ادنیٰ مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۹۳۹ اِذَا اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ

جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرٰى لَهٗ وِلَايَةً، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَفَعَهٗ قَالَ: هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ، وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ۔

حسن کے خیال میں اس کے لئے ولاء نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے تمیم داری سے اس کا مرفوعاً ہونا منقول ہے۔ فرمایا کہ ان کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کے لئے ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا: نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نے آزاد کرنے کے لئے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز تمہارے لئے مانع نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی جبکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جس نے چاندی دی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے

أَعْطَى الْوَرِقَ، قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

باب ۹۳۰ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ۔

١٦٦٤۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

١٦٦٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ۔

باب ۹۳۱ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ

١٦٦٦۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ۔

١٦٦٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

باب ۹۳۲ مِيرَاثُ الْأَسِيرِ، قَالَ: وَكَانَ

شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَاقَهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ

آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلا کر خاوند کے بارے میں اختیار دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اس کے پاس ایک رات نہ رہوں۔ پس اس نے آزاد رہنا پسند کیا۔

کیا عورت ولاء کی وارث ہوگی

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ لوگ ولاء کی شرط رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اس کے لئے ہے جس نے چاندی دی اور احسان کیا۔

آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اُن کے اپنے افراد میں شمار ہوتا ہے یا جو کچھ آپ نے فرمایا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہن کا بیٹا اسی قوم سے ہے یا اُن کے افراد میں شامل ہوتا ہے۔

قیدی کی میراث

حضرت شریح دشمن کے قبضے میں بھی قیدی کو میراث دلاتے اور فرماتے کہ وہ اس کا زیادہ حاجت مند ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اس کا آزاد کرنا ہے اور اپنے مال میں اس کے تصرف کو جائز سمجھو جب تک اپنے دین سے نہ پھرے

يَحْكُمُ فِيهِ مَا يَشَاءُ

١٦٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

بَابٌ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ۔

١٦٦٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

بَابُ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ

١٦٧٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ، قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ۔

بَابُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

١٦٧١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ

کیونکہ وہ اس کا مال ہے اس میں جو چاہے کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے بوجھ (قرض) چھوڑا تو وہ ہمارے ذمے ہے۔

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں

جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اسے میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر کی اور کافر مسلمان کی میراث نہیں پاتا۔

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث

اس کا گناہ جو اپنے بچے کا انکار کرے

جو کسی کو بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی صورت ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت عبد اللہ بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے والد ماجد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی صورت ملاحظہ فرمائی تو عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت نظر آئی۔ فرمایا: اے عبد! یہ لڑکا تمہارا ہے کیونکہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔

جو کسی غیر کو اپنا باپ بتائے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ۔

بَابٌ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

بَابُ الْقَائِفِ

۱۶۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے متعلق دعویٰ کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکرہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں محفوظ رکھا ہے۔

عراک بن مالک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ پھیرو، جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ بنائے تو یہ کفر ہے۔

عورت کسی کے متعلق دعویٰ کرے کہ یہ اس کا بیٹا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو عورتیں تھیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا بیٹا تھا پس بھیڑیا آیا جو اُن میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا پس اُن میں سے ایک کہنے لگی کہ وہ تمہارے بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہتی کہ تمہارے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں فیصلے کے لیے حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئیں۔ پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ وہ باہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے ملیں اور انہیں واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اسے تمہارے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی عرض گزار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے یہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے سکین کا لفظ اُسی روز سنا ورنہ ہم تو مدیہ کہا کرتے تھے

قیافہ شناسی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش خوش

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۔

۱۶۷۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُوْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ لَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُوْرُ الْإِيْمَانِ فِي الزِّنَا ۔

۱۶۷۶ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ إِلَّا النُّهْبَةَ ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۶۷۷ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

تشریف لائے اور چہرہ انور چمکتا ہوا تھا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوشی کی حالت میں میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے دیکھا کہ مجزز مدلجی آیا۔ پھر اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان پر چادر پڑی ہوئی تھی جس سے اُن کے سر ڈھکے ہوئے اور قدم کھلے ہوئے تھے پھر اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔

حدود کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

شراب نہ پی جائے

ابن عباس کا قول ہے کہ زنا سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ مومن ہو، نہیں شراب پیتا شرابی جب کہ وہ مومن ہو، نہیں چوری کرتا چور جب کہ وہ مومن ہو اور نہیں اچکتا کوئی اچکنے والا کہ لوگ اُسے دیکھنے کے لیے نظریں اٹھائیں جبکہ وہ مومن ہو۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے مگر اس میں النھبۃ کا لفظ نہیں ہے۔

شرابی کی پٹائی کے بارے میں

حفص بن عمر، ہشام، قتادہ، حضرت انس نے

هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ ؞

بَابُ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ ؞

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضَرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ ؞

بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ؞

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ ؞

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ ؞

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ

نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے شرابی کو چھڑی اور جوتے سے مارا اور حضرت ابوبکر نے چالیس کوڑے مارے۔

جس نے گھر کے اندر حد کی ضربیں لگانے کا حکم دیا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشے کی حالت میں لایا گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ان لوگوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ اسے ماریں۔ پس لوگوں نے اسے مارا اور میں ان لوگوں میں تھا جو جوتے مار رہے تھے۔

چھڑی اور جوتے سے مارنا

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو یہ بات آپ پر گراں گزری اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اسے ماریں پس لوگوں نے اسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا اور میں بھی مارنے والوں میں تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں چھڑی اور جوتوں سے سزا دی اور حضرت ابوبکر نے چالیس کوڑے لگائے۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی پٹائی کرو۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے، کوئی اپنے

اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ: لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ ؛

١٦٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ ؛

١٦٨٣ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُعَيْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ ؛

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا

جوتے سے اور کوئی کپڑے سے اُسے مارتا تھا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کسی نے کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔

عمیر بن سعید نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر جائے تو مجھے کوئی اندیشہ نہیں سوائے شراب پینے والے کے، کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں دیت ادا کروں گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی ہے۔

یزید بن خصیفہ کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب ہم شرابی کو لاتے اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت اور حضرت عمر کی ابتدائی خلافت کے دور میں، تو ہم اُسے اپنے ہاتھوں، جوتوں اور چادروں سے مارتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر کے آخری دور خلافت میں چالیس کوڑے مارتے یہاں تک کہ اگر سرکشی اور نافرمانی کرتا رہتا تو اسّی کوڑے مار جاتے۔

جس نے شرابی پر لعنت کی حالانکہ وہ اسلام سے خارج نہیں ہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار تھا اور جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اُسے کوڑے

فامر به فجلد فقال رجل من القوم: اللهم العنه ما اكثر ما يؤتى به. فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تلعنوه فوالله ما علمت الا انه يحب الله ورسوله ؛

۱۶۸۵ - حدثنا علي بن عبد الله بن جعفر حدثنا انس بن عياض حدثنا ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بسكران فامر بضربه، فمنا من يضربه بيده، ومنا من يضربه بنعله، ومنا من يضربه بثوبه فلما انصرف قال رجل: ماله اخزاه الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكونوا عون الشيطان على اخيكم ؛

باب السارق حين يسرق

۱۶۸۶ - حدثني عمرو بن علي حدثنا عبد الله بن داود حدثنا فضيل بن غزوان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ؛

باب لعن السارق اذا لم يسم

۱۶۸۷ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثني ابي حدثنا الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع يده. قال الاعمش كانوا يرون انه بيض الحديد، والحبل كانوا يرون انه منها ما يسوى دراهم

باب الحدود كفارة

۱۶۸۸ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا ابن

مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ! لعنت۔ اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو آپ نے اُسے مارنے کا حکم دیا۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اُسے مار رہا تھا جب وہ واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا۔ اسے کیا ہوا اسے اللہ تعالی نے ذلیل کیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار نہ ہو۔

چور جب چوری کرے

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ مومن ہو اور نہیں چوری کرتا ہے جبکہ وہ مومن ہو (یعنی کامل مومن ہوتے ہوئے یہ کام نہیں کر سکتا اور جو کرے وہ کامل مومن نہیں)

نام لیے بغیر چور پر لعنت کرنا

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالے نے چور پر لعنت کی کہ خود چراتا ہے انڈہ تو کاٹا جاتا ہے ہاتھ اور کشتی کی رسی چراتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اعمش راوی کا قول ہے کہ لوگوں کے خیال میں بیضہ سے مراد لوہے کا خود اور الحبل سے کئی درہم کی رسی مراد ہے

حدود کفارہ ہیں

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے پھر آپ نے پوری آیت پڑھی۔ (سورۃ الممتحنۃ، آیت ۱۲) پھر فرمایا کہ جو تم میں سے اس وعدے کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہوگا اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو بیٹھے تو اُسے سزا ملی وہ اس کا کفارہ ہو جائے گی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اگر وہ چاہے اُسے بخش دے گا اور چاہے اُسے عذاب دے گا۔

بَابٌ ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ

حد یا حق کے سوا مومن کی پیٹھ محفوظ ہے

١٦٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَلَا أَيُّ شَيْءٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا شَهْرُنَا هَذَا قَالَ أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالُوا أَلَا بَلَدُنَا هَذَا، قَالَ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالُوا أَلَا يَوْمُنَا هَذَا، قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُونَهُ أَلَا نَعَمْ قَالَ وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم کون سے مہینے کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی مہینے کو۔ فرمایا کہ تم کون سے شہر کو حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض کی کہ اپنے اسی شہر کو۔ فرمایا کہ تم کون سے دن کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی دن کو۔ فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام کیا ہے جیسے تمہارے اس دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔ بتاؤ کیا میں نے تمہیں پیغام حق پہنچا دیا؟ تین مرتبہ فرمایا۔ ہر مرتبہ لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس یا تمہاری خرابی، میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالِانْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللَّهِ

حدیں قائم کرنا اور حرمات اللہ کا انتقام لینا

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو میں سے

رضی اللہ عنہا قالت ما خیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین الا اختار ایسرھما ما لم یاثم فاذا کان الاثم کان ابعدھما منہ واللہ ما انتقم لنفسہ فی شیء یؤتی الیہ قط حتی تنتھک حرمات اللہ فینتقم للہ۔

ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ترین کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتا تو آپ ایسے کام سے بہت ہی دور رہتے۔ خدا کی قسم! آپ کے ساتھ خواہ کیسا ہی سلوک کیا گیا لیکن اپنی ذات کا انتقام کبھی نہیں لیا ہاں جب اللہ تعالیٰ کے حرمات کو توڑا جاتا تو خدا کے لئے انتقام لیتے تھے۔

باب ۹۶۵ اقامۃ الحدود علی الشریف والوضیع

حد ہر ایک پر قائم ہوگی خواہ شریف ہو یا کمینہ

۱۶۹۱۔ حدثنا ابو الولید حدثنا اللیث عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ ان اسامۃ کلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی امراۃ فقال انما ھلک من کان قبلکم انھم کانوا یقیمون الحد علی الوضیع ویترکون الشریف والذی نفسی بیدہ لو فاطمۃ فعلت ذلک لقطعت یدھا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ نے ایک عورت کے بارے میں سفارش کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ غریبوں پر حدیں قائم کر دیتے تھے اور مالداروں کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ نے ایسا کیا ہوتا تو ضرور میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا

باب ۹۶۶ کراھیۃ الشفاعۃ فی الحد اذا رفع الی السلطان

مقدمہ سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرنا برا ہے

۱۶۹۲۔ حدثنا سعید بن سلیمان حدثنا اللیث عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان قریشا اھمتھم المراۃ المخزومیۃ التی سرقت فقالوا من یکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن یجترئ علیہ الا اسامۃ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فخطب قال یا ایھا الناس انما ضل من قبلکم انھم کانوا اذا سرق الشریف ترکوہ واذا سرق الضعیف فیھم اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطع محمد یدھا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے معاملے نے بڑا پریشان کیا جس نے چوری کی تھی کہنے لگے کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاڈلے حضرت اسامہ کے سوا کون جرأت کر سکتا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لئے گمراہ ہوئے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو محمد مصطفےٰ

ف: اس حدیث اور اس سے پہلی میں گمراہی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ مذکور ہوا ہے کہ پہلے لوگ اس وجہ سے بھی گمراہ ہوئے

کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اُسے سزا نہ دی جاتی اور غریب چوری کرتا تو اُسے سزا دی جاتی تھی۔ اِس بیماری کے جراثیم آج مسلمان قوم کے اندر بھی پوری طرح سرایت کیے ہوئے ہیں۔ اُمرا اور حکام دن دہاڑے چوریاں کر رہے ہیں، ڈنکے کی چوٹ چوریاں کر رہے ہیں، لاکھوں کی چوریاں کر رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں؟

اُمرا اور حکام کی جانب سے چوریاں انفرادی طور پر بھی کی جاتی ہیں اور اجتماعی طور پر بھی۔ نیز حکومت سے بھی اور سیاسی پارٹی کے بل بوتے پر بھی۔ چوری چھپے بھی اور اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر بھی۔ اُن پر کوئی ہاتھ ڈال نہیں سکتا۔ سوالی یکی دولت کو تو امیروں نے اپنے لیے قانونی استحقاق کی شکل دی ہوئی ہوتی ہے اور باقی جہاں تک اُن کے بڑے بڑے ہاتھ پہنچ سکیں وہاں تک کی دولت پر بھی قبضہ جما بیٹھتے ہیں جو صرف غریب عوام کے گاڑھے خون پسینے کی کمائی ہوتی ہے۔ ہاں ہر حکومت بعض چند امیروں پر سیاسی رقابت کے باعث مخالفین کا زور توڑنے کی غرض سے ہاتھ ڈالتی رہی ہے لیکن یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ اس میں کرپٹی اور ناکردہ کا امتیاز بھی بعض اوقات ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ جو رشوت نے انصاف کے چہرے کو بُری طرح مسخ کیا ہوا ہے۔ لے دے کر قانون صرف غریبوں پر لاگو کرنے اور انہیں سزا دینے کے لیے رہ جاتا ہے اور وہ بھی اُس وقت جبکہ وہ رشوت دینے کی اہلیت سے محروم ہوں اور رشوت دے سکیں تو وہ بھی معصوم قرار دے دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر کرم فرمائے اور ہمیں سچے مسلمان بنائے، آمین۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا وَفِي كَمْ يُقْطَعُ؟ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْكَفِّ، وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ إِلَّا ذٰلِكَ ۔

چور کا ہاتھ کاٹنا

چوری کرنے والے اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو ارشاد الٰہی (آیت ۳۸) کتنا ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت علی نے ہتھیلی کے پاس سے کاٹا۔ ایک عورت نے چوری کی تو اُس کے متعلق قتادہ کا قول ہے کہ اُس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا ہی اُس کی سزا ہے۔

۱۶۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح عبدالرحمن بن خالد اور زہری کے بھتیجے نے اور معمر نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۶۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ ۔

عروہ بن زبیر اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۶۹۵ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ

محمد بن عبدالرحمن انصاری نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ۔

صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جائے گا۔

١٦٩٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چمڑے کی یا دوسری ڈھال کی قیمت کی چوری پر۔

١٦٩٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

عثمان، حمید بن عبدالرحمٰن، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

١٦٩٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ اَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذُوْ ثَمَنٍ۔ رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے فرمایا کہ چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔ وکیع، ابن ادریس، ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

١٦٩٩۔ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَدْنٰى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ اَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔

١٧٠٠۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت (ان دنوں) تین درہم ہوتی تھی۔

١٧٠١۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ

جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ۔

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت (اُن دنوں) تین درہم تھی۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ۔ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اور لیث نے نافع سے قِیْمَتُہٗ کا لفظ روایت کیا ہے۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالےٰ نے چور پر لعنت فرمائی کہ خود چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور قیمتی رسّی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ ۔

چور کی توبہ

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ آتی اور میں اُس کی حاجت نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا کرتی پھر اُس نے توبہ کی اور بڑی اچھی توبہ کی۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

ابوادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ

الزهري عن أبي إدريس عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال: بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط فقال: أبايعكم على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى منكم فأجره على الله، ومن أصاب من ذلك شيئا فأخذ به في الدنيا فهو كفارة له وطهور، ومن ستره الله فذلك إلى الله إن شاء عذبه وإن شاء غفر له. قال أبو عبد الله إذا تاب السارق بعدما قطع يده قبلت شهادته، وكل محدود كذلك إذا تاب قبلت شهادته۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی پس آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا بہتان نہیں لگاؤ گے جو تمہارے ہاتھوں اور پیروں نے گھڑا ہو اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ چاہے اُسے عذاب دے اور چاہے اُسے معاف فرمائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے توبہ کر لی اس کے بعد اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی نیز جن پر حدیں قائم ہوئیں سب کا یہی معاملہ ہے کہ جب توبہ کر لی تو ان کی گواہی قابلِ قبول ہوگی۔

الحمد للہ کہ ستائیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

ان کافروں اور مرتدوں کا بیان جن سے جنگ کی جاتی ہے

بَابُ ۹۶۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ.

اللہ اور رسول سے لڑنے والوں کی سزا ارشاد ربانی ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے دور کر دیے جائیں (سورہ المائدہ، آیت ۳۳)

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا.

ابو قلابہ جرمی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ کے اونٹ دے دیے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور دودھ پئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہنکا کر لے گئے۔ حضور نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جو انہیں لے آئے پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں پھر ان کی مرہم پٹی نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

بَابُ ۹۶۳ لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا

حضور نے محاربین کو ان کے ہلاک ہونے تک داغ نہیں لگوائے۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے لیکن داغ نہیں لگوائے

قَطَعَ الْعُرَنِيِّيْنَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا

بَابُ ۹۶۶ لَمْ يَسْقِ الْمُرْتَدُّوْنَ الْمُحَارِبُوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا

۱۷۰۹ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوْا بِإِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوْا وَسَمِنُوْا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيْخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى أُتِيَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ أُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا سُقُوْا حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

بَابُ ۹۶۷ سَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ الْمُحَارِبِيْنَ

۱۷۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَشَرِبُوْا حَتّٰى إِذَا بَرِئُوْا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ إِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيْءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَأُلْقُوْا

یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضور نے مرتدین اور محاربین کو پانی نہیں پلایا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

حضرت انس نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ صفہ پر رہنے لگے لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمیں دودھ کے جانور دیجئے فرمایا کہ مجھے اس کے سوا کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ تم رسول اللہ کے اونٹوں میں جا رہو پس وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست ہو گئے اور موٹے تازے ہو گئے پھر چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک کر لے گئے پس ایک چلانے والے نے نبی کریم کو اطلاع دی حضور نے ان کی طلب میں آدمی دوڑائے ابھی دن چڑھا تھا کہ انہیں پکڑ لایا گیا پس آپ کے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری جائیں ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دئے گئے لیکن انہیں داغ نہیں لگائے گئے پھر انہیں گرم زمین پر ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کا قول ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا نیز وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

جنگ کرنے والوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں نکلوا دیں۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ عکل کے کچھ لوگ یا عرینہ فرمایا میرے علم میں تو یہی ہے کہ انہوں نے عکل فرمایا مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے ان کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ باہر چلے جائیں پس وہ ان کا پیشاب اور دودھ پیتے رہے یہاں تک کہ تندرست ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہنکا لے گئے صبح کے وقت نبی کریم کو خبر ملی تو ان کی تلاش میں آپ نے آدمی بھیج دئے چنانچہ ابھی اگلا دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ گرفتار کر لئے گئے چنانچہ آپ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ پھر وہ گرم جگہ پر ڈال دئے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں پلایا گیا

بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

بَابٌ ۹۶ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ.

فواحش کو چھوڑ دینے کی فضیلت

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ.

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سائے میں رکھے گا جس روز کہ خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا انصاف کرنے والا حاکم، اللہ کی عبادت کرنے والا جوان، وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور آنسو جاری ہو گئے وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دو شخص جو اللہ کے لئے محبت کریں، وہ شخص جس کو اقتدار اور حسن و جمال والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی کہ جب خیرات کرے تو اتنی پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ لگے کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا ہے۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ.

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

بَابٌ ۹۷ إِثْمِ الزُّنَاةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنُونَ، وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا

زانیوں کا گناہ

ارشاد ربانی ہے: اور بدکاری نہیں کرتے (سورہ الفرقان، آیت ۶۸) - اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۳۲)۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ اس نے حضور سے وہ بات سنی ہو۔ میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرمایا قیامت کی

قال من أشراط الساعة أن يرفع العلم ويظهر الجهل، ويشرب الخمر ويظهر الزنا ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون للخمسين امرأة القيم الواحد

نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا بڑھ جائے گا، مرد گھٹ جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہو گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔

١٧١٣ - حدثنا محمد بن المثنى أخبرنا إسحاق بن يوسف أخبرنا الفضيل بن غزوان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، لا يزني العبد حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب حين يشرب وهو مؤمن ولا يقتل وهو مؤمن قال عكرمة قلت لابن عباس كيف ينزع الإيمان منه، قال هكذا وشبك بين أصابعه ثم أخرجها، فإن تاب عاد إليه هكذا وشبك بين أصابعه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی قتل نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر پھر انہیں نکال لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

١٧١٤ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن الأعمش عن ذكوان عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم، لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن، ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن، ولا يشرب حين يشربها وهو مؤمن، والتوبة معروضة بعد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا مرحلہ باقی ہے۔

١٧١٥ - حدثنا عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا سفيان قال حدثني منصور و سليمان عن أبي وائل عن أبي ميسرة عن عبد الله رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله أي الذنب أعظم قال أن تجعل لله ندا وهو خلقك قلت ثم أي، قال أن تقتل ولدك من أجل أن يطعم معك قلت ثم أي، قال أن تزاني بحليلة جارك. قال يحيى وحدثنا سفيان حدثني واصل عن أبي وائل عن عبد الله قلت

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ یحییٰ، سفیان، واصل

یا رسول اللہ مثلہ، قال عمرو فذکرتہ لعبد الرحمن وکان حدثنا عن سفیان عن الاعمش ومنصور وواصل عن ابی وائل عن ابی میسرۃ قال دعہ دعہ۔

(ابو وائل، حضرت عبد اللہ بن مسعود) عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث اسی طرح ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبد الرحمن سے اس کا ذکر کیا جو سفیان، اعمش، منصور اور واصل، ابو وائل، ابو میسرہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا

باب ۹۶۹ رجم المحصن، وقال الحسن من زنی باختہ حدہ حد الزانی

شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ اپنی بہن سے زنا کرے اس پر زنا کی حد قائم ہوگی۔

۱۷۱۶ - حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا سلمۃ بن کہیل قال سمعت الشعبی یحدث عن علی رضی اللہ عنہ حین رجم المرأۃ یوم الجمعۃ وقال قد رجمتہا بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب انہوں نے جمعہ کے روز ایک عورت کو سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

۱۷۱۷ - حدثنی اسحاق حدثنا خالد عن الشیبانی سألت عبد اللہ بن ابی اوفی، هل رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال نعم قلت قبل سورۃ النور ام بعد، قال لا ادری۔

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ نے کسی کو سنگسار کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے کہا کہ سورۃ النور سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔

۱۷۱۸ - حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یونس عن ابن شہاب قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ الانصاری ان رجلا من اسلم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثہ انہ قد زنی، فشہد علی نفسہ اربع شہادات، فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجم وکان قد احصن۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے زنا کیا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جس کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا اور وہ شادی شدہ تھا۔

باب ۹۷۰ لا یرجم المجنون والمجنونۃ، وقال علی لعمر اما علمت ان القلم رفع عن المجنون حتی یفیق وعن الصبی حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ

مجنون مرد و عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا

حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جنون والے کو جب تک افاقہ نہ ہو جائے، بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو اس سے قلم اٹھایا گیا ہے۔

۱۷۱۹ - حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہوا

وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہی بات دہرائی جب اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے عیدگاہ (مصلے) پر اسے سنگسار کیا جب اسے پتھر لگے

بَابٌ ٩٦١ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

زانی کے لئے پتھر ہیں۔

١٧٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ. زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت سعد اور حضرت ابن زمعہ کے مابین جھگڑا ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور اے سودہ! اس سے پردہ کیا کرنا۔ ہم سے قتیبہ نے لیث کے حوالے سے اتنا زیادہ بیان کیا کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔

١٧٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچہ اس کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

بَابٌ ٩٦٢ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

بلاط میں سنگسار کرنا۔

١٧٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمَا مَا تَجِدُونَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودی مرد و عورت کا ایک جوڑا لایا گیا جنہوں نے بدکاری کی تھی پس آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے یہ بتایا ہے کہ ایسے کا منہ کالا کیا جائے اور

فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا.

بَابُ ۹۷۳ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى

۱۷۲۳ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ. لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: فَصَلَّى عَلَيْهِ.

بَابُ ۹۷۴ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا

قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ. وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

گدھے پر پیچھے کو منہ کرکے بٹھایا جائے۔ حضرت عبداللہ بن سلام عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان سے توریت منگوائیے پس وہ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اول و آخر کی عبارت پڑھنے لگا چنانچہ حضرت ابن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ دیکھا تو رجم کی آیت اس کے ہاتھ تلے تھی پس رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ ان دونوں کو بلاط کے مقام پر سنگسار کیا گیا پس میں نے یہودی کو دیکھا کہ اس عورت پر جھک گیا تھا۔

عیدگاہ میں سنگسار کرنا۔

ابوسلمہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا پس نبی کریم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تمہیں جنون ہے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں پس آپ نے حکم فرمایا تو اسے مقام مصلی پر رجم کیا گیا۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا۔ ہم نے اسے پکڑ کر سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا پس نبی کریم نے اسے بھلائی کے ساتھ یاد فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس، ابن جریج نے زہری سے نماز پڑھنا روایت نہیں کیا۔

جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوا جس پر حد نہیں اور امام کو خبر دی گئی تو توبہ کے بعد اس پر حد نہیں۔

عطاء کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی۔ ابن جریج کا قول ہے کہ رمضان میں مجامعت کرنے والے کو نبی کریم نے سزا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہرنی والے کو سزا نہیں دی۔ اس سلسلے میں ابوعثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا. وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ تَصَدَّقْ، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا، قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ فَكُلُوهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ. قَوْلُهُ أَطْعِمْ أَهْلَكَ.

بَابٌ إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ.

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ

کہ ایک آدمی رمضان شریف میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ چنانچہ آپ نے پوچھا، کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا، کیا تم دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

عباد بن عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ فرمایا کہ ہوا کیا ہے؟ عرض کی کہ میں رمضان کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ خیرات کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ وہ بیٹھ گیا تو ایک آدمی گدھے کو ہانکتا ہوا آیا اور اس پر غلہ تھا۔ عبدالرحمن کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کونسا غلہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر خدمت ہوں۔ فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کر دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ جبکہ میرے گھر والوں کے پاس تو کھانا بھی نہیں ہے۔ فرمایا تو خود کھاؤ۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں ہے کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور ظاہر نہ کرے تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کرے۔

عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ میں نبی کریم کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک آدمی آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! مجھ پر حد قائم فرما دیجئے کیونکہ میں نے حد والے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے اس سے کچھ نہیں پوچھا اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی کریم نماز سے فارغ ہو گئے تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے لہٰذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم جاری فرما دیجئے۔ فرمایا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز

الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ.

بَابٌ ۹۷۶ هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقِرِّ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ.

۱۷۲۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَنِكْتَهَا؟ لَا يَكْنِي، قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ.

بَابٌ ۹۷۷ سُؤَالِ الْإِمَامِ الْمُقِرَّ هَلْ أَحْصَنْتَ.

۱۷۲۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: أَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنْتُ

نہیں پڑھی؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو معاف فرما دیا یا یہ فرمایا کہ تمہاری حد کو معاف فرمایا۔

کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے چھوا یا اشارہ کیا ہوگا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماعز بن مالک حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا۔ شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ نہیں۔ پھر آپ نے بغیر کنایہ کے پوچھا کہ کیا صحبت کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو۔

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارا۔ یا رسول اللہ بیشک میں زنا کر بیٹھا ہوں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا اس نے اپنا اوپر چار مرتبہ گواہی دے لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا۔ جنہوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے مقام مصلیٰ پر اسے سنگسار کیا اور جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا۔ لیکن

بِهِنَّ رَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ ۔

بَابُ الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ ۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ قَالَ

ہم نے اسے حرّہ کے مقام پر پکڑا اور سنگسار کر دیا۔

زنا کا اعتراف ۔

عبید اللہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے سنا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا آپ کو خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ پس میں نے ایک سو بکریاں اور ایک غلام اس کے فدیہ میں ادا کر دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ضرور تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام تجھے واپس لوٹائے جائیں گے۔ اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔ اے انیس! اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا چنانچہ اس عورت نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ مجھ سے یہ نہیں کہا کہ مجھے بتایا گیا میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا مجھے تو یہ ڈر ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو قرآن کریم میں رجم کا حکم ہی نہیں ملتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے جو اس نے نازل فرمایا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا حق ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ہو جائے یا اقرار کرے۔ سفیان کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد

سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.

بَابُ ۹۷۱ رَجْمِ الْحُبْلَى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

۳۰۱۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ
بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا
إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا
أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ
بَايَعْتُ فُلَانًا فَوَاللّٰهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ
إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي إِنْ شَاءَ
اللّٰهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ
فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ
فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ
فِي النَّاسِ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً
يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لَا يَعُوهَا وَأَنْ لَا
يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ
الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ
بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ
مُتَمَكِّنًا فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُونَهَا
عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
لَأَقُومَنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عُقْبِ ذِي الْحِجَّةِ

بھی یاد ہے کہ خبردار ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔

شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا جو زنا سے حاملہ ہوئی۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں مہاجرین کے کچھ افراد کو تعلیم دیا
کرتا تھا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی تھے میں
وقت جبکہ منیٰ کے اندر میں ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر بن
خطاب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ یہ ان کے آخری حج کے موقع کی بات
ہے جب حضرت عبدالرحمن میرے پاس واپس آئے تو فرمایا کاش آپ
بھی اس آدمی کو دیکھتے جو آج امیر المومنین کے پاس آکر کہنے لگا۔ اے
امیر المومنین! آپ فلاں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جو کہتا
ہے کہ اگر حضرت عمر وفات پا گئے تو میں فلاں کے ہاتھ پر بیعت کروں گا
کیونکہ خدا کی قسم حضرت ابوبکر کی بیعت تو ایک جذباتی یا ناگہانی فیصلے
کے تحت ہو گئی تھی اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے
چاہا تو میں شام کو خطبے کے لیے کھڑا ہو کر لوگوں کو ایسے آدمیوں سے ڈراؤں
گا جو لوگوں کا امر ان سے چھیننا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن
کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج
کے موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں اور بھیڑ بڑی ہوتی ہے۔ لہٰذا جب
آپ کھڑے ہوں گے تو وہ آپ کے قریب جمع ہو جائیں گے پس میں
ڈرتا ہوں کہ جب آپ کھڑے ہو کر کچھ فرمائیں گے تو آپ کا ارشاد
لے کر اڑیں گے اور نہ ہی اسے ان پر منطبق کر پائیں گے جن پر چسپاں ہونا ہے
اور بات کا بتنگڑ بنا دیں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے تک صبر
کیجئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے وہاں آپ کو علماء فقہ
اور شرفاء سے سابقہ پڑے گا اس لیے جو کہنا ہے وہاں اطمینان
سے کہئے وہاں اہل علم آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور انہیں
درست مطالب پر محمول کریں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر
اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مدینہ منورہ پہنچنے پر جب میں خطبے کے لیے کھڑا
ہوں گا تو سب سے پہلے اسی بات کے بارے میں کہوں گا۔ حضرت ابن
عباس کا بیان ہے کہ ہم ذی الحجہ کے آخری دنوں میں مدینہ منورہ

فلما كان يوم الجمعة عجلنا الرواح حين زاغت الشمس حتى أجد سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل جالسا إلى ركن المنبر فجلست حوله تمس ركبتي ركبته فلم أنشب أن خرج عمر بن الخطاب فلما رأيته مقبلا قلت لسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ليقولن العشية مقالة لم يقلها منذ استخلف فأنكر علي وقال ما عسيت أن يقول ما لم يقل قبله فجلس عمر على المنبر فلما سكت المؤذنون قام فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإني قائل لكم مقالة قد قدر لي أن أقولها لا أدري لعلها بين يدي أجلي فمن عقلها ووعاها فليحدث بها حيث انتهت به راحلته ومن خشي أن لا يعقلها فلا أحل لأحد أن يكذب علي إن الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وأنزل عليه الكتاب فكان مما أنزل الله آية الرجم فقرأناها وعقلناها ووعيناها رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده فأخشى إن طال بالناس زمان أن يقول قائل والله ما نجد آية الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة أنزلها الله والرجم في كتاب الله حق على من زنى إذا أحصن من الرجال والنساء إذا قامت البينة أو كان الحبل أو الاعتراف ثم إنا كنا نقرأ فيما نقرأ من كتاب الله أن لا ترغبوا عن آبائكم فإنه كفر بكم أن ترغبوا عن آبائكم أو إن كفرا بكم أن ترغبوا عن آبائكم ألا ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تطروني كما أطري عيسى ابن مريم وقولوا عبد الله ورسوله ثم إنه بلغني أن قائلا منكم يقول والله لو

پہنچے جب جمعہ کا دن آیا تو سورج ڈھلتے ہی ہم نے چلنے میں جلدی کی، یہاں تک کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے قریب بیٹھے ہوئے پایا۔ میں بھی ان کے پاس گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بھی نکل آئے۔ جب میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو حضرت سعید بن زید سے کہا! آج ضرور یہ کوئی ایسی بات کہیں گے جو مسند خلافت پر بیٹھنے سے لے کر آج تک نہیں کہی ہوگی۔ انہوں نے میری بات سن کر ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ امید نہیں وہ ایسی بات کہیں جو پہلے نہ کہی ہو۔ پس حضرت عمر منبر پر بیٹھ گئے جب مؤذن خاموش ہوئے تو یہ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اسی کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد میں ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جس کا کہنا میرے مقدر میں تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ شاید یہ میری آخری گفتگو ہو جائے جو اسے سمجھے اور یاد رکھے اس پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی سواری جا سکے وہاں تک یہ بات پہنچا دے اور جو اسے سمجھ نہ سکے تو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹی تہمت رکھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آیت رجم نازل کی جس کو ہم نے پڑھا، سمجھا اور یاد رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے سنگسار کیا اور ان کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ اللہ کی کتاب میں تو ہمیں رجم کی آیت ملتی ہی نہیں۔ پس جو فرض اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اسے ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ سنگسار کرنے کا حکم قرآن کریم کی رو سے حق ہے اس پر جو بھی شادی شدہ زنا کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ گواہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا خود اعتراف کرے پھر ہم اسے پڑھتے تو ہم نے اللہ کی کتاب میں پڑھا کہ اپنے باپ دادا کو چھوڑ کر دوسرے آباؤ اجداد بنانا کفر ہے یا یہ کفر ہے کہ اپنے باپ دادا کی نسبت سے منہ پھیر جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسے نہ بڑھانا جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا گیا بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا پھر مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ اگر عمر مر گیا تو میں فلاں

مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ
يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ أَلَا
وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا
وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي
بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً
أَنْ يُقْتَلَا، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى
اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ
خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي
سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ
مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا
هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا
دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا
مَا تَمَالَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا
مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمُ
اقْضُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا
حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا
رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ
هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ
مَا لَهُ؟ قَالُوا يُوعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ
خَطِيبُهُمْ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ
وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَّتْ
دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ
يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ
فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ زَوَّرْتُ
مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ

آدمی کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔ ایسا کہنے والا تمہیں دھوکا نہ دینے پائے
کہ حضرت ابوبکر کی بیعت ایک ناگہانی بات تھی جو ہو گزری۔ خبردار ہو جاؤ کہ
بات تھی تو اسی طرح اور ناگہانی بیعت کے شر سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور اب
سواریوں پر سفر کرکے جن تک پہنچ سکتے ہیں بتائیے ان میں حضرت ابوبکر
جیسا کون ہے؟ جو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت
کرے گا تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے اور اس کے ہاتھ پر جس نے اس سے
بیعت کی کیونکہ اس کا انجام یہی ہوگا کہ دونوں قتل کر دیے جائیں گے
اور اس بارے میں ہم سے سنئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو شرف وصل
پلایا تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور وہ سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام
پر اکٹھے ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر نے بھی ہماری مخالفت کی اور
ان کے ساتھیوں نے جبکہ باقی تمام مہاجرین حضرت ابوبکر کے پاس اکٹھے
ہوئے پس میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری
بھائیوں کے پاس چلیں پس ہم ان کے پاس پہنچنے کے ارادے سے
چل دئیے جب ہم ان کے نزدیک پہنچے تو ہمیں ان میں سے دو نیک آدمی
ملے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ ان حضرات نے کس بات پر اتفاق کیا تھا
پھر ان دونوں نے کہا اے گروہ مہاجرین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم
نے کہا ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا
کہ ایسا نہ کیجئے اور ان کے پاس نہ جائیے بلکہ اپنا فیصلہ کر لیجئے۔ پس میں نے
کہا کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے پس ہم چل دئیے یہاں تک
کہ ان کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جا پہنچے دیکھا تو ان کے درمیان ایک
شخص چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں
نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ ہیں میں نے کہا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے
انہوں نے کہا کہ بخار آتا ہے جب ہمیں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی تو
ان کے ایک خطیب نے تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس
کی شان کے لائق ہے پھر کہا، اما بعد! ہم اللہ کے انصار اور اسلام کی فوج
ہیں اور اے گروہ مہاجرین! آپ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں جو اپنی قوم سے جدا ہو
کر ہمارے پاس آ گئے ہیں۔ کیا آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ہماری بیخ کنی کرکے خود خلیفہ
بن بیٹھیں؟ جب وہ خاموش ہوا تو میں نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا اور میں نے ایک عمدہ
بات اپنے ذہن میں تیار کر رکھی تھی جسے میں چاہتا تھا کہ حضرت ابوبکر سے بھی پہلے گفتگو

أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ، وَلَنْ يُعْرَفَ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا، فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللَّهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذَلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ، وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ. فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الِاخْتِلَافِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادٌ، فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا.

کروں اور اس غصّہ کا ازالہ کروں جو انہیں اس تقریر سے آیا ہوگا جب میں نے بولنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہرئیے لہذا میں نے گفتگو کرکے انہیں ناراض کرنا ناپسند کیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی وہ مجھ سے زیادہ حلیم اور زیادہ سنجیدہ تھے اور جو کچھ میں نے تقریر کرنے کے لئے سوچا تھا وہ انہوں نے فی البدیہہ بیان کر دیا بلکہ اس سے بھی بہتر بیان، تا آنکہ وہ خاموش ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ حضرات نے اپنی جو خوبیاں بیان فرمائیں وہ درست اور واقعی آپ ان کے اہل ہیں لیکن خلافت اس قبیلہ قریش کے سوا دوسرے کے لئے متصور ہی نہیں کیونکہ نسب اور خاندان کی رو سے یہی قبیلہ پورے عرب میں ممتاز ہے پس میں تمہارے لئے ان دو آدمیوں میں سے ایک پر راضی ہوں ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کرلو پھر انہوں نے میرا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے ان کی گفتگو میں اس کے سوا اور کوئی بات ناپسند نہیں تھی۔ خدا کی قسم اگر مجھے آگے بڑھا کر میری گردن اڑا دی جائے بشرطیکہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ان لوگوں کا امیر بنوں جن میں حضرت ابوبکرؓ موجود ہوں اب بھی میری یہی نظر ہے ماسوائے اس کے کہ بوقت مرگ میرا نفس مجھے بہکا دے اور کوئی دوسرا خیال دل میں ڈالے۔ پھر انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں وہ لکڑی ہوں جس کے ساتھ اونٹ اپنا جسم رگڑ کر خارش دور کرتے ہیں اور میں بار آور درخت ہوں جس کے گرد باڑ لگائی جاتی ہے۔ اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ میں سے۔ اس پر خوب شور مچا اور آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ مجھے اختلاف کا ڈر لگا پس میں نے کہا کہ اے حضرت ابوبکر! اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ پس انہوں نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے آپ سے بیعت کر لی اور مہاجرین نے ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی ان سے بیعت کر لی اور ہم حضرت سعد بن عبادہ کی جانب بڑھے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ میں نے کہا کہ ان کا خون اللہ تعالیٰ نے کیا ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس وقت حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے زیادہ ضروری ہمارے سامنے اور کوئی بات نہ تھی ہمیں ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ جدا ہو کر چلے جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی انہوں نے بیعت نہ کی ہو اور ہمارے پیچھے اپنے میں سے کسی دوسرے کی بیعت کر لیں پس یہی ہوتا کہ ہم اپنی مرضی کے خلاف ان سے بیعت کرتے یا ان کی مخالفت کرتے اور اس طرح فساد برپا ہو جاتا پس جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی دوسرے سے بیعت کرے اس کی پیروی نہ کرنا

باب ۹۸۰ الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأْفَةٌ إِقَامَةُ الْحُدُودِ۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبَ عَامٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةُ۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ۔

باب ۹۸۱ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ فُلَانًا۔

باب ۹۸۲ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ

غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو درّے لگائے جائیں اور جلا وطن کئے جائیں۔

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد بدکار ہو تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لائے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی عورت سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے (سورۃ النور، آیت ۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ رَأْفَةٌ کا حکم حد قائم کرنے میں ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر شادی شدہ زانی کو ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کرنے کا حکم فرما رہے تھے — ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلا وطن کیا اور پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس پر حد قائم کرتے ہوئے ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے۔

اہلِ معاصی اور مخنثوں کو گھر سے نکال دینا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مخنثوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کریں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ چنانچہ فلاں کو نکال دیا اور فلاں کو بھی نکال دیا۔

امام کے سوا جو اس کی عدم موجودگی میں حد قائم

غائبا عنه.

١٧٣٤ - حدثنا عاصم بن علي حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن عبيد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد أن رجلا من الأعراب جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس فقال يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله فقام خصمه فقال صدق اقض له يا رسول الله بكتاب الله إن ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته فأخبروني أن على ابني الرجم فافتديت بمائة من الغنم ووليدة ثم سألت أهل العلم فزعموا أن ما على ابني جلد مائة وتغريب عام فقال والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله أما الغنم والوليدة فرد عليك وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام وأما أنت يا أنيس فاغد على امرأة هذا فارجمها فغدا أنيس فرجمها.

باب ٩٣ قول الله تعالى: ومن لم يستطع منكم طولا أن ينكح المحصنات المؤمنات فمما ملكت أيمانكم من فتياتكم المؤمنات والله أعلم بإيمانكم بعضكم من بعض فانكحوهن بإذن أهلهن وآتوهن أجورهن بالمعروف محصنات غير مسافحات ولا متخذات أخدان فإذا أحصن فإن أتين بفاحشة فعليهن نصف ما على المحصنات من العذاب ذلك لمن خشي العنت منكم وأن تصبروا خير لكم والله غفور رحيم.

باب ٩٤ إذا زنت الأمة

١٧٣٥ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله

کرنے کا حکم دے۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ فریق ثانی عرض گزار ہوا کہ اس نے صحیح کہا، یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور لونڈی واپس کی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے انیس! تم صبح کے وقت اس کی بیوی سے

جو آزاد عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے۔

اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والی نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو، قید میں آنے والی، نہ مستی نکالتی ہوئی اور نہ یار بناتی ہوئی۔ جب وہ قید میں آ جائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کے لئے ہے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ النساء، آیت ۲۵)

جب لونڈی زنا کی مرتکب ہوئی۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے بارے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

بَاب ۹۸۵ لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۹۸۶ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ؟ قَالَ لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُحَارِبِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً

میں پوچھا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے فروخت کردو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی سہی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے تیسری بار ایسا فرمایا یا چوتھی مرتبہ۔

لونڈی اگر زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلاوطن کیا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت نہ کرو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور ملامت نہ کرو، پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کردو اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی سہی ــــ اسی طرح اسمٰعیل بن امیہ، سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ذمیوں کے احکام کہ شادی شدہ کو زنا کے جرم میں امام کے روبرو پیش کرنا ہے۔

شیبانی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنگسار کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا سورۂ النور کے نزول سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں ــــ اسی طرح علی بن مسہر اور خالد بن عبداللہ اور محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے اسے روایت کیا ہے۔ بعض حضرات نے سورۂ المائدہ کا نام لیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے

زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ. قَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ.

بارے میں توریت کے اندر کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ انہیں ذلیل کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ توریت لے کر آئے اور اسے کھولا گیا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے اول و آخر سے پڑھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رجم موجود تھی۔ وہ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، اس میں آیت رجم موجود ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ عورت کو پتھروں سے بچانے کے لئے اس پر جھک جاتا تھا۔

بَابٌ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ

جب کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا امام اس عورت کے پاس دریافت کرنے کے لئے کسی آدمی کو بھیج سکتا ہے۔

١٤٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيْفُ الْأَجِيْرُ، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد کا بیان ہے کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوئے۔ ایک نے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ فرمائیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان ضرور اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور لونڈی واپس کی جائے گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا

اللہ، اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَاَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

کر دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

بَابُ مَنْ اَدَّبَ اَهْلَهُ اَوْ غَيْرَهُ دُوْنَ السُّلْطَانِ

وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ۔ وَفَعَلَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ۔

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے۔ حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے اور دوسرا اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے روکے اگر وہ نہ رکے تو اس سے لڑے۔ حضرت ابو سعید نے ایسا کیا۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَعَاتَبَنِيْ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ وَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گردن پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی جگہ روک لیا جہاں پانی نہیں ہے۔ چنانچہ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری کوکھ میں مکے مارنے لگے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے سوا کوئی چیز حرکت کرنے سے مانع نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَكَزَنِيْ لَكْزَةً شَدِيْدَةً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِيْ قِلَادَةٍ فَبِيَ الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَوْجَعَنِيْ نَحْوَهُ۔

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے زور سے گھونسے مارے اور فرمایا کہ تو نے ہار کے باعث لوگوں کو روک دیا ہے۔ پس رسول اللہ کے آرام کے باعث یہ مجھے موت کا سامنا تھا کیونکہ مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ مَنْ رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے فرمایا کہ اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے ختم کر کے دم لوں۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک

مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

بَابُ ۹۹۰ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ

تعریض کے بارے میں۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ. قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ، قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر کہا۔ یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی کہ شاید یہ اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رگ کے باعث ہو۔

بَابُ ۹۹۱ كَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ

تعریض اور ادب کے لئے کتنی سزا ہے۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ۔

سلیمان بن یسار نے عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں ماسوائے اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کے۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ۔

عبدالرحمن بن جابر نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ ضربوں کی سزا نہ دی جائے سوائے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ

بکیر کا بیان ہے کہ میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمن بن جابر آگئے۔ پس انہوں نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سلیمان بن یسار نے ہماری

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوْا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن جابر نے اور انہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو ماسوائے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مِثْلِيْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ، لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ، كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِيْنَ أَبَوْا. تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے، مسلمانوں میں سے کچھ حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اس پر بھی جب بعض لوگ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے تو آپؐ نے بھی ان کے ساتھ وصال کا روزہ رکھنا شروع کر دیا پھر ایک روز اور ملایا، پھر چاند نظر آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ دیر سے نظر آتا تو میں کتنے ہی دن ملاتا جاتا، ان کے نہ ماننے کی وجہ سے آپ نے یہ تنبیہاً فرمایا تھا۔ اسی طرح شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔ نیز عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، سعید، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی کریمؐ سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ وہ غلے کے ڈھیر کو اس کی جگہ پر بغیر ماپ تول کے فروخت کر دیتے۔ لہٰذا وہ اسے ان کے ٹھکانوں پر لے جاتے تھے۔

* * * * *

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِيْ شَيْءٍ يُؤْتٰى

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی معاملے میں اپنی ذات کا کبھی انتقام نہیں لیا خواہ کیسی ہی آپ کو تکلیف دی گئی ہو۔ ہاں جب خدا کی حرمتوں

الَّذِي تُنْتَهَكُ مِنْ حُرُمَاتِ اللهِ فَيَنْتَقِمُ لِلهِ

بَابُ ۹۱۲ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهَمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

۱۷۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ زَوْجُهَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا قَالَ فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَهُوَ، وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ۔

۱۷۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ؛ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ

۱۷۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ

کو پامال کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انتقام لیتے تھے

جس نے بغیر ثبوت کے بے حیائی اور آلودگی کا مظاہرہ کیا اور تہمت لگائی۔

حضرت سہل بن سعد نے فرمایا کہ میں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی اور ان کے درمیان جدائی کروائی گئی کیونکہ خاوند نے کہا تھا کہ اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے یہ بھی یاد رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا بچہ جنا تو مرد سچا ہے اور اگر ایسا سرخ رو بچہ جنا تو یہ جھوٹا ہے۔ میں نے زہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا بچہ جنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے پوچھا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کسی عورت کو بغیر شہادت کے سنگسار کرتا؟ فرمایا کہ نہیں، وہ عورت تو علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس بارے میں ایک بات کی اور چلے گئے۔ ان کی قوم کا ایک شخص آیا بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پایا ہے۔ چنانچہ حضرت عاصم نے کہا کہ انہیں میرے بول کے باعث اس میں مبتلا کیا گیا ہے۔ چونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور اس شخص کے متعلق آپ کو بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والے تھے جبکہ وہ شخص جس کے متعلق اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا وہ گندمی رنگ کا، موٹی پنڈلیوں والا اور موٹا تازہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! حقیقت

آدَمَ حَدَلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

گورا ضخ فرما پس عورت نے اس شخص سے مشابہت رکھنے والا بچہ جنا جس کو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس دیکھنے کا ذکر کیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کروایا۔ چنانچہ مجلس میں ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ یہی عورت تھی جس کے بارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ عورت تو اسلام میں علی الاعلان برائی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

بَابٌ ۹۹۲ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ، وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ.

شادی شدہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النور آیت ۵)۔ بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا، ایمان والی عورتوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۲۳)۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کر دینے والی سات چیزوں سے بچو عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، جادو، اس جان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے پیٹھ دکھا کر بھاگنا نیز پارسا، ایمان والی اور انجان عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

بَابٌ ۹۹۳ قَذْفِ الْعَبِيدِ

غلاموں پر تہمت لگانا۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور جو اس نے کہا اس سے وہ بری ہو تو قیامت کے روز اسے

قذف مملوکه وهو بریء مما قال جلد یوم القیامة إلا أن یکون کما قال

باب ٩٩٥ هل یأمر الإمام رجلا فیضرب الحد غائبا عنه، وقد فعله عمر.

١٧٥٥- حدثنا محمد بن یوسف حدثنا ابن عیینة عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن أبی هریرة وزید بن خالد الجهنی قالا جاء رجل إلی النبی صلی الله علیه وسلم فقال أنشدك الله إلا قضیت بیننا بکتاب الله فقام خصمه وکان أفقه منه فقال صدق اقض بیننا بکتاب الله وأذن لی یا رسول الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم قل فقال إن ابنی کان عسیفا فی أهل هذا فزنی بامرأته فافتدیت منه بمائة شاة وخادم وإنی سألت رجالا من أهل العلم فأخبرونی أن علی ابنی جلد مائة وتغریب عام وأن علی امرأة هذا الرجم فقال والذی نفسی بیده لأقضین بینکما بکتاب الله المائة والخادم رد علیك وعلی ابنك جلد مائة وتغریب عام ویا أنیس اغد علی امرأة هذا فسلها فإن اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها.

کتاب الدیات

بسم الله الرحمن الرحیم

باب ٩٩٦ قول الله تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم

١٧٥٦- حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا جریر عن الأعمش عن أبی وائل عن عمرو بن

کوڑے لگائے جائیں گے ماسوائے اس کے کہ وہ کہنے کے مطابق ہو۔

کیا امام کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں کسی پر حد قائم کرے۔

اور حضرت عمر نے ایسا کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرما دیجئے فریق ثانی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ اس نے سچ کہا واقعی ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور رسول اللہ مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا بیان کرو وہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے گھر مزدوری کرتا تھا پس اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے سو بکریاں اور ایک خادم اس کو فدیہ دیا پھر میں نے علم والے مردوں سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس عورت کو سنگسار کیا جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور انیس! صبح اس عورت سے دریافت کرنا، اگر وہ اعتراف جرم کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ پس اس نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

خون بہا کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے

شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ: أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ ثُمَّ أَيٌّ، قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ ثُمَّ أَيٌّ، قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْآيَةَ۔

بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر؟ فرمایا کہ پھر اپنی اولاد کو قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا (سورۃ الفرقان آیت ۶۸)

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے دین کے اندر ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے یعنی آسانی سے عمل کرتا رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہلاک کرنے والے امور میں سے جن میں پھنسنے کے بعد نکلنے کا راستہ نہ ہو، بغیر کسی جواز کے حرام خون بہانا ہے۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جن امور کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے ہوں گے۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ

عطاء بن یزید نے عبیداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو بنی زہرہ کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے لڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور ایک درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ کے لئے مسلمان ہو گیا ہوں۔ کیا اس کے ایسا کہنے کے

وَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَفَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ. قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَأَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ. وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذٰلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ.

باب ۹۹۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَنْ أَحْيَاهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا.

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ

پھر میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو، عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس نے کاٹنے کے بعد ایسا کہا تو کیا پھر بھی اسے قتل نہ کروں؟ فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اسے قتل کیا تو وہ قتل سے پہلے والی تمہاری جگہ پر ہوگا اور تم اس کی پہلے والی جگہ پر جو اس کی یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھی۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد سے فرمایا کہ جب کوئی مومن اپنے ایمان کو کافروں کی وجہ سے چھپاتا ہو، پھر وہ اپنے ایمان کو ظاہر کر دے پھر تم اسے قتل کر دو، حالانکہ یہ اسی طرح تھا جیسے تم اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنے ایمان کو چھپایا کرتے تھے۔

جو مسلمان کی جان بچائے

ابن عباس کا قول ہے کہ جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ تو اسے بچایا گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی جان قتل نہیں کی جاتی مگر اس جرم کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر پڑتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے قتل کیا۔

محمد بن زید نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو (یعنی مسلمان کو قتل کرنا کافروں جیسا کام ہے)۔

عمرو بن جریر نے حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش ہونے کے لئے کہو، پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے

بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

گے۔ اس کو حضرت ابوبکرہ اور حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ.

شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔ اس میں شعبہ راوی کو شک ہے ۔۔۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے ہم سے کہا کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ کسی جان کو قتل کرنا ہے۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ.

عبیداللہ بن ابوبکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات کہنا ہے یا یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا ہے۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقَتَلْتَهُ

ابوظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ کے ایک قبیلے کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اگلی صبح ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شکست دی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک انصاری جب ان کے ایک آدمی کے مقابل ہوئے اور ہم نے اس پر حملہ کیا تو اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ انصاری نے تو اس سے اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے برچھا مار کے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا تم نے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو جان بچانے کے لئے ایسا کہہ

بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ.

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. رَوَاهُ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

بَابُ ٩٩ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى فَمَنْ

ساتھا فرمایا کیا تم نے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ ان کا بیان ہے کہ حضور بار بار مجھ سے یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

صنابحی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اس جان کو قتل نہ کریں جس کا قتل کرنا اللہ تعالےٰ نے حرام قرار دیا ہے، لوٹ مار نہ کریں اور اللہ تعالےٰ کی نافرمانی نہ کریں۔ اگر ایسا کیا تو جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کوئی گناہ کیا تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر (کسی مسلمان پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں کی جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس کو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

امام حسن بصری کا بیان ہے حضرت احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اس آدمی (حضرت علی) کی مدد کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! قاتل کی بات تو سمجھ میں آئی لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا۔ وہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کر دینے کا خواہش مند تھا۔

قصاص فرض ہے -

ارشاد ربانی ہے کہ اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

باب ۹۹۹ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ.

۱۷۷۰ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ بِهِ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

باب ۱۰۰۰ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا

۱۷۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ؛ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ. فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ.

باب ۱۰۰۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۸)

اقرار کرنے تک قاتل سے سوال کرنا اور حدود میں اقرار ضروری ہے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا۔ پس اس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ آپ بار بار اس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے اقرار کر لیا پس اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

جب کسی کو پتھر یا لاٹھی سے قتل کیا گیا ہو۔

ہشام بن زید بن انس کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک لڑکی مدینہ منورہ میں زیور پہن کر باہر نکلی تو کسی یہودی نے اسے پتھر مارا۔ پس لڑکی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس کے بدن میں زندگی کی ابھی رمق باقی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے انکار میں سر اٹھایا۔ پھر اس سے دوبارہ پوچھا کہ تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر اٹھا کر انکار کیا۔ تیسری مرتبہ پوچھا گیا کہ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ پس اس نے اثبات میں سر جھکا دیا پس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بلا کر لایا گیا چنانچہ دو پتھروں کے درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

قصاص کا قرآنی ضابطہ

ارشاد ربانی ہے۔ کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کروا دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم

الظَّالِمُونَ

۱۷۷۲ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ.

بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

۱۷۷۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ.

بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ.

۱۷۷۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا. وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ

نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورۃ المائدہ ، آیت ۴۵)

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں ، ماسوائے اس کے کہ ان تین میں سے کوئی ایک بات ہو یعنی جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا۔

جس نے پتھر سے مار ڈالا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو پتھر کے ساتھ مار دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی جبکہ اس کے اندر زندگی کی رمق باقی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے ؟ تو اس نے اپنے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا پھر دوسری مرتبہ اس سے پوچھا گیا تو اس نے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا پھر تیسری مرتبہ پوچھا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا پس نبی کریم نے بھی اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کروا دیا۔

جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ بنو خزاعہ نے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے بنی لیث کے آدمی کو قتل کر دیا کیونکہ دور جاہلیت میں انہوں نے ان کے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو بھی روک دیا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے اندر قتل کرنا نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے ہوگا اور میرے لئے بھی دن کی ایک

قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ. ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلَ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ.

۱۷۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ قَالَ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ.

بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

۱۷۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ

گھڑی کے لئے حلال ہوا تھا۔ سن لو کہ اس وقت وہ اسی طرح حرام ہے۔ یہاں کا کانٹا نہ توڑا جائے، درخت نہ تراشا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لئے اور جس کا آدمی قتل کر دیا گیا تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ خون بہا لے یا قصاص۔ پس یمن والوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا جس کو ابوشاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے یہ باتیں لکھوا دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لئے لکھ دو۔ پھر قریش سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کی اجازت دے دیجئے کیونکہ ہم اسے گھروں اور قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا اذخر کی اجازت ہے۔ عبیداللہ نے شیبان سے الفیل کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے ابونعیم سے القتل کا لفظ نقل کیا ہے۔ عبیداللہ نے اما ان یقاد کے بعد اہل القتیل کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا۔ "فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی..." سورہ البقرہ، آیت ۱۷۸۔ ابن عباس کا قول ہے کہ العفو سے مراد قتل عمد میں دیت کا قبول کر لینا ہے فاتباع بالمعروف سے مراد ہے کہ تقاضا بھلائی کے ساتھ ہو اور ادا کرنا اچھے طریقے سے۔

جو ناحق کسی کو قتل کرنا چاہے۔

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں۔ حرم کے اندر بے اعتدالی کرنے والا۔ مسلمان کہلا کر جاہلیت کے طور طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر

الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ.

بَابُ الْعَفْوِ فِي الْخَطَإِ بَعْدَ الْمَوْتِ

[illegible] حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَا عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَبِي أَبِي فَقَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا.

بَابُ إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

[illegible] حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا

کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہا دے۔

قتل خطا کو مرنے کے بعد معاف کر دینا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جب غزوہ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی — عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ احد کے روز ابلیس لوگوں (مسلمانوں) میں چلایا کہ پچھلوں کو سنبھالو پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت یمان کو قتل کر دیا جبکہ حضرت حذیفہ پکار رہے تھے کہ یہ میرے والد ہیں یہ میرے والد ہیں۔ جب لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تو حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے ان میں بعض لوگ تو یوں بھاگے کہ طائف جا کر پناہ لی۔

مسلمان جان بوجھ کر دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔

ارشاد ربانی ہے: "اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر وہ اگر اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو فقط ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

جب ایک بار اقرار قتل کر لیا تو اسے قتل کیا جائے گا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر ایک لڑکی کا سر کچل دیا جب اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا، کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب اسی یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کر دیا پس اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف

يَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ.

بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

١٧٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا

بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ، وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَإِبْرَاهِيمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ.

١٧٨٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تُلِدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ.

١٧٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ

کرلیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو یہودی کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا ۔۔۔ ہمام کا بیان ہے کہ دو پتھروں سے کچلا گیا۔

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرنا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو قتل کر دیا جس نے زیور کی وجہ سے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص

اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر سے منقول ہے کہ عورت کا قصاص مرد سے ہر قتل عمد یا زخمی ہونے کی صورت میں لیا جائے گا۔ عمر بن عبد العزیز، ابراہیم نخعی اور ابو الزناد نے اپنے اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حضرت ربیع کی بہن نے ایک آدمی کو زخمی کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے مرض کے وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے فرمایا کہ مت ڈالو۔ ہم نے کہا کہ مریض کو دوائی سے کراہت ہونے کے باعث فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر کے اندر موجود ہیں ان سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے سوائے حضرت عباس کے کیونکہ اس وقت وہ تم میں موجود نہ تھے

جو اپنا حق خود حاصل کرے یا سلطان کی اجازت کے بغیر قصاص لے بیٹھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں ہیں اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں ۔۔۔ اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی تیرے

بِإِذْنِهِ، لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

گھر میں جھانکے اور اندر آنے کی اجازت طلب نہ کی ہو پھر تم اسے پتھر مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیر اوپر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۷۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا، فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ۔

یحییٰ نے حمید سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم کے کاشانۂ اقدس میں جھانکا تو آپ نے اسے مارنے کے لئے تیر کا پھل اٹھایا۔ میں (یحییٰ) نے ان (حمید) سے پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک نے۔

بَابٌ ۱۱۱ إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ

جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے۔

۱۷۸۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ، فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا جب غزوۂ احد میں مشرکوں کو شکست ہو گئی تو ابلیس چلایا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اگلے اور پچھلے آپس میں ٹکرا گئے پھر حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی نرغے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ پکارتے رہے کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں یہ تو والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم کسی نے ان کی نہ سنی یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اللہ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ باقی تمام عمر حضرت حذیفہ

بَابٌ ۱۱۲ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ

جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر بیٹھے تو اس کی دیت نہیں ہے۔

۱۷۸۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ عامر بن اکوع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھانے دیتے۔ پس اسی رات کی صبح کو یہ موت کی آغوش میں چلے گئے پس لوگوں نے کہا کہ اس کے عمل ضائع ہو گئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے جب میں واپس لوٹا تو لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے عمل ضائع ہو گئے ہیں پس میں نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ.

یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ جس نے کہا وہ غلط کہا اس کے لئے تو دگنا اجر ہے وہ تو مشقت کرنے والا مجاہد تھا اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے۔

بَابُ ۱۰۱۳ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس کے دانت گر جائیں۔

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ، لَا دِيَةَ لَكَ.

زرارہ بن اوفی نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا، دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑتے ہوئے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ کو اونٹوں کی طرح کاٹتے ہو لہٰذا تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صفوان بن یعلیٰ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں کسی غزوہ کے لئے نکلا، ایک آدمی نے دانتوں سے کاٹا جس کے سبب اس کے اگلے دو دانت گر گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل قرار دیا۔

بَابُ ۱۰۱۴ السِّنُّ بِالسِّنِّ

دانت کے بدلے دانت۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ.

حمید نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔

بَابُ ۱۰۱۵ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ، يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

محمد بن بشار، ابن ابو عدی، شعبہ، قتادہ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند سنا ہے۔

بَابُ ۱۰۱۶ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ

کئی آدمیوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو کیا ان سب

هل يعاقب أو يقتص منهم كلهم. وقال مطرف
عن الشعبي في رجلين شهدا على رجل أنه
سرق فقطعه علي ثم جاءا بآخر وقالا أخطأنا
فأبطل شهادتهما وأخذا بدية الأول وقال
لو علمت أنكما تعمدتما لقطعتكما. وقال لي
ابن بشار حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع
عن ابن عمر رضي الله عنهما أن غلاما قتل
غيلة فقال عمر لو اشترك فيها أهل صنعاء
لقتلتهم. وقال مغيرة بن حكيم عن أبيه إن
أربعة قتلوا صبيا فقال عمر مثله وأقاد
أبو بكر وابن الزبير وعلي وسويد بن مقرن
من لطمة. وأقاد عمر من ضربة بالدرة
وأقاد علي من ثلاثة أسواط واقتص شريح
من سوط وخموش.

١٧٩٠ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن
سفيان حدثنا موسى بن أبي عائشة عن عبيد
الله بن عبد الله قال قالت عائشة لددنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم في مرضه وجعل يشير
إلينا لا تلدوني قال فقلنا كراهية المريض بالدواء
فلما أفاق قال ألم أنهكم أن تلدوني قال قلنا
كراهية للدواء فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يبقى منكم أحد إلا لد وأنا أنظر إلا
العباس فإنه لم يشهدكم.

باب القسامة وقال الأشعث
بن قيس قال النبي صلى الله عليه وسلم
شاهداك أو يمينه. وقال ابن أبي مليكة
لم يقد بها معاوية. وكتب عمر بن عبد العزيز
إلى عدي بن أرطاة وكان أمره على البصرة
في قتيل وجد عند بيت من بيوت السمانين

سے بدلہ یا قصاص لیا جائے گا۔ مطرف نے شعبی سے دو
آدمیوں کے بارے میں نقل کیا کہ ایک نے دوسرے آدمی کے خلاف چوری
کرنے کی گواہی دی تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ ایک
آدمی کو لے کر آیا اور دونوں نے کہا کہ ہم سے غلطی ہوگئی چنانچہ آپ نے
ان دونوں کی شہادت کو باطل قرار دیا اور پہلے کو دیت دلوائی نیز
فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں
کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے
کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر نے فرمایا۔
اگر صنعاء کے تمام باشندے بھی اس میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل
کر دیتا۔ مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ چار آدمیوں
نے ایک بچے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر نے یہی فرمایا۔ حضرت ابوبکر، حضرت
ابن زبیر، حضرت علی اور حضرت سوید بن مقرن نے طمانچہ کا قصاص دلوایا
اور حضرت عمر نے کوڑا مارنے کا قصاص دلوایا اور حضرت علی نے تین کوڑوں
کا قصاص دلوایا اور قاضی شریح نے کوڑے اور نوچنے کا قصاص دلوایا۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے
فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض میں دوائی
پلائی جبکہ آپ ہماری طرف اشارہ فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم نے
کہا کہ آپ یوں منع فرما رہے ہیں کہ مریض کو دوا سے نفرت ہوتی
ہے جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا
تھا کہ مجھے دوائی نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کی کہ دوائی سے نفرت کے
باعث فرمایا ہوگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر
میں کوئی ایک بھی نہ بچے مگر سب کو دوائی پلاؤ سوائے حضرت
عباس کے کہ وہ تمہارے پاس موجود نہ تھے۔

قسامت۔ اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہونے
چاہئیں ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے
کہ معاویہ نے اس کا قصاص نہیں لیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے
عدی بن ارطاۃ کے لئے لکھا جنہیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا
اس مقتول کے بارے میں جس کی لاش گھی بیچنے والوں کے گھروں کے

إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَإِلَّا فَلَا تَطْلِمُوا النَّاسَ فَإِنَّ هٰذَا لَا يُقْضٰى فِيهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

١٦٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا إِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضٰى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

١٦٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِّنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِّلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ مُّحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنٰى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ لَا قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللّٰهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدٰى

پاس سے میں تحقیق کر کہ اگر اس کے ورثاء کو گواہ مل جائیں تو بہتر ہے ورنہ کسی پر ظلم نہ کرنا کیونکہ اس مقدمے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ انصار سے ایک آدمی جنہیں سہل بن ابو حثمہ کہا جاتا تھا انہوں نے انہیں بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ آدمی خیبر کی طرف گئے وہاں جا کر وہ جدا جدا ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا پھر جن لوگوں میں اس کی لاش ملی تھی ان سے کہا گیا کہ تم نے ہمارے ایک ساتھی کو قتل کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی قاتل کا کوئی پتہ ہے پس نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہم خیبر کی طرف گئے تو ہم نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا۔ آپ نے فرمایا کہ بڑا آدمی بات کرے پھر ارشاد ہوا کہ تم گواہ پیش کرو گے کہ کس نے قتل کیا ہے عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں فرمایا کہ پھر تو قسم ہو گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں ہوں گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ناپسند فرمایا کہ اس کا خون رائیگاں جائے چنانچہ آپ نے صدقے کے اونٹوں سے ایک سو مقتول کے ورثاء کو مرحمت فرما دیئے۔

ابو رجاء نے حضرت ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبد العزیز تخت پر لوگوں سے باتیں کرنے کے لیے بیٹھے اور لوگوں کو اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ پوچھا کہ آپ حضرات کا قسامت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ قسامت کے ذریعے قصاص لینا حق ہے اور خلفائے راشدین نے بھی اس کے ذریعے قصاص لیا ہے پھر مجھ سے فرمایا اے ابو قلابہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا میں نے کہا۔ اے امیر المومنین! آپ کے پاس عرب کے سرکردہ سردار اور شرفاء موجود ہیں اگر ان میں سے پچاس افراد گواہی دیں کہ فلاں شادی شدہ آدمی نے دمشق میں زنا کیا ہے اور انہوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس آدمی کو سنگسار کر دیں گے؟ کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ ان میں سے پچاس آدمی گواہی دیں کہ فلاں آدمی نے حمص میں چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے جبکہ انہوں نے اسے دیکھا نہ ہو جواب دیا کہ نہیں میں نے کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہ نے کسی آدمی کو ہرگز قتل نہیں کیا ماسوائے تین باتوں کے ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا جائے دوسرا جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کیا تیسرا وہ جو اللہ اور رسول سے لڑا اور مسلمان سے پھر

ثلاث خصال: رجل قتل بجريرة نفسه فقتل أو رجل زنى بعد إحصان، أو رجل حارب الله ورسوله وارتد عن الإسلام، فقال القوم: أوليس قد حدث أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قطع في السرق وسمر الأعين ثم نبذهم في الشمس، فقلت: أنا أحدثكم حديث أنس، حدثني أنس أن نفرا من عكل ثمانية قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فبايعوه على الإسلام، فاستوخموا الأرض فسقمت أجسامهم، فشكوا ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أفلا تخرجون مع راعينا في إبله فتصيبون من ألبانها وأبوالها، قالوا: بلى، فخرجوا فشربوا من ألبانها وأبوالها فصحوا، فقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأطردوا النعم، فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسل في آثارهم فأدركوا فجيء بهم فأمر بهم فقطعت أيديهم وأرجلهم وسمر أعينهم ثم نبذهم في الشمس حتى ماتوا، قلت: وأي شيء أشد مما صنع هؤلاء، ارتدوا عن الإسلام وقتلوا وسرقوا، فقال عنبسة بن سعيد: والله إن سمعت كاليوم قط، فقلت: أترد علي حديثي يا عنبسة؟ قال: لا ولكن جئت بالحديث على وجهه، والله لا يزال هذا الجند بخير ما عاش هذا الشيخ بين أظهرهم، قلت: وقد كان في هذا سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليه نفر من الأنصار فتحدثوا عنده فخرج رجل من بين أيديهم فقتل فخرجوا بعده فإذا هم بصاحبهم يتشحط في الدم، فرجعوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله صاحبنا كان تحدث معنا

کے بعد مرتد ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا حضرت انس نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ نے چوری میں ہاتھ کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا گیا۔ میں نے کہا کہ میں تمہیں حضرت انس کی حدیث سناتا ہوں۔ مجھ سے حضرت انس نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام پر آپ سے بیعت کی۔ یہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی اور ان کے جسموں میں خرابی پیدا ہو گئی۔ لہٰذا انہوں نے رسول اللہ سے اس بات کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا اور چلے گئے چنانچہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے تو تندرست ہو گئے۔ پس انہوں نے رسول اللہ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہنکا کر لے گئے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس آپ نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتے ہیں۔ مرتد ہو کر اسلام سے پھر گئے، قتل کیا اور چوری کی۔ اس پر عنبسہ بن سعید نے کہا کہ خدا کی قسم میں آج تک ایسا سنتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اے عنبسہ کیا تم میری حدیث کی تردید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے تو حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے جیسے بیان ہونی چاہیے۔ خدا کی قسم یہ گروہ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گا جب تک یہ بزرگ ان میں موجود ہیں۔ میں نے کہا کہ اس بارے میں رسول اللہ کی سنت بھی موجود ہے کہ انصار کے کچھ آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس باتیں کرتے رہے۔ ان میں سے ایک تنہا باہر چلا گیا اور قتل کر دیا گیا۔ جب اس کے بعد وہ حضرات باہر نکلے تو دیکھا کہ ان کا ساتھی خون میں تر ابور ہو کر تڑپ رہا ہے۔ پس وہ رسول اللہ کی طرف لوٹے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ہمارا وہ ساتھی جو ہمارے ساتھ باتیں کر رہا تھا وہ ہم سے پہلے باہر نکل آیا تھا۔ اب ہم نے اسے دیکھا تو وہ خون میں نہا کر تڑپ رہا ہے۔ پس رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا۔ تم اس کو قتل کرنے کا کس کے متعلق گمان یا

فخرج بين أيدينا فإذا نحن به يتشحط في الدم
فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: بمن
تظنون أو ترون قتله؟ قالوا نرى أن اليهود
قتلته، فأرسل إلى اليهود فدعاهم فقال:
أأنتم قتلتم هذا؟ قالوا لا، قال أترضون
نفل خمسين من اليهود ما قتلوه؟ فقالوا
ما يبالون أن يقتلونا أجمعين ثم ينتفلون
قال أفتستحقون الدية بأيمان خمسين منكم
قالوا ما كنا لنحلف، فوداه من عنده، قلت
وقد كانت هذيل خلعوا خليعا لهم في الجاهلية
فطرق أهل بيت من اليمن بالبطحاء فانتبه له
رجل منهم فحذفه بالسيف فقتله، فجاءت
هذيل فأخذوا اليماني فرفعوه إلى عمر بالموسم
وقالوا قتل صاحبنا فقال إنهم قد خلعوه،
فقال يقسم خمسون من هذيل ما خلعوه قال
فأقسم منهم تسعة وأربعون رجلا وقدم رجل
منهم من الشام فسألوه أن يقسم فافتدى يمينه
منهم بألف درهم فأدخلوا مكانه رجلا آخر
فدفعه إلى أخي المقتول فقرنت يده بيده قالوا
فانطلقا والخمسون الذين أقسموا حتى إذا كانوا
بنخلة أخذتهم السماء فدخلوا في غار في الجبل
فانهجم الغار على الخمسين الذين أقسموا فماتوا
جميعا وأفلت القرينان واتبعهما حجر فكسر
رجل أخي المقتول فعاش حولا ثم مات، قلت
وقد كان عبد الملك بن مروان أقاد رجلا
بالقسامة ثم ندم بعد ما صنع فأمر بالخمسين
الذين أقسموا فمحوا من الديوان وسيرهم
إلى الشام

خیال رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں اسے یہودیوں نے قتل کیا
ہوگا۔ آپ نے یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟
انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں
کے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا؟
عرض گزار ہوئے کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کرکے قسم کھا جائیں گے۔
فرمایا تو کیا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا جائیں گے کہ دیت کا تمہیں
حق حاصل ہو جائے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو قسم نہیں کھا سکتے۔
پس آپ نے دیت اپنے پاس سے ادا کر دی۔ میں (ابوقلابہ) نے کہا ہذیل نے
زمانہ جاہلیت میں اپنے ایک آدمی کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا وہ بطحاء کے اندر
کسی یمنی کے گھر میں رات کو آن پہنچے جب کسی آدمی کو اس کی خبر ہوئی تو تلوار
لے کر اس پر ٹوٹ پڑا اور قتل کر دیا۔ ہذیل آئے اور اس یمنی کو پکڑ کر زمانہ
حج کے اندر حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہمارے ایک
آدمی کو قتل کر دیا ہے اس نے کہا کہ انہوں نے تو اس کا بائیکاٹ کیا ہوا
تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہذیل میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ
انہوں نے بائیکاٹ نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے انچاس آدمی قسم کھا
گئے اور ان کا ایک آدمی جب شام سے آیا، پھر اس سے قسم کھانے کے لیے
پوچھا گیا تو اس نے ایک ہزار درہم اپنی قسم کا فدیہ دے دیا اور انہوں
نے اس کی جگہ دوسرا آدمی شامل کر لیا اور اسے مقتول کے بھائی کے
پاس لے گئے اور اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ
یہ دونوں اور وہ قسم کھانے والے پچاس افراد چل پڑے یہاں تک کہ جب
نخلہ کے مقام پر پہنچے تو بارش ہونے لگی پس وہ پہاڑ کی ایک غار میں
داخل ہو گئے۔ چنانچہ غار ان پچاس آدمیوں پر بیٹھ گئی جنہوں نے
قسم کھائی تھی اور وہ سارے مر گئے اور ہاتھ ملانے والے دونوں
بچ گئے۔ ان دونوں کی طرف بھی ایک پتھر آیا جس سے مقتول کے
بھائی کا پیر ٹوٹ گیا اور ایک سال کے بعد وہ بھی مر گیا۔ میں (ابوقلابہ) نے
کہا کہ عبدالملک بن مروان نے ایک آدمی کو قسامت کے طریقے پر قصاص
دلوایا اور پھر اپنے کیے پر نادم ہوا اور ان قسم کھانے والے پچاس کے دیوان کے
متعلق حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے خارج کر دیے جائیں اور انہیں شام کی

باب من اطلع في بيت قوم

جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو

فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ ۔

اس کے لئے دیت نہیں ہے۔

۱۷۹۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ ۔

عبیداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا تو آپ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اسے تیر مارنے کے لئے تل گئے۔

۱۷۹۴ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے سے جھانک کر دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک آلہ تھا جس کے ساتھ سر کھجا رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھے گا تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنے کی وجہ ہی سے تو اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۷۹۵ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی آدمی بغیر اجازت تمہیں جھانک کر دیکھے اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تمہارے لئے کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

بَابُ ۱۰۱۹ الْعَاقِلَةِ

عاقلہ۔

۱۷۹۶ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ

ابوجحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ایک مرتبہ یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا، ہمارے پاس اور کچھ نہیں مگر جو قرآن کریم میں ہے ماسوائے اس فہم کے جو کسی آدمی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو اس کتابچے میں ہے۔ میں نے پوچھا کہ کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانے

وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

بَابُ ۲۰۱ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

۱۷۹۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

۱۷۹۸ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ.

۱۷۹۹ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السِّقْطِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا.

۱۸۰۰ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ.

بَابُ ۲۰۲ جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ

کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

عورت کا حمل۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری پر پتھر اڑ کیا، جس کے باعث ایک کا حمل گر گیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لونڈی ایک بردہ دیت میں دیا جائے۔

* * * * * * *

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کے وقت موجود تھے۔

ہشام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرات میں سے کون ہے جس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حمل ساقط کر دینے کے بارے میں فیصلہ سنا ہو حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ آپ نے ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا۔ کہا کہ ایسا گواہ لائیے جو اس بات کی شہادت دے پس حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

محمد بن عبداللہ، محمد بن سابق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے عورت کا حمل ساقط کرنے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا۔

عورت کا حمل اور یہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے

عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ

١٨٠١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

١٨٠٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

بَابُ ١٢٢ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا

وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا۔

١٨٠٣۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ

عصبہ پر بیٹے پر نہیں ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک عورت کا حمل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف تاوان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ وفات پا گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گی اور تاوان عصبہ ادا کریں گے۔

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ہذیل کی دو عورتوں میں لڑائی ہو گئی اور انہوں نے ایک دوسری پر پتھراؤ کیا، جس سے ایک عورت کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی دی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

جو غلام اور بچے عاریتاً مانگے

منقول ہے کہ حضرت ام سلیم نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو لکھا کہ اون صاف کرنے کے لئے میرے پاس چند لڑکے بھیج دیجئے لیکن میرے پاس کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے اسے اپنی خدمت کے لئے قبول فرمائیے وہ فرماتے ہیں کہ میں سفر و حضر میں آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن خدا کی قسم جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں کبھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے

لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَوْلَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا ۔ نہیں کیا اس کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا ۔

ف : کتنے خوش نصیب تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے وصال تک دس سال خدمت کی اور سفر وحضر میں برابر یہ سعادت حاصل کرتے ہی رہے ۔ ان کے اس بیان پر کس صاحب ایمان کا دل قربان ہونے کو نہ چاہے گا جب کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ دس سال کے اس عرصے میں جو کام بھی میں نے کیے ان میں کسی کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور جتنے کام میں نے نہیں کیے ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا ؟ ——— سبحان اللہ !

کیا اس بیان کے اندر دولت مندوں اور افسروں کے لیے ضابطہ نہیں ہے کہ امیروں کو اپنے ملازمین اور افسروں کو اپنے ماتحتوں سے کیا سلوک کرنا چاہیے ۔ کیا امیروں کی کوٹھیوں ، کارخانوں ، ہوٹلوں اور دکانوں میں کام کرنے والے ملازمین کے ساتھ ان کا سلوک اسی قسم کا ہے ؟ ——— کیا افسروں کی ماتحتی میں کام کرنے والے ملازموں کے ساتھ افسروں کا سلوک اسی قسم کا ہوتا ہے ؟ ——— یقیناً دونوں باتوں کا جواب نفی میں ہوگا ۔ چاہیے کہ جب ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول کے اسوۂ حسنہ پر نظر ڈال کر ان ضابطوں کا کچھ تو پاس لحاظ کریں جو دونوں جہانوں کے بادشاہ نے ہمارے لیے متعین فرمائے ۔ یقیناً ان کی پیروی کرنے میں ہمارا اپنا ہی بھلا ہے ۔ ہماری دونوں جہانوں کی کامیابی اور نیک نامی کا راز اللہ کے رسول کی پیروی کرنے میں ہی مضمر ہے ۔ استاذ الشعراء علامہ حسین رضوی بدایونی دامت برکاتہم العالیہ نے اسوۂ رسول کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے ۔

تعالی اللہ بابرکت رسول اللہ کا اسوہ — ہے وجہ امن دعافیت رسول اللہ کا اسوہ

پیامِ امنِ دل وجاں ہے بشر و جیب کی اوام — ہے بیں وہ واقع نکہت رسول اللہ کا اسوہ

تمدن کی صفائی کا ہے اولیں گل وضامن — دل وجاں کی طمانیت رسول اللہ کا اسوہ

یہ ربط وباہمی میلان در ہر خانہ ومجلس — ہے بیشک ماں جنت رسول اللہ کا اسوہ

ضرورت آدمی سے آدمی کو جس کی باہم — عطا کرتا ہے وہ الفت رسول اللہ کا اسوہ

سکتا وہ جلتے ہوتے ہیں اگر چہ دونوں عالم کے — جو اپناتے ہیں آنحضرت رسول اللہ کا اسوہ

تمنا ہیں حضور اکرم کو مجبوریت کیا نسبت — ہے وجہ قربت و جنت رسول اللہ کا اسوہ

جو یارب کا مطالبات حضرت کی عطا توفیق — تو ہے شفقی عاقبت رسول اللہ کا اسوہ

زباں حالاں ہوں واقف کاش تجھیں اس حقیقت سے

ہے واحد دافع بحسرت رسول اللہ کا اسوہ

بَابُ ۱۰۲۳ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ

کان یا کنوئیں میں دب کر مرنے والے کا خون معاف ہے ۔

۱۸۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جانور کے زخمی کرنے پر تاوان نہیں ملے گا ۔ کنوئیں یا کان کے

جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

باب ۱۲۴ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ كَانُوا لَا يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَيُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ. وَقَالَ حَمَّادٌ لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ لَا يُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمَنْ.

۱۸۰۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

باب ۱۲۵ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ

۱۸۰۶ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.

باب ۱۲۶ لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

۱۸۰۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

اندر کام کرنے والا مر جائے یا زخمی ہو تو تاوان نہیں اور کافروں کا دبایا ہوا مال ملے تو اس میں سے خمس ادا کرنا ہوگا۔

چوپائے خون کر دیں تو معاف ہے۔

ابن سیرین کا قول ہے کہ صحابہ کرام جانور کے لات مارنے کا تاوان نہیں دلاتے تھے اور لگام پھیرنے کا دلاتے تھے۔ حماد کا قول ہے کہ جانور کے لات مارنے کا تاوان نہ دلایا جائے مگر جب کوئی چھیڑے۔ شریح کا قول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے اور وہ لات مارے تو مالک پر تاوان نہیں ہے۔ حکم اور حماد کا قول ہے کہ کرائے والا جب گدھے کو ہانکے اور اس پر بیٹھی ہوئی عورت گر پڑے تو اس پر کوئی تاوان نہیں۔ شعبی کا قول ہے کہ ہانکنے والا جب جانور کو اتنا ہانکے کہ تھکا ڈالے اور وہ کوئی نقصان کر دے تو یہ ضامن ہوگا اور اگر پیچھے ہو اور آہستہ آہستہ ہانکے تو ضامن نہیں ہوگا۔

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کسی کو مار دیں تو خون بہا نہیں اور کنوئیں یا کان کے اندر کام کرنے والا دب کر مر جائے تو خون بہا نہیں۔ اور دبا ہوا مال ملے تو خمس ادا کرنا ہوگا۔

جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کر دے۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ساتھ معاہدہ تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

کافر کے بدلے میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابوجحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ــ صدقہ بن الفضل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابوجحیفہ کا بیان

ابن عيينة حدثنا مطرف سمعت الشعبي يحدث قال سمعت ابا جحيفة قال سألت عليا رضي الله عنه هل عندكم شيء مما ليس في القرآن وقال ابن عيينة مرة ما ليس عند الناس فقال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا الا ما في القرآن الا فهما يعطى رجل في كتابه وما في الصحيفة قلت وما في الصحيفة قال العقل وفكاك الاسير وان لا يقتل مسلم بكافر۔

ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو اگاتا اور جان کو پیدا کرتا ہے ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے مگر وہ فہم جو کسی کو کتاب کے متعلق دی گئی ہو اور جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت اور غلام آزاد کرنے کے احکام اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

باب ٢٦ - اذا لطم المسلم يهوديا عند الغضب رواه ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

جب مسلمان غصے کی حالت میں یہودی کو تھپڑ مار دے۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٨٠٨ - حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تخيروا بين الانبياء۔

یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

١٨٠٩ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن عمرو بن يحيى المازني عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال جاء رجل من اليهود الى النبي صلى الله عليه وسلم قد لطم وجهه فقال يا محمد ان رجلا من اصحابك من الانصار لطم في وجهي قال ادعوه فدعوه قال لم لطمت وجهه قال يا رسول الله اني مررت باليهود فسمعته يقول والذي اصطفى موسى على البشر قال قلت وعلى محمد صلى الله عليه وسلم قال فاخذتني غضبة فلطمته قال لا تخيروني من بين الانبياء فان الناس يصعقون يوم القيامة فاكون اول من يفيق فاذا انا بموسى اخذ بقائمة من

یحییٰ مازنی کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ ایک یہودی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ اے محمد! آپ کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ۔ پس انہیں بلایا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا۔ میں نے کہا، اچھا تو وہ تمہارے نزدیک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں۔ اس پر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے تھپڑ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب تمام آدمی بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی ایک

قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَقِتَالِهِمْ وَاِثْمِ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

بَابُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ. لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

۱۸۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۱۸۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ

پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا طور والی بیہوشی کے بدلے میں آج بیہوش نہیں ہوئے۔
اللہ کے نام شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مرتدوں اور دشمنوں سے توبہ کروانا

ادران سے لڑنے کا بیان نیز جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کو دنیا اور آخرت میں سزا۔

شرک ظلم عظیم ہے ۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورۃ لقمان آیت ۱۳) اے سننے والے! اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو خسارے میں رہے گا (سورۃ الزمر آیت ۶۵)

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وہ جو ایمان لائے اور ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی" (سورۃ الانعام آیت ۸۲) تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات بڑی مشکل نظر آئی اور کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان کے ساتھ ظلم (ناحق) کی ملاوٹ نہیں کرتا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں (بلکہ مراد شرک ہے) کیا تم حضرت لقمان کا یہ قول نہیں سنتے۔ "بیشک شرک بڑا ظلم ہے" (سورۃ لقمان آیت ۱۳)

مسدد، بشر بن مفضل، جریری ــــ قیس بن حفص، اسمٰعیل بن ابراہیم، سعید جریری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا، یہ تین مرتبہ فرمایا یا فرمایا کہ جھوٹ بولنا۔ آپ برابر یہی فرماتے

الزُّورِ فَلَا يَزَالُ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

١٨١٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ

١٨١٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

بَابُ ١٠٢٩ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ وَاسْتِتَابَتِهِمْ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي اللهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ

رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کونسے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ عرض کی پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ یمین غموس۔ میں عرض گزار ہوا کہ یمین غموس کیا ہے؟ جو قسم کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہضم کرنا چاہے اور ہو اس قسم میں جھوٹا۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا جو کام ہم نے عہد جاہلیت میں کئے ان پر ہماری پکڑ ہوگی؟ فرمایا کہ جس نے اسلام میں داخل ہو کر نیکی کی تو اعمال جاہلیت پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور اگر اسلام میں آکر برائی کی تو اگلے اور پچھلے تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

مرتد مرد اور مرتدہ عورت کا حکم - ابن عمر، زہری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مرتدہ قتل کی جائے گی اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی۔ ہمیشہ اس میں رہیں، نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے۔ مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں بہکے ہوئے۔ (سورۂ آل عمران

هُمُ الْفَاسِقُونَ. وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ. وَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا. وَقَالَ مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ. وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ لَا جَرَمَ يَقُولُ حَقًّا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ. وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

١٨١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

١٨١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

آیت ۹۸ تا ۱۰۱) — اے ایمان والو! اگر تم کچھ بھی اہل کتاب کے کہنے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے (سورۂ آل عمران آیت ۱۰۰) — جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھے اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے اور نہ انہیں راہ دکھائے (سورۂ النساء آیت ۱۳۷) تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت (سورۂ المائدہ آیت ۵۴) — ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے، یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی اور اس لئے کہ اللہ ایسے کافروں کو راہ نہیں دیتا، یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں، آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں، پھر بیشک تمہارا رب ان کے لئے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے بعد اس کے کہ ستائے گئے، پھر انہوں نے جہاد کیا اور صابر رہے بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے (سورہ النحل آیت ۱۰۶ تا ۱۱۰) — اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے، اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال اکارت گئے دنیا اور آخرت میں، اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا" (سورۂ البقرہ آیت ۲۱۷)

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں زندیق پیش کئے گئے تو آپ نے انہیں جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ انہیں قتل کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ میں

قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ، فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ. قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ، لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً قَالَ انْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا، قَالَ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي.

دو آدمیوں کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو اشعریوں میں سے تھے ایک میرے دائیں جانب تھا اور دوسرا بائیں طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے ان دونوں نے عہدے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابوموسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! میں عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مجھے انہوں نے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ عہدہ کے طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو ہونٹوں کے نیچے دبائی ہوئی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جو خود عامل بننا چاہے ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے لیکن اے ابوموسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! تم یمن چلے جاؤ۔ پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا۔ جب یہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لئے بستر بچھایا اور تشریف رکھنے کے لئے کہا۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا پڑا تھا۔ پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر یہودیت کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگے کہ بیٹھ جائیے۔ حضرت معاذ نے فرمایا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل کر دیا جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے۔ تین مرتبہ یہی کہا پس انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں حضرات رات کے قیام کا ذکر کرنے لگے تو ایک نے کہا کہ میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سونے میں بھی قیام کرنے کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

بَابٌ ١٣٠١ قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الْفَرَائِضِ وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ.

جو فرائض قبول کرنے سے انکار کرے اور ارتداد کی جانب نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا۔

١٤١٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ، يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اے حضرت ابوبکر! آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں پس جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا انہوں نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچا لیا

النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ اونٹ کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہ اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ جہاد کے لئے اللہ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا۔ پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کلمہ گو لوگوں اور نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں کو مرتد شمار کیا جنھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور اُن کے خلاف جہاد کیا گیا۔ تمام صحابۂ کرام نے بھی بالآخر انھیں مرتد ہی شمار کیا تھا۔ اُن کی کلمہ گوئی اور نماز روزہ وغیرہ کو مسلمان ہونے کی علامت شمار نہیں کیا کیونکہ وہ اللہ کے ایک فرض کے منکر ہو گئے تھے۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۲۱۴۵ میں بھی موجود ہے معلوم ہوا کہ مرتد ہونے کے لیے اور اسلام کے دائرے سے نکلنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص عیسائی، یہودی، ہندو یا سکھ ہونے کا اعلان کرے بلکہ جو ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرے یا کسی ایک فرض کی فرضیت کا منکر ہو جائے وہ بھی مرتد ہے اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے خواہ اس کے بعد خود کو مسلمان ہی کہتا رہے۔ لاکھوں بار کلمہ بھی پڑھے اور نماز روزے وغیرہ کی پابندی بھی کرتا رہے۔ وہ اُس وقت تک برابر کافر و مرتد ہی شمار ہوگا جب تک اپنے اعلانیہ انکار سے اعلانیہ توبہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو کفر و ارتداد سے محفوظ رکھے، آمین۔

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ گزشتہ دو تین صدیوں میں جب ملتِ اسلامیہ کی قوت کو زوال آیا اور غیر مسلم اقوام نے دنیاوی لحاظ سے ترقی کر نا شروع کی تو غیر مسلموں نے ان کے کتنے ہی ممالک پر قبضہ جما لیا اور ہر ایک نے اپنے زیرِ تسلط اسلامی ملک میں مسلمانوں کو عملاً اسلام سے دور کرنے اور برے کاموں کا عادی بنانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ اس منصوبے میں انھیں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور مسلمانوں کو بڑی حد تک سامانِ تضحیک اور قابلِ نفرت بنا دیا ——— دوسری جانب ہر ملک میں مسلمانوں کے بعض بااثر علماء کو خرید کر بڑی کارندہ واسی کے ساتھ اُن سے مقدس قمیص اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی تکلیں لگائیں تاکہ ان کے ذریعے وہ علماء اور ان کی تائید کرنے والے ایمان کی دولت سے محروم ہو جائیں جس سے کافر ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور کفر جس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ ناقابلِ تسخیر مسلمانوں کی ایمانی قوت سے بڑھ کر مسلمانوں کا ساز و سامان۔ یا انگریزوں نے مسلمانوں کی ایمانی قوت کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس میں بھی انھیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے ذریعے ایک تو بعض مسلمان کہلانے والے اپنی سب سے بڑی طاقت یعنی ایمان کی دولت سے محروم ہوئے اور کفر و ارتداد کے کنوئیں میں جا گرے اور دوسری جانب اس منصوبے کے ذریعے اُن میں کتنے ہی فرقے بن گئے جن کے باعث مسلمان کہلانے والے اب آپس میں دست و گریباں ہیں اور ان کی علمی و عملی صلاحیتیں اپنے اپنے فرقے کو ترقی دینے اور اپنی واحد اصلی اور قدیمی جماعت کو تباہ و برباد کرنے پر صرف ہو رہی ہے، جو صحابۂ کرام کی جماعت ہے ——— اولیاء اللہ کی جماعت ہے ——— سارا علمی سرمایہ اُسی جماعت

کا ہے ۔۔۔ ساری ملی کاوشیں اسی جماعت کی ہیں۔ جملہ سلاطین عظام اور غازیانِ اسلام اسی جماعت میں ہوتے ۔۔۔ سارے مفسرین، محدثین، فقہاء و متکلمین اسی جماعت کے ہیں ۔۔۔ غرض اسلام و مسلمین کی ساری تاریخ اسی ایک جماعت سے وابستہ ہے اور اسی سے تا قیامت وابستہ رہے گی ۔۔۔ باقی تمام جماعتیں یعنی فرقے اسی اصل و قدیمی جماعت مسلمانوں کے سوادِ اعظم و ناجی گروہ کو کمزور کرنے میں مصروف ہیں اور یہ نادانستہ طور پر غیر مسلموں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں ۔۔۔ کاش! اصحابِ بصیرت حضرات اس بات کی اہمیت اور نزاکت کو محسوس کر کے ناجی گروہ کو اس کا مقام دلائیں اور مسلمانوں کے ایمانوں کی دولت کو غیر مسلموں کے چلائے ہوئے اس چکر کے سبب ضائع ہونے سے بچائیں۔ اسی میں مسلمانانِ عالم کا بھلا اور ہم سب کی سعادتِ دارین کا راز پنہاں ہے۔

یہ نئے نئے اور ٹیپ ٹاپ والے رنگ برنگے اسلام اگرچہ بعض لوگوں کو بڑے خوشنما بھی نظر آتے ہیں لیکن ان کا حال تقریباً ایسا ہے جیسے ایک کڑاہی دودھ میں خنزیر کے گوشت کی صرف ایک بوٹی یا پیشاب کے صرف ایک دو قطرے۔ اس سے ایسے دودھ کے رنگ، بو اور ذائقہ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے لیے اس کا پینا حلال نہیں رہتا بلکہ خنزیر کے گوشت اور پیشاب کی طرح حرام ہی قرار پاتا ہے ۔۔۔ جانے خود ہے کہ وہ دودھ دیکھنے میں اب بھی دودھ ہے۔ اس میں اور خالص دودھ میں بظاہر فرق نظر نہیں آتا لیکن جس نے اصل حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا وہ اس دودھ کا ایک قطرہ بھی پینا پسند کرے گا؟ کیا وہ ایسے دودھ کو اسی نظر سے نہیں دیکھے گا جس نظر سے خنزیر اور پیشاب کو دیکھا جاتا ہے؟ ۔۔۔ اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے انصاف پسند اہلِ علم غور و فکر کریں کہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کے قابض ہونے سے پہلے اس ملک میں مسلمانوں کی کون کون سی جماعتیں تھیں؟ اس حقیقت پر غور کرتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں برٹش گورنمنٹ کے معرض وجود میں آئی ہیں جو انھوں نے اپنی اسلام دشمنی کے باعث پاک و ہند کے مسلمانوں کو دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو ناجی گروہ میں شامل ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

باب ۱۲۱۰ إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ

جب ذمی وغیرہ حضور کو گالی دے لیکن کھل کر نہیں مثلاً السام علیک کہنا۔

۱۸۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا۔ السام علیک (تجھ پر موت ہو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب اہلِ کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں وعلیکم

الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

۱۸۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

۱۸۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ سَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ.

باب ۱۰۳۲

۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

باب ۱۰۳۳ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ

بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللَّهِ، وَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ

کہہ دیا کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا "تیرے اوپر موت ہو" میں نے کہا: "تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت" چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے میں عرض گزار ہوئی کہ جو انہوں نے کہا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے وعلیکم کہہ دیا تھا۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی تم میں سے جب کسی کو سلام کریں اور وہ سام علیک کہیں تو تم علیک کہہ دیا کرو۔

کفار کا انبیائے کرام سے سلوک۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مارا اور لہولہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے۔ اے رب! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں تھے۔

خارجیوں اور ملحدوں کو حجت قائم کرنے کے بعد قتل کر دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۵) اور حضرت ابن عمر خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا کہ انہوں نے جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کیا۔

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب میں

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللَّهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرا دیا جائے تو یہ مجھے آپ پر جھوٹ بولنے سے زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے تو لڑائی دھوکا ہوتی ہے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب آخری زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر کے کم اور عقل سے کورے ہوں گے وہ سرورِ کائنات کی حدیثیں بیان کریں لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ.

ابو سلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرات ابو سعید خدری کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے! انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے، ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسی قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یا ان کے نرخرے سے۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر شکاری اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو، اس کے پروں کو، پھر اسے جڑ کے اوپر شک گزرتا ہے کہ شاید اس کو تھوڑا بہت خون لگا ہوا ہو۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ،

زید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے حروریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں

مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ .

بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

۱۸۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ .

۱۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى

گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

جو خوارج کو تالیفِ قلوب کی خاطر قتل نہ کرے اور اس لئے کہ لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آ گیا اور کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے، میں انصاف نہ کروں گا تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کتنے ہی ساتھی ہیں، تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے اور اپنے روزے کو اس کے روزے کے مقابلے میں حقیر جانے گا۔ یہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ اس کے پر کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی بار کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا حالانکہ وہ گوبر اور خون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی نشانی وہ آدمی ہے جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ لوگ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں میں تفرقہ بازی ہوگی۔ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات نبی کریم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے انہیں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا جبکہ اسی نشانی کے شخص کو لایا گیا جو نبی کریم نے بیان فرمائی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے (سورۃ التوبہ، آیت ۵۸)

یسیر بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے خوارج کے بارے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے عراق کی جانب اپنا دست مبارک بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس سے ایک قوم نکلے گی

بِيَدِ قِبَلَ الْعِرَاقِ. يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

جو قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

بَابُ ۱۰۳۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ.

حضور نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان کا دعوے ایک ہوگا۔

۱۸۲۶ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں لڑ نہ لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

بَابُ ۱۰۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ. قَالَ

تاویل کرنے والوں کے بارے میں۔

أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا. فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۂ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں سنا۔ پس میں نے کئی حروف کو اس طرح پڑھتے ہوئے انہیں سنا کہ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے پس میں نے نماز میں ہی ان پر ٹوٹ پڑنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے سلام تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں ان کی یا اپنی چادر ڈال کر کہا۔ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، خدا کی قسم، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ صورت مجھے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے انہیں سورۂ الفرقان ایسے انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس

إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، حالانکہ مجھے بھی آپ نے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام پڑھو! پس انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن کریم سات انداز پر (قراءتوں میں) نازل ہوا ہے جیسی قراءت تم پڑھو جو جس کے لئے آسان ہو۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ، شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ظلم کی ملاوٹ نہ کی (سورۃ الانعام، آیت ۸۲) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اس بات میں بڑی دشواری نظر آئی اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یہ نہیں ہے جو تم گمان کرتے ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی: "اے بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر بیشک شرک بڑا ظلم ہے" (سورۃ لقمان آیت ۱۳)

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ، غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُولُونَهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ. قَالَ بَلَى، قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُوَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

محمود بن ربیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ محض رضائے الٰہی کے لئے پڑھا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یہی بات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص قیامت میں لے کر نہیں آئے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرمادے گا۔

۱۸۲۹ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ
تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ

فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي
جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ مَا هُوَ
لَا أَبَا لَكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ، قَالَ مَا
هُوَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا
حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ هٰكَذَا
قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجٍ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا
صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
فَأْتُونِي بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا
حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا وَكَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ
بِمَسِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ
فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ، قَالَتْ مَا
مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي
رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى
مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ
وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ
لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ
بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي
فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ
وَرَسُولِهِ، وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ

ابو عبد الرحمٰن اور حبان بن عطیہ کسی بات پر بحث کرنے لگے تو ابو عبد الرحمٰن نے حبان سے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب یعنی حضرت علی کو خونریزی پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے۔

کہا کہ اسے بے ادب! بتا دو وہ کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے انہیں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پوچھا کہ وہ بات ہے کیا؟ کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثد کو روانہ فرمایا۔ ہم تینوں سوار تھے۔ فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ حاج پہنچ جاؤ (ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ابو عوانہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا) وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ کے لئے لکھا گیا ہے پس تم وہ خط لے آؤ۔ چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے اسے اسی جگہ پا لیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی اور وہ خط اہل مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے بارے میں لکھا تھا۔ ہم نے اس کا اونٹ کو بٹھا لیا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو ہمیں کوئی خط نظر نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا ہم یقیناً یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پھر حضرت علی نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم وہ خط نکال دو ورنہ میں تمہیں ننگی کر دوں گا وہ نیفے کی جانب جھکی اور اس نے کمر سے چادر باندھ رکھی تھی پس اس نے خط نکال کر دے دیا اور ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کام جو تم نے کیا، اس پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ بات تو ہرگز نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھتا ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس قوم پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے اہل و عیال اور مال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کی قوم کا وہاں کوئی فرد نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

يَدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. قَالَ صَدَقَ لَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا. قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ. قَالَ: أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

اس کے ذریعے اپنے عیال اور مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور ان سے بھلائی کے سوا کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، لہٰذا اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ کیا یہ اصحاب بدر سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر مطلع ہوتے ہوئے ان سے فرمایا کہ تم جو چاہو کرو لیکن میں نے تمہارے لئے جنت واجب فرما دی ہے۔ پس یہ تمام ہوتے ہی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

كِتَابُ الْإِكْرَاهِ

مجبور کئے جانے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۳۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ: إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً. وَهِيَ تَقِيَّةٌ. وَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا فَعَذَرَ اللّٰهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

جس کو مجبور کر کے کلمۂ کفر کہلوا دیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے: "سوائے اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے" (سورۃ النحل، آیت ۱۰۶) نیز فرمایا: "مگر یہ کہ ان سے کچھ ڈرو۔" (سورۂ آل عمران ۲۸) اور یہ تقیہ ہے۔ یہ بھی فرمایا: "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنا اوپر ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے" (سورۂ النساء، آیت ۹۷ تا ۹۹) اس آیت میں اللہ نے احکام الٰہیہ کو بجا نہ لانے پر بھی انہیں معذور شمار فرمایا کیونکہ زبردستی جس کو مجبور کر دیا جائے وہ کمزور ہوتا ہے اور ایسے اس فعل کے ارتکاب پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ تقیہ کا حکم قیامت تک ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اگر چور کسی کو مجبور کر کے طلاق دلوا دیں تو یہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمر، ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔

۱۸۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ. اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نمازوں میں یوں دعائیں مانگا کرتے تھے اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرمایا۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط فرما۔

بَابُ ۱۰۳ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ.

جو مار کھانے، قتل ہونے اور توہین برداشت کرنے کو کفر یہ کلمہ کہنے پر ترجیح دے۔

۱۸۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں جس کے اندر ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے اور کفر کی جانب لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ، وَلَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ.

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہو جانے کے باعث حضرت عمر مجھ کو باندھ دیا کرتے تھے اور تم لوگوں نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کیا اگر اس کے باعث کوہ احد بھی پھٹ جائے تو بعید نہیں۔

۱۸۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا

قیس نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سائے میں رونق افروز تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے لئے

أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ.

مدد طلب کیوں نہیں فرماتے اور دعا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ تم سے جو پہلے لوگ تھے انہیں پکڑ کر زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور پھر اس گڑھے میں بٹھایا جاتا پھر آرہ لاکر ان کے سر پر رکھا جاتا اور چلا کر آدمی کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے نیز لوہے کی کنگھوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو چیر ڈالتے تھے لیکن یہ سلوک بھی انہیں دین سے نہیں ہٹا پاتا تھا۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعا سے حضر موت تک جائے گا تو اسے خدا کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بھیڑیئے کا اپنی بکریوں کے بارے میں لیکن تم جلد بازی کرتے ہو۔

بَابُ ۱۳۹ فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ.

مجبور کا اپنے حقوق وغیرہ فروخت کرنا۔

۳۳۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذَلِكَ أُرِيدُ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

کیسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہود کی طرف چلو پس ہم آپ کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور انہیں پکارا۔ اے گروہ یہود! اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ فرمایا کہ میرا مقصد یہی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا۔ اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں تمہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس کوئی مال ہو وہ اسے بیچ ڈالے ورنہ یہ بات ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المدراس کے یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت فرمایا کہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے یعنی زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول ـــــ بخاری شریف میں پیچھے گزر چکا ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر کے یہودیوں کو اپنے دور خلافت میں جلا وطن کیا تو ان سے بھی یہی فرمایا تھا کہ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ اس زندہ حقیقت کے باوجود بعض لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی رسول دشمنی کا مظاہرہ یوں کرتے ہیں: ـــــ "جس کا نام محمد

باطل ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" ——— (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۸۲) ——— استغفر اللہ!

کیا خبر تجھ کو ہے کہ چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

کتنا بھیانک اور کتنا غیر اسلامی یہ نظریہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہزاروں چیزوں کا مالک و مختار بنایا ہوتا ہے اور جس ہستی کو سب سے زیادہ مرحمت فرمایا، ارشاد ہوا کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (اے محبوب!) ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ اللہ کا محبوب فرماتے ہیں کہ میرے پروردگار نے مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا فرما دی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جان لو زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خیبر کے یہودیوں سے یہی کہیں کہ زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی لیکن یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

انسان جب بہکتا ہے تو کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔ اولاً تو مصنف نے جو عقیدہ بیان کیا وہ سراسر غیر اسلامی اور رسول دشمنی کا آئینہ دار ہے۔ ثانیاً اس سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھیے کہ انداز بیان کتنا بھیانک ہے۔ کہ ان لفظوں سے تو بھی یہ بو آتی ہے کہ یہ کوئی امتی اپنے نبی کے بارے میں کہہ رہا ہے جبکہ بات اس نبی کی ہے جو امام الانبیاء اور سید المرسلین ہے۔ جو رب العالمین کو اپنی کائنات میں ہر پیارے سے زیادہ پیارا ہے، جو ہر اونچے سے زیادہ اونچا ہے، جو ہر اچھے سے زیادہ اچھا ہے۔ جس کی بارگاہ میں اُن کی آواز سے اپنی آواز اونچی کرنے پر ساری عمر کے اعمال برباد ہو جاتے تھے وہاں کا نام نامی و اسم گرامی مصنف نے کس طرح لیا ہے؟ دیکھیے لکھا ہے کیا ایسا لکھنے والے کے دل میں بارگاہ رسالت کا ذرا بھی ادب و احترام تھا؟ کیا اس مصنف کا سینہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت سے لبریز نہیں تھا؟ مصنف کی تائید و حمایت کرنے والوں سے ہمارا کہنا ہے کہ اے بھولے راہیو! اکابر پرستی کے چکر میں آ کر خدا کے لیے اپنی جانوں پر ترس کھاؤ۔ یوں تعصب میں بے دردی سے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کا بیڑا اپنے ہمنوا پیشواؤں کی گنگا میں غرق نہ کرو۔ اپنا نفع نقصان دیکھو اور اپنا کھویا ہوا ایمان پھر حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ توبہ کر کے اس نبی کے دامن رحمت میں آ جاؤ جس کا کلمہ پڑھتے ہو۔ ان گستاخیوں سے باز آؤ اور ان کے دامن رحمت میں پناہ لے لو کیونکہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

باب ۱۴۱ لَا یَجُوْزُ نِکَاحُ الْمُکْرَہِ وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَنْ یُّکْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِکْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

۱۸۳۵ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَیْ یَزِیْدَ ابْنِ جَارِیَةَ

مجبور کا نکاح جائز نہیں۔

اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جبکہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیاوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے۔

عبدالرحمٰن اور مجمع جو دونوں یزید بن جاریہ انصاری کے صاحبزادے ہیں انہوں نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے

الأنصاري عن خنساء بنت خذام الأنصارية أن أباها زوجها وهي ثيب فكرهت ذلك فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فرد نكاحها.

۱۸۳۶۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن أبي عمرو وهو ذكوان عن عائشة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله يستأمر النساء في أبضاعهن؟ قال نعم قلت فإن البكر تستأمر فتستحيي فتسكت قال سكاتها إذنها.

باب ۱۱۳۱ إذا أكره حتى وهب عبدا أو باعه لم يجز. وقال بعض الناس فإن نذر المشتري فيه نذرا فهو جائز بزعمه وكذلك إن دبره.

۱۸۳۷۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر رضي الله عنه أن رجلا من الأنصار دبر مملوكا ولم يكن له مال غيره فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من يشتريه مني؟ فاشتراه نعيم بن النحام بثمان مائة درهم قال فسمعت جابرا يقول عبدا قبطيا مات عام أول.

باب ۱۱۳۲ من الإكراه كره وكره واحد.

۱۸۳۸۔ حدثنا حسين بن منصور حدثنا أسباط بن محمد حدثنا الشيباني سليمان بن فيروز عن عكرمة عن ابن عباس قال الشيباني وحدثني عطاء أبو الحسن السوائي ولا أظنه إلا ذكره عن ابن عباس رضي الله عنهما يا أيها الذين آمنوا لا يحل لكم أن

والد یا چھ نے ان کی شادی کر دی اور وہ شوہر دیدہ تھیں چونکہ انہیں یہ شادی ناپسند تھی تو وہ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئیں چنانچہ آپ نے اس نکاح کو منسوخ فرما دیا۔

ابن ابی ملیکہ نے ابو عمرو ذکوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! عورتوں سے شادی کے بارے میں اجازت لی جاتی ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی کہ جب کنواری لڑکی سے اجازت لی جاتی ہے تو وہ شرم کے مارے چپ ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے نذر مانے تو ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر مدبر کیا جائے تب بھی۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری آدمی نے ایک غلام کو مدبر کیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

اکراہ سے کَرْہ اور کُرْہ دونوں ہم معنی ہیں

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے شیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطار ابو الحسن سوائی نے حدیث بیان کی ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت۔ اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی (سورۂ النساء آیت ۱۹) کے بارے میں فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی مر جاتا"

تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ بِذٰلِكَ.

ولی عورت کے زیادہ مستحق ہوتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر لیتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے، پس وہ عورت کے ولی سے زیادہ مستحق شمار ہوتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی۔

بَابٌ ٣٣ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر حد قائم نہیں ہوگی

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ يُقِيمُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ بِقَدْرِ قِيمَتِهَا وَيُجْلَدُ. وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَلٰكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النور آیت ۳۳) لیث نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ صفیہ بنت ابو عبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لونڈی سے زبردستی صحبت کر لی، یہاں تک کہ اس کی بکارت ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لونڈی کو دُرّے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لونڈی سے آزاد مرد جماع کرے تو لونڈی کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہو گئی ہے حاکم اس شخص سے اتنی رقم وصول کرے گا اور اسے دُرّے لگائے گا اور ثیبہ لونڈی کی صورت میں ائمہ کرام کے فیصلے کے مطابق تاوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ.

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے آپ کے لئے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا جب وہ آپ کے پاس آنے لگا تو یہ اٹھیں، وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ وہ گر پڑا اور منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔

بَابٌ ٣٤ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ إِنَّهُ

کسی شخص کا اپنے ساتھی کے متعلق قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی

أَخُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ. وَإِنْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ هِبَةً وَتَحُلُّ عُقْدَةً أَوْ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَسِعَهُ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَنَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يَسَعْهُ لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ ابْنَكَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي الْقِيَاسِ وَلٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ هٰذِهِ أُخْتِي وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ. وَقَالَ النَّخَعِيُّ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ.

۱۸۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ.

ہے جبکہ اس کو قتل وغیرہ کا ڈر ہو اسی طرح ہر وہ آدمی جس پر زبردستی کی جائے اور وہ ڈرے تو وہ اس سے ظلم کو دفع کرتا ہے لہذا اس پر قصاص نہیں ہے۔ اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا مردار کھانا ہوگا یا اپنا غلام فروخت کرنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا ہبہ کرنا ہوگا یا کوئی اور کام کرنے کو کہا جائے ورنہ تیرے باپ یا مسلمان بھائی کو قتل کر دیں گے تو اس کی اجازت ہے کیونکہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا تجھے مردار کھانا ہوگا ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا اور کسی عزیز کو قتل کر دیں گے تو اس کے لئے اجازت نہیں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے خلاف کہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو ضرور قتل کر دیں گے ورنہ اس غلام کو فروخت کر دے یا اتنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے مطابق ایسا کرنا اس کے لئے لازمی ٹھہرایا ہے۔ لیکن ہم یہ بہتر سمجھتے اور کہتے ہیں کہ بیع ہبہ وغیرہ ایسی حالت کے تمام عقود باطل ہیں۔ اُن حضرات نے ذی رحم محرم اور دوسروں میں کتاب وسنت کی سند کے بغیر تفریق کی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجۂ مطہرہ کے متعلق کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ کے دین میں ہونے کے لحاظ سے ہے۔ نخعی کا قول ہے کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے دوسروں کے سپرد کرے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔

۱۸۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ ۔

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ، جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے روکو اور ظلم کرنے سے منع کرو کیونکہ اس کی مدد یہی ہے ۔

كِتَابُ الْحِيَلِ

حیلوں کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے ۔

بَابٌ فِي تَرْكِ الْحِيَلِ وَإِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

حیلے ترک کرنا ۔

اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی ۔

۱۸۴۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۔

علقمہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ۔ اے لوگو! بیشک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ۔ اور ہر شخص کو اس کے مطابق ملے گا جیسی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس چیز کے لئے ہجرت کی ۔

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں حیلہ کرنا ۔

۱۸۴۳ ۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ، یہاں تک کہ وضو (دوبارہ) کرلے ۔

بَابٌ فِي الزَّكٰوةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ

زکوٰۃ میں حیلہ کرنا ۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے ڈر سے اکٹھی چیزوں کو متفرق اور

خشية الصدقة.

۱۸۳۴ - حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا أبي حدثنا ثمامة بن عبد الله بن أنس أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة.

۱۸۳۵ - حدثنا قتيبة حدثنا إسماعيل بن جعفر عن أبي سهيل عن أبيه عن طلحة بن عبيد الله أن أعرابيا جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثائر الرأس فقال يا رسول الله أخبرني ماذا فرض الله علي من الصلوة فقال الصلوات الخمس إلا أن تطوع شيئا فقال أخبرني بما فرض الله علي من الصيام فقال شهر رمضان إلا أن تطوع شيئا، قال أخبرني بما فرض الله علي من الزكاة قال فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم شرائع الإسلام قال والذي أكرمك لا أتطوع شيئا ولا أنقص مما فرض الله علي شيئا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلح إن صدق، أو دخل الجنة إن صدق وقال بعض الناس في عشرين ومائة بعير حقتان، فإن أهلكها متعمدا أو وهبها أو احتال فيها فرارا من الزكاة فلا شيء عليه.

۱۸۳۶ - حدثنا إسحاق حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون كنز أحدكم يوم القيامة شجاعا أقرع يفر منه صاحبه فيطلبه ويقول أنا كنزك قال والله لن يزال يطلبه حتى يبسط يده

متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے۔

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ کی جو مقدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی تھی۔ اس کے ساتھ یہ بھی لکھ بھیجا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہیں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

مالک بن ابو عامر نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک بکھرے ہوئے بالوں والا اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض فرمائی ہے؟ فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز مگر اور جو تم اپنے دل کی خوشی سے پڑھو۔ پھر عرض کی کہ مجھے بتایئے کہ مجھ پر کتنے روزے فرض فرمائے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے مگر جو تم اپنے دل کی خوشی سے رکھو۔ عرض گزار ہوا۔ مجھے بتایئے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی باتیں (یعنی شرعی فرائض) بتائیں۔ پس اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہیں نہ میں ان پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ ان میں سے کچھ کم کروں گا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا یا جنت میں داخل ہو گیا۔ بعض لوگوں کا ایک سو بیس اونٹوں کے بارے میں کہنا ہے کہ دو حقے دینے ہوں گے۔ اگر وہ ایک کو جان بوجھ کر ہلاک کر دے یا کسی کو دے ڈالے یا زکوٰۃ سے فرار کرنے کی خاطر کوئی اور حیلہ کرے تو اس پر

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تمہارا جمع کیا ہوا مال چتکبرا سانپ ہوگا مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کر کے کہے گا میں تو تیرا مال ہوں۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، وہ برابر اس کو تلاش کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے اپنے منہ میں ڈال لے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کے مالک

فَيُلْقِمُهَا فَاهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ۔

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا وَاحْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ۔

باب ۱۴۸

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ

جنہوں نے اس کا حق ادا نہ کیا ہوگا، قیامت کے روز وہ جانور اس پر مسلط کردیئے جائیں گے۔ وہ اپنے کھروں سے ان کے چہروں کو نوچیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کسی شخص کے پاس اونٹ ہیں۔ وہ زکوٰۃ واجب ہونے سے ڈرتے ہوئے ان اونٹوں کو اونٹوں کے بدلے بیچ دے یا بکریوں، گایوں یا درہموں کے بدلے حیلہ کرتے ہوئے تو کوئی ڈر نہیں حالانکہ وہی کہتا ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کوئی ایک دن یا ایک سال پہلے بھی ادا کردے تو جائز ہے۔

عبیداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ ماجدہ کی اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو انہوں نے مانی تھی اور پورا کرنے سے پہلے وفات پاگئی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی طرف سے پوری کردو۔ بعض لوگوں نے کہا جب اونٹ بیس ہو جائیں تو ان پر چار بکریاں دینا ہوں گی۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے ہبہ کردے یا بیچ دے زکوٰۃ ساقط کرنے کے لئے فرار یا حیلہ کرتے ہوئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح اگر اسے ضائع کردے اور وہ مرجائے تو اس کے مال م

شغار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں (عبیداللہ) نے نافع سے پوچھا کہ نکاح شغار کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس لئے دے کہ وہ اسے اپنی بیٹی کا نکاح دے گا اور مہر نہیں دینا ہوگا یا اپنی بہن کا نکاح دے اور وہ بھی بغیر مہر کے بہن کا نکاح دے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر حیلہ کے ساتھ نکاح شغار کرے تو جائز ہے لیکن شرط

بَاطِلٌ. وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

باطل ہوگی اور یہ بھی کہا کہ متعہ میں نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعہ اور شغار دونوں جائز ہیں اور شرط باطل ہے۔

۱۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْإِنْسِيَّةِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ، إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ، النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

امام محمد حنیفہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حیلہ کے ساتھ متعہ کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز اور شرط باطل ہے۔

بَابُ ۱۴۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ، وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ

تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔

زائد پانی کو اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس بھی رکی رہے گی۔

۱۸۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی سے اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس سے روکے گا۔

بَابُ ۱۵۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

ملی بھگت سے بولی بڑھانا مکروہ ہے۔

۱۸۵۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملی بھگت سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۱۵۱ مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ

تجارت میں دھوکہ دینا منع ہے۔

وَقَالَ أَيُّوبُ يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا لَوْ أَتَوُا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ.

ایوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں۔ جس طرح آدمیوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں اگر وہ صاف ہی کام کریں تو مجھ پر معاملہ بہت آسان ہو جائے۔

۱۸۵۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

بَابُ ١٠٥٢ مَا يُنْهَى مِنَ الْاِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ صَدَاقَهَا

١٨٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

بَابُ ١٠٥٣ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيَرُدُّ الْقِيمَةَ وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ، وَفِي هَذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهَى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ، حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةُ غَيْرِهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

١٨٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خرید تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ کرنا۔

ولی کا اپنی پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہر نہ دینے کے لئے حیلہ کرنا منع ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے آیت اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں (سورۃ النساء آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ولی کی پرورش میں ہو، پھر وہ مال اور جمال کے باعث اس کی طرف رغبت رکھے لیکن دستور کے مطابق مہر سے کم میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ پورا کر کے ان کے ساتھ انصاف کیا جائے پھر لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آیت وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ (سورۃ النساء آیت ۱۲۷) کے بارے میں فتویٰ پوچھا آگے پوری حدیث بیان کی۔

کسی کی لونڈی غصب کرنے کا حیلہ کرنا۔

پس کہہ دیا کہ وہ مر گئی، حاکم نے اس کی قیمت کا فیصلہ کر دیا پھر مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اسی کی ہے۔ قیمت واپس لوٹائی جائے گی اور وہ اس کا مول قرار نہیں پائے گی۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے باعث لونڈی غاصب کی ہو گی اور بہانہ کیا کہ وہ مر گئی، یہاں تک کہ مالک نے اس کی قیمت لے لی۔ لہذا غاصب کے لئے دوسرے کی لونڈی جائز ہو گی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغاباز کے لئے قیامت کے روز جھنڈا ہو گا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لکل غادر لواء یوم القیامۃ یعرف بہ۔

نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دھوکا باز کے لئے جھنڈا ہوگا جس کے باعث وہ پہچانا جائے گا۔

باب ۱۵۴

حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے۔

۱۸۵۵۔ حدثنا محمد بن کثیر عن سفیان عن ہشام عن عروۃ عن زینب ابنۃ ام سلمۃ عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: انما انا بشر وانکم تختصمون ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض واقضی لہ علی نحو ما اسمع فمن قضیت لہ من حق اخیہ شیئا فلا یاخذ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور جب تم جھگڑتے ہو تو ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو اور میں جو اس سے سنوں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

باب ۱۵۵ فی النکاح

نکاح میں حیلہ سازی کرنا۔

۱۸۵۶۔ حدثنا مسلم بن ابراہیم حدثنا ہشام حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تنکح البکر حتی تستاذن ولا الثیب حتی تستامر فقیل یا رسول اللہ کیف اذنہا قال اذا سکتت۔ وقال بعض الناس: ان لم تستاذن البکر ولم تزوج فاحتال رجل فاقام شاہدی زور انہ تزوجہا برضاہا فاثبت القاضی نکاحہا والزوج یعلم ان الشہادۃ باطلۃ فلا باس ان یطاہا وہو تزویج صحیح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ ثیبہ کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔ پس پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! کنواری سے کس طرح اجازت لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے تو یہی جائز ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کنواری لڑکی نے اجازت نہ دی اور نہ شادی کی تو ایک شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کر دیے کہ اس نے رضامندی سے شادی کی ہے اور قاضی اس کے نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ گواہی باطل ہے تو اس کے ساتھ صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ نکاح صحیح ہے۔

۱۸۵۷۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا یحیی بن سعید عن القاسم ان امراۃ من ولد جعفر تخوفت ان یزوجہا ولیہا وہی کارہۃ فارسلت الی شیخین من الانصار: عبد الرحمن ومجمع ابنی جاریۃ قالا فلا تخشین فان خنساء بنت خذام

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر طیار کی اولاد سے ایک عورت کو اندیشہ ہوا کہ اس کا ولی اس کا نکاح کر دے گا جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی چنانچہ اس نے انصار کے دو بزرگوں یعنی حضرت عبدالرحمن اور حضرت مجمع کے لئے پیغام اعانت بھیجا جو حضرت جاریہ کے صاحبزادے تھے دونوں حضرات نے کہا کہ تم نہ ڈرو کیونکہ خنساء بنت خذام کا نکاح اس کے والد نے کر دیا تھا اور وہ

أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ خَنْسَاءَ.

۱۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا.

۱۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ، قُلْتُ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ وَكَانَ إِذَا

اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی تو نبی کریم نے اس نکاح کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن سے سنا کہ وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ خنساء۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ حکم نہ دے اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اجازت نہ دے۔ عرض کی گئی کہ اس کی اجازت کیسی ہے؟ فرمایا جبکہ وہ خاموش رہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی حیلہ کرکے دو جھوٹے گواہ کھڑے کرے کسی ثیبہ کی شادی کے پھر قاضی اس نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ اس نے ہرگز شادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی کو چاہے اور وہ انکار کرے پس یہ حیلہ کرے کہ دو جھوٹے گواہ اس بات کے کھڑے کرے کہ اس نے شادی کی ہے جب یتیم لڑکی کو اس بات کا پتہ لگا تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے بھی جھوٹی گواہی تسلیم کرلی حالانکہ خاوند کو اس کا باطل ہونا معلوم ہے اس کے ساتھ

عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں حکم نازل ہوا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر پڑھ لیتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہو جاتے چنانچہ جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں معمول

صلی العصر أجاز علی نسائه فیدنو منهن فدخل علی حفصة فاحتبس عندها أکثر مما کان یحتبس فسألت عن ذلك فقال لي أهدت امرأة من قومها لها عکة عسل فسقت رسول الله صلی الله علیه وسلم منه شربة فقلت أما والله لنحتالن له فذکرت ذلك لسودة قلت إذا دخل علیك فإنه سیدنو منك فقولي له یا رسول الله أکلت مغافیر فإنه سیقول لا فقولي له ما هذه الریح وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یشتد علیه أن یوجد منه الریح فإنه سیقول سقتني حفصة شربة عسل فقولي له جرست نحله العرفط وسأقول ذلك وقولیه أنت یا صفیة فلما دخل علی سودة قالت تقول سودة والذي لا إله إلا هو لقد کدت أن أبادره بالذي قلت لي وإنه لعلی الباب فرقا منك فلما دنا رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت یا رسول الله أکلت مغافیر قال لا قلت فما هذه الریح قال سقتني حفصة شربة عسل قلت جرست نحله العرفط فلما دخل علي قلت له مثل ذلك ودخل علی صفیة فقالت له مثل ذلك فلما دخل علی حفصة قالت له یا رسول الله ألا أسقیك منه قال لا حاجة لي به قالت تقول سودة سبحان الله لقد حرمناه قالت قلت لها اسکتي.

باب ١٠٥٤ ما یکره من الاحتیال في الفرار من الطاعون

١٨٦١ — حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن عبد الله بن عامر

سے زیادہ ٹھہرے۔ چنانچہ میں نے اس بارے میں آپ سے دریافت کیا تو مجھے بتایا کہ حفصہ کی کسی قومی عورت نے ان کے لئے شہد کی کپی بھیجی تھی اور انہوں نے رسول اللہ کو اس میں سے پلایا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس بارے میں ضرور کوئی حیلہ کروں گی۔ پس میں نے حضرت سودہ سے اس کا ذکر کیا میں نے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں اور قریب ہوں تو ان سے عرض کرنا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ پس حضور انکار فرمائیں گے تو عرض کرنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کو یہ بات بہت گراں گزرتی تھی کہ ان سے بدبو آئے چنانچہ حضور ضرور فرمائیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے پس عرض کرنا کہ شاید مکھی نے عرفط حرق چوسا ہوگا اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ آپ بھی یہی کہنا جب حضور حضرت سودہ کے پاس تشریف لائے حضرت سودہ کا بیان ہے کہ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ حضور ابھی دروازے پر ہی تھے لیکن آپ کے پاس خاطر سے میرا ارادہ ہوا کہ میں وہ بات کہہ دوں جو آپ نے مجھ سے کہی تھی۔ جب رسول اللہ قریب ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ فرمایا کہ نہیں میں عرض گزار ہوئی کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے میں نے کہا ہوسکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے عرفط چوسا ہو۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب حضرت صفیہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ پس جب حضور حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ کو اس سے پلاؤں؟ فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت سودہ فرماتیں۔ سبحان اللہ ہم نے اسے حضور کے لئے حرام کر دیا۔ میں نے کہا کہ خاموش رہیے۔

طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لئے حیلہ تلاش کرنا بُرا ہے۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے جب وہ

بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ.

بَابٌ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ وَهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ.

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ.

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

سرغ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی زمین میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ یہ بیماری پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے فرار ہو کر نہ نکلو پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرغ سے واپس لوٹ آئے ——

ابن شہاب سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن کی حدیث سن کر واپس لوٹے۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو حضرت سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس میں بعض امتوں کو مبتلا کیا گیا۔ پھر اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا جو کبھی چلا جاتا اور کبھی پھر آ جاتا ہے۔ پس جو کسی جگہ اس کی خبر سنے تو وہاں نہ جائے اور اگر اسی جگہ ہو جہاں یہ بیماری آ گئے تو وہاں سے فرار کر کے نہ نکلے۔

ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کرے یہاں تک کہ اس کے پاس کئی سال رہیں۔ یوں اس میں حیلہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا واپس لے لے تو ان میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور زکوٰۃ کو ساقط کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کی ہوئی کسی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔ یہ بری مثال ہمارے لئے نہیں ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ، وَقَالَ: إِنِ اشْتَرَى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرَى سَهْمًا مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ، وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ، وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ، وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ.

۱۸۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ: جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ: أَلَا تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي؟ فَقَالَ: لَا أَزِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةٍ، إِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَإِمَّا مُنَجَّمَةٍ، قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسَمِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا بِعْتُكَهُ، أَوْ قَالَ: مَا أَعْطَيْتُكَهُ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا لَمْ يَقُلْ هَكَذَا. قَالَ: لَكِنَّهُ قَالَ لِي هَكَذَا. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ، فَيَهَبَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَيُعَوِّضُهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَا يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ.

۱۸۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ أَحَقُّ

کو ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حد بندی ہو گئی، راستے بدل دیے گئے تو شفعہ کی بات ختم ہو گئی۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ شفعہ ہمسایوں کے لئے ہے پھر شروع سے پیش کئے گئے دعوے کی طرف متوجہ ہوئے تو اسے باطل کر دیا اور کہا کہ اگر کوئی گھر خریدے اور ہمسائے کے شفعہ کرنے سے ڈرے لہٰذا اس نے مکان کا ۱/۱۰۰ حصہ خرید لیا پھر باقی مکان خریدا اور پڑوسی کو شفعہ کا حق پہلے حصے میں ہے اور باقی گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اور اس بارے میں یوں حیلہ کرے۔

عمرو بن شرید کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس گیا چنانچہ ابو رافع نے حضرت مسور سے کہا کہ آپ ان سے یہ کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس کمرے کو خرید لیں جو میرے مکان میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ میں نہیں خریدوں گا اور خواہ نقد دوں یا قسطوں میں کہا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد ملتے تھے لیکن میں نے نہ دیا اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا زیادہ حق ہوتا ہے تو میں آپ کے ہاتھوں نہ بیچتا یا یہ کہا کہ میں آپ کو نہ دیتا۔ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اس طرح نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسی طرح کہا ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب کوئی بیچنے کا ارادہ کرے تو شفعہ کے ڈر سے یہ حیلہ کر سکتا ہے جس سے حق شفعہ باطل ہو جائے گا کہ بیچنے والا وہ مکان خریدار کو ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے سپرد کر دے اور خریدار اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم ادا کر دے تو شفعہ کرنے

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ایک مکان چار سو مثقال میں خریدا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو میں آپ کو نہ دیتا۔ بعض

سَقَبِهِ لَمَا أَعْطَيْتُكَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

بَاب ١٠٥٩ - احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ وَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً وَ

لوگوں کا قول ہے کہ کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے چھوٹے بچے کو ہبہ کر دے اور اس پر قسم نہیں ہے۔

حاکم کا حیلہ کرنا تاکہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت ابو حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا جس کو لتبیہ کہا جاتا تھا جب اس نے آکر حساب بتایا تو کہا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا تحفہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا، تو تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتے اور دیکھتے کہ تمہارے لئے (وہاں سے) کتنے تحفے آتے اور تم اپنے بیان میں کتنے سچے ہو۔ پھر آپ نے ہم سے خطاب کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا اما بعد جب میں تم میں سے کسی کو کسی جگہ کا عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے تو وہ میرے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے تحفۃً دیا گیا ہے کیوں نہ کیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا یہاں تک کہ اس کے پاس تحفے آتے۔ خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی بغیر حق کے کسی چیز کو لے گا وہ اسے اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ میں اچھی طرح پہچانتا ہوں کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوا ہوگا جو بلبلاتا ہوگا یا گائے جو ڈکراتی ہوگی یا بکری جو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنا دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور کہنے لگے اے اللہ کیا میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا؟ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کان نے سنا۔

حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی کسی گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے تو حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے اور نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اور بیس ہزار میں سے باقی کے بدلے ایک دینار ادا کر دے۔ اگر شفعہ کرنے والا اسے لینا چاہے تو اسے بیس ہزار ادا کرنا ہوں گے ورنہ

تِسْعِينَ وَتِسْعَمِائَةٍ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ الْأَلْفَ فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّينَارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَأَجَازَ هَذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ

۱۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ.

كِتَابُ التَّعْبِيرِ

بَابُ التَّعْبِيرِ وَأَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

۱۸۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ وَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ

اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا مالک کوئی اور نکل آئے تو فروخت کرنے والا خریدار کو وہی رقم واپس دے گا جو اس نے وصول کی یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار کیونکہ یہ تجارت اصل مالک مل جانے پر چونکہ دینار برضا فریقین باطل ہو گئی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آیا اگرچہ مالک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے بیس ہزار درہم لوٹانے پڑیں گے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان دھوکہ بازی کو جائز قرار دیا گیا حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تجارت میں نہ خرابی ہوتی ہے، نہ خباثت اور نہ نقصان پہنچانے والی بات۔

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو رافع نے حضرت سعد بن مالک کو ایک مکان چار سو مثقال میں فروخت کیا اور کہا:۔ اگر میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو میں (حضرت ابو رافع) یہ مکان آپ کو نہ دیتا۔

کتاب التعبیر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔

(دو سندیں) عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر سب سے پہلے وحی کی ابتدا یوں ہوئی۔ کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے۔ چنانچہ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روز روشن کی طرح اس کی تعبیر سامنے آجاتی۔ آپ غار حرا

فیتحنث فیه وهو التعبد الليالي ذوات
العدد ويتزود لذلك ثم يرجع إلى خديجة
فتزوده لمثلها حتى فجئه الحق وهو في غار
حراء فجاءه الملك فيه فقال اقرأ فقال
له النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ما أنا
بقارئ فأخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد
ثم أرسلني فقال اقرأ فقلت ما أنا بقارئ
فأخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد
ثم أرسلني فقال اقرأ فقلت ما أنا بقارئ
فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني
فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق حتى بلغ ما
لم يعلم فرجع بها ترجف بوادره حتى
دخل على خديجة فقال زملوني زملوني
فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال يا خديجة
ما لي وأخبرها الخبر وقال قد خشيت على
نفسي فقالت له كلا أبشر فوالله لا يخزيك
الله أبدا إنك لتصل الرحم وتصدق الحديث
وتحمل الكل وتقري الضيف وتعين على
نوائب الحق ثم انطلقت به خديجة حتى
أتت به ورقة بن نوفل بن أسد بن عبد العزى
بن قصي وهو ابن عم خديجة أخي أبيها و
كان امرأ تنصر في الجاهلية وكان يكتب
الكتاب العربي فيكتب بالعربية من الإنجيل
ما شاء الله أن يكتب وكان شيخا كبيرا قد
عمي فقالت له خديجة أي ابن عم اسمع
من ابن أخيك فقال ورقة ابن أخي ماذا
ترى فأخبره النبي صلى الله عليه وسلم ما
رأى فقال ورقة هذا الناموس الذي أنزل
على موسى يا ليتني فيها جذعا أكون حيا

میں تشریف لے جاتے عبادت کرتے اور وہاں کئی روز رہتے اور
کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف واپس
لوٹتے اور اسی طرح خورد و نوش کی چیزیں لے کر پھر چلے جاتے یہاں تک کہ
ان کے پاس حق آگیا جبکہ وہ غار حرا میں تھے یعنی ان کے پاس ایک
فرشتے نے آ کر کہا پڑھیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے اسے جواب دیا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے
پکڑ کر مجھے دبایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر اس نے
مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔
یہاں تک کہ اس نے مجھے تیسری دفعہ دبایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس
ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ اپنے رب کے نام سے پڑھیے
جس نے پیدا کیا ...... تا مالم یعلم (سورۂ علق آیت ۱ تا ۵) چنانچہ
آپ اس کے ساتھ کانپتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس تشریف
فرما ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو۔ مجھے کمبل اڑھا دو۔
پس آپ کو کمبل اڑھا دیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کا خوف دور ہوا۔
پھر فرمایا کہ اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا؟ اور انہیں ساری بات
بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ آپ کو خوش ہونا
چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ذلیل نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ
صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی کہتے ہیں، سب کا بوجھ اٹھاتے ہیں
مہمان کی تواضع کرتے ہیں اور راہ حق کے اندر پیش آنے
والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو
ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی کے پاس لے گئیں جو ان کے
چچا زاد بھائی اور باپ کی طرف سے چچا بھی تھے۔ زمانہ جاہلیت میں
یہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے چنانچہ انجیل
کا عربی میں ترجمہ کیا جتنا اللہ نے چاہا۔ بہت بوڑھے اور نابینا تھے۔
چنانچہ حضرت خدیجہ نے کہا اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات
سنیے۔ انہوں نے کہا کیا دیکھا؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا
تھا وہ انہیں بتایا پس ورقہ نے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ کو
پہلے ملا ہوا۔ اے کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب قوم
آپ کو وطن سے نکالے گی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ

بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِيْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

بَابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا

کہا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا: ہاں، کوئی شخص بھی حق لے کر نہیں آیا جو آپ لائے ہیں مگر اس کے ساتھ عداوت رکھی گئی۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ ملا تو بھرپور مدد کروں گا۔ پھر چند روز نہ گزرے تھے کہ ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا آنا بھی بند ہو گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ پہنچا، جس کی وجہ سے کئی مرتبہ آپ نے ارادہ کیا کہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ کر وہاں سے خود کو گرا دیں۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے کہ آپ کو گرانے کے لئے ہیں تو حضرت جبریل دکھائی دیتے اور کہتے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں۔ اس سے جوش اضطراب ٹھنڈا ہو جاتا اور دل کو قرار آتا اور آپ واپس لوٹ آتے۔ جب بھی آپ پر وحی کا سلسلہ کچھ دنوں کے لئے بند ہوتا تو آپ پر ایسی اضطرابی کیفیت ہوتی اور جب اسی ارادے سے آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو حضرت جبریل اسی طرح آپ سے کہتے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فالق الاصباح سے دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی چاندنی کا چمکنا مراد ہے۔

نیک لوگوں کے خواب۔

ارشاد باری ہے: بیشک اللہ نے سچا کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب، بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے، امن و امان سے، اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے، بے خوف۔ تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں، تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی (سورۃ الفتح، آیت ۲۷)۔

۱۸۷۱۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب جو نیک آدمی دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔

١٨٧٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے۔ اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی جانب سے ہے لہٰذا چاہیے کہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

بَابُ ١٠٦٣ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے یا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ۔

١٨٧٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب برا خواب نظر آئے تو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگے اور بائیں جانب تھتکار دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح یحییٰ بن کثیر، عبداللہ بن قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٨٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

١٨٧٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَرَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَإِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کامل کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کو ثابت، حمید، اسحاق بن عبداللہ، شعیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

بشارتیں۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے مبشرات کے۔ عرض کی گئی کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔

بَابُ رُؤْيَا يُوسُفَ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ. قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ. وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ

حضرت یوسف کا خواب۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! میں نے گیارہ تارے، سورج اور چاند دیکھے، انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ کہا اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا، وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے، بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر، جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی۔ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے۔ (سورہ یوسف، آیت ۴ تا ۶) نیز فرمایا: اے میرے باپ! یہ میرے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کیا، بیشک

يَكُونَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ. رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ. فَاطِرٌ وَالْبَدِيْعُ، وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ، مِنَ الْبَدْءِ بَادِئَةٍ.

بَابُ ١٠٦٥ رُؤْيَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ. قَالَ مُجَاهِدٌ اَسْلَمَا سَلَّمَا مَا اُمِرَا بِهٖ وَتَلَّهٗ وَضَعَ وَجْهَهٗ بِالْاَرْضِ.

بَابُ ١٠٦٦ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

١٨٧٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّ اُنَاسًا اُرُوْا اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ.

بَابُ ١٠٦٧ رُؤْيَا اَهْلِ السُّجُوْنِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ

جس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں نا چاقی کرادی تھی، بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔ اے میرے رب! تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا، اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں، مجھے مسلمان کی حالت میں اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں۔ (سورۂ یوسف، آیت ۱۰۰، ۱۰۱) فاطر و البدیع، والمبتدع والبارئ والخالق سب ہم

حضرت ابراہیم کا خواب

ارشاد باری ہے "پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو گیا تو کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ! کیجیے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے، تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔" (سورۂ صافات، آیت ۱۰۲ تا ۱۰۵) مجاہد کا قول ہے کہ اسلما کے یہ معنی ہیں کہ دونوں نے تسلیم کیا جو انہیں حکم دیا گیا تھا۔ وتلّہ اور پیشانی

متعدد آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آخری دس راتوں میں ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب

ارشاد باری ہے "اور اس کے ساتھ قید خانے میں دو جوان داخل ہوئے، ان میں سے ایک بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ. قَالَ لَا يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖٓ اِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ. وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ. يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ؟ وَقَالَ الْفُضَيْلُ لِبَعْضِ الْاَتْبَاعِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ. مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ. وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ. وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ. قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ. وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ. يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ

بیشک... ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں۔ یوسف نے کہا کہ جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری۔ حکم نہیں مگر اللہ کا۔ اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ رہا دوسرا تو وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے۔ حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔ اور یوسف نے ان دونوں میں نجات پاتا ہوا سمجھا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے یوسف کا ذکر کرے۔ تو یوسف کئی برس اور قید خانے میں رہا۔ اور بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں سات دبلی گائیں کو کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی۔ اے درباریو! میرے خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو۔ بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے۔ اور بولا وہ جو ان دونوں میں سے بچا تھا اور ایک مدت کے بعد اسے یاد آیا میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا لہذا مجھے بھیجو۔ اے یوسف! اے صدیق! ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دبلی کاہی کھاتی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی۔ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں۔ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار جو کاٹو اسے اس کی بال میں رہنے دو مگر تھوڑا کہ جتنا کھاؤ پھر اس کے بعد سات کڑے برس آئیں گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا مگر تھوڑا

لعلي أرجع إلى الناس لعلهم يعلمون. قال تزرعون سبع سنين دأبا فما حصدتم فذروه في سنبله إلا قليلا مما تأكلون. ثم يأتي من بعد ذلك سبع شداد يأكلن ما قدمتم لهن إلا قليلا مما تحصنون. ثم يأتي من بعد ذلك عام فيه يغاث الناس وفيه يعصرون. وقال الملك ائتوني به فلما جاءه الرسول قال ارجع إلى ربك. وادكر افتعل من ذكر، أمة قرن، ويقرأ أمه نسيان. وقال ابن عباس يعصرون الأعناب والدهن، تحصنون تحرسون.

جو بچا لو۔ پھر اس کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں پر بارش برسائی جائے گی اور اس میں رس نچوڑیں گے۔ اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ۔ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا، کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس لوٹ جا (سورۂ یوسف، آیت ۴۶ تا ۵۰)۔ وادّکر یہ لفظ ذکر کا باب افتعال ہے۔ اُمّۃ ایک مدت، بعض نے اسے اَمَہ پڑھا ہے یعنی نسیان۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ یعصرون انگور اور تیل نچوڑیں گے۔ تحصنون تم حفاظت کرتے ہو۔

۱۸۸۰ - حدثنا عبد الله حدثنا جويرية عن مالك عن الزهري أن سعيد بن المسيب وأبا عبيد أخبراه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو لبثت في السجن ما لبث يوسف ثم أتاني الداعي لأجبته.

سعید بن مسیب اور ابو عبید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف رہے اور پھر مجھے بلانے والا آتا تو میں ضرور اس کی بات مان لیتا۔

باب ۱۰۶۹ من رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام.

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

۱۸۸۱ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري حدثني أبو سلمة أن أبا هريرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من رآني في المنام فسيراني في اليقظة ولا يتمثل الشيطان بي. قال أبو عبد الله قال ابن سيرين إذا رآه في صورته.

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے فرمایا جبکہ کوئی حضور کو آپ ہی کی صورت میں دیکھے۔

۱۸۸۲ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد العزيز بن مختار حدثنا ثابت البناني عن أنس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کامل کا خواب

فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَايَا بِي.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو تین مرتبہ بائیں جانب تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہیئے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق کو دیکھا۔ اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي.

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ سَمُرَةُ

رات کو خواب دیکھنا اس کو حضرت سمرہ نے روایت کیا۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا.

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے کلام کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، یہاں تک کہ میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور آپ حضرات ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۹۰۱ اور ۲۱۳۵ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے رعب کا ہتھیار

عطا فرما دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے آپ کو زمین کا مالک بنا رکھا ہے۔ یہ مجازی اور عطائی ملکیت ہے ورنہ حقیقی مالک تو خدا کے سوا کوئی نہیں اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ عطائی ملکیت کے بیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا واختیارات کا انکار کرنا خدائی دین کا منکر ہونا ہے اور اس کا سبب عداوت رسول کے سوا اور کیا ہے؟ خدائے ذوالمنن رسول دشمنی کی بیماری سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے اور اپنی دین کا منکر ہونے سے بھی بچائے۔ آمین۔

۶۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے رات کے وقت کعبۃ اللہ کے پاس خواب دکھایا گیا! پس میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے تم گندمی رنگ کے خوبصورت آدمی کو دیکھتے ہو۔ اس کے بال خوبصورت تھے جیسے خوبصورت تم نے کسی آدمی کے دیکھے ہوں۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لئے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ حضرت مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک گھنگریالے بالوں والے آدمی کو دیکھا جو دائیں آنکھ سے کانا تھا گویا وہ پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ جواب ملا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

۶۸۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَتَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهٗ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آج رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور ساری حدیث بیان کی۔ اسی طرح سلیمان بن کثیر اور زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ شعیب، اسحاق بن یحییٰ، زہری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور معمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے۔

باب الرُّؤيا بالنهار

وقال ابنُ عونٍ عن ابنِ سيرينَ: رُؤيا النهارِ مثلُ رُؤيا الليلِ.

١٨٨٩ - حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ يوسفَ أخبرنا مالكٌ عن إسحاقَ بنِ عبدِ اللهِ بنِ أبي طلحةَ أنه سمع أنسَ بنَ مالكٍ يقولُ: كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ يدخلُ على أمِّ حرامٍ بنتِ مِلحانَ وكانت تحتَ عبادةَ بنِ الصامتِ، فدخل عليها يومًا فأطعمتْه، فجعلتْ تفلي رأسَه، فنام رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ ثمَّ استيقظ وهو يضحكُ، قالت: فقلتُ: ما يُضحِكُك يا رسولَ اللهِ؟ قال: ناسٌ من أمَّتي عُرِضوا عليَّ غُزاةً في سبيلِ اللهِ يركبون ثَبَجَ هذا البحرِ ملوكًا على الأسِرَّةِ أو مثلَ الملوكِ على الأسِرَّةِ، شكَّ إسحاقُ، قالت: فقلتُ: يا رسولَ اللهِ ادعُ اللهَ أن يجعلني منهم، فدعا لها رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ ثمَّ وضع رأسَه ثمَّ استيقظ وهو يضحكُ، فقلتُ: ما يُضحِكُك يا رسولَ اللهِ؟ قال: ناسٌ من أمَّتي عُرِضوا عليَّ غُزاةً في سبيلِ اللهِ كما قال في الأولى، قالت: فقلتُ: يا رسولَ اللهِ ادعُ اللهَ أن يجعلني منهم، قال: أنتِ من الأوَّلينَ. فركبتِ البحرَ في زمانِ معاويةَ بنِ أبي سفيانَ، فصُرِعتْ عن دابَّتِها حين خرجتْ من البحرِ فهلكتْ.

باب رُؤيا النساءِ

١٨٩٠ - حدَّثنا سعيدُ بنُ عُفَيرٍ حدَّثني الليثُ حدَّثني عُقَيلٌ عن ابنِ شهابٍ أخبرني خارجةُ بنُ زيدِ بنِ ثابتٍ أنَّ أمَّ العلاءِ امرأةً من الأنصارِ بايعتْ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ

دن کے وقت خواب دیکھنا۔

ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک روز آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور وہ آپ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آگئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور دریا کی سطح کے سینے پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور سر رکھ کر سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں پھر اسی طرح فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شمار فرمائے۔ فرمایا تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے زمانہ میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہو گئیں۔

عورتوں کا خواب دیکھنا۔

ابن شہاب نے خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے بتایا کہ مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعون آئے تھے

وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ قُرْعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا

بیٹھے اور ہم نے انہیں اپنے گھروں میں اتارا، چنانچہ وہ اس بیماری میں مبتلا ہو گئے جس میں انہوں نے وفات پائی تھی، جب غسل دے کر انہیں ان کے کپڑوں کا کفن پہنا دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے کہا کہ اے ابوالسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میری گواہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بزرگی عطا فرمائی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ اور کس کو بزرگی دے گا؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو خدا کی قسم وفات پا گئے اور خدا کی قسم میں ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن قسم ہے خدا کی کہ اپنی عقل سے تو میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔

١٨٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا وَقَالَ مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكِ عَمَلُهُ۔

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا میں اپنی عقل سے نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اس بات کا سخت رنج ہوا اور میں سو گئی لیکن میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: "یہ ان کا عمل ہے۔"

بَابُ ٣ الْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں اگر جو ایسا دیکھے تو بائیں جانب تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔

١٨٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اور شہسوار تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کوئی پریشان خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب تھتکار دینا چاہیے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

بَابُ اللَّبَنِ۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

دودھ دیکھنا۔

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے بھی نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

ف: اس حدیث اور اس سے اگلی میں ہے کہ خواب کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ سے بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا اور بچا ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرما دیا۔ حاضرین بارگاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے علم مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ امتِ محمدیہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی شان بہت بلند و بالا ہے کہ انہیں خاص الخاص علوم میں سے بھی حصہ مل گیا۔

اسی طرح حدیث ۱۸۹۵ اور ۱۸۹۶ میں آپ کے ایک خواب کا ذکر ہے کہ بعض صحابہ کرام کے دینی درجات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قمیصوں کی شکل میں دکھائے گئے جبکہ ان سب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینی لحاظ سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا دکھائے گئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

بَابُ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

جب دودھ پینے سے اپنے اطراف یا ناخنوں میں بھی سیرابی دیکھے۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس پیالے میں دودھ لایا گیا۔ پس میں نے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ جو گرد بیٹھے ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

بَابُ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ۔

خواب میں قمیص دیکھنا۔

ابو امامہ بن سہل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا أَوَّلْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الدِّينَ ـ

نے فرمایا "میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے نیچی۔ جب عمر بن خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قمیص گھسٹ رہی تھی لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

بَابُ ۱۰۷۷ جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۱۰۹۶ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الدِّينَ

خواب میں قمیص گھسٹتی ہوئی دیکھنا۔

ابو امامہ بن سہل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے جا رہے تھے اور ان کے اوپر قمیصیں تھیں پس ان میں سے کسی کی تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے کم و بیش اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

بَابُ ۱۰۷۸ الْخُضَرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ

۱۰۹۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ

خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ قیس بن عبادہ نے فرمایا میں اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر بھی تھے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا یہ آدمی اہل جنت سے ہے۔ میں نے کہا کہ لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہا سبحان اللہ! لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہئے جس کا انہیں علم نہ ہو۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا گویا کسی سرسبز و شاداب باغ میں رکھا ہوا ہے اور اس میں نصب کر دیا گیا۔ اس کی چوٹی پر کنڈا اور نیچے ایک لازم ہے۔ منصف اور المنصف دونوں الوصیف سے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو پس میں چڑھا یہاں تک کہ میں نے اس کنڈے کو جا پکڑا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی

الوصیف، فقیل لی ارقہ، فرقیت حتی اخذت بالعروۃ فقصصتہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یموت عبد اللہ وھو آخذ بالعروۃ الوثقی۔

باب ۹۹ کشف المرأۃ فی المنام۔

۱۸۹۸ ۔ حدثنا عبید اللہ بن اسماعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتک فی المنام مرتین اذا رجل یحملک فی سرقۃ حریر فیقول ھذہ امرأتک فاکشفہا فاذا ھی انت فاقول ان یکن ھذا من عند اللہ یمضہ۔

باب ۱۰۰ ثیاب الحریر فی المنام

۱۸۹۹ ۔ حدثنا محمد اخبرنا ابو معاویۃ اخبرنا ہشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتک قبل ان اتزوجک مرتین رأیت الملک یحملک فی سرقۃ من حریر فقلت لہ اکشف فکشف فاذا ھی انت فقلت ان یکن ھذا من عند اللہ یمضہ ثم اریتک یحملک فی سرقۃ من حریر فقلت اکشف فکشف فاذا ھی انت فقلت ان یک ھذا من عند اللہ یمضہ۔

باب ۱۰۱ المفاتیح فی الید

۱۹۰۰ ۔ حدثنا سعید بن عفیر حدثنا اللیث حدثنی عقیل عن ابن شہاب اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس خواب کو عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب وفات پائیں گے تو دین کے کنڈے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں گے۔

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں کہ ریشمی کپڑے کے اندر تمہیں ایک آدمی نے اٹھایا ہوا تھا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں نے اس کے اوپر سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ تم تھیں پس میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئیں، کہا گیا کہ کیا آپ ان سے شادی کریں گے؟ پہلی دفعہ دیکھا کہ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ پھر دوسری مرتبہ مجھے تم دکھائی گئیں تو فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو وہ تم تھیں پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

ہاتھ میں کنجیاں دیکھنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں۔ محمد تعالیٰ کسی بزرگ کا قول ہے کہ مجھ تک یہ بات

نافع فَأُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ.

پہنچی ہے کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور جیسے سبھے جوڑے مضامین جو پہلے کتابوں میں سمائے تھے اور ہوتے ایک دو باتوں کے متعلق تھے، وہ آپ کے لیے جمع فرما دیئے تھے۔

بَابُ التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

خواب میں کنڈہ یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا۔

١٩٠١ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ وَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ

عبداللہ بن محمد، ازہر، ابن عون، خلیفہ، معاذ، ابن عون، محمد، قیس بن عباد، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک کنڈہ ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں، پھر میرے پاس ایک ملازم آیا تو اس نے میرے کپڑے سنبھالے تو میں چڑھ گیا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ جب میں بیدار ہوا تو کنڈہ میں نے پکڑا ہوا تھا پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈہ مضبوط کنڈہ ہے یعنی آخری وقت تک تم اسلام کو ہمیشہ پکڑے رہو گے۔

بَابُ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنا۔

بَابُ الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

خواب کے اندر کمخواب دیکھنا جنت میں داخل ہونا۔

١٩٠٢ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی کے اندر مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔ پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت حفصہ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔

باب ۲۴ القيد في المنام

١٩٠٣ - حدثنا عبد الله بن صباح حدثنا معتمر سمعت عوفا حدثنا محمد بن سيرين أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اقترب الزمان لم تكد تكذب رؤيا المؤمن ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة قال محمد وأنا أقول هذه قال وكان يقال الرؤيا ثلاث حديث النفس وتخويف الشيطان وبشرى من الله فمن رأى شيئا يكرهه فلا يقصه على أحد وليقم فليصل قال وكان يكره الغل في النوم وكان يعجبهم القيد ويقال القيد ثبات في الدين وروى قتادة ويونس وهشام وأبو هلال عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وأدرجه بعضهم كله في الحديث وحديث عوف أبين وقال يونس لا أحسبه إلا عن النبي صلى الله عليه وسلم في القيد قال أبو عبد الله لا تكون الأغلال إلا في الأعناق.

باب ۲۵ العين الجارية في المنام

١٩٠٤ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن خارجة بن زيد بن ثابت عن أم العلاء وهي امرأة من نسائهم بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت طار لنا عثمان بن مظعون في السكنى حين اقترعت الأنصار على سكنى المهاجرين فاشتكى فمرضناه حتى توفي ثم جعلناه في أثوابه فدخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت رحمة الله عليك أبا السائب فشهادتي عليك لقد أكرمك الله قال وما يدريك قلت لا أدري

خواب میں قید ہو جانا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے قریب مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوا کرے گا اور مومن کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ جو کہا گیا وہ میں بھی کہتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) ذہنی خیالات (۲) شیطان کی طرف سے ڈرایا جانا (۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت۔ پس جو کوئی ایسی چیز دیکھے کہ اسے ناپسند کرتا ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے کہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ آپ کا بیان ہے کہ وہ خواب میں طوق کا دیکھنا ناپسند کرتے اور قید ہونے کو پسند کرتے اور کہتے ہیں کہ قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔ قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور بعض حضرات نے ان تمام باتوں کو حدیث ہی میں درج کر دیا ہے اور عوف اعرابی کی روایت زیادہ واضح ہے۔ یونس کا قول ہے کہ میں قید کی تعبیر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے خیال کرتا ہوں۔ امام بخاری کا قول ہے کہ طوق صرف گردنوں ہی میں ہوتے ہیں۔

خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنا۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو ان کی عورتوں میں سے ایک عورت تھیں اور جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عثمان بن مظعون رہائش کے لئے قرعہ اندازی میں ہمارے لئے نکلے جبکہ انصار نے مہاجرین کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تھی۔ وہ بیمار پڑ گئے اور ہم نے تیمارداری کی لیکن وہ وفات پا گئے تو ہم نے ان کے کپڑوں کا کفن دے دیا چنانچہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا: اے ابو سائب! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، میں گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم، مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ فرمایا

وَاللّٰهِ قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ إِنِّيْ لَأَرْجُوْا لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّيْ أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِيْ لَهُ.

بَابُ: نَزْعُ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتّٰى يَرْوَى النَّاسُ رَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٩٠٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا عَلٰى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

بَابُ: نَزْعُ الذَّنُوْبِ وَالذَّنُوْبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ

١٩٠٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

کہ جہاں تک ان کی بات ہے تو انہوں نے وفات پالی اور میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اپنی عقل سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ حضرت ام العلاء نے کہا کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کے لئے خواب میں دیکھا کہ چشمہ جاری ہے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لئے جاری رہے گا۔

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکالنا کہ لوگ سیراب ہو جائیں

اس باب میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں اور اس سے پانی نکال رہا ہوں کہ ابوبکر اور عمر آگئے۔ پس ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی جسے اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔ پھر وہ ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ پس میں نے لوگوں میں سے کسی شہ زور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

کنوئیں سے ایک ڈول یا دو ڈول نکالنا اور کمزوری کے ساتھ

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کی روایت کی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے متعلق ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں پس حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے ان کے کمزوری تھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے تو وہ ڈول ان کے ہاتھوں میں چرس بن گیا میں نے کسی با اثر کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

۱۹۰۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ پس میں نے اس میں سے ڈول نکالے جتنے اللہ نے چاہے۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا۔ پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ چرس بن گیا تو اسے عمر بن خطاب نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا جوانمرد نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح پانی نکالے، یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

بَابُ ۱۸۸ الْاِسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں آرام کرنا۔

۱۹۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پس ابوبکر آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پس انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب آئے اور انہوں نے وہ ان سے لے لیا۔ وہ برابر نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے اور حوض حسب معمول جاری تھا۔

بَابُ ۱۸۹ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں محل دیکھنا۔

۱۹۰۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ قُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ اس کے اندر کوئی عورت محل کے ایک جانب وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ حضرت عمر بن خطاب کا۔ پھر مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر

رسول الله أغار.

١٩١٠ - حدثنا عمرو بن علي حدثنا معتمر بن سليمان حدثنا عبيد الله بن عمر عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلت الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب فقلت لمن هذا فقالوا لرجل من قريش فما منعني أن أدخله يا ابن الخطاب إلا ما أعلم من غيرتك قال وعليك أغار يا رسول الله

باب ٩٠٠ الوضوء في المنام

١٩١١ - حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال بينما نحن جلوس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا امرأة تتوضأ إلى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر فقالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا فبكى عمر وقال عليك بأبي أنت وأمي يا رسول الله أغار

باب ١٩١ الطواف بالكعبة في المنام.

١٩١٢ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني سالم بن عبد الله بن عمر أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم رأيتني أطوف بالكعبة فإذا رجل آدم سبط الشعر بين رجلين ينطف رأسه ماء فقلت من هذا؟ قالوا ابن مريم فذهبت ألتفت فإذا رجل أحمر جسيم جعد الرأس أعور العين اليمنى كأن عينه عنبة طافية قلت من هذا قالوا هذا الدجال أقرب الناس به شبها ابن

قربان، کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کے محل کے پاس پہنچا میں نے کہا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ کہا گیا کہ ایک قریشی آدمی کے لئے پس اے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کس چیز نے نہیں روکا مگر میں تمہاری غیرت کو جانتا ہوں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں؟

خواب میں وضو کرنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک مکان کے گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ مکان کس کے لئے ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر کے لئے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رو پڑے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کروں۔

خواب میں کعبہ کا طواف کرنا۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ وہاں گندمی رنگ، سیدھے بالوں والا ایک آدمی، دو آدمیوں کے درمیان تھا، اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ حضرت ابن مریم ہیں۔ پھر واپس لوٹنے لگا تو ایک سرخ رنگ کے بھاری آدمی پر نظر پڑی جس کے بال گھنگھریالے اور وہ داہنی آنکھ سے کانا تھا، جو پھولے ہوئے انگور کے مانند تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے، جو تمام لوگوں میں ابن قطن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور

قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ.

ابن قطن نامی آدمی بنی مصطلق کا تھا جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

بَابٌ ۱۹۲ إِذَا أَعْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ.

خواب میں بچی ہوئی چیز دوسرے کو دینا۔

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ.

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا۔ یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے اس میں سے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

بَابٌ ۱۹۳ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ.

خواب میں امن دیکھنا اور خوف دور ہونا۔

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَا بِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ: اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خواب دیکھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اور پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعبیر کے بارے میں فرماتے جو اللہ چاہتا۔ میں ان دنوں نو عمر لڑکا تھا اور نکاح سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تیرے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھتا جب رات کے وقت میں سونے لگا تو دعا کی۔ اے اللہ! اگر تو میرے اندر کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھا۔ اسی حالت کے اندر میں سو گیا تو میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا وہ مجھے لے کر جہنم کی طرف چل دیے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پھر مجھے دکھایا گیا کہ ایک فرشتہ مجھ سے ملا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ ڈرو مت، تم اچھے آدمی ہو اگر نماز زیادہ پڑھتے رہو۔ پس وہ مجھے لے چلے یہاں تک کہ جہنم کے کنارے لا کھڑا کیا۔ وہ کنوئیں کی طرح گول تھی اور کنوئیں کی طرح اس کی

لَنْ تُرَاعَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ فَانْطَلَقُوا بِي حَتَّى وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهُ قُرُونٌ كَقَرْنِ الْبِئْرِ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَى فِيهَا رِجَالًا مُعَلَّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رُءُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ۔

بَابُ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

۱۹۱۵ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذُوا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ۔

بھی دو منڈیریں تھیں۔ ہر منڈیر پر ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا اور میں نے دیکھا کہ اس کے اندر کچھ آدمی زنجیروں سے جکڑ کر لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے سر نیچے کی طرف ہیں۔ میں نے اُن میں سے کچھ قریشی آدمیوں کو پہچان لیا پھر وہ مجھے داہنی جانب سے لے کر واپس لوٹ آئے۔ میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب بیان کیا اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔

خواب میں داہنی ہاتھ چلنا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے کے اندر میں نوجوان اور غیر شادی شدہ لڑکا تھا اور میں مسجد کے اندر ہی رہا کرتا تھا ان دنوں جو بھی خواب دیکھتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا تھا۔ پس میں نے دعا کی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرے اندر کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھا تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تعبیر دریافت کروں۔ پس میں سو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے پھر انہیں ایک اور فرشتہ ملا تو اس نے مجھ سے کہا۔ ڈرو مت تم تو اچھے آدمی ہو پھر وہ مجھے جہنم کی طرف لے گئے جو کنوئیں کی طرح گول تھی۔ اس کے اندر کتنے ہی آدمی تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا پھر وہ مجھے دائیں طرف لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت حفصہ سے اس کا ذکر کیا حضرت حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے اگر رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرے۔ زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رات کے وقت کثرت سے نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔

باب ۱۰۹۵. القدح فی النوم

۱۹۱۶. حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منه ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولته یا رسول اللہ قال العلم.

باب ۱۰۹۶. اذا طار الشیء فی المنام

۱۹۱۷. حدثنا سعید بن محمد حدثنا یعقوب بن ابراهیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن عبیدة بن نشیط قال قال عبید اللہ بن عبد اللہ سالت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عن رؤیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی ذکر فقال ابن عباس ذکر لی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم رایت انه وضع فی یدی سواران من ذهب ففظعتهما وکرهتهما فاذن لی فنفختهما فطارا فاولتهما کذابین یخرجان فقال عبید اللہ احدهما العنسی الذی قتله فیروز بالیمن والآخر مسیلمة.

باب ۱۰۹۷. اذا رای بقرا تنحر

۱۹۱۸. حدثنی محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن برید عن جده ابی بردة عن ابی موسی اراه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب وهلی الی انها الیمامة او هجر فاذا هی المدینة یثرب ورایت فیها بقرا واللہ خیر فاذا هم المومنون یوم احد

خواب میں پیالہ دیکھنا۔

حمزہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ چنانچہ میں نے اس میں سے پیا اور پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ علم۔

جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی دیکھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے۔ پس میں نے ناپسند کرتے ہوئے ان دونوں کو کاٹ دیا۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان دونوں پر پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر ہونے والے دو جھوٹے آدمیوں سے لی۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک عنسی ہے جس کو یمن میں فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ ہے۔

جب گائے ذبح ہوتی دیکھے۔

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ایسی جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ تو مدینہ ہے جس کو یثرب کہتے تھے چنانچہ میں نے وہاں گائے دیکھی اور اللہ کی بھلائی۔ گائے تو وہ مسلمان ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور بھلائی وہ جو اللہ تعالیٰ نے

وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ ۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

١٩١٩ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ ۔

بَابُ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُوَّةٍ وَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

١٩٢٠ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا

بَابُ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

١٩٢١ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ

ہمیں بھلائی عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کے بعد ہمیں مرحمت فرمایا۔

خواب میں پھونک مارنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب سے بعد میں آنے والے اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، پھر میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے، وہ مجھ پر گراں گزرے اور مجھے ان سے صدمہ پہنچا۔ پس میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو چنانچہ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹے آدمیوں سے لی جن کے بیچ درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا ہے۔

جب یہ دیکھا کہ اس نے کھڑکی سے کوئی چیز نکال کر اسے دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ جا ٹھہری اور اسی کو جحفہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا ادھر بھیج دی گئی ہے۔

کالی عورت دیکھنا

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے میں روایت کی جو آپ نے مدینہ طیبہ کے بارے میں دیکھا کہ میں نے ایک کالی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ جا ٹھہری۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی جانب بھیج دی گئی جس

الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔

بَابُ ١١١ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔

بَابُ ١١٢ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ۔

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَا أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ۔

بَابُ ١١٣ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔ قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کو جحفہ کہتے ہیں۔

بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی جانب بھیج دی گئی ہے جو جحفہ ہے۔

جب خواب میں تلوار لہرائی۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ یہ تو وہ حادثہ و نقصان ہے جو مسلمانوں کو غزوۂ احد میں پہنچا۔ پھر وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں منتقل ہو گئی اور یہ وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اور مسلمانوں کے اجتماع سے نوازا۔

جو جھوٹا خواب بیان کرے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا خواب بیان کرے کہ اس نے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جَو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کے لیے فرمائے گا جبکہ وہ ایسا کر نہیں سکے گا اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارہ کش رہتے ہیں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس سے اس میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا جبکہ وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔ سفیان نے یہ موصولاً ایوب سے اور قتیبہ، ابوعوانہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ جس نے اپنے خواب میں جھوٹ ملایا۔ شعبہ، ابوہاشم رمانی،

قوله من كذب في رؤياه. وقال شعبة عن أبي هاشم الرماني سمعت عكرمة قال أبو هريرة قوله من صور ومن تحلم ومن استمع.

۱۹۲۵ - حدثنا إسحاق حدثنا خالد عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال: من استمع ومن تحلم ومن صور نحوه. تابعه هشام عن عكرمة عن ابن عباس قوله.

۱۹۲۶ - حدثنا علي بن مسلم حدثنا عبد الصمد حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار مولى ابن عمر عن أبيه عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من أفرى الفرى أن يري عينيه ما لم تر.

باب ۱۱۳ إذا رأى ما يكره فلا يخبر بها ولا يذكرها

۱۹۲۷ - حدثنا سعيد بن الربيع حدثنا شعبة عن عبد ربه بن سعيد قال سمعت أبا سلمة يقول لقد كنت أرى الرؤيا فتمرضني حتى سمعت أبا قتادة يقول وأنا كنت لأرى الرؤيا تمرضني حتى سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الرؤيا الحسنة من الله فإذا رأى أحدكم ما يحب فلا يحدث به إلا من يحب وإذا رأى ما يكره فليتعوذ بالله من شرها ومن شر الشيطان وليتفل ثلاثا ولا يحدث بها أحدا فإنها لن تضره.

۱۹۲۸ - حدثنا إبراهيم بن حمزة حدثني ابن أبي حازم والدراوردي عن يزيد عن عبد الله بن خباب عن أبي سعيد الخدري أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا رأى أحدكم الرؤيا يحبها فإنها من الله فليحمد الله عليها

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے تصویر بنائی، جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے کی بات ناحق غور سے سنی۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے ناحق دوسرے کی بات غور سے سنی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی، آگے مثل سابق۔ اسی طرح ہشام، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ اس چیز کو آنکھوں دیکھنے کا دعوے کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھی نہ ہو۔

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔

عبدربہ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑجاتا ہوں یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑجاتا ہوں یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر اس سے جو محبت رکھتا ہو اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ تھتکار دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں دے گا۔

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے

وَلْيَتَحَدَّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ۔

اور جب اس کے برعکس دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ۔

جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر بتلانے والا اگر غلط بتلائے تو واقع نہیں ہوتی۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْ قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ رات میں نے خواب میں ایک چھتری دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس میں سے کوئی زیادہ اور کوئی کم سمیٹ رہا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ پس میں نے آپ کو دیکھا کہ اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر میں نے دوسرے آدمی کو دیکھا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ گیا۔ پھر اسے تیسرے آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور وہ جو اس سے شہد اور گھی ٹپک رہے ہیں وہ قرآن کریم اور اس کی حلاوت ہے پس کوئی تو قرآن مجید سے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور کوئی کم اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھا لے گا پھر آپ کے بعد اسے دوسرا آدمی پکڑے گا تو اس کو بھی اٹھا لیا جائے گا پھر تیسرا آدمی پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھا لیا جائے گا۔ پھر اسے چوتھا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور پھر اس کو جوڑ دیا جائے گا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ جائے گا۔ پس یا رسول اللہ! مجھے بتائیے، میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ میں نے درست کہا یا غلطی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض باتیں درست اور بعض غلط بتائی ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، مجھے وہ باتیں ضرور بتائیے جو میں نے غلط

قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا
أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا
يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ
مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي
اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا
لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا أَتَيْنَا
عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ
وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ
فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَا هُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ
فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ
يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ
قَالَا لِي انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ
مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ
حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ
شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى
قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ
يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ
بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى
يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ
فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ فَأَحْسِبُ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ

بتائی ہیں۔ فرمایا کہ قسم نہ دو۔

نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا۔

ابو رجاء کا بیان ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے
کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جس کو
اللہ تعالیٰ چاہتا وہ آپ سے بیان کر دیتا چنانچہ ایک صبح آپ نے فرمایا
کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انھوں نے مجھے اٹھایا اور دونوں
نے کہا کہ چلیے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے آدمی کے پاس
پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پتھر لیے کھڑا تھا۔ وہ اس
کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا چنانچہ پتھر وہاں سے لڑھک
کر پرے چلا جاتا ہے تو وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے وہ اسے لے کر واپس
نہیں آتا کہ اتنی دیر میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے۔ پھر واپس لوٹ کر
وہ اسی طرح کرتا ہے جیسا اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔ میں نے کہا۔
سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا کہ چلیے۔ پس ہم
چل دیے یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو
چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لوہے کا آنکڑہ
لے کر کھڑا تھا۔ اور وہ اس کے ساتھ اس کے جبڑے کو،
اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا تھا۔
ابو رجاء کے بارے میں عوف کا بیان ہے کہ کبھی وہ یوں کہتے
کہ چیر کر وہ دوسری جانب متوجہ ہوتا اور ادھر بھی ایسا
ہی کرتا جیسا اس طرف پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک طرف
کو چیر کر فارغ ہوتا تو دوسری طرف درست ہو جاتی جیسی
پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔
میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ
چلیے۔ ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک تنور جیسی چیز
کے پاس پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال
میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں شور و غوغے
کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو
ان کے اندر ننگے مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ چنانچہ انھیں

فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا، قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ. قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَانِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمْ

نیچے سے آگ کی لپٹ پہنچتی اور وہ چیخنے چلانے ۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے ۔ یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے ۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی ۔ نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور دوسرا نہر کے کنارے پر کھڑا تھا ۔ جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے ۔ جب تیرنے والا تیرتا ہوا اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو کہ اپنا منہ کھول دیتا اور یہ اس کے اندر پتھر ڈال دیتا ۔ چنانچہ وہ پھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب واپس لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے ۔ ہم چل دیئے ۔ یہاں تک کہ ایک نہایت ہی بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنا کوئی بدصورت تم نے دیکھا ہو ۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا ۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے ۔ پس ہم چل دیئے ۔ یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے ۔ اس میں فصل ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے ۔ باغ کے درمیان میں ایک طویل القامت شخص تھا ۔ آسمان سے باتیں کرتی ہوئی بلندی کے باعث میں اس کے سر کو نہ دیکھ سکا اس شخص کے گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کبھی نہیں دیکھے ۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے ۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک اتنے بڑے باغ میں جا پہنچے کہ میں نے اس سے بڑا اور خوبصورت کوئی باغ ہرگز نہیں دیکھا ۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے ۔ چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے تو ایک شہر نظر آیا ۔ جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی ۔ پس ہم شہر کے دروازے پر آئے

اذهبوا فقعوا في ذلك النهر، قال: وإذا نهر معترض يجري كأن ماءه المحض في البياض، فذهبوا فوقعوا فيه، ثم رجعوا إلينا قد ذهب ذلك السوء عنهم فصاروا في أحسن صورة، قال: قالا لي: هذه جنة عدن وهذاك منزلك، قال: فسما بصري صعدا فإذا قصر مثل الربابة البيضاء، قال: قالا لي: هذاك منزلك، قال: قلت لهما: بارك الله فيكما ذراني فأدخله، قالا: أما الآن فلا وأنت داخله، قال: قلت لهما: فإني قد رأيت منذ الليلة عجبا، فما هذا الذي رأيت؟ قال: قالا لي: أما إنا سنخبرك: أما الرجل الأول الذي أتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر فإنه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلاة المكتوبة، وأما الرجل الذي أتيت عليه يشرشر شدقه إلى قفاه ومنخره إلى قفاه وعينه إلى قفاه فإنه الرجل يغدو من بيته فيكذب الكذبة تبلغ الآفاق، وأما الرجال والنساء العراة الذين في مثل بناء التنور فإنهم الزناة والزواني، وأما الرجل الذي أتيت عليه يسبح في النهر ويلقم الحجر فإنه آكل الربا، وأما الرجل الكريه المرآة الذي عند النار يحشها ويسعى حولها فإنه مالك خازن جهنم، وأما الرجل الطويل الذي في الروضة فإنه إبراهيم عليه السلام، وأما الولدان الذين حوله فكل مولود مات على الفطرة، قال: فقال بعض المسلمين: يا رسول الله، وأولاد

اور اسے کھولنے کے لئے کہا تو وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا چنانچہ ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو اس میں ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا نصف بدن تو اتنا خوبصورت تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی دیکھا ہو اور باقی نصف اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہو۔ ان دونوں نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں جا گرو۔ وہ نہر چوڑائی کی طرف بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود پڑے جب وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید ابر جیسا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اندر جاؤں۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیزیں دیکھیں لہٰذا جو میں نے دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں: پہلا آدمی جس کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا، یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلا دینے اور نماز کے وقت سو جانے والا تھا اور جس شخص کے پاس آپ پہنچے کہ جس کے جبڑے گدی تک چیرا جاتا تھا، تو یہ صبح جب اپنے گھر سے نکلتا تو جھوٹی باتیں گھڑتا اور انہیں دنیا بھر میں پھیلاتا اور وہ ننگے مرد و عورت جو تنور جیسی جگہ میں تھے۔ وہ زانی مرد و عورت تھے۔ اور جس کے پاس آپ پہنچے کہ نہر میں تیرتا ہے اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا ہے۔ وہ سود کھانے والا تھا اور وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا اسے بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا وہ مالک نامی جہنم کا نگران فرشتہ تھا۔ اور لمبے

الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ. وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحًا فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ.

آدمی جو باغ میں تھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ فطرت اسلامیہ پر فوت ہونے والے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور مشرکین کے بچے؟ فرمایا کہ مشرکین کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ملے جلے عمل کئے یعنی اچھے بھی اور برے بھی تو اللہ تعالیٰ نے

الحمد للہ کہ اٹھائیسواں ۲۸ پارہ ختم ہوا

پارہ ــــ ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْفِتَنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

١٩٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلٰى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُوْنِي فَأَقُوْلُ أُمَّتِي فَيُقَالُ لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرٰى. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ.

١٩٢٢ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتّٰى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوْا دُوْنِي فَأَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُوْلُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ.

١٩٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

فتنوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فتنوں سے ڈرنا چاہیے

اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا۔ (سورۃ الانفال، آیت ۲۵) اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں سے

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے حوض پر انتظار کروں گا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔ کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑ لیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا کہ میرے امتی۔ جواب دیا جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم الٹے پاؤں پھرنے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں، میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے یہاں تک کہ جب انہیں پانی پلانے کیلئے جھکوں گا تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ پس میں عرض کروں گا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا راستہ ایجاد کیا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي.

کہا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو اس پر آئے گا وہ اس سے پیئے گا اور جو اس سے پی لے گا تو پھر اُسے پیاس محسوس نہیں ہو گی میرے پاس سے کچھ لوگ گزاریں جائیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھے پہچانتے ہیں پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ مجھ سے نعمان بن ابو عیاش نے سنا کہ میں لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں پس انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت سہل سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اُن کی زبانی اس سے زیادہ سنا ہے انہوں نے فرمایا۔ یہ تو میرے ہیں پس کہا جائے گا کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے ...

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا

حضور نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

عبد اللہ بن زید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ.

زید بن وہب نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اُن کا حق انہیں ادا کرو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

۱۹۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے امیر کا ناپسندیدہ عمل دیکھے تو اُسے صبر سے کام لینا چاہیے کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

ابو رجاء عطاردی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

چاہیے امیر کا کوئی ایسا کام دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو اُسے صبر کرنا چاہیے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر بھی دور ہوا وہ جب مرے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا أَصْلَحَكَ اللهُ حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ.

جنادہ بن ابو اُمیہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیمار تھے۔ ہم نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نفع پہنچایا ہو اور وہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی چنانچہ بیعت کرتے وقت آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور تنگ دستی ہو یا دولت مندی اور خواہ ہمارے اوپر کسی کو ترجیح بھی دی جائے۔ لیکن جس کو حاکم بنا دیا گیا اُس سے نہیں جھگڑیں گے مگر اس صورت میں کہ اس کا

[illegible]

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي.

حضرت انس بن مالک نے حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فلاں کو عامل مقرر کر دیا اور مجھے عامل مقرر نہ کیا۔ فرمایا کہ تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح دیکھو گے تو صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ

حضور نے فرمایا کہ میری اُمت کی ہلاکت کم عمر اور بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ

سعید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں

الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسَى هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ.

۱۹۴۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ. وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً. قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

۱۹۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ.

بَابُ ظُهُورِ الْفِتَنِ

۱۹۴۲ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ہاتھوں سے۔ مروان بولا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کر سکتا ہوں۔ پس میں (عمرو بن یحییٰ) اپنے دادا جان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا جب وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب اُن نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا: شاید یہ اُن لڑکوں میں سے ہوں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو زیادہ معلوم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آگیا ہے

زینب بنت اُمّ سلمہ نے حضرت اُمّ حبیبہ سے اور انہوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا پُرنور چہرہ سرخ تھا، فرما رہے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شرارت کے اندر عرب کی تباہی ہے وہ قریب آگئی۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔ اور سفیان راوی نے نوّے یا سو کا حلقہ بنایا۔ کہا گیا کہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے اور ہم میں نیک آدمی بھی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں جب کہ برائی کی کثرت ہو جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا۔ کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں پر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

فتنوں کا ظہور

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب ہو جائے گا، عمل گھٹتا جائیگا، بخل پیدا ہو جائے گا، فتنے ظاہر

قَالَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّمَ هُوَ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ. وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔ شعیب، یونس، لیث، زہری کا بھتیجا، زہری، حمید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں جہالت چھا جائے گی، علم اس میں اٹھا لیا جائے گا اور اس میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: جَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے نزدیک والے دن ایسے ہوں گے کہ ان میں علم اٹھا لیا جائے گا اور ان میں جہالت چھا جائے گی اور ان میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

۱۹۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ.

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے اور ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

۱۹۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرْجِ يَزُولُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ. قَالَ أَبُو مُوسَى: وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ. وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ: تَعْلَمُ الْأَيَّامَ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، میرے خیال میں مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور نے فرمایا: قیامت سے پہلے قتل کے دن ہوں گے، علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہوگی۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔ ابو عوانہ، عاصم، ابو وائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہا، کیا آپ ان دنوں کو جانتے ہیں جن کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

أَنِّي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهُ. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ.

بَابٌ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ.

۱۹۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ

وسلم نے ذکر فرمایا وہ قتل کے دن ہوں گے۔ آگے جیسی حدیث کے مطابق ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے کی نسبت برا ہوگا

زبیر بن عدی کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو حجاج بن یوسف سے ہمیں تکالیف پہنچی تھیں ان کا آپ سے شکوہ کیا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئے گا مگر اس کے بعد میں آنے والا اس سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ہند بنت حارث فراسیہ کا بیان ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرما رہے تھے۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے نازل فرمائے ہیں کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کو جگائے۔ اس سے مراد آپ کی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

١٩٥١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

١٩٥٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا. قَالَ نَعَمْ.

١٩٥٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا.

١٩٥٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ.

بَابُ ١٣١١ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

١٩٥٥ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اُسے چلوا دے اور اس طرح جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا۔ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی تیروں کو لئے ہوئے مسجد سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ ان کے پھلوں کو سنبھال لو۔ کہا (عمرو بن دینار نے) ہاں۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی تیروں کو لئے ہوئے مسجد سے گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے تھے پس آپ نے حکم دیا کہ ان کے پھلوں کو پکڑ لیا کہ کسی مسلمان کو لگنے کا خدشہ نہ رہے۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا جائے بازار سے اور اس کے پاس تیر ہو تو اس کے پھل کو سنبھال لے یا یہ فرمایا کہ اُسے اپنی ہتھیلی سے پکڑے رہے تاکہ کسی بھی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔

۱۹۵۶ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۱۹۵۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ، فَكَانَ كَذٰلِكَ، قَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: أَشْرِفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ، فَقَالُوا: هٰذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ.

ابن سیرین کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نیز ایک اور شخص جو میرے خیال میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے بھی افضل ہے، ان دونوں حضرات نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ آج کونسا دن ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، راوی کا بیان ہے کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اور تمہاری کھالیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر کے اندر حرمت ہے۔ بتاؤ کیا میں نے تم تک یہ بات پہنچا دی؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ چنانچہ آپ نے کہا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ پس چاہیے کہ جو موجود ہیں وہ ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض اوقات جس تک کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ یونہی ہوا۔ فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔ جس روز ابن حضرمی کو جلایا گیا جبکہ جاریہ بن قدامہ نے انہیں جلایا تھا تو اس نے کہا کہ ذرا ابوبکرہ کو بھی دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ ابوبکرہ تو یہ ہیں جو

۱۹۵۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۱۹۵۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے اپنے جد امجد حضرت جریر

شعبة عن علي بن مدرك سمعت ابا زرعة بن عمرو بن جرير عن جده جرير قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع استنصت الناس ثم قال لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض -

باب تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم

۱۹۶۰ - حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال ابراهيم وحدثني صالح بن كيسان عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه ومن وجد فيها ملجأ او معاذا فليعذ به -

۱۹۶۱ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجأ او معاذا فليعذ به -

باب اذا التقى المسلمان بسيفيهما

۱۹۶۲ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد عن رجل لم يسمه عن الحسن قال خرجت بسلاحي ليالي الفتنة فاستقبلني

بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں سے خاموش ہونے کے لیے کہو۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

ایسا فتنہ بھی آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا

محمد بن عبیداللہ، ابراہیم، سعد، ان کے والد، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف جھانکے گا وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس کو ان دنوں کوئی پناہ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیے

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب فتنے ہوں گے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے اچھا رہے گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا رہے گا جو اس کی طرف جھانکے گا تو اسے بھی وہ اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ ان دنوں جس کو پناہ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔

جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں ایک روز میں ہتھیار باندھ کر نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ

أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ، قُلْتُ أَنْصُرُ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ فَهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ. قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا. وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ. وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ.

بَابٌ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

۱۹۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہو جائیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن مقتول کس وجہ سے؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ حماد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے بیان کی، میں چاہتا تھا کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان کریں۔ دونوں حضرات نے اسے امام حسن بصری، احنف بن قیس، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ سلیمان نے حماد سے اس کی روایت کی ہے۔ مؤمل، حماد بن زید، ایوب، یونس، ہشام، معلی بن زیاد، حسن، احنف، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معمر نے ایوب سے اس کی روایت کی ہے۔ بکار بن عبد العزیز نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہ سے۔ غندر، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا لیکن سفیان نے منصور سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

جب جماعت نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے

ابو ادریس خولانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق دریافت کیا کرتا کہ کہیں وہ مجھے پا نہ لے چنانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ، ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اُس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں دھواں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سنت کے علاوہ راستے پر چلیں گے، ان کی بعض باتیں

قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ، قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ.

تم پسند کرو گے اور بعض ناپسند۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے جو اُن کی بات مانے گا اُسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں اُن کی پہچان بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام کے ساتھ رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر اُن کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے لیکن تم اسی حالت پر ہو۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند کرے۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

لیث کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ اہلِ مدینہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ پس میں عکرمہ سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ (منافقین) دلی طور پر مشرکین کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی فوجوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ لیکن جو تیر آتا تو انہیں لگتا اور اُن میں سے ہی کوئی مرتا یا تلوار کی ضرب لگائی جاتی تو انہیں ہی قتل کرتی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے"۔

بَابُ إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ

جب انسانوں کا کوڑا کرکٹ باقی رہ جائے۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائیں جن میں

حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

بَابُ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

۱۹۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ. وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ.

سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا ہے۔ پھر انہوں نے قرآن و سنت سے بھی اس کی اہمیت کو جان لیا ہے۔ پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اس کا اثر محض ایک دھبے کی طرح رہ جائے گا۔ اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی اٹھالیا جائے گا اور اس کا صرف ایسا اثر رہ جائے گا جیسے تو اپنے پاؤں پر چنگاری کو گرا بیٹھے اور دیکھے ورم آبلہ نظر آئے لیکن اس کے اندر کوئی چیز نہ ہو۔ صبح ہونے پر لوگ خرید و فروخت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانت دار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص امانت دار ہے اور کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا صاحب عقل و دانش ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا اور مجھ پر بھی ایسا ہی زمانہ گزرا ہے کہ مجھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس کے ساتھ خرید و فروخت کروں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اسے مجبور کر کے میرا حق دلا دے گا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو لوگ اسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیں گے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔

فتنوں سے بچ کر جنگل میں رہنا۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا: اے ابن اکوع! کیا آپ کفر کی طرف الٹے پاؤں پھر گئے کہ جنگلوں میں جا بسے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ یزید بن عبید کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع نقل مکانی کر کے ربذہ میں جا بسے جہاں انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور وہیں ان کے ہاں اولاد ہوئی یہاں تک کہ وفات پانے سے وہ چند روز پہلے مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تھے

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

عبداللہ بن ابو صعصعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارانی مقامات پر چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ رہا ہو گا

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے پناہ مانگنا

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے یہاں تک کہ جب سوالات کی بوچھاڑ کر دی تو ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے سامنے بیان کر دوں گا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظہ فرمانے لگے تو شمع نبوت کا ہر پروانہ اپنے کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک آدمی سامنے ہوا جس کو تکرار کے وقت بعض لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کا کہتے تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے۔ پھر تو حضرت عمر سامنے ہوئے اور عرض کی وہ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں، ہم فتنوں کی برائی سے پناہ مانگتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی طرح خیر و شر کو میں نے کبھی نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں یہاں تک کہ میں نے انہیں دیوار کے پرے دیکھا۔ قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث اس آیت۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورہ المائدہ، آیت ۱۰۱) کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ عباس نرسی، یزید بن زریع، سعید، قتادہ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہر شخص اپنے سر کو کپڑوں میں

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ.

چھپا کر رو رہا تھا اور کہا کہ ہم فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یا کہا کہ میں فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ خلیفہ یزید بن زریع، سعید، معتمر، اُن کے والد، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے لوگوں سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ

حضور نے فرمایا کہ فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَرْنُ الشَّمْسِ.

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر کے جانب جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا، یا یہ فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا جب کہ آپ مشرق کی جانب منہ کر کے فرما رہے تھے۔ خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا کی۔ اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (وہابیت) وہیں سے نکلے گا۔

ف: نجد بھی حجاز مقدس کا ایک علاقہ ہے جیسے شام اور یمن۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ شام اور یمن کے لیے دعائے برکت تین دفعہ فرمائی۔ ہر دفعہ نجد کے لیے بھی دعائے برکت کے لیے عرض کی گئی لیکن آپ نے دعا نہ کی اور تیسری دفعہ کی گزارش کے جواب میں دعا نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کی سنگت وہیں

سے نکلے گی یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔ یہ حدیث جامع ترمذی، جلد دوم میں بھی ہے ـــــ مسند احمد کی اسی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ فتنہ کا بڑا حصہ وہیں (نجد میں) ہے ـــــ صحیح بخاری، جلد اول کے اندر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اسے راس الکفر قرار دیا ہے ـــــ بخاری شریف کی اسی جلد اول میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ربیعہ اور مضر میں اور وہاں سے شیطان کے دو ساتھی یا فتنہ پرور نکلیں گے۔ ان دونوں پیروکاروں سے مراد ایک مسیلمہ کذاب اور دوسرا محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔ یہ دونوں حضرات بنی مضر قبیلے کے فرد تھے ـــــ بخاری شریف جلد دوم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف (نجد) سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر دین میں واپس نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے چلّے کی طرف آ جائے۔ عرض کی گئی کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

یہ نشانی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں سب سے بڑی پہچان ہے کہ شیطان کے دوسرے پیروکار سے یہی صاحب مراد ہیں کیونکہ جب کسی مسلمان کو یہ اپنے دین میں داخل کرتے تو اس کا سر ضرور منڈوا دیتے تھے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ موصوف کے حالات اور اسلام و مسلمین پر مظالم دیکھنے ہوں تو ترکی کے مفتی شافعیہ سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۰۴ھ کا رسالہ الدرر السنیہ اور مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے نام سے چھپی ہوئی کتاب تاریخ نجد و حجاز کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ علاوہ بریں آج ۱۷ جنوری ۱۹۹۱ء سے عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی غرض سے امریکہ و برطانیہ وغیرہ اٹھائیس ملک مل جل کر جو مسلسل فوجوں کے اکیلے اور چھوٹے سے ملک عراق پر دوسری جنگ عظیم سے بھی زیادہ یعنی لاکھوں ٹن گولہ بارود برسا چکے ہیں اور کل اتحادیوں کی جملہ افواج نے پاکستانی وقت کے مطابق صبح پانچ بجے عراق پر بھرپور زمینی حملہ کر دیا جس کو فضائیہ اور بحریہ کا مکمل تعاون حاصل ہے۔ یوں معمولی سی بات کا بہانہ بنا کر آج مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۹۱ء تک پورے چالیس روز آگ کی بارش برساتے ہوئے گزر گئے لیکن عیسائیوں، یہودیوں اور سعودیوں کے دلوں میں اسلام دشمنی کی آگ اتنی بھڑکی ہوئی ہے کہ مسلمانوں پر اتنی قیامت ڈھا لینے کے بعد بھی ذرا سرد ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔

افسوس! امتِ محمدیہ کو یہ تحفہ بھی نجدیوں کے ہاتھوں ہی مل رہا ہے۔ اسلام اور مسلمین پر ایسی قیامت ڈھانے والے یہی نجدی حضرات ہیں۔ عرب کے حکمران شاہ فہد اور امیر کویت کی یہ ساری مہربانی ہے۔ بہانہ کویت کا بنایا اور شاہ فہد نے اپنے مشکل کشا، حاجت روا اور داتا بلا امریکہ بہادر کو مدد کے لیے پکارا کہ حضور والا! صدام تو ہمیں ہڑپ کرنے کی طاقت رکھتا ہے ہمیں اسلام خطرے سے بچا سکے لہٰذا بچانے کے لیے آپ ہی حجاز مقدس کی سرزمین پر تشریف لائیں۔ ساتھ ہی اپنے میموں کو بھی لیتے آئیں۔ سارے یہاں اپنا ہی گھر سمجھ کر قدم رنجہ فرمائیں۔ ہم آپ کے لیے راہوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا رہے ہیں۔ بے شک یہاں آپ تشریف رکھتے ہوئے روزانہ سیکڑوں ٹن خنزیر کا گوشت تناول فرمائیں، لاکھوں بوتلیں روزانہ شراب کی اڑائیں ہمیں اس بات کا کوئی شکوہ نہیں ہوگا بلکہ ہم آپ کی تشریف آوری کا دل کی گہرائیوں سے تازیست شکریہ ادا کرتے رہیں گے اور آپ کے لیے ہمارے دل سے ہمیشہ دعائیں نکلتی رہیں گی۔

حضور والا! ہم دست بستہ بلکہ سجدہ ریز ہو کر آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے نیز ہم دونوں دینی اور یقینی بھائی یعنی یہ عاجز اور کویت کے امیر المؤمنین صاحب اس جنگ کے جملہ اخراجات بطیب خاطر ادا کریں گے۔ علاوہ ازیں یہ تو آپ کو بخوبی علم ہے کہ ہمارے نزدیک آپ سرکار اور آپ کے اعیان و انصار ہی اسلام کی علامت ہیں جبکہ ہم اپنی

مسلکِ جماعت کے سوا دنیا کے تمام مسلمانوں کو ملعون اشرار، کلاب النار اور کافر و مشرک کا تکرار ہی جانتے اور مانتے ہیں جس پر جاری ڈیڑھ سو سالہ تاریخ گواہ ہے۔

بعض لوگ بے خبری میں سعودی حکمرانوں کو محافظِ حرمین لکھ دیتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔ اولاً تو یہ روضۂ اطہر کو حرم مانتے ہی نہیں بلکہ ان کے مذہبی پیشوا نے اعظم سے اسے صنمِ اکبر قرار دیا تھا۔ ثانیاً ان مہربانوں نے اپنی پوری تاریخ میں حرمین شریفین کی حفاظت کے خیال کو کبھی اپنے دلوں کے نزدیک سے بھی نہیں گزرنے دیا۔ اگر خیال ہوتا تو ملک کو دفاعی لحاظ سے اتنا مضبوط کر لیتے کہ کوئی بدخواہ حرمین طیبین کی طرف کبھی میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت ہی نہ کرتا۔ کیا وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ ۔ کا یہی مطلب ہے کہ نوجوان عورتیں فراہم کر کے عیاشی کے بین الاقوامی ریکارڈ قائم کرتے رہو۔ ممکن ہے محافظِ حرمین ہونے کا یہ مطلب ہو کہ خوبصورت عورتوں کے ریوڑ میں کھیلتے کودتے رہو۔ اس حرم کے تکلفات سے جتنی دولت بچے وہ دوسرے حرم یعنی امریکہ کے بنکوں میں جمع کرا دیا کرو تاکہ اُس کے أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ والے اعلان میں ضعف نہ آنے پائے۔ یہ دونوں حرم بھی تو کوئی معمولی قسم کے حرم نہیں ہیں جبکہ پہلا حرم تو نوجوان لڑکیوں کی فوج سے خرمستی اور دوسرا حرم امریکہ پرستی ہے۔ ایسے حرمین کے محافظوں کا وجود مسلمانوں کے لیے عذاب ثابت ہوگا تو اور کیا ہوگا؟

حرمین کے ان محافظوں نے ایک عرصے سے اپنے حافظ و ناصر کے ہاتھوں سے مسلمانوں کا ناطقہ بند کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی خدا کی مدد کا کرشمہ دیکھنا چاہے تو آنکھیں کھول کر دیکھ سکتا ہے کہ اٹھائیس ملکوں کی افواج جن میں موجودہ اور سابقہ سپر پاور کہلانے والی حکومتیں بھی ہیں وہ سارے مل کر مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے ملک عراق پر چالیس روز سے بغیر کسی وقفے کے بمباری کر رہے ہیں لیکن پھر بھی عراق زندہ ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ ــــــ ثانیاً بزرگانِ دین کے تصرفات کے منکر اگر اللہ کے خاص بندوں کا تصرف دیکھنا چاہیں تو جاپان میں جا کر ہیروشیما اور ناگاساکی شہروں کو جا کر دیکھیں جن پر دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ نے ایٹم بم گرائے تھے۔ وہاں دیکھیے گا کہ آج تک گھاس بھی نہیں اُگتی۔ دوسرے ان دنوں حکومتِ برطانیہ سپر پاور کہلاتا تھا اور اس کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، اس کے باوجود جاپان نے برطانیہ کے چھکے چھڑا دیے تھے لیکن یہ دونوں ایٹم بم گرتے ہی جاپان نے گھٹنے ٹیک دیے تھے ــــــ اب کوئی دیکھے کہ عراق پر ان سے بھی زیادہ طاقت کے مجموعی طور پر بم اور گولہ بارود گرائے جا چکے ہیں لیکن عراق کا بفضلہ تعالیٰ کوئی حصہ ابھی تک اُس طرح تباہ و برباد نہیں کیا جا سکا ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ ــــــ اگر کوئی ایمان کی طاقت کو دیکھنا چاہے تو دیکھے کہ جس طرح اٹھائیس ملک چالیس روز سے مسلسل بمباری کر رہے ہیں کیا فرزندانِ توحید کہلانے والے ایسی بمباری صرف چالیس گھنٹے برداشت کر لیں گے؟ یقیناً جواب نفی میں ہوگا کیونکہ وہاں تو چالیس منٹ ٹھہرنے کی بھی سکت نہیں۔ اس کے برعکس کیا یہ ایمانی طاقت کا کرشمہ نہیں ہے کہ عراقی مجاہدین چالیس روز سے بے پناہ اور مسلسل بمباری کے باوجود زندہ ہیں اور طَيْرًا أَبَابِيلَ کا سماں طاری کر رہے ہیں اور اتحادیوں کے فوجی اور بے پناہ جنگی ساز و سامان كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ بنتا جا رہا ہے۔ دیکھنے والوں کو صاف نظر آ رہا ہے کہ صدام حسین اور عراق کے غیور مسلمان اپنی ایمانی قوت سے صلاح الدین ایوبی کی طرح تاریخِ اسلام کا ایک نیا اور سنہری باب لکھ رہے ہیں۔ کفر اور اسلام کی اس جنگ میں وہ پورے عالمِ اسلام کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ خدا ان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں عظیم الشان تاریخی فتح سے نواز کر اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا کرے، آمین۔

اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللّٰهُ يَقُولُ: وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس آئے تو ہم امیدوار ہوئے کہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک آدمی اُن کی طرف آگے جا کر عرض گزار ہوا۔ اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں فتنے کے وقت جنگ کرنے کے متعلق کوئی حدیث سنائیے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۳)۔ آپ نے فرمایا، کیا تم فتنے کو جانتے ہو؟ تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے لڑا کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے، اُن کی لڑائی تمہاری طرح ملک کے بارے میں نہ تھی۔

بَابُ ۱۱۲۲ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

فتنے دریائی موجوں کی طرح آئیں گے

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهٰذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ ؎

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعٰى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ
حَتّٰى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ مثال کے طور پر ان اشعار کو پڑھنا بہتر سمجھتے۔ چنانچہ امرؤ القیس نے کہا۔

ابتدا میں ایک حسینہ نوجوان ہوتی ہے جنگ
اُس کی زینت کی طرف کھنچتے ہیں جاہل بے درنگ
جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھتے ہیں جب میدان میں
تب وہ ہو جاتی ہے بڑھیا، بے حسن رنگ و ڈھنگ
سر سفید اور شکل بھونڈی جس طرح کوئی چڑیل
اُس کو چھونے اور پیار کرنے کا ہو کس دل میں اُمنگ

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے کس کو فتنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد ہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا کہ آدمی کا اس کے اہل و عیال، مال، اولاد اور ہمسائے کے فتنے کا نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے ذریعے کفارہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس بارے میں آپ سے نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو موج دریا کی طرح چڑھے گا۔ کہا اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس کا کیا ڈر جبکہ آپ کے اور اُس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ وہ

أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا. قُلْتُ أَجَلْ. قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً. وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ عُمَرُ.

۱۹۷۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي. فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ

دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا: بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر نے کہا کہ پھر وہ کبھی بند نہ کیا جا سکے گا۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ ہم نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا ہاں، اس طرح جانتے تھے جیسے آدمی جانتا ہے کہ کل دن کے بعد رات آئے گی اور یہ اس لیے تھا کہ میں نے اُن سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں کوئی غلطی نہ تھی۔ پس ہم اُن سے دروازے کے بارے میں پوچھتے سے ڈرے۔ پس ہم نے اُن سے پوچھنے کے لیے مسروق سے کہا تو اُس نے پوچھا کہ دروازہ کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خود حضرت عمر۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا۔ جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اُس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دربان بنتا ہوں اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے، قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور کنوئیں کے منڈیر پر آ بیٹھے پھر آپ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا لیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر آ گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے کہا اسی جگہ ٹھہرئیے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض گزار ہوا کہ حضرت ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب اپنی پنڈلیاں کھول کر لٹکا دیں۔ پھر حضرت عمر آ گئے تو میں نے اُن سے ٹھہرنے کے لیے کہا کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب آ گئے چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دیں۔ پس وہ منڈیر بھر گئی اور مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان آ گئے تو میں نے اُن سے کہا کہ یہیں ٹھہرئیے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتّٰى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلٰى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنّٰى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ۔

نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور ایک بلاء جو انہیں پہنچے گی پس وہ اندر داخل ہوئے تو انکے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہ سامنے کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ بھی آجائے۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں یکجا اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

١٩٧٥۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلٰى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ اس بارے میں کچھ فرماتے کیوں نہیں! ارشاد فرمایا کہ میں کہتا تو ضرور ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ سب سے پہلے فتنے کا دروازہ کھول دوں اور نہ میں وہ شخص ہوں کہ اگر کوئی دو آدمیوں کے اوپر امیر ہو تو کہہ دوں کہ اس سے تم بہتر ہو جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چکی چلانے والا گدھا گھومتا ہے پس جہنمی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے کہ حضور والا! آپ تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے؟ وہ جواب دے گا کہ میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا لیکن خود نہ کرتا تھا اور برے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

بَابٌ

عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی

١٩٧٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً۔

امام حسن بصری نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمہ کے ذریعے نفع پہنچایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جو اپنے کاموں

ف: اسلام کے اندر یہ حدیث ایک اصول اور مستقل قانون کا حکم رکھتی ہے کیونکہ عورت حاکم نہیں بلکہ اپنے گھر کی منتظم اور چار دیواری کی خادمہ ہے۔ اس کا دائرہ کار صرف اپنا گھر ہے جیسا کہ خدائے علیم و خبیر نے ازواج مطہرات کے لیے وقرن سے فرمایا ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ - (۳۳:۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو اگلی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح۔

بلکہ پروردگار عالم نے عورتوں کے متعلق یہاں تک فرمایا ہے۔

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ (۳۱:۲۴)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم والی باتوں کی خبر نہ ہو اور زمین پر اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جان لیا جائے اُن کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے ایمان والو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پا جاؤ۔

اہل ایمان غور کریں اور قرآن مجید پر ایمان رکھنے والے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں دیکھیں تو صاف نظر آ جائے گا کہ عورتوں کا دائرہ کار صرف اپنا اپنا گھر ہے اور ان حالتوں نے کس طرح رہنا ہے یہ بھی اُن کے پیدا کرنے والے نے بتا دیا ہے۔ عورت کی اپنی چاروں حالتوں یعنی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں جو حقوق و فرائض ہیں شریعت مطہرہ میں اُن کا واضح تعین موجود ہے۔ اسلام میں عورت کو وہ مقام دیا گیا ہے جس کی وہ اپنی ہر حیثیت میں مستحق ہے اور جس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی قانون اُسے مقام و مرتبہ نہیں دے سکتا۔ بعض خواتین کی طرف سے جو حقوق نسواں اور مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کی آواز اٹھائی جاتی ہے وہ اسلام سے بغاوت کرنے والے اور ذہنی آوارگی کا شکار ہو جانے والے مردوں اور عورتوں کا مشترکہ ڈرامہ ہے۔ عورت چراغ خانہ ہے شمع محفل نہیں ہے۔ اس کا اپنے دائرہ کار سے باہر نکلنا درحقیقت اپنے فرائض سے بغاوت کرنا اور نفس کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔ ورنہ اسلام نے تو انہیں اتنا اونچا مقام دیا ہے جس پر تاریخ انسانیت ناز کرتی ہے۔ مثلاً ایک ماں کی حیثیت میں عورت کا مقام کیا ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تلقین فرمائی ہے

إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِ أُمَّهَاتِكُمْ ۔

بے شک جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

سبحان اللہ! کتنا اونچا مقام دیا کہ خدمت کر کے ماں کو خوش کر لو تو سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔ یہ تو ہوئی عورت کے دائرہ کار کی بات اور دیکھیے کہ انسانوں کی ان دونوں اصناف یعنی مردوں اور عورتوں کی باہم حیثیت کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ

تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔ (۴:۳۴)

مرد حاکم ہیں عورتوں پر، اس لیے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے۔

جب قرآن کریم کی رُو سے عورت اپنے مرد کی بھی حاکم نہیں بلکہ محکوم ہے تو وہ قوم کے لاکھوں اور کروڑوں افراد کا حاکم ہونے کی کہاں مجاز ہوتی؟ ـــــ پورے ملک یا اُس کے کسی حصے یا کسی دفتر و ادارے کی سربراہ ہونا تو دور کی بات جبکہ اسے بغیر شرعی ضرورت کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں، بلکہ وہ خود اپنے گھر کا حاکم ہونے کی بھی مجاز نہیں، ہاں مجبوری کا معاملہ الگ ہے۔ دریں حالات بعض علماء جو یہ کہتے رہے ہیں کہ عورت ملک کی صدر اور وزیر اعظم تو شرعاً نہیں ہو سکتی، ان وزیر و سفیر وغیرہ ہو سکتی ہے۔ یہ شرعی فیصلہ نہیں بلکہ اُن حضرات کے اپنے دماغوں کی پیداوار ہے اور یہ اُن کے اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے میں جہاں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسوۂ رسول کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو کن کن عہدوں پر فائز کیا؟ ـــ جب یہ بات دیکھی جائے گی تو ملک کا بڑے سے بڑا عہدہ تو دور کی بات ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے عہدے پر بھی آپ نے کسی عورت کا تعین نہیں فرمایا ـــــ بلکہ گھر سے باہر آپ نے کوئی ذمہ داری کسی عورت کے سپرد نہیں فرمائی۔ کیا اس سے صورت حال کی پوری طرح وضاحت نہیں ہو جاتی؟ بعض لوگ جو اس سلسلے میں بعض صحابیات کے غزوات میں شمولیت کے واقعات سے عورتوں کے باہر نکلنے پر استدلال کرتے اور اسے جائز قرار دیتے ہیں، یہ استدلال و استشہاد درست نہیں بلکہ محض دھوکا یا خود فریبی ہے کیونکہ ایسا ان صحابیات نے رضاکارانہ کیا تھا اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے جبکہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد اُس خیر القرون میں ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا۔

باقی عہدے داری کی بات کو رہنے بھی دیجیے، اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ اگر عورت شرعاً سربراہِ مملکت ہو سکتی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لختِ جگر و راحتِ جان، خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں کسی دوسرے کو خلیفۂ رسول بنانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ـــــ دوسرے اس بات پر اس زاویے سے بھی غور فرمائیے کہ خلافت کے مسئلے میں شیعہ حضرات کا اختلاف ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ دیگر تمام حضرات کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے زیادہ مستحق تھے۔ اگر اُن حضرات کے نزدیک عورت کا سربراہِ مملکت بننا شرعاً جائز ہوتا تو وہ حضرت علی کی جگہ حضرت فاطمہ کا نام لیتے کیونکہ:-

نورِ ختم الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی پُر نور طینت پہ لاکھوں سلام

جب مدعیانِ اسلام کی کسی جماعت یا کسی فرقے نے بھی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خلیفۂ رسول بنانے کی بات نہیں کی تو معلوم ہوا کہ کسی بھی مسلمان کہلانے والے کے نزدیک عورت کا سربراہِ مملکت ہونا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جب سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سربراہی کا آج تک سوال پیدا نہ ہوا تو اُن کے مقابلے پر دوسری کوئی عورت کس کھیت کی مولی ہے۔ اللہ تعالیٰ چند مدعیانِ اسلام کو سچے مسلمان بننے کی توفیق دے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا نصیب کرے۔ آمین۔

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَوَاللّٰهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ۔

ابو حصین نے ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم بصرے کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت علی نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حسن بن علی کو روانہ کیا پس وہ ہمارے پاس کوفے میں تشریف لائے چنانچہ حضرت حسن بن علی منبر کے اوپر والی جانب بیٹھے اور حضرت عمار بن یاسر اُن کی نیچے والی سیڑھی پر تھے یعنی امام حسن سے نیچے پس ہم اُن کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ تو ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک حضرت عائشہ بصرے کی جانب روانہ ہو گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں آپ کے نبی کی زوجہ مطہرہ بھی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپ مرد کی اطاعت کرتے ہیں یا عورت کی۔

باب ۱۲۳

حضرت عائشہ کے ذریعے آزمائش کی گئی

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفے کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت عائشہ کا ذکر کیا نیز اُن کے سفر کا اور فرمایا بیشک وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن اُن کے ذریعے آپ کو آزمایا گیا ہے۔

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو مسعود دونوں حضرت عمار کے پاس گئے جب حضرت علی نے انہیں فوج جمع کرنے کی خاطر کوفے بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپ کا ایسا کام نہیں دیکھا جو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہو سوائے آپ کی اس کام میں جلدی کرنے کے۔ حضرت عمار نے کہا کہ جب سے آپ حضرات نے اسلام قبول کیا ہے میں نے آپ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے ناپسند ہو سوائے اس کام میں دیر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑے پہنائے گئے پھر تینوں مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس

جالساً مع أبي مسعود وأبي موسى وعمار فقال أبو مسعود ما من أصحابك أحد إلا لو شئت لقلت فيه غيرك وما رأيت منك شيئاً منذ صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم أعيب عندي من استسراعك في هذا الأمر قال عمار يا أبا مسعود وما رأيت منك ولا من صاحبك هذا شيئاً منذ صحبتما النبي صلى الله عليه وسلم أعيب عندي من إبطائكما في هذا الأمر فقال أبو مسعود وكان موسراً يا غلام هات حلتين فأعطى إحداهما أبا موسى والأخرى عماراً وقال روحا فيه إلى الجمعة.

بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو مسعود نے کہا کہ آپ (حضرت عمار) کے ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کے سوا اُس سے کہہ سکتا ہوں کہ جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے بڑھ کر آپ کا کوئی عیب نہیں دیکھا حضرت عمار نے کہا۔ اے ابو مسعود جب سے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے تو میں نے آپ کا یا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو میرے نزدیک اس کام میں دیر کرنے سے بڑھ کر عیب ہو۔ پس حضرت مسعود نے جو مالدار آسامی تھے فرمایا۔ اے غلام دو جوڑے لاؤ۔ چنانچہ اُن میں سے ایک حضرت ابو موسیٰ کو اور دوسرا حضرت عمار کو دے کر کہا کہ انہیں پہن کر نماز جمعہ کے لئے چلیے۔

باب ۱۱۲۵ إذا أنزل الله بقوم عذاباً

۱۹۸۱ - حدثنا عبد الله بن عثمان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري أخبرني حمزة بن عبد الله بن عمر أنه سمع ابن عمر رضي الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنزل الله بقوم عذاباً أصاب العذاب من كان فيهم ثم بعثوا على أعمالهم.

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔

حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اُس وقت عذاب اُس قوم کے ہر فرد کو پہنچتا ہے۔ لیکن پھر وہ اُن کے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

باب ۱۱۲۶ قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي إن ابني هذا لسيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين.

۱۹۸۲ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا إسرائيل أبو موسى ولقيته بالكوفة جاء إلى ابن شبرمة فقال أدخلني على عيسى فأعظه فكأن ابن شبرمة خاف عليه فلم يفعل قال حدثنا الحسن قال

حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروا دے۔

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے میری ملاقات کوفے میں ہوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ مجھے عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس لے چلو چنانچہ ابن شبرمہ اس بات سے ڈر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما خروج کے لئے حضرت

لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرَى كَتِيبَةً لَا تُوَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ أَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ، قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

معاویہ کی طرف بڑھے تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل کی فوج کو بھگا نہ دے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبد اللہ بن عامر اور حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم ان امام حسن سے مل کر صلح کے لیے کہتے ہیں۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آ گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں میں امام عالی مقام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے قابلِ تعریف تھے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جن دو بڑے گروہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کروائی وہ دونوں ہی گروہ نگاہِ مصطفیٰ میں مسلمان تھے کہ دونوں ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا لفظ استعمال فرمایا۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی جماعتیں جن کی امام حسن نے صلح کروائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

بعض لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو انہیں سرے سے مسلمان ہی نہیں جانتے۔ ان کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر ان کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت حسن ہرگز مملکتِ اسلامیہ کی سربراہی ان کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام عالی مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر دے دیا اور جامِ شہادت نوش کر لیا لیکن یزید پلید کو مملکتِ اسلامیہ کا سربراہ تسلیم کرتے ہوئے اس کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی برا لفظ کہنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے کیونکہ وہ اولاً صحابی ہیں ثانیاً کاتبِ وحی ہیں اور ثالثاً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سگے بھائی ہیں۔ غرض اسلامی تقاضوں کی رو سے ہر مسلمان پر ان کا ادب و احترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابۂ کرام سب مسلمانوں کے بزرگ اور محسن ہیں۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلَى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَّفَ

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حرملہ مولیٰ اسامہ نے انہیں بتایا۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ انہوں نے بتایا، عنقریب وہ حضرت علی تم سے پوچھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب حضرت اسامہ کو کس چیز نے پیچھے رکھا ہے؟ تم ان کی خدمت میں عرض کر دینا کہ اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تب بھی مجھے یہی پسند ہے کہ

صَاحِبُكَ فَقُلْ لَهُ يَقُوْلُ لَكَ: لَوْ كُنْتَ فِيْ شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُوْنَ مَعَكَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ، فَلَمْ يُعْطِنِيْ شَيْئًا، فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوْا لِيْ رَاحِلَتِيْ.

آپ کے ساتھ رہوں لیکن اس معاملے کے اندر میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکا پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا پھر میں امام حسن، امام حسین اور عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری بھر دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حرملہ کو دیکھا انہوں نے گویا کہ حضرت اسامہ نے مجھے سواری دیکر حضرت علی کی خدمت میں بھیجا

بَابٌ ۱۲۱ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں سے جاکر کچھ کہے

۱۹۸۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَإِنِّيْ لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ، وَإِنِّيْ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ.

ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے مصاحبوں اور لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر دغا باز کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور بیشک ہم نے اس آدمی کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کیلئے بیعت کی اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی آدمی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے ہے پھر اس کے ساتھ لڑنے کی ٹھان لی جائے اور میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو شخص اس کی بیعت توڑے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلافت کرے گا مگر میرے اور اس کے درمیان جدائی کا فیصلہ ہے۔

۱۹۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِيْ إِلَى أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِيْ دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ، فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَنْشَأَ أَبِيْ يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: يَا أَبَا بَرْزَةَ أَلَا تَرٰى مَا وَقَعَ فِيْهِ النَّاسُ، فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللّٰهِ أَنِّيْ أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ، إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ

عوف اعرابی کا بیان ہے کہ ابو المنہال نے فرمایا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے تو ابن زبیر نے مکہ مکرمہ پر قبضہ جما لیا اور خوارج بصرہ پر قابض ہو گئے چنانچہ میں اپنے والد محترم کے ہمراہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم اُن کے دولت خانے میں داخل ہوئے جبکہ وہ اپنے چھپر کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے جو بانسوں کا بنا ہوا تھا۔ ہم بھی اُن کے حضور بیٹھ گئے۔ میرے والد ماجد اُن سے گفتگو کرنے لگے اور اُن کے ارشادات سننے کے متمنی ہوئے چنانچہ عرض گزار ہوئے کہ اے ابو برزہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو پہلی بات جو میں نے اُن سے سنی جس کے ساتھ گفتگو فرمائی وہ یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوں کہ صبح ہوتے

الَّذِي عَلَيْكُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَإِنَّ اللهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا۔

ہی مجھے قریش کے ان لوگوں پر غصہ آتا ہے۔ اے گروہ عرب! آپ لوگ کس حالت میں تھے یہ آپ کے علم میں ہے کہ ذلت، بے خیر و خوبی کی قلت اور گمراہی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اس سے نکالا اور اس حالت کو پہنچایا جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا نے آپکو بیاں فساد برپا کر رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام کا حکمران ہے خدا کی قسم وہ دنیا کیلئے لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں یہ بھی لڑ رہے ہیں مگر دنیا کیلئے اور وہ جو مکہ معظمہ پر حکومت کر رہا ہے وہ بھی لڑ رہا ہے مگر دنیا کیلئے۔

١٩٨٦۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیشک آج کے منافقین ان سے زیادہ برے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھے کہ ان دنوں وہ نفاق کو چھپاتے تھے لیکن آج تو ظاہر کرتے ہیں۔

١٩٨٧۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ۔

ابو شعثاء کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں بھی تھا لیکن آج کا نفاق تو ایمان لانے کے بعد کا فر ہونا ہے۔

بَابُ ١٢٨ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے

١٩٨٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش! میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

بَابُ ١٢٩ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ۔

زمانہ اتنا بدلے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں گے

١٩٨٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

بَابُ خُرُوْجِ النَّارِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ.

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى.

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ.

بَابُ ۱۲۱

تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ پر اچھلیں۔ ذوالخلصہ اُس بُت کا نام ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

ابوالغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا

آگ کا نکلنا

حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل ڈالے جو اُس کے پاس جائے تو اُس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ عبید اللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے مگر یا سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا:۔ سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

قیامت کی بعض نشانیاں

١٩٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ.

١٩٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ يَعْنِي آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا.

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے مال لے کر پھرے گا لیکن اُسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ والدہ کی طرف سے حضرت عبید اللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ پڑیں۔ اُن کے درمیان خونریزی کی لڑائی ہوگی اور دعویٰ اُنکا ایک ہوگا اور یہاں تک بہت جھوٹے دجال نکل آئیں جو تیس کے قریب ہونگے اُن میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے، زمانہ نزدیک ہو جائے، فتنے ظاہر ہونے لگیں اور قتل کثرت سے ہونے لگیں اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال بہت بڑھ جائے کہ بہتا پھرے یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کی خیرات قبول کرے اور یہاں تک کہ جب کسی آدمی کو مال دیا جائیگا تو کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا عمارتوں پر فخر کریں اور یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے تو کہے کاش میں اس کی جگہ ہوں اور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے چنانچہ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کسی کو نفع نہیں دیگا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے اندر بھلائی نہ کی ہو اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ہوں گے لیکن نہ اُن میں کوئی چیز خرید پائیں گے اور نہ انہیں لپیٹ سکیں گے اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا لیکن اُسے پینے نہیں پائے گا قیامت یوں قائم ہوگی کہ کوئی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا لیکن پانی نہیں پلا پائے گا اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ کسی نے لقمہ

باب ۱۳۱ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

دجال کا ذکر

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ، قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جتنا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق پوچھا اتنا کسی اور نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے یہی فرمایا کہ تمہیں اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا میں عرض گزار ہوا کہ پوچھتا اس لئے ہوں کہ لوگ کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۹۵ سے ۲۰۰۵ تک ہر حدیث کے اندر موجود ہے اور حدیث ۲۳۱۱ میں بھی ہے کہ دجال پوری کوشش کے باوجود بھی مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس مقدس شہر میں طاعون کی وبا بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ مدینہ منورہ کو یہ شرف یوں حاصل ہوا ہے کہ اس جگہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف دس سال تک میسر آ رہا اور اللہ کے محبوب اسی مبارک شہر میں آرام فرما ہیں اور قیامت تک اسی کو نوازتے رہیں گے۔ اسی لیے امت محمدیہ کے بعض بزرگوں کی نظر میں مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً مکہ مکرمہ سے بھی افضل ہے۔ مولائے ذوالمنن اپنے اس حقیر اور سراپا معصیت بندے کو بھی ان دونوں شہروں کی زیارت نصیب فرمائے، حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ مطہرہ کا شرف نصیب کرنے اور ان کی برکتوں سے کچھ حصہ عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے ایک جانب آ پڑے گا پھر تو مدینہ طیبہ میں تین جھٹکے آئیں گے جن کے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ منورہ کے اندر دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔ ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ جب میں بصرے گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی شایان شان ثنا بیان کی پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو لیکن میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی، یعنی وہ (دجال) کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

۱۹۹۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطُفُ أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا چنانچہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے ادھر توجہ کی تو ایک موٹے تازے آدمی کو دیکھا جس کا رنگ سرخ، بال گھنگریالے اور آنکھ سے کانا تھا۔ گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ بنو خزاعہ کے ایک شخص ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔

۲۰۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی پس اس کی آگ تو پانی اور پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے سنا ہے۔

۲۰۰۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۳ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

۲۰۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ.

۲۰۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

۲۰۰۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں سے اندر داخل ہونا اس پر حرام ہوگا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں ٹھہرے گا تو ایک روز اس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اس وقت سب سے اچھا آدمی ہوگا یا اچھے آدمیوں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔ وہ کہے گا کہ اے لوگو! اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو پھر بھی تمہیں کیا میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ پھر وہ اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ آج تو مجھے تیرے بارے میں اور زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی۔ پس دجال اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے نہ اس میں طاعون اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يزيد بن هارون أخبرنا شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المدينة يأتيها الدجال فيجد الملائكة يحرسونها فلا يقربها الدجال قال ولا الطاعون إن شاء الله.

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کی طرف دجال آئے گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ دیتے رہتے ہوں گے لہٰذا دجال اس کے قریب نہ آسکے گا اور نہ طاعون اگر اللہ نے چاہا۔

باب ١١٣ يأجوج ومأجوج

یاجوج ماجوج کا بیان

٢٠٠٦۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري ح وحدثنا إسماعيل حدثني أخي عن سليمان عن محمد بن أبي عتيق عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير أن زينب ابنة أبي سلمة حدثته عن أم حبيبة بنت أبي سفيان عن زينب ابنة جحش أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوما فزعا يقول لا إله إلا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذه وحلق بإصبعيه الإبهام والتي تليها قالت زينب ابنة جحش فقلت يا رسول الله أنهلك وفينا الصالحون؟ قال نعم إذا كثر الخبث.

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔
اسمٰعیل، اُن کا بھائی، سلیمان، محمد بن ابو عتیق، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابو سلمہ، ام حبیبہ بنت ابو سفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اُن کے پاس تشریف لائے اور فرما رہے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آ گیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور اپنی ایک انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک آدمی بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں جب گندگی بڑھ جائے گی۔

٢٠٠٧۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا وهيب حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يفتح الردم ردم يأجوج ومأجوج مثل هذه وعقد وهيب تسعين.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی گئی ہے۔ وہیب راوی نے نوے کے عدد کا حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا حلقہ۔

كِتَابُ الْاَحْكَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۱۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ ؛

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ، فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ؛

بَابٌ ۱۳۶ الْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ ؛

۲۰۱۰ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِيْ وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ

احکام کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں صاحب حکم ہوں

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے میرا حکم مانا اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی تو بیشک اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کا حکم مانا اُس نے میرا حکم مانا اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی تو اُس نے میری نافرمانی کی۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا پس امام لوگوں کی طرف سے نگران ہے اور اس سے اُن لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اُس کے ماتحت ہیں اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اُس کی اولاد کے لئے نگران ہے اور اس سے اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اُس سے اُس کے بارے میں پوچھا جائے گا تو خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں

سربراہ مملکت قریش سے ہوں گے

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ تک یہ بات پہنچی جبکہ اُن کے پاس قریش کا ایک وفد تھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب بنی قحطان میں ایک بادشاہ ہو گا تو یہ ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے پھر

فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ. تَابَعَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

بَابُ ۱۳۷ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ.

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

بَابُ ۱۳۸ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ

کہا۔ امابعد! مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے افراد جاہل ہیں اور ان کی گمراہ کن باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لئے قریش کا حق ہے جو ان سے عداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا کرے گا، جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک، معمر، زہری نے بھی محمد بن جبیر سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمرانی ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہے۔

حکمت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر

اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۷)

قیس بن ابی حازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو باتوں میں ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں لٹانے کی توفیق بھی مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی کے مطابق فیصلے کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

گناہ کا کام نہ ہو تو امام کی بات سننی اور ماننی چاہیے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امیر کی بات سنو اور اس کا حکم مانو اگرچہ تمہارے اوپر حبشی غلام کو عامل بنا دیا جائے خواہ اس کا

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ.

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

٢٠١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا، فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.

سر منقیٰ جیسا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو صبر کرنا چاہیے ۔ کیونکہ تم میں سے جو جماعت سے ایک بالشت برابر جدا ہو کر مرا تو جاہلیت کی موت مرے گا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام امور میں مسلمان امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ گناہ کا حکم نہ کرے اور جب وہ معصیت کا حکم کرے تو نہ اس کی سنی جائے اور نہ اطاعت کی جائے ۔

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ روانہ کیا اور اس کا امیر انصار کے ایک آدمی کو مقرر فرمایا تھا جس وہ امیر ان پر کسی وجہ سے ناراض ہو گیا اور کہا ، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں فرمایا ؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں ۔ امیر نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ تم ایندھن اکٹھا کرو ، پھر تم جب آگ جلا لو تو اس کے اندر داخل ہو جانا ، چنانچہ انہوں نے ایندھن اکٹھا کیا ، پھر اس میں آگ لگا دی ، پھر جب اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے ۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہے پھر کیوں اس میں داخل ہوں ۔ ابھی وہ اس کشمکش میں تھے کہ ادھر آگ بجھ گئی اور ادھر امیر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا : ۔ اگر وہ اس کے اندر داخل ہو جاتے تو کبھی اس سے باہر نہ نکلتے کیونکہ اطاعت تو صرف نیک باتوں میں ہے ۔

باب ۲۰۳۹ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللَّهُ

۲۰۱۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ يَمِينَكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

باب ۲۰۴۰ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا

۲۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ.

باب ۲۰۴۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

۲۰۱۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدٍ

جو حکومت طلب نہ کرے تو اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمن! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور پھر بھلائی اس کے سوا میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور وہ کام کرو جس کے اندر بھلائی ہو۔

جو حکومت مانگے تو وہ اس کے حوالے کر دیا جائے گا

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو اور اس کے ماسوا میں بھلائی دیکھو تو بھلائی کے پہلو کو اختیار کر لو اور قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

حکومت کی حرص ناپسندیدہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم امارت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور عنقریب قیامت کے روز ندامت ہوگی کیونکہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ محمد بن بشار، عبداللہ بن حمران، عبدالحمید، سعید مقبری، عمر بن حکم نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اس کو روایت

الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ ◆

۲۰۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ ◆

بَابُ ۱۲۳۲ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ ◆

۲۰۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ◆

۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ◆

بَابُ ۱۲۳۳ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ ◆

۲۰۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ

کیا ہے۔

ابو بُردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی ہم تینوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے امیر مقرر فرما دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم اُس کو والی نہیں بناتے جو عہدے کا سوال کرے

جو حاکم بنایا گیا اور رعیت کی خیر خواہی نہ کرے۔

عُبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُن کے مرض وفات میں عیادت کی۔ حضرت معقل نے اُن سے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ کوئی بندہ نہیں کہ اُس کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا حکمران بنایا ہو اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اُن کی نگہبانی کا فریضہ ادا نہ کرے مگر وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد بھی اندر داخل ہوئے۔ حضرت معقل نے اُن سے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا۔ کوئی والی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اُس کی رعیت بنایا جائے پھر وہ ایسی حالت میں مرے کہ اُن کے حق میں خائن ہو مگر اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرما دیگا

جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اُس پر سختی کرے گا

ابو تمیمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان و حضرت جندب اور اُن کے ساتھیوں کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ (حضرت جندب) لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے لوگوں نے کہا۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سُنا ہے؟ کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے ظاہر فرما دے گا اور جو لوگوں پر سختی کرے

يَشُقُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ. قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ: مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُنْدَبٌ؟ قَالَ نَعَمْ، جُنْدَبٌ.

بَابُ ٢٣٣ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ.

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

بَابُ ٢٣٤ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ.

٢٠٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي. فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي. قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ

تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس پر سختی کرے گا لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اور نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ آدمی کی سب سے پہلے جو چیز گلتی ہے وہ پیٹ ہے پس جس سے ہو سکے وہ صاف اور پاک روزی کھائے اور جو چاہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون بھی حائل نہ ہو تو چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ یہ کون فرما رہے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا، کیا حضرت جندب؟ فرمایا کہ ہاں حضرت جندب۔

راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے دروازے پر فیصلہ کیا

سالم بن ابوالجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا اور وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا، پھر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لئے زیادہ روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ اعمال تو جمع نہیں کئے لیکن میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

مذکور ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی کسی عورت سے فرما رہے تھے، کیا تم فلاں عورت کو جانتی ہو؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جبکہ یہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے کہا۔ جائیے، آپ میری مصیبت کو نہیں جانتے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر اُس کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو اس نے کہا

بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ، قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ ؛

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ میں نے تو حضور کو نہیں پہچانا۔ اُس نے کہا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ عورت آپ کے دروازے پر آئی تو کوئی دربان نہ پایا، پہنچا تو وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! بخدا کی قسم میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر تو صدمے کے شروع میں ہوتا ہے۔

بَابُ ۲۲ الْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُوْنَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ ؛

امام کے ماتحت حاکم کا اُس کے سامنے کسی کے قتل کا حکم دینا

۲۰۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ ؛

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یوں رہا کرتے تھے جیسا بادشاہ کی عدالت میں تھانیدار۔

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ ؛

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (گورنر بناکر) روانہ فرمایا اور ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا۔

۲۰۲۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: مَا لِهَذَا؟ قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اسلام قبول کیا اور پھر یہودی ہو گیا پس حضرت معاذ بن جبل آئے جبکہ وہ آدمی حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ کہا کہ یہ اسلام قبول کرکے پھر یہودی ہو گیا ہے۔ کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔

بَابُ ۲۳ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ ؛

کیا غصے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور فتویٰ دے۔

۲۰۲۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کے لئے لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان

بِسِجِسْتَانَ بِأَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

اُس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصّے کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصّے کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یوں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! بیشک خدا کی قسم میں فلاں شخص کی وجہ سے عشاء کی نماز دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دوران وعظ اُس دن سے زیادہ ہرگز کبھی ناراض نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ اے لوگو! بیشک تم میں سے بعض لوگ بھگانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ اس لئے کہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا.

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی پس حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے رجوع کر لینا چاہیے اور اُسے اپنے پاس رکھنا چاہیے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اُسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر اُسے طلاق دینی چاہو تو طلاق دے دینا۔

بَابُ ۱۲۸: مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهَمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُورًا.

قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔

جبکہ اُسے لوگوں کی بدگمانی اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا کہ اتنا لے لو جو دستور کے مطابق تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کیلئے کافی ہو یہ اس وقت ہے جبکہ وہ امر مشہور ہے۔

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ۔

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هٰذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ بْنَ عَبِيدَةَ وَعَبَّادَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم زمین کے اوپر بسنے والے کسی گھر والے کا ذلیل ہونا مجھے آپ کے گھر والوں کے ذلیل ہونے سے زیادہ پسند نہیں تھا۔ لیکن آج مجھے زمین پر بسنے والے کسی گھر والوں کا معزز ہونا اتنا پسند نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا۔ پھر عرض کی کہ بیشک ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہیں۔ تو کیا میرے اوپر کوئی گناہ ہے کہ میں اُن کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلانے میں تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے۔

مہر لگے ہوئے خط پر گواہی۔

اور یہ کہ کس کے ذریعہ گواہی جائز ہے اور کس طرح جائز نہیں ہے اور حاکم کا عامل اور قاضی کے لئے خط لکھنا نیز ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کا خط لکھنا جائز ہے ماسوائے حدود کے اور پھر کہا کہ اگر قتل خطا ہو تو جائز ہے کیونکہ اُن کے خیال میں یہ مال ہے اور قتل ثابت ہونے کے بعد یہ مال ہو گیا ہے۔ حالانکہ نادانستہ اور دانستہ کے قتل کا حکم ایک ہے اور حضرت عمر نے اپنے عامل کیلئے حدود میں خط لکھا اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے دانت توڑنے کے بارے میں لکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے خط لکھنا جائز ہے جبکہ وہ اُس کی مہر اور دستخط کو پہچانتا ہو۔ شعبی مہر لگے ہوئے خط کو جائز رکھتے جو قاضی کی طرف سے ہوتا اور حضرت ابن عمر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ معاویہ بن عبد الکریم ثقفی کا قول ہے کہ میں عبد الملک بن یعلیٰ قاضی بصرہ، ایاس بن معاویہ، حسن، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، بلال بن ابی بردہ، عبد اللہ بن بریدہ اسلمی، عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ یہ حضرات گواہوں کے حاضر کیے بغیر قاضیوں کے خطوط کو جائز رکھتے تھے پھر اگر جس کے خلاف خط لکھا گیا

بْنِ مَنْصُوْرٍ يُجِيْزُوْنَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الشُّهُوْدِ، فَإِنْ قَالَ الَّذِيْ جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُوْرٌ قِيْلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ، وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلٰى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ. وَقَالَ لَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِّنْ مُّوْسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِيْ عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا أَوْ كَذَا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ. وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُوْ قِلَابَةَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّةٍ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا فِيْهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ فِيْهَا جَوْرًا. وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ إِمَّا أَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدْ.

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ قَالُوْا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِهِ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

بَابُ مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوْا بِآيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا

وہ کہے کہ یہ خط جھوٹا ہے تو اُس سے کہا جائے گا کہ اس کا ثبوت لاؤ اور سب سے پہلا شخص جس نے قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ ہے ہم سے ابونعیم نے کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کی طرف سے خط لایا اور میں نے اُن کے ہاں گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو کوفے میں رہتا ہے میرا اتنا مال ہے۔ پس میں وہ تحریر قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے جائز رکھی امام حسن بصری اور ابوقلابہ نے وصیت کے گواہ بننے کو ناپسند کیا ہے جب تک یہ اچھی طرح معلوم نہ ہو کہ اس میں کیا ہے ہو سکتا ہے کہ اس میں ظلم روا رکھا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے لئے خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت ادا کرو ورنہ لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور زہری نے اس عورت کی گواہی کے بارے میں کہا جو پردے کے پیچھے سے گواہی دے کہ اگر تم اس کی آواز پہچانتے ہو تو گواہی دے دو ورنہ گواہی نہ دو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لئے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ خط نہیں پڑھتے مگر جو مہر لگا ہوا ہو چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی گویا میں اس کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

حسن بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ خواہشات کی پیروی نہ کریں لوگوں سے نہ ڈریں اور اللہ کی آیتوں کو دنیاوی مال کے بدلے نہ بیچیں پھر انہوں نے یہ آیت

ثُمَّ قَرَأَ: يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ وَقَرَأَ: إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا - اسْتُوْدِعُوا - مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ. وَقَرَأَ: وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا، فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ، وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوا، فَإِنَّهُ أَثْنَى عَلَى هَذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هَذَا بِاجْتِهَادِهِ. وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةً كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ: أَنْ يَكُونَ فَهِمًا حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبًا عَالِمًا سَؤُولًا عَنِ الْعِلْمِ.

بَابُ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ

پڑھی: اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے (سورۂ ص، آیت ۲۶) اور یہ آیت پڑھی: بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں (سورۂ المائدہ، آیت ۴۴) استحفظوا سے مراد ہے حفاظت چاہنا اور یہ آیت پڑھی: اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ان دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا (سورۂ الانبیاء، آیت ۷۸، ۷۹) پس حضرت سلیمان کی تعریف فرمائی اور حضرت داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر دونوں حضرات کا معاملہ یوں نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو ہم دیکھتے کہ قاضی ہلاک ہو گئے ہوتے کیونکہ ان کی علم کے باعث تعریف کی گئی اور انہیں اجتہاد کی بدولت معذور رکھا گیا۔ مزاحم کا بیان ہے کہ ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ قاضی کے لئے پانچ باتیں ہیں اگر ان میں سے ایک بات اس کے اندر نہ ہو تو اس میں عیب ہے۔ وہ یہ ہیں: فہم و فراست والا، سنجیدہ، پاک دامن، سخت اور علمی امور

افسروں اور گورنروں کی تنخواہ

قاضی شریح قضا کی اجرت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وصی اپنی محنت کے مطابق کھائے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کھایا۔

حویطب بن عبدالعزیٰ کا بیان ہے کہ انہیں عبداللہ بن سعدی نے بتایا کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ

نَمِرٍ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيدُ إِلَى ذٰلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

خلافت میں ان کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمر نے ان سے فرمایا۔ کیا مجھ سے یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا کام کرتے ہو اور جب معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اُسے ناپسند کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہی بات ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں مال بھی رکھتا ہوں۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ میری اُجرت مسلمانوں پر خیرات ہوتی رہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا جو تم رکھتے ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیجئے کہ وہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے مجھے دوبارہ مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کی کہ اسے کسی اور کو عطا فرما دیجئے جو مجھ سے بڑھ کر حاجت مند ہو۔ فرمایا کہ اسے لے لو اور مالدار بن کر خیرات کرو۔ اگر مال تمہارے پاس اس طریقے سے آئے کہ تم اس کے منتظر اور سائل نہ ہو تو اُسے لے لو ورنہ اپنے دل کو اس کے پیچھے نہ چلاؤ۔ زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اُسے دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ یہاں تک کہ مجھے دوسری دفعہ عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ اُسے مرحمت فرما دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے کر مالدار ہو جاؤ اور پھر خود خیرات کرو۔ پس جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے منتظر یا سائل نہ ہو تو اُسے لے لو اور جو ایسا نہ ہو تو اُس کے پیچھے

بَابُ ۱۱۵۲ مَنْ قَضَى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ

وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَضَى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ. وَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ

جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان بھی

حضرت عمر نے حضور کے منبر کے پاس لعان کیا۔ شریح، شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کئے۔ مروان نے زید بن ثابت کو منبر کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور زرارہ

عِنْدَ الْمِنْبَرِ. وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

٢٠٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

٢٠٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ.

بَابٌ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ وَقَالَ عُمَرُ أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ.

٢٠٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا. قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى. رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ.

بَابٌ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ.

بن اوفی مسجد کے باہر میدان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دونوں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا اور میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ اُن کے درمیان تفریق کروا دی۔

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ اُن دونوں کے درمیان مسجد کے اندر لعان کروایا گیا اور میں موجود تھا۔

جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حد قائم کرے

حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکار کر کہا۔ یا رسول اللہ میں زنا کر بیٹھا ہوں آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا جب اس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دے لی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم پاگل ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص سے سنا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا کہ میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اُسے مقام مصلّٰی پر سنگسار کیا۔ اس کو یونس، معمر، ابن جریج، زہری، ابوسلمہ، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رجم کے بارے میں روایت کی۔

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

زینب بنت اُمِ سلمہ نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے رہتے ہو شاید تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو زیادہ چرب زبانی سے پیش کرے۔ پس میں اُس کی بات کو سننے کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس جس کو میں اُس کے بھائی کا حق فیصلہ کر کے دے دوں تو وہ اُسے نہ لے کیونکہ وہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَتِهِ الْقَضَاءَ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْمِ. وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ: ائْتِ الْأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ. قَالَ عُمَرُ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ. وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ. وَقَالَ الْحَكَمُ أَرْبَعًا۔

عہدۂ قضا ملنے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم کے سامنے ایک بات کی شہادت دی تو کیا اُس کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔

قاضی شریح کا بیان ہے کہ ایک شخص نے اُن سے گواہی دینے کیلئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ تم بادشاہ کے پاس مقدمہ لے جاؤ کہ میں تیری گواہی دوں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ اگر آپ کسی کو حدود الاحکام زنا یا چوری کرتے ہوئے دیکھیں اور آپ امیر ہوں۔ انہوں نے جواب فرمایا کہ آپ کی گواہی بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک ہوگی۔ کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ اگر لوگوں کے یہ کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں رجم کی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔ ماعز نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اُسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا اور کسی سے یہ منقول نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین کو گواہ بنایا ہو۔ حماد کا قول ہے

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ. فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے روز فرمایا۔ جس کے پاس اُس کے مقتول کو قتل کرنے کی شہادت ہو تو اُس کا مال بھی اُسی کا ہے۔ پس میں اپنے مقتول کا گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو گواہی دے لہٰذا بیٹھ گیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروں چنانچہ پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيْلِ الَّذِيْ يَذْكُرُ عِنْدِيْ قَالَ فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِّنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ. قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ. وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِيْ بِعِلْمِهِ شَهِدَ بِذٰلِكَ فِيْ وِلَايَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا. وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِيْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِيْ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ فِيْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضٰى بِهِ وَمَا كَانَ فِيْ غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ. وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِيْ بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِيْ بِعِلْمِهِ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِيْ فِيْ غَيْرِهَا. وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُوْنَ عِلْمِ غَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ، وَلٰكِنَّ فِيْهِ تَعَرُّضًا لِتُهَمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِيْقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُوْنِ. وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ صَفِيَّةُ.

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا

نے کہا کہ جن مقتول کا میرے سامنے ذکر کیا جا رہا ہے اُس کے ہتھیار تو میرے پاس ہیں، لہٰذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجیے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ قریش کی ایک چڑیا کو مال دلا دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم رکھا جائے جو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اُس نے ہتھیار مجھے دے دیے۔ چنانچہ میں نے اُن سے باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے حاصل ہوا۔ مجھ سے عبداللہ نے لیث کے حوالے سے روایت بیان کی کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور مجھے ہتھیار دلا دئیے۔ اہل حجاز کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم پر فیصلہ نہ کرے خواہ وہ حاکم ہونے کے دوران یا پہلے اُس کا شاہد ہو اور اگر مخالف اُس کے پاس مجلس قضا میں دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بعض اہل حجاز کے نزدیک اس پر فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ دو گواہوں کو بلا کر اُن کی موجودگی میں اقرار نہ کروایا جائے اور بعض اہل عراق کا قول ہے کہ مجلس قضا میں جو سنے یا دیکھے اُس پر فیصلہ کر دے اور دوسری جگہ پر بغیر دو گواہوں کے فیصلہ نہ کرے اور اُن میں سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فیصلہ کر دے کیونکہ وہ امانت دار ہے کیونکہ شہادت سے مراد حق کا معلوم کرنا جس کا علم ہو چکا بلکہ شہادت سے بھی زیادہ۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ مالی معاملات میں اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے دوسرے امور میں نہیں۔ قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لیے یہ جائز نہیں کہ دوسرے معلوم کیے بغیر اپنے علم پر فیصلہ کرے ہاں جبکہ اُس کا علم شہادتوں سے بڑھ کر ہو لیکن اس میں اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں تہمت کا خیال پیدا ہو جائے اور اُن کے بدگمانی میں پڑنے کا خطرہ

ابن شہاب نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ جب واپس لوٹنے لگیں تو آپ اُن کے ساتھ چلے، ان کے پاس سے انصار کے دو شخص گزرے

فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ، قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا.

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا. فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. وَقَالَ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ.

بَابُ هَدَايَا الْعُمَّالِ.

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ

تو آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے کہا سبحان اللہ، آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب، ابن مسافر، ابن ابی عتیق، اسحاق بن یحییٰ، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنایا تو انہیں ایک دوسرے کی ماننے اور جھگڑا نہ کرنے کا حکم دینا

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا۔ لوگوں پر آسانی کرنا، سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا متنفر نہ کرنا اور ایک دوسرے کی بات ماننا۔ حضرت ابو موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے علاقے میں تبع نامی شراب تیار کی جاتی ہے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔
نضر، ابو داؤد، یزید بن ہارون، وکیع، شعبہ، سعید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حاکم کا دعوت قبول کرنا۔

حضرت عثمان نے مغیرہ بن شعبہ کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔
ابو وائل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرو۔

عمال کے تحفے

عروہ بن زبیر نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقات پر عامل مقرر فرمایا جو بنی اسد کا تھا اور جس کو ابن اللتبیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ

ابن الأتبية على صدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا أهدي لي، فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر. قال سفيان أيضا فصعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ما بال العامل نبعثه فيأتي يقول هذا لك وهذا لي فهلا جلس في بيت أبيه وأمه فينظر أيهدى له أم لا، والذي نفسي بيده لا يأتي بشيء إلا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته إن كان بعيرا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر، ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتي إبطيه ألا هل بلغت ثلاثا. قال سفيان قصه علينا الزهري وزاد هشام عن أبيه عن أبي حميد قال: سمع أذناي وأبصرته عيني، وسلوا زيد بن ثابت فإنه سمعه معي، ولم يقل الزهري سمع أذني. خوار صوت، والجؤار من تجأرون كصوت البقرة.

آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے یہ بھی کہا ہے کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: عامل کا کیا حال ہے؟ جسے ہم بھیجتے ہیں تو آ کر کہتا ہے کہ یہ مال آپ کیلئے ہے اور یہ میرے لئے ہے۔ بھلا اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ رہتا اور انتظار کرتا کہ کوئی اُسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اس نے کوئی چیز رکھی تو وہ قیامت کے روز اُسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے حاضر بارگاہ الٰہیہ ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا، گائے ہے تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہے تو ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ نے دست مبارک بلند فرمائے یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین مرتبہ فرمایا۔ کیا میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ہم سے یہ واقعہ بیان کیا۔ ہشام اُن کے والد حضرت ابوحمید نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ انہوں نے بھی میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری سے یہ منقول نہیں کہ میرے کانوں نے سنا۔ خوار بیل کی آواز کو کہتے اور الجوار تجارون سے ہے یعنی گائے جیسی آواز

باب ۱۱۵ استقضاء الموالي واستعمالهم

۲۰۴۴۔ حدثنا عثمان بن صالح حدثنا عبد الله بن وهب أخبرني ابن جريج أن نافعا أخبره أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبره قال: كان سالم مولى أبي حذيفة يؤم المهاجرين الأولين وأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في مسجد قباء فيهم أبو بكر وعمر وأبو سلمة وزيد وعامر بن ربيعة.

غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ مہاجرین اولین اور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب کی مسجد قبا میں امامت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ بھی ہوتے

باب ۱۱۶ العرفاء للناس

۲۰۴۵۔ حدثنا إسماعيل بن أبي أويس حدثني إسماعيل بن إبراهيم عن عمه موسى بن عقبة قال ابن شهاب حدثني عروة بن الزبير أن مروان بن الحكم والمسور بن مخرمة

لوگوں سے معروف آدمی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں سے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے کہا تو

أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين أذن لهم المسلمون في عتق سبي هوازن: إني لا أدري من أذن منكم ممن لم يأذن فارجعوا حتى يرفع إلينا عرفاؤكم أمركم فرجع الناس فكلمهم عرفاؤهم فرجعوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبروه أن الناس قد طيبوا وأذنوا.

باب ١٦١ ما يكره من ثناء السلطان وإذا خرج قال غير ذلك

٢٠٢٦- حدثنا أبو نعيم حدثنا عاصم بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال أناس لابن عمر إنا ندخل على سلطاننا فنقول لهم خلاف ما نتكلم إذا خرجنا من عندهم قال كنا نعدها نفاقا.

٢٠٢٧- حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن عراك عن أبي هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان شر الناس ذو الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه.

باب ١٦٢ القضاء على الغائب

٢٠٢٨- حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن هندا قالت للنبي صلى الله عليه وسلم إن أبا سفيان رجل شحيح فأحتاج أن آخذ من ماله، قال: خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف.

باب ١٦٣ من قضي له بحق أخيه فلا يأخذه فإن قضاء الحاكم لا يحل حراما ولا يحرم حلالا.

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم سے کس نے آزاد کر دئے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جاؤ اور ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو جو تم سے بخوبی واقف ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرکردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

بادشاہ کے سامنے اُس کی تعریف کرنا اور جانے پر برائی کرنا مکروہ ہے۔

عاصم بن محمد نے محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کہ جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب اُن کے پاس سے آجاتے ہیں تو پہلی باتوں کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

عراک کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ تمام لوگوں سے بُرا بدترین آدمی ہے جو ان کے پاس آئے تو کچھ کہے اور اُن کے پاس جائے تو کچھ اور کہے۔

غائب کا فیصلہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں تو مجھے اُن کے مال میں سے لینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا مال لے لیا کرو جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو جائے۔

جس کو قاضی نے اس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا

۲۰۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا.

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی تھیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک فریق اپنا موقف بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اُسے سچا جان لوں اور اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کو اس طرح میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب جو چاہے اُسے لے اور جو چاہے اُسے چھوڑ دے۔

۲۰۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہٰذا تم اُسے اپنی تحویل میں لے لینا۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ پس حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے جو ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس دونوں حضرات اپنا مقدمہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ یہ عتبہ سے مشابہت رکھتا ہے چنانچہ اس لڑکے نے انہیں نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

باب ۱۱۶۴ الحُكْمِ فِي البِئْرِ وَنَحْوِهَا

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ الآيَةَ فَجَاءَ الأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا. قَالَ فَلْيَحْلِفْ. قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ الآيَةَ.

کنوئیں وغیرہ کا حکم

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دوسرے کا مال ہڑپ کرنے کے لئے قسم کھائے اور جو اس قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ بیشک جو لوگ اللہ کے عہد کو بیچتے ہیں ... (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷) پس حضرت اشعث بن قیس آئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے اور میرا بھی ایک شخص سے کنوئیں کے بارے میں جھگڑا ہوا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا جائے گا پس یہ آیت نازل ہوئی۔ بیشک جو اللہ کے عہد ...

باب ۱۱۶۵ القَضَاءِ فِي كَثِيرِ المَالِ وَقَلِيلِهِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ القَضَاءُ فِي قَلِيلِ المَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ.

تھوڑے یا زیادہ مال کا فیصلہ کرنا

ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے روایت کی ہے کہ تھوڑے اور زیادہ مال کا فیصلہ کرنا ایک جیسا ہے۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا.

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دروازے کے باہر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں، میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ اچھی گفتگو کرنے والا ہو۔ چنانچہ میں اُسے سچا سمجھ کر اس کے کہنے کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کو میں نے دوسرے مسلمان کا حق دلا دیا وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

باب ۱۱۶۶ بَيْعِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَبَّرًا مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ.

امام کا لوگوں کے مال اور جائداد کو فروخت کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعیم بن نحام کی طرف سے مال بیچا۔

۲۰۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ۔

باب ۱۶۴ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا۔

۲۰۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

باب ۱۶۵ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ. لُدًّا: عُوجًا۔

۲۰۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

باب ۱۶۶ إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ۔

۲۰۵۶- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبّر کر دیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا اور اس کی قیمت اس صحابی کیلئے بھیج دی۔

جو امراء کے بارے میں بلاعلمی کے تحت بات کرنے کو طعن شمار نہیں کرتا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا پس ان کی امارت پر طعنہ زنی کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کی امارت پر کیا طعن کرتے ہو بلکہ تم تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لئے موزوں آدمی تھا اور وہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے ہے۔

بہت زیادہ جھگڑنے والا

لُدًّا سے مراد ہے جھگڑالو اور ٹیڑھی فکر والا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو جھگڑالو ہو اور بات بات پر ہر کسی کے ساتھ جھگڑتا پھرتا ہے۔

جب حاکم ظلماً یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے تو وہ رد کیا جائے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد کو روانہ کیا۔ نعیم، عبداللہ، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد

ح وحدثني نعيم أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى بني جذيمة فلم يحسنوا أن يقولوا أسلمنا فقالوا صبأنا صبأنا، فجعل خالد يقتل ويأسر ودفع إلى كل رجل منا أسيره فأمر كل رجل منا أن يقتل أسيره، فقلت والله لا أقتل أسيري ولا يقتل رجل من أصحابي أسيره فذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد بن الوليد مرتين.

باب الإمام يأتي قوما فيصلح بينهم

٢٠٥٧ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد حدثنا أبو حازم المدني عن سهل بن سعد الساعدي قال كان قتال بين بني عمرو فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر ثم أتاهم يصلح بينهم، فلما حضرت صلاة العصر فأذن بلال وأقام وأمر أبا بكر فتقدم وجاء النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر في الصلاة فشق الناس حتى قام خلف أبي بكر فتقدم في الصف الذي يليه قال وصفح القوم وكان أبو بكر إذا دخل في الصلاة لم يلتفت حتى يفرغ، فلما رأى التصفيح لا يمسك عليه التفت فرأى النبي صلى الله عليه وسلم خلفه فأومأ إليه النبي صلى الله عليه وسلم أن امضه وأومأ بيده هكذا ولبث أبو بكر هنية يحمد الله على قول النبي صلى الله عليه وسلم، ثم مشى القهقرى، فلما رأى النبي صلى الله عليه وسلم ذلك تقدم فصلى النبي صلى الله عليه وسلم

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا تو وہ لوگ اچھی طرح نہیں کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے کہا ہم پھر گئے ہم دین سے پھر گئے چنانچہ حضرت خالد لوگوں کو قتل اور قید کرنے لگے اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس قیدی بھیجا اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور میرے ساتھیوں میں سے بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا پس ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے دو مرتبہ یہ کہا۔ اے اللہ! میں اس سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

امام کا کسی قوم کے پاس آکر ان کی صلح کروانا

ابو حازم مدنی کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی عمرو کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پتہ لگا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر صلح کروانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے جب نماز عصر کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھئے اور جب حضرت ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ لوگوں پر یہ بات گراں گزری یہاں تک کہ آپ حضرت ابوبکر کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور پھر اس صف میں چلے گئے جو ان کے نزدیک تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابوبکر جب نماز پڑھتے تو فارغ ہونے تک کسی طرف توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ تالیاں بجانا بند نہیں کرتے تو انہوں نے ادھر ادھر توجہ کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے دیکھا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھیں اور اشارہ ہاتھ سے کیا چنانچہ حضرت ابوبکر تھوڑی دیر ٹھہرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضَيْتَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ۔

بَابٌ يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا۔

۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللّٰهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيَا، فَتَتَبَّعْتُ

علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو آگے بڑھ گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تو نماز جاری رکھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

کاتب کے لیے مستحب ہے کہ امانت دار اور عاقل ہو

عبید اللہ بن سباق کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مقتل یمامہ کے باعث حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا اور ان کے پاس حضرت عمر بھی تھے چنانچہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر آ کر کہنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے ڈر ہے کہ دیگر تمام مقامات پر قرآن کریم کے قاری اسی طرح شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے کہا لیکن خدا کی قسم وہ بہتر ہے چنانچہ حضرت عمر اس کے متعلق برابر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا بھی سینہ کھول دیا جس کے لیے حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور میری نظر بھی وہی ہو گئی جو حضرت عمر کی تھی۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ تم نوجوان اور عقلمند آدمی ہو نیز تم پر لوگ کسی قسم کا الزام بھی عائد نہیں کرتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا تلاش کر کے تم ہی قرآن کریم کو جمع کرو۔ حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ بھی مجھ پر اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا قرآن کریم کا جمع کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا۔ خدا کی قسم یہ بہتر ہے چنانچہ وہ برابر مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا، وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ۔

اس کے لیے یہ سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جیسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور میری بھی وہی رائے ہو گئی جو ان دونوں حضرات کی تھی چنانچہ میں نے قرآنی آیات کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے کھجور کی ٹہنیوں، کھالوں، ٹھیکریوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ مجھے سورۂ توبہ کی آخری آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخر تک حضرت خزیمہ یا حضرت ابوخزیمہ کے پاس ملی تو میں نے اسے اسی سورت میں لگا دیا چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ ان کی زندگی میں حضرت ابوبکر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ پھر زندگی بھر حضرت عمر کے پاس رہا جب انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا تو حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا۔ محمد بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ لخاف سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر قرآن مجید ایک جگہ جمع کروایا۔ حالانکہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔ جن حضرات کو مسلمانوں کے کئے ہی کام شرک اور بدعت نظر آتے ہیں اور رات دن مسلمانوں کو شرک و بدعت کی سوغاتیں دیتے رہتے ہیں وہ اگر شرک و بدعت کی تعریف کسی صاحب نظر سے معلوم کر لیں یا نجدیت کی عینک اتار کر کتب دینیہ کو دیکھیں گے تو صورت حال کچھ اور ہی نظر آئے گی۔ بعض حضرات خیر القرون وغیرہ کی بدعت سے بچ نکلتے ہیں تو انہیں بھی نظر آ جائے گا کہ اگر صرف قرآن مجید ہی کو دیکھیں گے تو خیر القرون تو رہا ایک طرف اس پر آج تک کام ہوتا آ رہا ہے اور اسے یہ حضرات بھی جائز سمجھتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ قرآن کریم پر قیامت تک کام ہوتا رہے گا۔ کیا اس سارے کام کو بدعت قرار دیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ——— ہر نیا کام بدعت نہیں بلکہ بدعت وہ نیا کام ہے جس کے کرنے سے کوئی سنت مٹتی ہو۔ ایسا فعل سنت کی مخالفت کے باعث مذموم اور بدعت قرار پاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ١١٧٢ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ

حاکم کا اپنے عاملوں اور قاضیوں کا امینوں کے لیے خط لکھنا

٢٠٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابولیلیٰ۔ اسمٰعیل، مالک، ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اور ان کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بھوک کے مارے خیبر کی طرف گئے تو عبداللہ کو کسی نے قتل کر کے گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا پس یہودیوں کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا پھر وہ چلے گئے اور اپنی قوم میں پہنچے پس ان سے ذکر کیا۔ پھر وہ اور ان کے بھائی حویصہ جو ان میں سب سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل عرض کرنے کیلئے گئے اور وہی

وَاللّٰهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ: كَبِّرْ كَبِّرْ، يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِمَّا أَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بِهٖ فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ، قَالُوْا لَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتِ الدَّارَ، قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ۔

بَابٌ ۳۷ هَلْ يَجُوْزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهٗ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُوْرِ

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ، فَقَالُوْا لِيْ عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا إِنَّمَا عَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، أَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ

وہ جو خیبر گئے تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دو چنانچہ حویصہ نے بات کی اور پھر محیصہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو دیت ادا کریں گے یا لڑائی کے لیے تیار ہونا پڑے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے مکتوب گرامی ارسال فرمایا انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم نے اُسے قتل نہیں کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بننے کے لیے تیار ہو؟ انہوں نے انکار کیا۔ فرمایا کہ پھر یہودی تمہیں قسم دیں گے عرض گزار ہوئے وہ تو مسلمان نہیں ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت کی سو اونٹنیاں ادا کر دیں یہاں تک کہ اُن کے گھر میں داخل کر دی گئیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اُن میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

کیا حاکم کے لیے جائز ہے کہ حالات معلوم کرنے کے ایک ہی آدمی روانہ کرے

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اُس کے فریق مخالف نے کہا کہ اس نے درست کہا ہے، واقعی ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیے اور اس اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا چنانچہ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ کر کے اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا۔ نبی کریم

وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ۔ لِرَجُلٍ۔ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا ؛

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ لونڈی اور سو بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور ...

بَابُ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ

وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُولُ هَذِهِ ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ، تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا۔ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ ؛

حکام کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ یہود کی کتابت سیکھیں یہاں تک کہ وہ آپ کے خطوط لکھنے اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو پڑھ کر سنانے لگے حضرت عمر نے فرمایا جب کہ ان کے پاس حضرت علی، حضرت عبد الرحمٰن اور حضرت عثمان بھی تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے !

حضرت عبد الرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتا رہی ہے جس نے اس کے ساتھ برا فعل کیا ہے ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ اس کے پاس دو مترجم ہوں۔

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ؛

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ مجھے بھی بلا بھیجا، پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس (ابو سفیان) سے پوچھنے والا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ جو تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو وہ میرے دونوں قدموں کے نیچے کی زمین کا بھی مالک ہو جائے گا۔

بَابُ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ ؛

امام کا اپنے عمال کا محاسبہ کرنا

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اتبیہ کو بنی سلیم کے صدقات کا عامل بنایا تو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا اور اس سے حساب لیا گیا تو کہا۔ یہ مال آپ کا ہے اور

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا الَّذِي لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلٰى أُمُورٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا جَاءَ اللّٰهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

بَابُ بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ. اَلْبِطَانَةُ: اَلدُّخَلَاءُ

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا. وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

اور یہ مجھے ہدیہ کے طور پر دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ تمہارا ہدیہ تمہارے پاس آجاتا اگر تم سچے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اما بعد میں تم میں سے بعض لوگوں کو ایسے اُمور کا عامل بناتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالک بنایا ہے پس تم میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو ہدیہ اس کے پاس آجاتا خدا کی قسم، تم میں سے کوئی اس مال سے کوئی چیز نہیں لیتا۔ ہشام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر قیامت کے روز اُسے اٹھائے ہوئے بارگاہِ الٰہیہ میں حاضر ہوگا۔ اونٹ بلبلاتا ہوگا گائے ڈکراتی ہوگی اور بکری ممیاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دستِ مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی (اور فرمایا) کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔

امام کے رازدار اور مشیر

معاملات میں دخل رکھنے والے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلافت دی گئی مگر اس کے دو مشیر تھے ایک مشیر اسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا جبکہ دوسرا مشیر اسے شر کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا لہٰذا معصوم وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ سلیمان، یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن ابی عتیق، موسیٰ نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعیب، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ اوزاعی، معاویہ بن سلام، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

قَوْلَهُ. وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ.

٢٠٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

٢٠٦٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ، فَأَجَابُوا ـ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

٢٠٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ.

٢٠٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے — ابن ابو حسین اور سعید بن زیاد نے ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری کا قول روایت کیا ہے — عبید اللہ بن ابو جعفر، صفوان، ابو سلمہ، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں

ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا ناخوشی اور حاکم سے حکومت کے لئے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردیوں میں صبح کے وقت باہر نکلے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے چنانچہ آپ نے کہا: اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔ پس لوگوں نے جواب دیا۔

بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر

دم بدم عزم جہاد اپنا رہے گا عمر بھر

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے جہاں تک تمہاری استطاعت ہو۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن

سفيان حدثنا عبد الله بن دينار قال شهدت ابن عمر حيث اجتمع الناس على عبد الملك قال كتب إني أقر بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك أمير المؤمنين على سنة الله وسنة رسوله ما استطعت وإن بني قد أقروا بمثل ذلك۔

۲۰۶۸۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا هشيم أخبرنا سيار عن الشعبي عن جرير بن عبد الله قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فلقنني فيما استطعت والنصح لكل مسلم۔

۲۰۶۹۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني عبد الله بن دينار قال لما بايع الناس عبد الملك كتب إليه عبد الله بن عمر إلى عبد الله عبد الملك أمير المؤمنين إني أقر بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك أمير المؤمنين على سنة الله وسنة رسوله فيما استطعت وإن بني قد أقروا بذلك۔

۲۰۷۰۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا حاتم عن يزيد قال قلت لسلمة على أي شيء بايعتم النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت۔

۲۰۷۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية عن مالك عن الزهري أن حميد بن عبد الرحمن أخبره أن المسور بن مخرمة أخبره أن الرهط الذين ولاهم عمر اجتمعوا فتشاوروا قال لهم عبد الرحمن لست بالذي أنافسكم على هذا الأمر ولكنكم إن شئتم اخترت لكم منكم فجعلوا ذلك إلى عبد الرحمن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود تھا جب لوگ عبد الملک کے پاس جمع ہوئے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبد الملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں ۔ اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے ۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی پس آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے مسلمانوں کی خیر خواہی کرتا رہوں۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ لوگوں نے عبد الملک سے بیعت کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کے لئے لکھا:۔ اللہ کے بندے عبد الملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اُس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکے اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مقام حدیبیہ پر آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا کہ موت پر۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جن لوگوں کو حضرت عمر نے خلافت کے فیصلے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لئے جمع ہوئے حضرت عبد الرحمن نے کہا مجھے تو خلافت کی آرزو ہے نہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ میں سے ایک کا انتخاب کر دوں چنانچہ باقی تمام حضرات نے یہ معاملہ حضرت عبد الرحمن کے سپرد کر دیا چنانچہ جب حضرت عبد الرحمن کو اختیار دے دیا گیا تو تمام لوگوں کا رجحان حضرت عبد الرحمن

فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا أَرٰى أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يَتْبَعُ أُولٰئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ، وَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُوْنَهُ تِلْكَ اللَّيَالِيَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ، فَقَالَ أَرَاكَ نَائِمًا فَوَاللّٰهِ مَا اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيْرِ نَوْمٍ انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ

فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِيْ فَقَالَ ادْعُ لِيْ عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِّنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلٰى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَأَرْسَلَ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوْا وَافَوْا تِلْكَ الْحِجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّيْ قَدْ نَظَرْتُ فِيْ أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُوْنَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيْلًا، فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُوْنَ۔

بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ۔

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِيْ: يَا سَلَمَةُ

کی طرف ہو گئے یہاں تک کہ باقی حضرات میں سے کسی کے پاس ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لوگ اُن دنوں حضرت عبدالرحمٰن سے مشورہ کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان سے بیعت کی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ اُس رات حضرت عبدالرحمٰن نے دیر سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک کہ میں جاگ اٹھا۔ فرمایا کہ میں تمہیں سوتے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ خدا کی قسم ان راتوں میں مجھے تو آنکھ جھپکنے کی بھی فرصت نہیں ملی۔ جا کر حضرت زبیر اور حضرت سعد کو بلا لاؤ۔ پس میں دونوں حضرات کو بلا لایا تو آپ نے دونوں حضرات سے مشورہ کیا۔ پھر مجھے بلا کر فرمایا کہ حضرت علی کو بلا لاؤ چنانچہ میں نے انہیں بلایا، وہ آئے یہاں تک کہ کافی رات گئے تک حضرت عبدالرحمٰن اُن سے سرگوشی کرتے رہے۔ پھر حضرت علی اُن کے پاس سے چلے گئے اور وہ خلافت کی تمنا رکھتے تھے لیکن حضرت عبدالرحمٰن کو حضرت علی کے خلیفہ نامزد کرنے میں خطرہ نظر آتا تھا۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ حضرت عثمان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ چنانچہ میں نے انہیں بلایا وہ آئے یہاں تک کہ اُن دونوں کو صبح کے وقت مؤذن نے جدا کیا۔ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا دی گئی اور یہ حضرات منبر کے پاس جمع ہو گئے تو مہاجرین و انصار میں سے جو حضرات موجود تھے انہیں بلا لیا گیا اور فوجوں کے سپہ سالاروں کو بھی بلا لیا گیا جو گزشتہ حج کے موقع پر حضرت عمر کے ساتھ تھے۔ جب سارے جمع ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن نے تشہد پڑھا پھر کہا۔ اما بعد اے علی! میں نے لوگوں کو اچھی طرح دیکھا تو نظر آیا کہ لوگ حضرت عثمان کو ترجیح دیتے ہیں لہٰذا آپ اپنے دل میں کسی قسم کا ملال نہ لانا۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا۔ میں آپ سے اللہ اور اُس کے رسول کے طریقے پر اور اُن کے بعد والے دونوں خلفاء کے طریقے پر بیعت کرتا ہوں۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے بیعت کی اور دیگر لوگوں نے خواہ وہ مہاجرین تھے یا انصار، فوجوں کے سپہ سالار تھے یا عام مسلمان، جوق در جوق بیعت کرنے لگے۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی چنانچہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ اے سلمہ!

الْأُخْرَى. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي.

بَابٌ ۱۷۹ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا.

بَابٌ ۱۸۰ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ.

بَابٌ ۱۸۱ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ

کیا تم بیعت نہیں کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تو پہلے بھی بیعت کر چکا ہوں، فرمایا کہ دوبارہ کر لو۔

دیہاتیوں کی بیعت

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بخار آنے لگا تو اس نے کہا "میری بیعت واپس کر دیجئے" چنانچہ آپ نے انکار فرمایا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا۔ میری بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا۔ پھر باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتا اور پاکیزگی کو بڑھا دیتا ہے۔

لڑکوں کی بیعت

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جدِّ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا تھا اُن کی والدۂ محترمہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے چنانچہ اُن کے سر پر دستِ کرم پھیرا اور اُن کے لئے دعا کی اور یہ تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری کی قربانی دیا کرتے تھے۔

جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ چنانچہ اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا تو اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا وہ پھر آیا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ثم جاءہ فقال أقلنی بیعتی فأبی، ثم جاءہ فقال أقلنی بیعتی فأبی فخرج الأعرابی، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إنما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وینصع طیبہا۔

اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجیے تو آپ نے انکار فرما دیا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی کو نکھار دیتی ہے۔

باب ١٨٢١ من بایع رجلا لا یبایعہ إلا للدنیا

جس نے صرف دنیاوی غرض سے بیعت کی

٢٠٧٦۔ حدثنا عبدان عن أبی حمزۃ عن الأعمش عن أبی صالح عن أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب ألیم: رجل علی فضل ماء بالطریق یمنع منہ ابن السبیل، ورجل بایع إماما لا یبایعہ إلا لدنیاہ إن أعطاہ ما یرید وفی لہ وإلا لم یف لہ، ورجل یبایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف باللہ لقد أعطی بہا کذا وکذا فصدقہ فأخذہا ولم یعط بہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ جس کے پاس راستے کے نزدیک فالتو پانی ہو اور وہ اسے مسافروں کو دینے سے روکے۔ دوسرا وہ آدمی جس نے امام سے محض دنیاوی غرض کے لئے بیعت کی ہو۔ اگر امام اس کی غرض کے مطابق مال دنیا دے تو وعدہ پورا کرے ورنہ عہد توڑ دے۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنا مال خدا کی قسم کھا کر بیچے کہ اسے اتنی قیمت مل رہی ہے۔ چنانچہ گاہک اسے سچا سمجھ کر خرید لیتا ہے حالانکہ اسے وہ قیمت نہیں مل رہی تھی۔

باب ١٨٢٢ بیعۃ النساء، رواہ ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں کی بیعت۔ اس بارے میں ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

٢٠٧٧۔ حدثنا أبو الیمان أخبرنا شعیب عن الزہری، وقال اللیث حدثنی یونس عن ابن شہاب أخبرنی أبو إدریس الخولانی أنہ سمع عبادۃ بن الصامت یقول قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس: تبایعونی علی أن لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادکم ولا تأتوا ببہتان تفترونہ بین أیدیکم وأرجلکم ولا تعصوا فی معروف، فمن وفی منکم فأجرہ علی اللہ، ومن أصاب من ذلک شیئا فعوقب فی الدنیا

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا پھر اسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گی جو ان میں سے کسی فعل کا مرتکب ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ ؛

٢٠٧٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا . قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا ؛

٢٠٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ : فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ ، فَمَا وَفَتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ ؛

بَابُ ١٨١١ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً . وَقَوْلِهِ تَعَالَى : إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ؛

٢٠٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي ، فَأَبَى ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ

نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ پس ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے یہ آیت پڑھ کر بیعت لیا کرتے۔ اور تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا (سورۃ الممتحنہ آیت ۱۲) وہ فرماتی ہیں کہ اپنی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "اور تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا" اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی اور میں اُس کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔ یہ باتیں ام سلیم، ام العلاء، ابو سبرہ کی صاحبزادی اور معاذ کی بیوی کے سوا دیگر عورتوں سے پوری طرح نبھائی نہ جا سکیں۔

جو بیعت توڑ دے۔ ارشاد ربانی ہے۔ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں تو وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بُرے کو عہد توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا (سورۃ الفتح آیت ۱۰)۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر بیعت کر لیجیے چنانچہ آپ نے اُسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے روز بخار کی حالت میں آیا اور کہنے لگا بیعت واپس کر دیجیے آپ نے انکار فرمایا جب وہ چلا گیا تو

الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا ؛

بَابُ (١١٨٥) الْاِسْتِخْلَافِ

٢٠٨١ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : وَاثُكْلِيَاهُ ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي ، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ ؛

٢٠٨٢ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ ؛ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ ، وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ ، رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَمَيِّتًا ؛

٢٠٨٣ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ ، كُنْتُ

آپ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتی اور پاکیزگی کو [illegible]

خلیفہ مقرر کرنا ۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ، ہائے سر پھٹا جا رہا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو تمہاری بخشش کے لئے دعا کروں گا ۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر میری ماں مجھ کو گم کرے خدا کی قسم میرا یہ خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہوا تو اسی روز شام کو آپ اپنی کسی دوسری بیوی سے دل بہلا رہے ہوں گے ۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ میں ہائے سر پھٹا کہوں گا ۔ بیشک میں نے تو یہ ارادہ کر لیا تھا کہ ابو بکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا کر خلافت کا عہد دوں تاکہ کہنے والے کہتے رہیں اور تمنا کرنے والے تمنا کرتے رہیں ۔ پھر میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہونے دے گا اور مسلمان اس میں رکاوٹ ڈالیں گے یا اللہ تعالیٰ رکاوٹ ڈالے گا اور مسلمان نہیں مانیں گے ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر سے کہا گیا ، آپ اپنا جانشین کیوں مقرر نہیں فرماتے ؟ فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں تو حضرت ابو بکر جو مجھ سے بہتر تھے وہ خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے جو بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا ۔ پھر لوگ اُن کی تعریف کرنے لگے تو فرمایا کہ یہ رغبت اور ڈر سے ہے ۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں برابری کی سطح پر چھٹکارا پا جاؤں ، نہ ثواب ملے نہ عذاب ۔ لہٰذا زندگی میں یا بعد وفات کیوں میں ذمہ داری کا بوجھ اٹھاؤں ؟

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دوسرا دن تھا ۔ پس انہوں نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر خاموش تھے کوئی کلام نہیں کرتے تھے ۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے زندہ رہیں گے اور ہمارے بعد وفات پائیں گے

رَجَوْتُ أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ. فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهٖ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ؂

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ ؂

۲۰۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ، تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتّٰى يُرِيَ اللّٰهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهٖ ؂

باب ۱۱۸۶

۲۰۸۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ

اب جبکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ایک نور رکھا ہوا ہے جس سے تم ہدایت پاتے ہو یعنی وہ راستہ جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلایا۔ بیشک حضرت ابوبکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے تھے۔ پس یہ مسلمانوں کے معاملات کو سنبھالنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور ان سے بیعت کرو اور ایک جماعت اس سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی لیکن عام بیعت منبر پر ہوئی۔ زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منبر پر آ بیٹھئے۔ وہ برابر یہی کہتے رہے، یہاں تک وہ منبر پر آئے اور پھر تمام لوگوں نے بیعت کر لی۔

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کسی بارے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ پھر آپ نے اُسے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اگر میں آئی اور آپ کو نہ پایا؟ گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

طارق بن شہاب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا۔ تم اونٹوں کی دُم پکڑے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سمجھا دے کہ وہ تمہیں معذور شمار کریں۔

قریش سے بارہ امیر ہوں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امیر

جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا، فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ٭

(بادشاہ) بارہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لفظ فرمایا جو میں سن نہ سکا۔ میرے والد ماجد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا۔ سب قریش سے ہوں گے۔

بَابُ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ، وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ ٭

٢٠٨٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ٭

دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں گھروں سے نکال دینا۔

حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو نوحہ کرنے پر نکال دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے کہوں چنانچہ اذان کہی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ان کے گھروں میں جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو کہ ایک موٹی سی ہڈی کا مل جائے گی یا بکری کا دو میانی گوشت ہی مل جائے گا تو وہ نماز عشاء میں شریک ہو جائے۔

بَابٌ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ ٭

٢٠٨٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا ٭

کیا امام کو حق ہے کہ مجرموں اور خطاکاروں کو بات کرنے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، جو حضرت کعب کے بیٹوں سے انہیں راستہ بتاتے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ پچاس روز تک ہم اسی حالت میں رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمالی ہے۔

كتاب التمني

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١١٩٠ ما جاء في التمني ومن تمنى الشهادة

٢٠٨٩- حدثنا سعيد بن عفير حدثني الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن أبي سلمة وسعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: والذي نفسي بيده لولا أن رجالا يكرهون أن يتخلفوا بعدي ولا أجد ما أحملهم ما تخلفت لوددت أني أقتل في سبيل الله ثم أحيا ثم أقتل ثم أحيا ثم أقتل ثم أحيا ثم أقتل.

٢٠٩٠- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لوددت أني لأقاتل في سبيل الله فأقتل، ثم أحيا ثم أقتل، ثم أحيا ثم أقتل ثم أحيا ثم أقتل ثم أحيا فكان أبو هريرة يقولهن ثلاثا أشهد بالله.

باب ١١٩١ تمني الخير وقول النبي صلى الله عليه وسلم: لو كان لي أحد ذهبا.

٢٠٩١- حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال، لو كان عندي أحد ذهبا لأحببت أن لا يأتي ثلاث وعندي منه دينار ليس شيء أرصده في

تمناؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت کی تمنا کرنا۔

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہ جانے کو ناپسند کرتے اور میں انہیں سواریاں نہ دے سکوں تو نہ پیچھے رہ جاؤں۔ حالانکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں لڑتا رہوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ حضرت ابو ہریرہ اللہ کو گواہ بنا کر ان کلمات کو تین مرتبہ دہراتے۔

بھلائی کی تمنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر بھی سونا ہو تو میں چاہتا ہوں کہ تین دن بھی میرے پاس نہ گزریں مگر ان دیناروں میں سے میرے پاس کچھ نہ ہو سوائے جس کو میں قرض کی ادائگی کے لئے رکھ لوں، جبکہ اُسے

دَيْنٍ عَلَيَّ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ ۔

قبول کرنے والے مجھے مل جائیں۔

بَابُ ١١٩١ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ ۔

حضورؐ کا فرمانا کہ مجھے اپنے متعلق پہلے معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا۔

٢٠٩٢ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنا معاملہ پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی نہ لاتا اور لوگوں کے ساتھ ہی احرام کھول دیتا جبکہ دوسرے لوگوں نے کھولے تھے۔

٢٠٩٣ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلْنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ ، قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ ۔ قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَنَا هٰذِهِ خَاصَّةً ، قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدٍ ، قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور چار ذی الحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کریں اور اسے عمرہ بنالیں ماسوائے اُن کے جن کے پاس قربانی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے سوا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی۔ حضرت علی یمن سے آگئے اور اُن کے پاس قربانی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی چیز کی نیت کی ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم منیٰ اس حالت میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپک رہی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اپنے معاملے کا مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو لوگوں کے ساتھ احرام کھول دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سراقہ جب جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے تو ملے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔ راوی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر حضرت عائشہ حائضہ ہو گئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ حج کے تمام مناسک ادا کریں سوائے طواف کرنے اور نماز پڑھنے کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ جب بطحا میں اترے تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ آپ حج

عائشة يا رسول الله أتنطلقون بحجة وعمرة وأنطلق بحجة؟ قال ثم أمر عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق أن ينطلق معها إلى التنعيم فاعتمرت عمرة في ذي الحجة بعد أيام الحج.

باب ١١٩٣ قوله صلى الله عليه وسلم ليت كذا وكذا

٢٠٩٣ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال حدثني يحيى بن سعيد سمعت عبد الله بن عامر بن ربيعة قال قالت عائشة: أرق النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقال ليت رجلا صالحا من أصحابي يحرسني الليلة إذ سمعنا صوت السلاح قال من هذا قيل سعد يا رسول الله جئت أحرسك، فنام النبي صلى الله عليه وسلم حتى سمعنا غطيطه. قال أبو عبد الله وقالت عائشة قال بلال:

ألا ليت شعري هل أبيتن ليلة
بواد وحولي إذخر وجليل

فأخبرت النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ١١٩٤ تمني القرآن والعلم

٢٠٩٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحاسد إلا في اثنتين: رجل آتاه الله القرآن فهو يتلوه آناء الليل والنهار يقول لو أوتيت مثل ما أوتي هذا لفعلت كما يفعل، ورجل آتاه الله مالا ينفقه في حقه فيقول لو أوتيت مثل ما أوتي لفعلت كما يفعل. حدثنا قتيبة حدثنا جرير بهذا.

باب ١١٩٥ ما يكره من التمني - و...

اور عمرہ کریں گے اور میں صرف حج کر کے واپس ہو جاؤں گی؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت صدیقہ نے ذی الحجہ کے اندر ایام حج کے بعد عمرہ بھی کر لیا۔

حضور کا فرمانا، کاش! یوں ہوتا۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی تو فرمایا۔ کاش! آج رات میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک آدمی میری نگرانی کرے۔ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا کون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! سعد بن ابی وقاص پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بتایا کہ حضرت بلال نے کہا۔

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نبات جلیل، اذخر کا نظارہ عجب

پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔

قرآن کریم اور علم کی تمنا کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اسے رات دن پڑھتا ہے۔ دوسرا کہے کہ کاش جو چیز اسے دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی جاتی تو میں ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا۔ پس وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے پس یہ کہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کا مال دیا جاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ قتیبہ نے بھی جریر سے اس کو روایت کیا ہے۔

کیسی تمنا مکروہ ہے۔

تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاۤءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؕ

اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے اُن کی کمائی سے حصہ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو، بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ النساء، آیت ۳۲)۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ ؕ

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کاش! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا "موت کی تمنا نہ کیا کرو" ورنہ ضرور میں موت کی تمنا کرتا۔

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ؕ

قیس کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ ؕ

زہری نے حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جن کا اسم گرامی سعد بن عبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے کہ اور نیکیاں کرے اور اگر بُرا ہے تو ہو سکتا ہے کہ شاید توبہ کر لے۔

بَابٌ ۵۹۱ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ؕ

یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ يَقُوْلُ: لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا، إِنَّ الْأُلٰى ۔ وَرُبَّمَا قَالَ الْمَلَا ۔ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جنگ احزاب کے وقت مٹی ڈھوتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو ڈھانپ لیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے، تو یہ ورد فرماتا ہے پروردگار ہم نماز و روزہ کے ذریعے کہاں پاتے قرار ہم پر نازل کر سکینہ اے خدائے ذوالمنن جو دشمنان دین کر گئے سرکشی ہیں بار بار حق سے وہ ہم کو ہٹانا چاہتے ہیں نابکار۔ لفظ اَبَینا کے وقت آپ آواز بلند فرما

أيضًا، يرفع بها صوته.

لیے ۔

باب ۷۷۵ كراهية تمني لقاء العدو، ورواه الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٢١٠٠ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا معاوية بن عمرو حدثنا أبو إسحاق عن موسى بن عقبة عن سالم أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله وكان كاتبًا له قال: كتب إليه عبد الله بن أبي أوفى فقرأته فإذا فيه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تمنوا لقاء العدو، وسلوا الله العافية.

دشمنوں سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔

اس کو اعرج، حضرت ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ابوالنضر جو عمر بن عبید کے آزاد کردہ غلام اور کاتب تھے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے خط لکھا جب انہوں نے پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - دشمن سے مقابلہ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔

باب ۷۷۶ ما يجوز من اللو، وقوله تعالى: لو أن لي بكم قوة.

٢١٠١ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا أبو الزناد عن القاسم بن محمد قال: ذكر ابن عباس المتلاعنين فقال عبد الله بن شداد: أهي التي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو كنت راجمًا امرأة من غير بينة؟ قال: لا، تلك امرأة أعلنت.

٢١٠٢ - حدثنا علي حدثنا سفيان قال عمرو حدثنا عطاء قال: أعتم النبي صلى الله عليه وسلم بالعشاء فخرج عمر فقال: الصلاة يا رسول الله، رقد النساء والصبيان، فخرج ورأسه يقطر يقول: لولا أن أشق على أمتي أو على الناس وقال سفيان أيضًا على أمتي لأمرتهم بالصلاة هذه الساعة. قال ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس: أخر النبي صلى الله عليه وسلم هذه الصلاة فجاء عمر فقال يا رسول الله رقد

اگر کا استعمال کہاں جائز ہے۔

اگر میرا تم پر بس چلتا (آیت)۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ وہ تو علانیہ برا کام کیا کرتی تھی۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لئے دیر کر دی چنانچہ حضرت عمر باہر نکلے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! نماز، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کی یا لوگوں کی تنگی کا خیال نہ کرتا۔ سفیان راوی نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو انہیں اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریج، عطاء سے ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنی دیر کر دی کہ عورتیں اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ

النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باہر تشریف لائے اور مبارک کنپٹیوں سے پانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وقت یہی ہے، اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت ابن عباس نہیں ہیں۔ جہاں تک عمرو بن دینار نے کہا، آپ کے سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ وقت یہی ہے اور اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا۔ ابن المنذر، معن، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

۷۱۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ۔

عبدالرحمٰن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ضرور مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۷۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے آخر میں وصال کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو فرمایا کہ اگر رمضان کا مہینہ میرے لئے اور لمبا ہو جاتا تو میں وصال کے روزے اور رکھتا تاکہ میری ریس کرنے والے ریس کرنا چھوڑ دیتے کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ اسی طرح سفیان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۷۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا فَإِنَّكَ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب لوگ باز نہ

تواصل، قال: ايكم مثلي اني ابيت يطعمني ربي ويسقين. فلما ابوا ان ينتهوا واصل بهم يوما ثم يوما، ثم راوا الهلال فقال: لو تاخر لزدتكم كالمنكل لهم.

آئے تو آپ نے ایک روزے کے ساتھ دوسرا ملانا شروع کر دیا پھر جب چاند دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ ٹھہر کر نظر آتا تو میں زیادہ روزے رکھتا۔ گویا یہ اُن کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ف: اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں وصال کے روزوں کا ذکر ہے، یعنی روزہ رکھنے کے بعد اُسے افطار کیے بغیر اور سحری کھائے بغیر آگے روزے رکھتے چلے جانا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاہے بگاہے ایسا روزہ رکھ لیا کرتے تھے اور آپ نے ازراہِ شفقت صحابۂ کرام کو روک دیا تھا کہ مجھے دیکھ کر تم وصال کا روزہ نہ رکھا کرو۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھا تو آپ کو دیکھ کر بعض صحابۂ کرام نے بھی رکھ لیا کہ یہ شیوۂ غلامی نہیں کہ مشقت دیکھ کر آقا کی پیروی نہ کی جائے۔ شام کو چاند نظر آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں یہ روزہ رکھتا چلا جاتا۔ یہ انہیں روکنے کی غرض سے تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا اور اس روکنے کی دو وجہ بتائیں۔ پہلی یہ کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ یعنی نہ تم میرے جیسے ہو اور نہ میں تمہارے جیسا ہوں۔ لہٰذا ایسے کاموں میں تمہیں میری ریس نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رات کو مجھے تو میرا رب کھلا پلا دیتا ہے۔ یہ اللہ جل جلالہٗ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو کس طرح کھلاتا پلاتا تھا یا اُس کا محبوب ہی جانے کہ انہیں کس طرح کھلایا پلایا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مثل نہیں سمجھتے تھے لہٰذا آج جو لوگ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہی جیسے بشر جانتے پھرتے ہیں، وہ زبردست بھول میں ہیں اور ان حضرات کے ایسے خیالات شانِ رسالت سے بے خبری کے باعث ہیں۔

۲۱۰۶۔ حدثنا مسدد حدثنا ابو الاحوص حدثنا اشعث عن الاسود بن يزيد عن عائشة قالت سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن الجدر امن البيت هو؟ قال نعم. قلت فما لهم لم يدخلوه في البيت؟ قال ان قومك قصرت بهم النفقة. قلت فما شان بابه مرتفعا؟ قال فعل ذاك قومك ليدخلوا من شاءوا ويمنعوا من شاءوا ولولا ان قومك حديث عهدهم بالجاهلية فاخاف ان تنكر قلوبهم ان ادخل الجدر في البيت وان الصق بابه في الارض.

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حطیم بھی خانہ کعبہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ لوگوں کو کیا ہوا جو اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا گیا؟ فرمایا کہ یہ اس لئے کیا کہ جس کو چاہیں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا جس کے باعث مجھے ڈر ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے تو میں حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا کر رکھتا۔

۲۱۰۷۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک

الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

۲۱۰۸- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا. تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ.

عبادہ تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی سے چلتے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلتا۔ اسی طرح ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھاٹی کے متعلق روایت کی ہے۔

كِتَابُ أَخْبَارِ الْآحَادِ

اکیلی خبروں کا بیان

باب ۱۵۹۰ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا، فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا. وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ.

اذان، نماز، روزہ، فرائض اور احکام میں۔ ارشاد ربانی ہے: "تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۲) اور ایک آدمی پر بھی جماعت کا اطلاق ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں" (سورۃ الحجرات، آیت ۹) اگر دو آدمی بھی لڑ پڑیں تو وہ بھی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو" (سورۃ الحجرات، آیت ۶) اور جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک سے اگر بھول چوک ہو جائے تو دوسرا اُسے سنت کی طرف پھیر دے۔

۲۱۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم چند ہم عمر نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس روز تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم دل تھے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے خواہش مند ہیں تو دریافت

وَسَلَّمَ رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ؛

فرمایا کہ ہم نے کن لوگوں کو پیچھے چھوڑا ہے جتنا ہم نے آپ کو بتادیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی طرف چلے جاؤ اور ان میں جاکر رہو ان کو تعلیم دو اور نیک عمل کرنے کا حکم دو اور پھر کئی باتیں فرمائیں جن میں سے کچھ یاد رہیں اور کچھ یاد نہیں فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو اسے چاہئے کہ تمہاری امامت کرے۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ ؛

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال کی اذان (رمضان شریف میں) تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ جو اذان کہتے یا ندا کرتے ہیں تو اس لئے کہ قیام کرنے والے فارغ ہو جائیں اور سونے والے جاگ اٹھیں اور فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا نہیں ہوتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کیا اور یحییٰ نے اپنی کلمے کی دونوں انگلیوں کو لمبا کر دیا۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ؛

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بلال کچھ رات رہے ندا کرتے ہیں لہذا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ؛

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہذا آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ادا کیے۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر فارغ

اللهِ صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين، فقال له ذو اليدين: أقصرت الصلاة يا رسول الله أم نسيت؟ فقال: أصدق ذو اليدين؟ فقال الناس: نعم، فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين أخريين، ثم سلم، ثم كبر، ثم سجد مثل سجوده أو أطول، ثم رفع، ثم كبر فسجد مثل سجوده، ثم رفع.

ہو گئے۔ ذوالیدین نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر آخری دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور دوسرے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا اُن سے بھی لمبا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ کیا پہلے سجدے کی طرح اور پھر سر اٹھا لیا۔

۲۱۱۳۔ حدثنا إسماعيل حدثني مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر قال: بينا الناس بقباء في صلاة الصبح إذ جاءهم آت فقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أنزل عليه الليلة قرآن، وقد أمر أن يستقبل الكعبة فاستقبلوها، وكانت وجوههم إلى الشام فاستداروا إلى الكعبة.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے آ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے رخ پھیر لیا حالانکہ اُن کے منہ شام کی طرف تھے لیکن وہ کعبۃ اللہ کی طرف گھوم گئے۔

۲۱۱۵۔ حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء قال: لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صلى نحو بيت المقدس ستة عشر أو سبعة عشر شهرا، وكان يحب أن يوجه إلى الكعبة، فأنزل الله تعالى: قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها. فوجه نحو الكعبة، وصلى معه رجل العصر ثم خرج فمر على قوم من الأنصار فقال: هو يشهد أنه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم وأنه قد وجه إلى الكعبة، فانحرفوا وهم ركوع في صلاة العصر.

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو آپ نے سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا، تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اُس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴)۔ پس آپ نے کعبہ کی طرف رخ پھیر لیا اور آپ کے ساتھ ایک آدمی نے عصر کی نماز پڑھی پھر جب وہ نکلا تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور بیشک حضور نے کعبہ کی طرف منہ کیا۔ پس وہ پھر گئے حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

۲۱۱۶۔ حدثني يحيى بن قزعة حدثني مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابو طلحہ انصاری، حضرت ابو عبیدہ بن

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتّٰى انْكَسَرَتْ ۔

جراح اور حضرت ابی بن کعب کو فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا جو کھجوروں سے بنی تھی چنانچہ ایک شخص نے آکر کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ اے انس! کھڑے ہو کر ان مشکوں کو توڑ دو حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے لوہے کا اپنا ایک دستہ لیا اور مشکوں کے نیچے مار مار کر سب کو توڑ دیئے ۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ، لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران والوں سے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایک امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کے منتظر رہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابو عبیدہ کو روانہ فرمایا۔

۲۱۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ ہیں ۔

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو میں حاضر ہوتا اور جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ اُسے بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو وہ حاضر ہوتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ آکر مجھے بتا دیتا ۔

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ سلگائی اور اپنے ماتحت لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں پس نبی کریم

عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ آخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ ۞

٢١٢١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

٢١٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا - وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ - فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا، وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اُن لوگوں سے فرمایا جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اُس کے اندر داخل ہو جاتے تو قیامت تک اُسی کے اندر رہتے اور دوسرے حضرات سے فرمایا کہ معصیت کے کاموں میں حکم نہیں مانا جاتا بلکہ اطاعت تو نیک کاموں پر ہے۔

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے بتایا کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

ابن عتبہ بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے۔ پھر اُس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض پرداز ہوا۔ یا رسول اللہ! اس نے سچ کہا، اِس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ بیان کرو۔ اُس نے کہا کہ میرا بیٹا اِس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی۔ پس مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اُس کا فدیہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہو گا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور اے انیس! یہ قبیلہ اسلم کے ایک فرد سے فرمایا کہ تم صبح اس عورت کے پاس جانا اگر

فَرَجَمَهَا :

باب ۱۱۹۹ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ :

۲۱۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا. قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ كَذَا حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ. قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ :

باب ۱۲۰۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى. لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ. فَإِذَا أُذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ :

۲۱۲۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ :

۲۱۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ

وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دینا چنانچہ انہوں نے صبح حضرت انیس اس عورت کے ...

حضور نے دشمن کی خبر لانے کے لئے اکیلے حضرت زبیر کو بھیجا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر انہیں پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسے ابن المنکدر سے یاد کیا ہے اور ان سے ایوب نے کہا، آپ ان سے حضرت جابر کی حدیث بیان کریں کیونکہ آپ کا حضرت جابر سے روایت کرنا لوگوں کو پسند ہے پھر اسی مجلس میں فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے سنا اس کے بعد کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے سنا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ثوری تو فرماتے ہیں کہ وہ قریظہ کا دن تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خندق کے روز کا لفظ اسی طرح یاد کیا ہے جیسے تم بیٹھے ہو۔ سفیان نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی بات ہیں۔

داخلے کی اجازت دینے سے خبر واحد کا جواز ہے

اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہونا جب تک اجازت نہ ملے (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳)۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے اجازت مانگی۔ فرمایا کہ اسے اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر حضرت عمر آئے تو فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ پھر حضرت عثمان آئے تو فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ، جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي۔

وسلم اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حبشی غلام سیڑھی کے نیچے کھڑا تھا۔ میں نے کہا، یہ عرض کرو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ پس آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔

بَابُ ۱۲۰۱ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ۔

حضور امراء اور قاصدوں کو یکے بعد دیگر بھیجا کرتے تھے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کو گرامی نامہ دے کر حاکم بصرہ کے پاس بھیجا کہ اسے قیصر روم تک پہنچا دیا جائے۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ کسریٰ کے لئے روانہ فرمایا چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا کی کہ وہ بھی پارہ پارہ کر دیئے جائیں۔

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ۔

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی سے فرمایا، اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کر دو کہ عاشورے کے روز جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اُسے چاہیئے کہ روزہ رکھ لے۔

بَابُ ۱۲۰۲ وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ۔

حضور کا عرب کے وفود کو وصیت کرنا کہ یہ باتیں اپنے پچھلوں تک پہنچا دیں۔

اس کو مالک بن حویرث نے بیان کیا ہے

۷۱۲۸ - حدثنا علی بن الجعد اخبرنا شعبۃ، وحدثنی اسحاق اخبرنا النضر اخبرنا شعبۃ عن ابی جمرۃ قال: کان ابن عباس یقعدنی علی سریرہ فقال ان وفد عبد القیس لما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من الوفد؟ قالوا ربیعۃ، قال مرحبا بالوفد والقوم غیر خزایا ولا ندامی، قالوا یا رسول اللہ ان بیننا وبینک کفار مضر فمرنا بامر ندخل بہ الجنۃ ونخبر بہ من وراءنا فسالوا عن الاشربۃ فنہاہم عن اربع وامرہم باربع امرہم بالایمان باللہ، قال: ہل تدرون ما الایمان باللہ؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم، قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ، واظن فیہ صیام رمضان، وتؤتوا من المغانم الخمس، ونہاہم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر وربما قال المقیر قال احفظوہن وابلغوہن من وراءکم۔

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے اپنے تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ کس کا وفد ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ربیعہ کا۔ فرمایا۔ اس وفد اور قوم کو خوش آمدید یہ نہ رسوا ہوں نہ شرمسار۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر آباد ہیں۔ پس ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیے جن سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی بتا دیں۔ پھر انہوں نے پینے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور چار باتوں کا حکم فرمایا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور میرے خیال میں یہ بھی کہ رمضان شریف کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور انہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، رال کے برتن اور کھودی ہوئی لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا اور کہیں النقیر کی جگہ المقیر کا لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ یہ باتیں اپنے ان لوگوں تک بھی پہنچا دینا جو تمہارے پیچھے ہیں۔

باب ۲۱۲۰ خبر المرأۃ الواحدۃ

ایک عورت کا خبر دینا۔

۷۱۲۹ - حدثنا محمد بن الولید حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن توبۃ العنبری قال قال لی الشعبی ارایت حدیث الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وقاعدت ابن عمر قریبا من سنتین او سنۃ ونصف فلم اسمعہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ہذا، قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہم سعد فذہبوا یاکلون من لحم فنادتہم امرأۃ من بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لحم ضب، فامسکوا فقال

توبۃ العنبری کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ امام حسن بصری اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں؟ کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس قریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھتا رہا ہوں، چنانچہ میں نے انہیں اس حدیث کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بارگاہ رسالت میں حاضر تھے جن کے درمیان حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے۔ پس وہ گوشت کھانے والے ہی تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو وہ رک گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا أَوْ أَطْعِمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيهِ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي.

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۷۱۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ وَمِسْعَرٌ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا.

۷۱۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا لِمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَهُ.

۷۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ،

کھا لو یا کھلا دو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی کو اس بات میں شک ہے، لیکن میں اسے نہیں کھایا کرتا۔

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ یہودیوں سے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے امیر المومنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے دین پسند کیا" (سورۂ مائدہ، آیت ۳) تو ضرور ہم اسے عید کا دن بنا لیتے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کس روز نازل ہوئی تھی۔ یہ عرفہ کے روز جمعۃ المبارک کو نازل ہوئی تھی۔ اسے سفیان نے مسعر سے، مسعر نے قیس سے اور قیس نے طارق بن شہاب سے سنا۔ رضی اللہ عنہم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جس روز کو مسلمانوں نے حضرت ابو بکر سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ اما بعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اس چیز کے لیے خاص فرمایا جو تمہارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راستہ دکھایا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹا لیا اور کہا۔ اے اللہ! اسے قرآن کریم

اللهم علمه الكتاب.

۲۱۳۳- حدثنا عبد الله بن صباح حدثنا معتمر قال سمعت عوفا ان ابا المنهال حدثه انه سمع ابا برزة قال ان الله يغنيكم او نعشكم بالاسلام وبمحمد صلى الله عليه وسلم.

۲۱۳۴- حدثنا اسماعيل حدثني مالك عن عبد الله بن دينار ان عبد الله بن عمر كتب الى عبد الملك بن مروان يبايعه واقر لك بذلك بالسمع والطاعة على سنة الله وسنة رسوله فيما استطعت.

باب ۲۰۴ قول النبي صلى الله عليه وسلم بعثت بجوامع الكلم.

۲۱۳۵- حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا انا نائم رايتني اتيت بمفاتيح خزائن الارض فوضعت في يدي. وقال ابو هريرة فقد ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتم تلغثونها او ترغثونها او كلمة تشبهها.

۲۱۳۶- حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا الليث عن سعيد عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما من الانبياء نبي الا اعطي من الآيات ما مثله اومن او آمن عليه البشر وانما كان الذي اوتيت وحيا اوحاه الله الي فارجو اني اكثرهم تابعا يوم القيامة.

باب ۲۰۵ الاقتداء بسنن رسول

سکھا دے۔

ابو المنہال کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالے نے تمہیں اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے غنی کردیا یا مالا مال کردیا ہے۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد الملک بن مروان سے بیعت کرتے ہوئے اس کے لیے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے طریقے اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق بساط بھر آپ کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور تم ان خزانوں کو تصرف میں لا رہے ہو یا ان سے فائدہ حاصل کر رہے ہو یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جسے معجزے دیئے گئے ان کے مطابق ہی لوگ اس پر ایمان لائے یا ان کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار ان سب سے زیادہ ہوں گے۔

سنت رسول کی پیروی کرنا۔

ارشاد ربانی ہے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ قَالَ اَئِمَّۃً نَقْتَدِیْ بِمَنْ قَبْلَنَا وَ یَقْتَدِیْ بِنَا مَنْ بَعْدَنَا۔ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلَاثٌ اُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِیْ وَلِاِخْوَانِیْ: هٰذِهِ السُّنَّةُ اَنْ یَّتَعَلَّمُوْهَا وَیَسْاَلُوْا عَنْهَا وَالْقُرْاٰنُ اَنْ یَّتَفَهَّمُوْهُ وَیَسْاَلُوْا عَنْهُ، وَیَدَعُوا النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ۔

"اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا" (سورۂ الفرقان آیت ۷۴) فرمایا کہ ہم سے پہلے ہمارے امام ہیں جن کی ہم اقتدا کرتے ہیں اور بعد والے ہماری اقتدا کریں گے۔ ابن عون کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہوں ایک اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اس کو سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں۔ تیسرے بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰی شَیْبَةَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ اِلَیَّ عُمَرُ فِیْ مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ: هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِیْهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُهَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ، قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ لِمَ؟ قُلْتُ لَمْ یَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ قَالَ: هُمَا الْمَرْءَانِ یُقْتَدٰی بِهِمَا۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کے پاس اسی مسجد (خانہ کعبہ) میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ اسی تمہارے بیٹھنے کی جگہ پر میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ زرا بھی سونا اور چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں؟ میں نے کہا چونکہ آپ کے دونوں پیشواؤں نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ وہ تو ایسے حضرات تھے جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَاَلْتُ الْاَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ حُذَیْفَةَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَقَرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا۔ امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ پس قرآن کریم پڑھو اور سنت کا علم حاصل کرو۔

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیَّ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰہِ وَاَحْسَنَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ۔

مرہ ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھی رہنمائی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رہنمائی ہے اور بڑے کام دین میں ایجادات ہیں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ پورا ہو کر رہے گا اور تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

۲۱۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَأْبٰى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى۔

۲۱۴۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ

عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے ان میں ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ان کی آنکھ سوتی اور دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ آپ کے ان صاحب کی مثال ہے لہٰذا وہ مثال بیان کرو۔ ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں دسترخوان بچھایا اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے دعوت قبول کرلی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھانا کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھا سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان کیجیے تاکہ بات سمجھ میں آجائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے۔ بلانے والے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ؛

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ ؛

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ فَقَالَ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ

کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھے اور بُرے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔ اس طرح قتیبہ، لیث، خالد، سعید بن ابی ہلال نے حضرت جابر بن عبد اللہ

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والو! سیدھے راستے پر چلو تو تم لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں یا بائیں جانب جھکے تو بہت زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی مثال ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آکر کہا۔ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہذا اپنے آپ کو بچاؤ۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی۔ لہذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی رہے۔ صبح ہوتے ہی لشکر نے ان پر حملہ کر دیا پس انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کیا۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنایا گیا اور کچھ لوگ عرب سے کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا۔ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ لہذا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ نے لینا ہے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ

وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا وَهُوَ أَصَحُّ ؛

۲۱۳۶- حَدَّثَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا كَانُوْا أَوْ شُبَّانًا. فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيْهِ يَا ابْنَ أَخِيْ هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيْرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِيْ عَلَيْهِ، قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الْحُرُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ

۲۱۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے جانور باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر بھی ان سے ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ ابن بکیر، عبداللہ اللیث نے عناقا کہا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرے جو حضرت عمر کے قریب تھے کیونکہ قاری حضرات حضرت عمر کے ہم مجلس ہوا کرتے تھے اور ان کے مشیر بھی یہی ہوتے تھے خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ پس عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ اے بھتیجے! کیا تمہیں اس امیر کی بارگاہ تک رسائی ہے؟ اگر ایسا ہے تو مجھے باریابی کی اجازت لے دو انہوں نے کہا کہ عنقریب میں آپ کو اجازت لے دوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ عیینہ کے لیے اجازت حاصل کرلی گئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہا۔ اے ابن خطاب! خدا آپ ہمیں مال دیتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر کو غصہ آگیا اور ارادہ کیا کہ ان پر ٹوٹ پڑیں مگر حر نے کہا۔ اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: "اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو" (سورہ الاعراف، آیت ۱۹۹) اور بیشک یہ جاہلوں سے ہی ہیں خدا کی قسم جب یہ آیت تلاوت کی گئی تو حضرت عمر نے اس کے آگے ذرا تجاوز نہ کیا اور وہ اللہ کی کتاب کے سامنے بہت تابعدار تھے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں پس انہوں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ پس

وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقُلْتُ آيَةٌ؟ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَاهُ وَآمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ. لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ۔

انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشانی ہے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اسے اس مقام پر دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی اور میری طرف وحی فرمائی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا جو دجال کے فتنے کے لگ بھگ سخت ہو گا پس جو مومن یا مسلمان ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے پس ہم نے ان کی بات مانی اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک رکھنے والا ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے پس جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جہاں تک ہو اس کی تعمیل کرو۔

بَابُ ۱۲۰۶ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

کثرتِ سوال اور بیکار تکلف ناپسندیدہ ہے

ارشادِ ربانی ہے: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں (سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۱)

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اس کے سوال کرنے کے باعث حرام کر دی گئی۔

أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ ؕ

۲۱۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ؕ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے کا ایک حجرہ بنا لیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند راتیں اس کے اندر نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہونے لگے پھر ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں لہٰذا ان میں سے بعض حضرات نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں پس فرمایا کہ جو تم کرتے رہے ہو میں دیکھتا رہا اور یہاں تک کہ میں ڈرا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم پر فرض ہو جائے تو تم قیام نہیں کر سکو گے لہٰذا اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

۲۱۵۱ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؕ

ابوبردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمایا جب لوگوں نے سوالات کی بھرمار کر دی تو آپ کو غصہ آ گیا اور فرمایا جو چاہو پوچھو چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک اور آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں۔

۲۱۵۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

وراد کاتب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے پاس لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ

لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد، وكتب إليه أنه كان ينهى عن قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال وكان ينهى عن عقوق الأمهات ووأد البنات، ومنع وهات ـ

۲۱۵۳ ـ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس قال كنا عند عمر فقال نهينا عن التكلف ـ

۲۱۵۴ ـ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري وحدثني محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري أخبرني أنس بن مالك رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج حين زاغت الشمس فصلى الظهر فلما سلم قام على المنبر فذكر الساعة وذكر أن بين يديها أمورا عظاما ثم قال، من أحب أن يسأل عن شيء فليسأل عنه فوالله لا تسألوني عن شيء إلا أخبرتكم به ما دمت في مقامي هذا، قال أنس فأكثر الناس البكاء وأكثر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقول سلوني، فقال أنس: فقام إليه رجل فقال أين مدخلي يا رسول الله قال النار، فقام عبد الله بن حذافة فقال من أبي يا رسول الله قال أبوك حذافة، قال ثم أكثر أن يقول سلوني سلوني، فبرك عمر على ركبتيه فقال رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم رسولا قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قال عمر ذلك، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد عرضت علي

جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے تو کوئی دینے والا نہیں اور بزرگی والے کو تجھ سے اس کی بزرگی نفع نہیں دیتی۔ نیز یہ بھی لکھا کہ آپ بیکار باتیں بنانے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے اور بغیر ضرورت مانگنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تکلف سے منع فرمایا گیا ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا نیز ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھے کیونکہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا جب تک میں اس جگہ ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زار و قطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ دوزخ میں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو، چنانچہ حضرت عمر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

جانب سے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس موقع پر دو سوال کیے گئے۔ دونوں سوالوں کی تہہ میں جھانک کر دیکھا جائے تو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معلومات اور خداداد علوم کے بارے میں صحابہ کرام کا نظریہ کیا تھا؟ —— پہلا سوال جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے اور اس فیصلے کا ظہور قیامت میں ہوگا۔ سائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ قیامت میں کرے گا، لہٰذا مجھے کیا خبر کہ وہ تمہیں جنت میں بھیجے گا یا جہنم میں —— بلکہ صاف صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت بھی معلوم تھا کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ ان کی نگاہوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ اپنے باپ سے پیدا نہیں ہیں۔ انہوں نے موقع دیکھا تو خیال آیا کہ یہ بات آج صاف ہو جانی چاہیے۔ لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ سبحان اللہ! —— غور کا مقام ہے کہ دنیا میں ہر بچے کے بارے میں حقیقی علم صرف اس کی والدہ کو ہوتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ قربان جائیں حبیب خدا کی معجز نما خداداد نگاہوں پر جن سے کسی کا باپ یا بیٹا ہونا کبھی نہ کل پوشیدہ تھا اور نہ آج پوشیدہ ہے۔ اسی لیے تو خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب سے فرمایا ہے کہ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۔ یعنی اے محبوب! تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے۔ الحمد للہ۔ یہ واقعہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۲۱۵۱ میں بھی موجود ہے۔

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ الْآيَةَ۔

موسیٰ بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (سورۂ مائدہ آیت ۱۰۱)

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ، ثُمَّ قَالَ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي۔

بَابُ ۲۰۷ الِاقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا: فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

بَابُ ۲۰۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ۔

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ

نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ نے کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لیا ہوا تھا تو یہودیوں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ان سے مت پوچھو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سننا پڑے جو تمہیں ناپسند ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کچھ دیر دیکھتے رہے پس میں نے جان لیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے پس میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی کا فرشتہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا "اے محبوب! تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔"

حضور کے افعال کی پیروی کرنا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا۔ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

تعمق، علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ (سورۂ انساء، آیت ۱۷۱)۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وصال کے روزہ نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو روزوں کو ملاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ رکے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ ؛

۲۱۶۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ؛

۲۱۶۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ؛

۲۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دن ملا دیئے یا دو راتیں، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند کچھ اور نظر نہ آتا تو میں زیادہ دن ملاتا جاتا۔ یہ آپ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر خطبہ دیا اور ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک کتابچہ لٹکا ہوا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور یہ کتابچہ۔ پس اسے کھولا تو اس میں دیت کے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور یہ کہ مدینہ منورہ مقام عیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے اور یہ کہ جو دین میں نئی بات نکالے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کا پناہ دینا ایک ہے ان کا ادنیٰ آدمی بھی اسے نبھانے کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لیکن لوگ اس کے کرنے سے اجتناب ہی کرتے رہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے خدا کی حمد بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کو کرنے سے احتراز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم ان کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا ڈر مجھے ان سے بہت زیادہ ہے۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہلاک ہو

أَخْبَرَنِي أَنْ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ} إِلَى قَوْلِهِ {عَظِيمٌ}. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ.

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ

جاتے جبکہ بنی تمیم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس حنظلی کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے نے کسی اور کی طرف۔ پس حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ نے میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی ہو گئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (سورۃ الحجرات آیت ۲) ابن ابی ملیکہ اور ابن زبیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر اور انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابوبکر کا ذکر نہیں کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستہ کہ ناسمجھ

عروہ بن زبیر نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اپنی بیماری کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔" حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر کو حکم فرمائیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر کے لیے حکم فرمائیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حضرت یوسف کے ساتھیوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عویمر نے حضرت عاصم بن عدی کے پاس آکر کہا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے اور اسے قتل کر دے تو کیا آپ قصاص میں قتل کر دیں گے؟ اسے

أتقتلونه به، سل لي يا عاصم رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فكره النبي صلى الله عليه وسلم المسائل وعاب، فرجع عاصم فأخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم كره المسائل فقال عويمر والله لآتين النبي صلى الله عليه وسلم فجاء وقد أنزل الله تعالى القرآن خلف عاصم، فقال له قد أنزل الله فيكم قرآنا فدعا بهما فتقدما فتلاعنا، ثم قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها. ففارقها ولم يأمره النبي صلى الله عليه وسلم بفراقها، فجرت السنة في المتلاعنين، وقال النبي صلى الله عليه وسلم انظروها فإن جاءت به أحمر قصيرا مثل وحرة فلا أراه إلا قد كذب وإن جاءت به أسحم أعين ذا أليتين فلا أحسب إلا قد صدق عليها فجاءت به على الأمر المكروه۔

عاصم! مجھے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بتائیے چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا پوچھنا ناپسند فرمایا اور برا جانا۔ حضرت عاصم نے واپس جا کر انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا ہے پس حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم میں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا پس یہ حاضر بارگاہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے بعد وحی نازل فرمائی تھی چنانچہ آپ نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں وحی نازل فرما دی ہے۔ چنانچہ آپ نے دونوں کو بلایا جب وہ آ گئے تو ان سے لعان کروایا۔ پھر حضرت عویمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا لہٰذا وہ اس عورت سے جدا ہو گئے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جدائی کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ لہٰذا لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خیال رکھنا کہ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پست قد اور وحرہ جیسا بچہ پیدا ہوا تو میرے خیال میں آدمی نے جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر وہ کالے رنگ

٢١٦٥۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني مالك بن أوس النصري وكان محمد بن جبير بن مطعم ذكر لي ذكرا من ذلك، فدخلت على مالك فسألته فقال انطلقت حتى أدخل على عمر أتاه حاجبه يرفا فقال هل لك في عثمان وعبد الرحمن والزبير وسعد يستأذنون؟ قال نعم، فدخلوا فسلموا وجلسوا. فقال هل لك في علي وعباس فأذن لهما، قال العباس يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين الظالم، استبا فقال الرهط عثمان وأصحابه يا أمير المؤمنين اقض بينهما وأرح أحدهما من الآخر، فقال اتئدوا أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السماء

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس نصری نے بتایا اور محمد بن جبیر بن مطعم نے بھی اس حدیث کا کچھ حصہ پہلے بیان کر دیا تھا چنانچہ میں مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ان کا دربان یرفا آیا اور کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس وہ اندر داخل ہوئے پھر انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا۔ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس ان دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے دونوں نے ایک دوسرے کے لیے سخت لفظ کہے پس حضرت عثمان کی جماعت اور ان کے ساتھیوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے نجات دلا دیجیے۔ حضرت عمر نے کہا کہ ٹھہریے میں آپ کو خدا کی قسم دے کر

وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ
الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَ
عَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ
قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ
كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا
الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ
مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ الْآيَةَ
فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا
اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ
حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ
هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ
مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ
حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ فَقَالُوا
نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا اللَّهَ هَلْ
تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ، قَالَا نَعَمْ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ
فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ، وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ
وَعَبَّاسٍ، تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا وَاللَّهُ
يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ
ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ
أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کہ کیا آپ کے علم میں
یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارا کوئی
وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مراد لیتے تھے گروہ نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا
ہے پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ دونوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے فرمایا
کہ میں آپ کے سامنے اس معاملے کی حقیقت بیان کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ
نے فئی کے مال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خصوصیت عطا
فرمائی جو آپ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے
نہ ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (سورۃ الحشر آیت ۶)
پس یہ مال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق تھا پھر خدا کی قسم
انہوں نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا اور نہ آپ پر کسی کو ترجیح دی اور
آپ لوگوں کو عطا فرماتے رہے اور آپ کے درمیان بانٹتے رہے یہاں
تک کہ اس میں سے یہی مال بچا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اسی مال سے اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے اور باقی کو
لے کر اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے رہتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے زندگی بھر یہی معمول رکھا۔ میں آپ کو خدا کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا
ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا۔ میں آپ دونوں کو
خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے دونوں
نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات
دی تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین
ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کیا اور اسی طرح اسے خرچ کرتے
رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر حضرت علی
اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب آپ حضرات کہتے
کہتے ہیں کہ ابو بکر ایسے تھے ویسے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ
وہ اس معاملے میں سچے، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق کے تابع تھے

وسلم وأبو بكر، ثم جئتماني وكلمتكما على كلمة واحدة وأمركما جميع، جئتني تسألني نصيبك من ابن أخيك، وأتاني هذا يسألني نصيب امرأته من أبيها، فقلت: إن شئتما دفعتها إليكما على أن عليكما عهد الله وميثاقه تعملان فيها بما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم وبما عمل فيها أبو بكر وبما عملت فيها منذ وليتها، وإلا فلا تكلماني فيها، فقلتما: ادفعها إلينا بذلك، فدفعتها إليكما بذلك، أنشدكم بالله هل دفعتها إليهما بذلك؟ قال الرهط: نعم، فأقبل على علي وعباس فقال: أنشدكما بالله هل دفعتها إليكما بذلك؟ قالا: نعم، قال: أفتلتمسان مني قضاء غير ذلك، فوالذي بإذنه تقوم السماء والأرض لا أقضي فيها قضاء غير ذلك حتى تقوم الساعة، فإن عجزتما عنها فادفعاها إلي فأنا أكفيكماها.

باب ١٢٠ إثم من آوى محدثا، رواه علي عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٢١٦٦ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا عاصم قال قلت لأنس: أحرم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة؟ قال: نعم ما بين كذا إلى كذا، لا يقطع شجرها، من أحدث فيها حدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين. قال عاصم فأخبرني موسى بن أنس أنه قال: أو آوى محدثا.

باب ١٢١ ما يذكر من ذم الرأي وتكلف القياس. ولا تقف: لا تقل، ما ليس لك به علم.

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر قبضہ رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کیا کرتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس آئے جبکہ آپ کی بات ایک تھی اور معاملہ مشترک تھا۔ آپ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنے خسر کا حصہ مانگتے تھے پس میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کی تحویل میں دے دیتا ہوں کہ آپ اسے اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق خرچ کریں گے اور اسی طرح عمل کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے اور آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے جیسے میں نے کیا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ ہماری تحویل میں دے دیجیے چنانچہ میں نے یہ آپ دونوں کی تحویل میں دے دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسے ان دونوں کی تحویل میں دیا؟ گروہ نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے اسے آپ دونوں کی تحویل میں دیا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا اب آپ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین

بدعتی کو پناہ دینا گناہ ہے۔ اس کو حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا مدینہ منورہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا تھا؟ فرمایا ہاں فلاں اور فلاں مقامات کے درمیان کی جگہ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور جس نے یہاں کوئی نئی بات جاری کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔ عاصم کا بیان ہے کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا اور انہوں نے او آوی محدثا کہا۔

رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا۔ ولا تقف کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات نہ کہو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمارے ساتھ حج کیا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمانے کے بعد علم کو نہیں اٹھائے گا بلکہ یوں اٹھائے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھا لے گا۔ چنانچہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے پس یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے پھر میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کی پھر حضرت عبد اللہ بن عمرو نے اس کے بعد حج کیا تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اے بھانجے! تم حضرت عبد اللہ کے پاس جاؤ اور میری خاطر اس حدیث کی تحقیق کرو جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے پس میں گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان کی ہے پھر میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا پس انہوں نے ازراہ تعجب فرمایا۔ خدا کی قسم عبد اللہ بن عمرو نے اسے یاد رکھا ہے۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ کیا آپ جنگ صفین میں شامل تھے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پس میں نے سہل بن حنیف کو فرماتے ہوئے سنا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! دین کے مقابلے میں اپنی رائے کو ہیچ جانو اور میں نے یوم ابو جندل کی آمد کے روز دیکھ لی تھی۔ اگر میری یہ بساط ہوتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو رد کر سکتا تو میں ضرور رد کر دیتا اور ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں اس لیے نہیں اٹھائی تھیں کہ ہمیں خوف زدہ کریں بلکہ اس لیے کہ جس کام کو ہم جانتے ہیں اس میں سہولت بہم پہنچائیں سوائے اس موجودہ کام کے۔ ابو وائل کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں شامل ہوا اور وہ بری صف آرائی تھی۔

بَابُ ۱۲۱ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

امام بخاری کے نزدیک حضور بھی اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک وحی نازل نہ ہوتی تو فرماتے

يَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ۔

میں نہیں جانتا یہاں تک کہ وحی نازل ہو جاتی اور اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ فرماتے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ جو تمہیں اللہ نے دکھایا۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ حضور سے روح کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموش ہو گئے یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی۔

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر بیہوشی طاری تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ آگیا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اور کبھی سفیان یوں کہتے کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ میں اپنے مال میں کیا عمل کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

بَابٌ ۱۲۱۲ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمْثِيلٍ۔

حضور نے اپنی اُمّت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ: اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! مرد تو آپ کی باتیں سن جاتے ہیں، آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرما دیں، تاکہ اس دن ہم حاضر ہو کر آپ سے وہ باتیں سیکھیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم فلاں روز اور فلاں جگہ پر جمع ہو جایا کرو۔ پس وہ جمع ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں وہ باتیں سکھائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھیں، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جس کی اولاد میں سے تین بچے اس کے آگے چلے جائیں اور جائیں مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! دو کے بارے میں کیا حکم

يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ اثْنَيْنِ قَالَ فَأَعَادَ بِهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔

ہے دو کا کیا بیان ہے کہ یہ بات آپ نے دوسری بار تین بار کہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اور دو بھی، اور دو بھی، اور دو بھی۔

بَابُ ٢١٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ۔

حضور نے فرمایا کہ میری اُمّت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا، وہ حق پر لڑتے رہیں گے اور وہ اہل علم ہیں۔

٢١٧١۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیشہ میری اُمّت کا ایک گروہ غالب ہی رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ لوگ غالب ہی ہوں گے۔

ف: یہ مضمون بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ٢١٥١، ٢٣٠٧ اور ٢٣٠٨ میں بھی موجود ہے۔ اس کے اندر قیامت تک اُمّتِ محمدیہ کے ایک گروہ کے غالب رہنے کی بشارت دی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کی قوتیں تین قسم کی ہیں:۔ (١) قوتِ روحانیہ، جس کا ظہور اولیاء اللہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان حضرات کا معاملہ بڑا حیران کن ہوتا ہے جو میزانِ عقل پر تولا نہیں جا سکتا۔ بعض اوقات ان کے معاملات میں عقل بھی بے عقل ہو کر رہ جاتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعے سے ظاہر ہے جو اس وقت اُمّتِ محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت سے زندہ موجود ہیں اور عام لوگوں کو نظر نہیں آتے۔

(٢) قوتِ علمیہ، اس کا ظہور علمائے دین کے ذریعے ہوتا ہے۔ تمام دینی لٹریچر ان حضرات کی انتھک اور حیران کن محنت کا ثمرہ ہے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب کے اندر موجود نہیں ہے۔ یہ سارے کا سارا کارنامہ صرف اور صرف علمائے اہلِ سنّت و جماعت کا ہے جن کو آج کل کے بدمذہب مشرک، بدعتی اور بریلوی وغیرہ کے لفظوں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ باقی فرقوں کے علماء نے حق و باطل کو خلط ملط کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ ان حضرات کی کارکردگی یہی ہے کہ ہمیشہ حق و صداقت کا منہ چڑاتے ہیں، حق کو باطل اور باطل کو حق بتانے پر زور لگا کر تخریبِ دین و افتراق بین المسلمین کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ دلائل کے میدان میں بفضلہٖ تعالیٰ علمائے اہلسنّت ہمیشہ غیر مسلموں اور فرقِ اسلامیہ باطلہ پر غالب رہتے آئے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ قیامت تک غالب رہیں گے جیسا کہ اس سلسلے کی ان احادیث میں واضح بشارت موجود ہے۔

(٣) قوتِ دفاعیہ، اس قوت کا ظہور سلاطینِ عظام کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ حضرات سامانِ حرب و ضرب سے وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ کے حکمِ الٰہی کے تحت مسلح ہو کر اسلام و مسلمین کی حفاظت کرتے ہیں۔ تاریخِ اسلام ان حضرات کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان میں سے محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، محمود غزنوی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کے کارنامے تو ہمارے ملک کے معمولی سے پڑھے لکھے فرد کو بھی معلوم ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام و مسلمین کی حفاظت کا فریضہ جن سلاطینِ عظام اور بانیانِ اسلام نے آج تک ادا کیا وہ سب کے سب اہلسنّت و جماعت ہی تھے۔ باقی فرقوں میں ملتِ اسلامیہ کا ایسا ایک بھی سپوت پیدا نہیں ہو سکا ہے اور نہ قیامت تک پیدا

ہو سکے گا کیونکہ باقی فرقوں کی فطرت میں اہل اسلام کی جڑ کاٹنا اور غیر مسلموں سے ساز باز رکھنا موجود ہے جس کے باعث انہوں نے اپنے آپ کو اسلام کے فیوض و برکات سے محروم کر رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ ذوالمنن جملہ مدعیانِ اسلام کو سچے مسلمان بنائے اور اسلام و مسلمین کا بول بالا کرے۔ آمین۔

۲۱۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ ۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور بیشک میں بانٹنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے اور اس اُمّت کا کام ہمیشہ سیدھا رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے یا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔

باب ۱۲۱۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: "اور تمہیں گروہ گروہ بنا دے"۔

۲۱۷۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ، أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ، قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ ۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی "تم فرماؤ کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اُوپر سے" (سورۂ الانعام آیت ۶۵) تو آپ نے کہا "میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں" "یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے" تو آپ نے عرض کی "میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں" "یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے" کہا کہ یہ دونوں باتیں زیادہ آسان ہیں۔

باب ۱۲۱۵ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ ۔

جو اصل معلوم کی اصل واضح سے تشبیہ دے کہ اس اس طرح حکم الٰہی کو بیان کرے کہ سائل سمجھ جائے۔

۲۱۷۴ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے اور میں اُس کا باپ ہونے سے انکار کر بیٹھا ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا، قَالَ: وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ.

علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا اُن میں کوئی مٹیالا بھی ہے؟ کہا کہ اُن میں بعض بھورے بھی ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آ گئے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایک رنگ کسی رگ نے نکالا ہوگا۔ فرمایا کہ شاید اِس کو رگ نے پیچھے کر نکالا ہو۔ چنانچہ آپ نے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی۔

۲۱۷۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَاقْضُوا الَّذِي لَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہو گیا تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ سوچو کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اُن کے اِس قرض کو ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا جائے۔

بَابٌ ۱۲ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ، وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ، وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ.

قاضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔

ارشادِ ربانی ہے: اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۵) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صاحبِ حکمت کی تعریف کی ہے جو حکمت سے فیصلے کرے اور اِس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہ کرے اور خلفاء کے مشورے اور اُن کا اہلِ علم سے پوچھنا۔

۲۱۷۶ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو پر۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور راہِ خدا میں مال لٹانے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اُس سے فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

٢١٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا، فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ مَا هُوَ؟ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر نے املاص زنان کے بارے میں پوچھا جو یہ ہے کہ عورت کے پیٹ پر چوٹ ماری گئی جس سے اس کا بچہ گر گیا چنانچہ انہوں نے پوچھا کہ آپ حضرات میں سے ایسا کون ہے جس نے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہو؟ میں نے کہا کہ ایسا میں ہوں۔ کہا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا لونڈی تاوان ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس وقت تک یہاں سے فارغ نہیں ہوں گے جب تک اپنا تائیدی گواہ پیش نہ کریں۔ جب میں باہر نکلا اور مجھے محمد بن مسلمہ مل گئے تو میں انہیں ساتھ لے آیا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کا تاوان ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اسی طرح ابن ابو الزناد نے اُن کے والد ماجد، عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ (٢١) قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

حضور نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلنے لگو گے۔

٢١٧٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت پہلی امتوں کی باتوں کو نہ اپنا لے، بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ایران اور روم کی طرح؟ فرمایا کہ لوگوں میں سے یہی تو ہیں۔

٢١٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرنے لگو گے بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم ان کے پیچھے جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون ہو سکتے ہیں۔

فمن

باب ١٢١٨ اثم من دعا الی ضلالۃ او سن سنۃ سیئۃ لقول اللہ تعالیٰ ومن اوزار الذین یضلونھم الآیۃ۔

گمراہی کی طرف بلانا یا بُرا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں (سورۃ النحل، آیت ٢٥)۔

٢١٨٠ - حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل منھا وربما قال سفیان من دمھا لانہ اول من سن القتل اولا۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی جان ایسی نہیں جس کو ناحق قتل کیا جائے مگر اس کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے قاتل بیٹے کو ملتا ہے اور کبھی سفیان نے یوں کہا کہ اس کے خون سے کیونکہ سب سے پہلا وہی ہے جس نے قتل کرنے کی رسم ایجاد کی ۔

الحمد للہ کہ انتیسواں پارہ ختم ہوا ٢٩

پارہ ــــــ ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۱۲۱۹ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ: مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ

جس کا حضور نے ذکر کیا اور اہل علم نے جس پر کیا اور علمائے حرمین نے جس پر اجماع کیا......

نیز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے جو حضور کے مہاجرین و انصار کے متبرک مقامات ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور روضۂ اطہر۔

۲۱۸۱ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا.

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا۔ پس وہ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجیے۔ تو آپ نے انکار فرمایا۔ پھر تیسری دفعہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجیے مگر آپ نے انکار کر دیا۔ جب اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے یہ بھی اسی طرح گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رکھ لیتا ہے۔

۲۱۸۲ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرَ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو قرآن کریم پڑھاتا تھا جب حضرت عمر نے آخری حج کیا تو حضرت عبدالرحمٰن نے منیٰ میں فرمایا کاش! آپ امیرالمومنین کے پاس ہوتے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ

مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ إِنَّ فُلاَنًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلاَنًا فَقَالَ عُمَرُ لأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ قُلْتُ لاَ تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لاَ يُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ لأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ۔

فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو ہم فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے چنانچہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آج شام کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور لوگوں کو ایسی جماعت سے ڈراؤں گا جو اُن کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ حج کا موسم ہے آپ کی مجلس میں زیادہ تر عام لوگ جمع ہوں گے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو اُن کے صحیح مقام پر نہیں رکھیں گے بلکہ من مانے مفہوم و مطالب کا لباس پہنا کر بے پر کی اڑائیں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے کا انتظار فرمائیے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو اکٹھا کر کے کہیں جو مہاجرین و انصار ہیں۔ وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور اُن کا صحیح مفہوم لیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسی بات پر تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں رجم کی آیت بھی ہے۔

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلاَّ الْجُوعُ۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور انہوں نے گیری رنگ میں رنگے ہوئے دو کتان کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ پھر انہوں نے ناک صاف کی اور کہا کہ بھلا ابوہریرہ کو تو دیکھو جو کتان کے کپڑوں سے ناک صاف کرتا ہے، حالانکہ ایک زمانے میں یہ حال تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے درمیان چلتا ہوا بیہوش ہو کر گر پڑتا تھا۔ گزرنے والے میری گردن پر پیر رکھ کر گزر جاتے تھے اور مجھے پاگل سمجھتے تھے حالانکہ میں پاگل نہ تھا بلکہ بھوک سے یہ حال ہو جاتا تھا۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ

عبدالرحمن بن عابس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا آپ عید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ موجود تھے؟ جواب دیا کہ ہاں اور اگر میری رشتہ داری نہ ہوتی تو کم سنی کے باعث میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا پھر آپ اس جھنڈے کے پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے قریب تھا چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان اور اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو وہ ان کے پاس گئے اور وصول کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

٢١٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا.

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

٢١٨٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ إِي وَاللَّهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے فرمایا کہ مجھے میری سوکنوں کے پاس دفن کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنی تعریف کو ناپسند کرتی ہوں۔ ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ کے لئے پیغام بھیجا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جاؤں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں خدا کی قسم۔ راوی کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے جب کوئی آپ کے پاس یہ پیغام بھیجتا تو فرماتیں۔ خدا کی قسم! میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

٢١٨٧ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر عوالی میں تشریف لاتے اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ لیث نے یونس سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ عوالی چار یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

۲۱۸۸۔ حدثنا عمرو بن زرارة حدثنا القاسم بن مالک عن الجعید سمعت السائب بن یزید یقول کان الصاع علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدا وثلثا بمدکم الیوم وقد زید فیہ۔

جعید بن عبدالرحمن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کا صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا اور اب اس میں زیادتی کر دی گئی ہے۔

۲۱۸۹۔ حدثنا عبداللہ بن مسلمة عن مالک عن اسحق ابن عبداللہ بن ابی طلحة عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لھم فی مکیالھم وبارک لھم فی صاعھم ومدھم یعنی اھل المدینة۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

۲۱۹۰۔ حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان الیھود جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل وامرأة زنیا فامر بھما فرجما قریبا من حیث توضع الجنائز عند المسجد۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا، اس جگہ پر جہاں مسجد کے قریب جنازے رکھے جاتے ہیں۔

۲۱۹۱۔ حدثنا اسماعیل حدثنی مالک عن عمرو مولی المطلب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلع لہ احد فقال ھذا جبل یحبنا ونحبہ اللھم ان ابراھیم حرم مکة وانی احرم ما بین لابتیھا تابعہ سھل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی احد۔

عمرو مولائے مطلب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اسی طرح کوہ احد کے بارے میں حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۱۹۲۔ حدثنا ابن ابی مریم حدثنا ابو غسان حدثنی ابو حازم عن سھل انہ کان بین جدار المسجد مما یلی القبلة وبین المنبر ممر الشاة۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی قبلہ والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں سے بکری گزر سکے۔

۲۱۹۳۔ حدثنا عمرو بن علی حدثنا عبدالرحمن بن مھدی حدثنا مالک بن انس عن خبیب ابن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَأَمَدُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو تیار کردہ گھوڑے تھے ان کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی گئی اور جو تیار شدہ نہ تھے انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی مقابلہ کرنے والوں میں شریک تھے۔

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قتیبہ، لیث، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ اسحاق، عیسیٰ اور ابن ادریس، ابن غنیہ ابوحیان شعبی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ لگن رکھا جاتا تھا اور ہم سارے اس میں سے پانی استعمال کیا کرتے تھے۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ۔

عاصم احول کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کروایا جو مدینہ منورہ میں ہے اور آپ نے بنی سلیم کے قبائل کے خلاف ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی۔

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِيْ اِنْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ فَاَسْقِيَكَ فِيْ قَدَحٍ شَرِبَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدٍ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَسَقَانِيْ سَوِيْقًا وَّاَطْعَمَنِيْ تَمْرًا وَّصَلَّيْتُ فِيْ مَسْجِدِهٖ ۔

ابوبردہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ ملے انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہیں میں ان کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز پڑھی۔

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَنْ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ وَّقَالَ هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور وہ عقیق کے نام پر تھا۔ کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور کہئے کہ عمرہ اور حج۔ ہارون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی بن مبارک نے عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ کے لفظ روایت کئے ہیں۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِّاَهْلِ نَجْدٍ وَّالْجُحْفَةَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن اہل نجد کے لئے، جحفہ اہل شام کے لئے اور ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے میقات مقرر فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور مجھ تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل یمن کے لئے یلملم ہے۔ جب عراق کا ذکر ہوا تو کہا کہ اُن دنوں عراق (مسلمانوں کا ملک) نہ تھا۔

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُرِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ ۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کو دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کے اندر رات کے آخری حصے میں اترے ہوئے تھے یعنی آپ سے کہا گیا کہ

بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

بَابٌ ١٢٢. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

٢٢٠٣. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَخِيرَةِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

بَابٌ ١٢٣. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ.

٢٢٠٤. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا. مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ وَيُقَالُ الطَّارِقُ النَّجْمُ وَالثَّاقِبُ الْمُضِيءُ يُقَالُ أَثْقِبْ

آپ مبارک وادی میں ہیں۔

ارشادِ ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ فجر میں رکوع سے سر اٹھا کر کہتے۔ اللّٰھم ربنا لک الحمد آخر میں پھر کہتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی "یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں" (سورۂ آلِ عمران آیت ۱۲۸)۔

ارشادِ ربانی ہے کہ انسان جھگڑالو ہے۔

نیز فرمایا۔ اور اہلِ کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے پر (سورۂ عنکبوت، آیت ۴۶)۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے پھر حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب چاہتا ہے ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت واپس لوٹ گئے جبکہ انہوں نے یہ کہا اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ سے سنا جبکہ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے ہیں "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے" (سورۂ الکہف، آیت ۵۴)۔ امام بخاری نے فرمایا جو رات کو تمہارے پاس آئے وہ طارق ہے اور الطارق ستارے کو بھی کہا جاتا ہے۔ الثاقب چمکنے والا آگ جلانے والے سے کہا جاتا ہے۔ اثقب نارک

ذٰلِكَ لِلْمُوَفَّقِ

٢٢٠٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا إِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أُرِيْدُ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أُرِيْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

بَابُ (١٢٢) قَوْلِهِ تَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

٢٢٠٦ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ

اپنی آگ جلا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ چل دیئے یہاں تک کہ ہم بیت المدراس جا پہنچے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی۔ اے یہودیو! اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ میری مراد یہی ہے کہ تم اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے تیسری مرتبہ فرمایا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ تم اچھی طرح جان جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس جس کو اپنے مال کی کوئی قیمت ملتی ہے تو فروخت کرلے اور جان لے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں درمیانی امت بنایا۔

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے اہل علم کی جماعت مراد ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہاں یارب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں پیغام پہنچایا گیا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ حضرت نوح سے کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد مصطفیٰ اور ان کی امت۔ لہٰذا تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدْلًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا۔

بَابُ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ۔

بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ

پڑھی۔ اور اسی طرح ہم نے سب امتوں میں تمہیں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تم پر نگہبان اور گواہ ہوں۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)۔ جعفر بن عون، اعمش، ابو صالح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے

عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلاف رسول ہو تو مردود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عدی کے بھائی کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ایسی نہیں ہوتیں بلکہ ہم دو صاع کھجوروں کے بدلے ایسی ایک صاع خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ لینا دینا برابر ہو یا انہیں بیچ کر اُن کی قیمت سے انہیں خرید لیا کرو اور اسی طرح تولنے والی چیزوں کو۔

حاکم نے اجتہاد کیا تو صحیح ہو یا غلط اجر ملے گا۔

ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَبَا بَکْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ ھٰکَذَا حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

سے غلطی ہو جائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ یحییٰ (بن یزید بن عبد اللہ) نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اسی طرح ہے۔ نیز ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبد العزیز بن مطلب عبد اللہ بن ابوبکر، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۲ الْحُجَّۃِ عَلٰی مَنْ قَالَ اِنَّ اَحْکَامَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ ظَاھِرَۃً وَمَا کَانَ یَغِیْبُ بَعْضُھُمْ مِنْ مَشَاھِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُوْرِ الْاِسْلَامِ۔

اس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ دور تھے وہ حضور کے دیکھنے اور امور اسلام سے پورے باخبر رہتے۔

٧٢٠٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰی عَلٰی عُمَرَ فَکَاَنَّہٗ وَجَدَہٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ائْذَنُوْا لَہٗ فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ فَقَالَ اِنَّا کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ فَأْتِنِیْ عَلٰی ھٰذَا بِبَیِّنَۃٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِکَ فَانْطَلَقَ اِلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا یَشْھَدُ اِلَّا اَصَاغِرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ فَقَالَ قَدْ کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِیَ عَلَیَّ ھٰذَا مِنْ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِیْ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے پاس گئے اور اجازت طلب کی تو انہیں گویا کسی کام میں مشغول پایا لہٰذا واپس لوٹ آئے چنانچہ حضرت عمر نے کہا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی، انہیں اجازت دے دو چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا، ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس پر کوئی گواہ پیش کیجئے ورنہ میں آپ کی گرفت کروں گا۔ پس یہ انصار کی مجلس کی طرف چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے چھوٹے ہی اس کی گواہی دے سکتے ہیں چنانچہ حضرت ابو سعید خدری کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ہمیں اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام سے یہ حکم مجھ پر مخفی رہا ہے در حقیقت مجھے بازار کی خرید و فروخت نے اس سے بے خبر رکھا۔

٧٢١٠۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِی الزُّھْرِیُّ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ مِنَ الْاَعْرَجِ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّکُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یُکْثِرُ الْحَدِیْثَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

اعرج کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ میں ایک غریب آدمی تھا،

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

پیٹ بھر روٹی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سائے کی طرح لگا رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے اُن سے سنا اس میں سے کچھ نہیں بھولا۔

بَابٌ (۲۳) مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ.

جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں ہے۔

۲۲۱۱ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن الصائد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت عمر اس بات پر نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھا رہے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

بَابٌ (۲۴) الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا وَقَدْ

وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں نیز دلالت کا معنی اور اس کی تفسیر

أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے پھر جب آپ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو آیت فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (سورۃ الزلزال آیت ۷) سے استدلال فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی تو اس سے

ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ۔

٢٢١٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

٢٢١٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا

حضرت ابن عباس نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک گھوڑا آدمی کے لئے باعث اجر ہے۔ دوسرا گھوڑا پردہ پوشی کا ذریعہ ہے اور تیسرا گھوڑا انسان کے اوپر بوجھ ہے۔ پس وہ گھوڑا جو آدمی کے اجر کا باعث ہو، وہ ہے کہ آدمی نے جہاد کے لئے گھوڑا رکھا، پھر اگاہ یا باغ میں اس کی رسی ڈھیلی چھوڑ دی تو اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ پہنچے گا اسی کے مطابق آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر اس نے رسی توڑ دی اور ایک دو دوڑیں لگائیں تو اس کے قدم رکھنے اور لید کرنے کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو تو بھی اس کی نیکیاں شمار ہوں گی۔ پس یہ گھوڑا تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے اور کسی نے اگر بے نیازی ظاہر کرتے اور سوال سے بچنے کے لئے گھوڑا رکھا اور اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھلایا تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا سبب ہے اور جس آدمی نے فخر و غرور ظاہر کرنے اور دکھاوے کے لئے گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کچھ نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جو لاجواب اور جامع ہے کہ جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (سورۃ الزلزال)۔

یحییٰ، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، ان کی والدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان نمیری بصری، منصور بن عبدالرحمٰن بن شیبہ، ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا غسل کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ وہ پھر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس کے ساتھ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا.

نے فرمایا کہ اس کے ساتھ پاکی حاصل کر لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو مراد تھی وہ میں جان گئی لہٰذا اس عورت کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا پھر اُسے طریقہ سکھا دیا۔

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حفید بنت حارث بن حزن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ کا تحفہ بھیجا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوائیں، اور آپ کے دستر خوان پر کھائی گئیں لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نفرت کی وجہ سے نہیں کھایا لہٰذا اگر وہ حرام ہوتیں تو آپ کے دستر خوان پر کھائی نہ جاتیں اور نہ آپ اُن کے کھانے کا حکم فرماتے۔

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور چاہیے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ ابن وہب کا قول ہے کہ طباق لایا گیا جس میں تازہ سبزیاں تھیں چنانچہ آپ کو ان میں سے بُو آئی تو اس کے متعلق پوچھا تو جو سبزیاں اس میں تھیں اُن کے متعلق آپ کو بتایا گیا چنانچہ فرمایا کہ انہیں تم لے لو پس آپ کے بعض اصحاب نے انہیں لے لیا جو آپ کی خدمت میں حاضر تھے جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے نفرت کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کھا لو کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگوشی کرتا ہوں تم نہیں کرتے۔ ابن عفیر نے ابن وہب سے نقل کیا کہ ایک ہانڈی جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیث اور ابو صفوان نے یونس سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ یہ زہری کا قول ہے یا

قَوْلُ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.

۲۲۱٦ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ. زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ.

حدیث میں اسی طرح ہے۔

محمد بن جبیر کو ان کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر وہ کسی معاملے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی چنانچہ آپ نے اُسے ایک کام کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا۔ حمیدی نے ابراہیم بن سعد کے واسطے سے اتنا زیادہ بیان کیا ہے گویا اُس کی مراد وفات سے تھی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۱۲۲۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ

حضور کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِيْنَ الَّذِيْنَ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذٰلِكَ لَنَبْلُوْ عَلَيْهِ الْكَذِبَ.

ابو الیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت معاویہ نے قریش کی ایک جماعت سے روایت کی اور حضرت کعب احبار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن ان کے باوجود ہم اُن کی روایتوں میں (تحریف کے باعث) جھوٹ کی عادت پاتے ہیں۔

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر اہم موقع پر اپنے یار غار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ صحابہ کرام پر ترجیح دیا کرتے تھے جس کا صحابہ کرام بھی آئے دن مشاہدہ کرتے تھے۔ وصال سے پہلے مرض کی حالت میں آپ نے حکم فرمایا تھا کہ ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اپنی ظاہری حیات میں اپنے سامنے ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الصحابہ بنا دیا تھا۔ آپ کے حکم سے تمام صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار سب نے اُن کو اپنا امام بنایا تھا۔ ثانیاً آپ کو قیامت تک کے تمام احوال و واقعات کف دست کی طرح نظر آتے تھے۔ لہٰذا اسی معجز نما نظر سے دیکھ لیا تھا کہ یہ مزاج شناس ابو بکر کے سوا کسی کو میرا خلیفہ بلا فصل نہیں بنائیں گے اور خلافت راشدہ کا پہلا نمبر ابو بکر صدیق ہی کا ہوگا — چنانچہ آپ نے بات کرنے والی عورت سے یہ فرما دیا کہ اگلی دفعہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔ یہ بھی خلافت ابو بکر کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۱۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان

بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال کان اھل الکتاب یقرءون التوراۃ بالعبرانیۃ ویفسرونھا بالعربیۃ لاھل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم وقولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الیکم الاٰیۃ۔

میں پڑھتے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے عربی میں بیان کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہہ دیا کرو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف نازل ہوا۔

۲۲۱۸۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا ابراھیم اخبرنا ابن شھاب عن عبید اللہ ان ابن عباس قال کیف تسألون اھل الکتب عن شیء وکتابکم الذی انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدث تقرءونہ محضا لم یشب وقد حدثکم ان اھل الکتاب بدلوا کتاب اللہ وغیروہ وکتبوا بایدیھم الکتاب وقالوا ھو من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا الا ینھاکم ما جاءکم من العلم عن مسألتھم لا واللہ ما رأینا منھم رجلا یسألکم عن الذی انزل علیکم۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ تازہ ہے جس خالص کو تم پڑھتے ہو اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہے اور اس نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا اور اس میں کمی بیشی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے دنیا کی ذلیل و قلیل پونجی کمائیں۔ بتاؤ کیا جن چیزوں کا تمہارے پاس علم آگیا ان کے بارے میں پوچھنے سے تمہیں منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم ہم نے تو ان میں سے ایسا ایک آدمی بھی نہیں دیکھا جو تم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

باب ۳۲۹ کراھیۃ الخلاف

اختلاف میں کراہیت ہے۔

۲۲۱۹۔ حدثنا اسحٰق اخبرنا عبد الرحمٰن بن مھدی عن سلام بن ابی مطیع عن ابی عمران الجونی عن جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا القراٰن ما ائتلفت قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ۔

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ مانوس رہے اور جب تمہارے دل اکتا جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۰۔ حدثنا اسحٰق اخبرنا عبد الصمد حدثنا ھمام حدثنا ابو عمران الجونی عن جندب بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرءوا القراٰن ما ائتلفت

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس کے ساتھ لگے رہیں اور جب تمہارے

عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

بَابُ ۲۳ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوُ قَوْلِهِ حِينَ أَحَلُّوا أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ

دل اچاٹ ہو جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔ یزید بن ہارون، ہارون اعور، ابو عمران، حضرت جندب بن عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت جب قریب آیا، راوی کا بیان ہے کہ کاشانۂ اقدس کے اندر بہت سے حضرات موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ تم بعد میں گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے، بس ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے۔ بعض کہتے تھے کہ سامان لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ایسی تحریر لکھ دیں کہ بعد میں گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ شور و غل اور اختلاف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ حضرت عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس کہا کرتے کہ بڑی بھاری مصیبت یہ پیش آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو ان کے لئے لکھی جاتی یعنی لوگوں کا اختلاف اور شور و غل کرنا۔

حضور کا منع کرنا تحریم کے باعث ہے ماسوائے اس کے جس کا مباح ہونا بتا دیا گیا ہو، اسی طرح آپ کے اوامر کا حکم ہے۔

اسی طرح جب لوگوں نے احرام کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس جاؤ۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ یہ ان پر فرض نہ تھا بلکہ ان کے لئے حلال تھا۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن یہ ہم پر حرام نہیں ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ قَالَ وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

بَابُ ۱۳۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَأَنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِذَا عَزَمَ

اللہ عنہما سے اُن حضرات کی موجودگی میں سنا جو اُن کے ساتھ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صرف حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہیں کی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو وارد ہوئے جب ہم آ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں اور فرمایا کہ احرام کھول دو اور عورتوں سے صحبت کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا۔ یہ آپ نے فرض نہیں کیا تھا بلکہ اُن کے لئے حلال فرمایا گیا تھا جب آپ تک یہ بات پہنچی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن رہ گئے ہیں اور ہمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے تو عرفہ کے روز ہم اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بتایا کہ یوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا، تم سے زیادہ سچا اور تم سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا تو میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جیسے تم نے کھولے، لہٰذا تم احرام کھول دو اور اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے سے علم ہوتا جو بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور آپ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی۔

ابن بریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھو۔ تیسری دفعہ آپ نے فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے کیونکہ آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

مشورے کا حکم۔

ارشادِ ربانی ہے "اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے" (سورۂ الشوریٰ، آیت ۳۸) نیز فرمایا "اور کاموں میں ان سے مشورہ کرو" (سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۵۹)۔ اور مشورہ پکا ارادہ کرنے اور ظاہر ہونے

الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهٗ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمُقَامِ وَالْخُرُوْجِ فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوْجَ فَلَمَّا لَبِسَ لَأْمَتَهٗ وَعَزَمَ قَالُوْا أَقِمْ فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَأْمَتَهٗ فَيَضَعُهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ فِيْمَا رَمٰى أَهْلُ الْإِفْكِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَجَلَدَ الرَّامِيْنَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلٰى تَنَازُعِهِمْ وَلٰكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ وَكَانَتِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيْرُوْنَ الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُوْرِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوْا بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلٰى غَيْرِهٖ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأٰى أَبُوْ بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهٗ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُوْ بَكْرٍ إِلٰى مَشُوْرَةٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهٗ حُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَأَرَادُوْا تَبْدِيْلَ الدِّيْنِ وَأَحْكَامِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ

سے پہلے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جب تم پکا ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو" (آل عمران) چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزم فرما لیتے تو کسی بشر کو اللہ اور رسول کے خلاف جانے کا حق نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے اُحد کے روز مشورہ کیا کہ شہر میں رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر۔ چنانچہ لوگوں نے باہر نکلنے کی رائے دی جب آپ ہتھیار پہن چکے اور پکا ارادہ فرما لیا تو لوگوں نے شہر میں رہنے کے لئے کہا لیکن آپ نے عزم کر لینے کے بعد اُن کی طرف توجہ نہ فرمائی اور فرمایا کہ کسی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ہتھیار پہننے کے بعد انہیں کھول کر رکھ دے یہاں تک کہ خدا حکم فرمائے اور آپ نے حضرت علی اور حضرت اسامہ سے مشورہ فرمایا جبکہ تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی اور اُن کی باتیں سنیں یہاں تک کہ قرآن کریم نازل ہوا اور تہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے گئے اور اُن کے اختلافات کی جانب توجہ نہ فرمائی بلکہ وہی فیصلہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئمہ بھی امانت دار اور اہل علم حضرات سے مباح امور میں مشورہ کیا کرتے تھے تاکہ آسان صورت کو حاصل کر سکیں اور جب کتاب یا سنت کا حکم واضح ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوتے اور حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے کہا کہ آپ کس طرح ان سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ چنانچہ جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ چنانچہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ خدا کی قسم میں اُن سے ساتھ ضرور لڑوں گا جو اُن چیزوں میں تفریق کریں گے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمر بھی اُن کے ساتھ متفق ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر مشورے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے کیونکہ اُن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کے بارے میں حکم موجود تھا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا نیز دین اور اس کے احکام کو بدل دینے کا ارادہ کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ.

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا

کہ جو اپنے دین کو بدلے اسے قتل کر دو۔" اور قاری حضرات حضرت عمر کے مشیر تھے خواہ وہ بوڑھے تھے یا جوان اور وہ اللہ کی کتاب کے بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ جب بہتان لگانے والوں نے اُن پر بہتان لگایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی آنے میں دیر ہو گئی تھی چنانچہ آپ ان دونوں سے اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں پوچھا اور مشورہ کیا۔ پس حضرت اسامہ نے ایسا اشارہ کیا کہ وہ آپ کی بیوی کی پاکدامنی کو جانتے تھے اور حضرت علی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس بارے میں تنگی نہیں کرے گا اور ان کے سوا عورتیں اور بہت ہیں اور اس لونڈی سے دریافت فرما لیجئے وہ سچ سچ بتا دے گی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی مشکوک بات دیکھی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی کہ میں نے اس کے سوا کوئی اور بات نہیں دیکھی کہ وہ ایک کم عمر لڑکی ہیں، بسا اوقات گھر کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں چنانچہ بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: اے مسلمانو! کون ہے جو میری طرف سے اُسے سزا دے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم! میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ کی برأت کا ذکر فرمایا۔ ابو اسامہ نے بھی ہشام سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری بیوی کو گالیاں دے رہے ہیں، حالانکہ میں اُن کے اندر نقصان کی برائی نہیں دیکھتا۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ کو بہتان کا علم ہوا تو وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں؟ چنانچہ آپ نے اجازت مرحمت فرمادی اور ساتھ ایک غلام کو بھیجا اور انصار میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو پاک ہے، ہمیں یہ حق نہیں کہ اس

أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ.

كِتَابُ التَّوْحِيدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۲۳۱ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۲۲۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.

۲۲۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ

بارے میں زبان کھولیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

توحید کا بیان اور جہمیہ وغیرہ کا رد

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا امت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کی دعوت دینا۔

ابو عاصم، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ عبداللہ بن ابو الاسود، فضل بن العلاء، اسمٰعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ محمد بن صیفی نے ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ تم جس قوم کی طرف جا رہے ہو وہ اہل کتاب ہیں۔ پس تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی طرف بلانا ہے کہ وہ خدا کو ایک مانیں جب وہ اس بات کو جان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے دن اور رات میں جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جاتی ہے جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ کر لینے سے پرہیز کرنا۔

اسود بن ہلال نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ کیا تم جانتے ہو کہ ان کا خدا پر کیا حق ہے؟

شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

۲۲۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى.

عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں عذاب نہ دے۔

ابو صعصعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو کسی نے بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ سننے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس آدمی کے خیال میں یہ بہت تھوڑی قرأت تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک یہ تو ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسمٰعیل بن جعفر، مالک، عبدالرحمٰن، ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا اور وہ اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں تھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اسے سورۂ اخلاص پر ختم کرتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پس انہوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے، اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اسے اللہ کہو یا رحمٰن۔

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰)۔

٢٢٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ۔

ابو ظبیان نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

٢٢٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا، جنہوں نے اس لئے بلایا تھا کہ اُن کا صاحبزادہ قریب مرگ تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور انہیں بتادو کہ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا سب اللہ تعالیٰ کا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے پھر اُن سے کہو کہ صبر سے کام لیں اور اسے موجب اجر تصور کریں چنانچہ قاصد دوبارہ آیا کہ انہوں نے قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل بھی چل دیئے۔ پس بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا اور پرانی مشک کی طرح بچے کا سانس اکھڑ گیا تھا چنانچہ آپ کی چشمان مبارک آنسوؤں سے بھر گئیں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

بَابُ ۳۳۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

روزی دینے والا اور بہت بڑی قوت والا اللہ تعالیٰ ہے۔

٢٢٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرسکے۔ لوگ اس پر بیٹے کا الزام لگاتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں عافیت اور روزی دیتا رہتا ہے۔

بَابُ ۳۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى عَالِمُ الْغَيْبِ

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔

فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا وَإِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا (سورۃ جن آیت ۲۶) نیز فرمایا بیشک اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم (سورۃ لقمان آیت ۳۴) نیز فرمایا اور اسکو اتارا اپنے علم کے مطابق (سورۃ النساء آیت ۱۶۶) نیز فرمایا اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اسکے علم سے (سورۃ فاطر آیت ۱۱) نیز فرمایا قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے (سورۃ حم السجدہ آیت ۴۷) یحییٰ کا قول

۳۲۲۳ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ.

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم میں کیا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کس شخص نے زمین پر کہاں مرنا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔

۳۲۲۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو یہ کہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

ف: اس حدیث کے اندر دو باتوں کا ذکر ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اجتہاد سے کہی ہیں اور دونوں پر قرآن کریم سے استدلال کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل نہیں فرمایا بلکہ جو کچھ کہا اپنی طرف سے فرمایا ہے جس کی بزرگان دین نے تاویلیں کی ہیں:

پہلا مسئلہ رویت باری تعالیٰ کا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ جل مجدہ کا دیدار کیا تھا یا نہیں؟ یہ مسئلہ عقائد سے نہیں بلکہ فضائل سے ہے اور اس کے متعلق صحابہ کرام کے تین گروپ ہیں ــــــ (۱) پہلا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج پروردگار عالم کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی گروہ سے ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے ــــــ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا تھا لیکن دل کی آنکھوں سے ــــــ تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ جل مجدہ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا تھا ــــــ ہم ان میں سے کسی گروہ کی تردید کرنے کے

مجاز نہیں کیونکہ حضرات صحابۂ کرام ساری امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ لہٰذا نظریہ رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہیے کہ صحابۂ کرام کے کسی گروہ کی تردید و تکذیب نہ ہو۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ شب معراج رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں بھی دیکھا اور اپنے پروردگار کے دیدار سے بھی مشرف ہوئے۔ اپنے دل کی آنکھوں سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھوں سے بھی یہ شرف حاصل ہوا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

صحابۂ کرام کے دوسرے اور تیسرے گروہ کے موقف کو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ والمتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء نے اختصار کے ساتھ منبہ المنیہ رسالے میں بیان فرمایا ہے۔ یہاں اس کے ابتدائی حصے کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ و باللہ التوفیق۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

رأیت ربی عزّ وجلّ۔ ——— میں نے اپنے رب عزّ وجلّ کو دیکھا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ اور علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر شرح جامع صغیر میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے ——— ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ اعطیٰ موسیٰ الکلام واعطانی الرؤیۃ لوجہہ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام عطا فرمایا اور مجھے اپنے دیدار کی دولت بخشی اور مقام محمود و حوض کوثر کے ذریعے فضیلت دی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قال لی ربی نحلت ابراھیم خلتی وکلمت موسیٰ تکلیماً واعطیتک یا محمد کفاحاً۔

مجھ سے میرے رب نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی، موسیٰ سے کلام فرمایا اور اے محمد تمہیں بے پردہ دیدار بخشا۔

مجمع البحار میں کفاحاً کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے:۔

کفاحاً ای مواجھۃ لیس بینھما حجاب ولا رسول۔

کفاحاً سے مراد بالمشافہ دیدار ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا پیغام رساں نہ ہو۔

ابن مردویہ میں حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے سنا۔ اس کے آخر میں ہے:۔

فقلت یا رسول اللہ ما رأیت عندھا؟ قال رأیت عندھا یعنی ربہ۔

میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے اس کے پاس دیکھا؟ فرمایا کہ میں نے اس کے پاس دیکھا یعنی اپنے رب کو۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے:۔

اما نحن بنو ھاشم فنقول ان محمداً — بلکہ ہم بنی ہاشم تو کہتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ

رأى ربه مرتين۔	نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔

ابن اسحاق میں حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ کی روایت یوں ہے :-

ان ابن عمر ارسل الى ابن عباس يسأله هل رأى محمد صلى الله عليه وسلم ربه فقال نعم۔	حضرت ابن عمر نے حضرت ابن عباس سے یہ پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

جامع ترمذی اور طبرانی میں عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد منقول ہے۔ طبرانی کے الفاظ یہ ہیں

عن ابن عباس قال نظر محمد الى ربه قال عكرمة فقلت له نظر الى ربه قال نعم جعل الكلام لموسى والخلة لابراهيم والنظر لمحمد صلى الله عليه وسلم	حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عرض کیا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے لیے کلام، ابراہیم کے لیے دوستی رکھی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دیدار رکھا۔

ترمذی شریف کی اس روایت میں یہ بھی ہے :-

فقد رأى ربه مرتين۔	آپ نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے —— حاکم، ابن خزیمہ، نسائی اور بیہقی میں ایک روایت ہے، بیہقی کے الفاظ یہ ملاحظہ ہوں :-

اتعجبون ان تكون الخلة لابراهيم والكلام لموسى والرؤية لمحمد صلى الله عليه وسلم۔	کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ دوستی ابراہیم کے لیے، کلام موسیٰ کے لیے اور دیدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہو۔

امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی شارح بخاری اور امام عبدالباقی زرقانی شارح مواہب نے فرمایا کہ اس کی سند جید ہے —— طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں راوی ہیں :-

عن عبد الله بن عباس انه كان يقول ان محمدا صلى الله عليه وسلم رأى ربه مرتين مرة ببصره ومرة بفؤاده	حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔ ایک دفعہ سر کی آنکھ سے اور ایک دفعہ دل کی آنکھ سے۔

امام جلال الدین سیوطی، امام خطیب احمد قسطلانی، علامہ ابن عابدین شامی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمت اللہ تعالیٰ علیہم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ —— امام الائمہ ابن خزیمہ اور امام بزار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے :-

ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رأی ربہ عز وجل۔

بیشک محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی ہے — محمد بن اسحاق کی حدیث میں ہے:۔

ان مروان سال ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ھل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقال نعم۔

مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ معمر نے امام حسن بصری کا قول یوں نقل فرمایا:۔

انہ کان یحلف باللہ لقد رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ۔

بیشک وہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کرتے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ ان کے نزدیک شب معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور آگے فرمایا:۔

وانہ کان یشتد علیہ انکارھا۔

اور اس کا انکار ان پر گراں گذرتا تھا۔

اسی طرح کتب سابقہ کے عالم کعب احبار اور امام ابن شہاب زہری قرشی اور امام مجاہد مخزومی مکی، امام عکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی اور امام عطا بن رباح قرشی مکی جو امام ابو حنیفہ کے استاد ہیں اور امام مسلم بن صبیح ابو الضحیٰ کوفی وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سارے شاگردوں کا یہی مذہب ہے کہ شب معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا تھا۔ امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف مواہب اللدنیہ شریف میں فرمایا ہے:۔

اخرج ابن خزیمۃ عن عروۃ بن الزبیر اثباتھا وبہ قال سائر اصحاب ابن عباس وجزم بہ کعب الاحبار والزھری الخ

ابن خزیمہ نے عروہ بن زبیر سے اس کا اثبات روایت کیا ہے اور یہی حضرت ابن عباس کے تمام شاگردوں نے کہا ہے نیز کعب احبار اور زہری اسی پر جزم کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرفوع احادیث کے مد نظر اس روایت کا اثبات کیا کرتے تھے۔ چنانچہ نقاش اپنی تفسیر میں انہی امام عالی مقام سے راوی ہیں:۔

انہ قال اقول بحدیث ابن عباس بعینہ رای ربہ راٰہ راٰہ حتی انقطع نفسہ۔

انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس کی حدیث کے باعث کہتا ہوں کہ حضور نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھا، آپ نے دیکھا دیکھا دیکھا یہاں تک کہ سانس ٹوٹ گیا۔

امام ابن الخطیب مصری نے مواہب شریف میں فرمایا ہے:۔

جزم بہ معمر و اٰخرون وھو قول الاشعری

معمر اور دوسرے حضرات نے اسی پر جزم

وغالب اتباعہ۔

کیا اور یہی قول امام اشعری اور ان کے اکثر پیروکاروں کا ہے۔

امام شہاب الدین خفاجی نے اپنی مایۂ ناز اور ایمان افروز تصنیف نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرمایا ہے:

الاصح الراجح انہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ربہ بعین راسہ حین اسری بہ کما ذھب الیہ اکثر الصحابۃ۔

زیادہ صحیح اور راجح مذہب یہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ اسی طرف اکثر صحابہ گئے ہیں۔

اسی طرح امام شرف الدین نوری نے شرح صحیح مسلم میں اور امام محمد بن عبد الباقی زرقانی نے شرح مواھب اللدنیہ میں فرمایا ہے:

الراجح عند اکثر العلماء انہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ربہ بعینی راسہ لیلۃ المعراج۔

اکثر علماء کے نزدیک یہی راجح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔

ان آخری دونوں عبارتوں سے صحابۂ کرام، تابعین عظام اور امت محمدیہ کے علمائے اعلام کی اکثریت کا اس بارے میں مذہب واضح طور پر ہر صاحب علم کے سامنے ہے، جس پر صحیح اور مرفوع حدیثیں بھی دلالت کر رہی ہیں۔ دوسری جانب انکار پر ایک بھی صحیح اور مرفوع حدیث نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ انہوں نے کہا وہ محض اپنے اجتہاد سے کہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رویت باری تعالیٰ کی نفی پر کوئی ارشاد پیش نہیں کیا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سلسلے میں وہی نظریہ رکھیں جس کی پشت پر مرفوع حدیثیں ہیں، جو مذہب اکثر صحابۂ کرام ہیں اور جو جمہور بزرگان دین کی اکثریت ہے۔ محبت رسول کا تقاضا بھی یہی ہے کہ رویت باری تعالیٰ کا اثبات کیا جائے۔

دوسری بات اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمائی کہ جو یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا ہے ۔۔۔۔ اور اس پر لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ سے استدلال کیا ہے ۔۔۔۔ سعیٔ بسیار کے باوجود احقر کو معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ الفاظ کس سورت کی کونسی آیت کا حصہ ہیں تاکہ حوالہ دے سکتا۔ جبکہ قرآن مجید میں ایسی متعدد آیتیں بھی ہیں جن میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب پر انبیائے کرام کو مطلع فرماتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا:

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ (۳:۴۳ — ۱۲:۱۰۲)

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (۳:۱۷۹)

اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے، ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دینے کے بارے میں یوں فرمایا ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (۲۶-۲۷)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

ان تینوں آیتوں سے اور اسی مضمون کی کئی اور آیتوں سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و مرسلین کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے ——— نیز اس مضمون کی بھی قرآن کریم میں آیتیں موجود ہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ بظاہر یوں محسوس ہوگا کہ یہ نفی و اثبات ایک ہی چیز سے متعلق ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مخلوق سے جس علم کی نفی بیان ہوئی ہے وہ ذاتی علم ہے کہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے اور کل معلوماتِ الٰہیہ کی نفی بھی ہے۔ رہا وہ علم غیب جس کا رسول کے لیے اثبات وارد ہوا ہے تو وہ خدا کے عطا فرمانے سے ہے اور وہ بھی بعض غیب ——— یعنی جس غیب کی مخلوق کے لیے نفی وارد ہوئی وہ برحق ہے کہ خالق جیسے علم کا حصول مخلوق کے لیے محال ہے اور جس علم کا حاصل ہونا مخلوق کے لیے ثابت ہے اس سے خالق پاک ہے۔ بعض حضرات کو لفظی مشارکت کے باعث اس میں شرک نظر آنے لگتا ہے لیکن ایسا ہے نہیں کیونکہ یہ

۱۔ خالق کا علم ذاتی ہے جبکہ مخلوق کا عطائی یعنی خدا کا عطا فرمودہ ہے۔

۲۔ خالق کا غیر محدود ہے جبکہ مخلوق کا علم محدود ہے۔

۳۔ خالق کا علم غیر متناہی ہے یعنی گنا نہیں جا سکتا جبکہ مخلوق کا علم متناہی ہے۔

۴۔ خالق کا علم واجب ہے یعنی اُس کی ذات کے ساتھ لازم ہے جبکہ مخلوق کا علم واجب نہیں۔

۵۔ خالق کا علم ازلی و ابدی ہے جبکہ مخلوق کا علم تو کیا وہ خود بھی ازلی و ابدی نہیں۔

۶۔ خالق کے علم کا باقی رہنا واجب ہے جبکہ مخلوق کا علم خدا کی مرضی پر ہے جب چاہے فنا کر دے۔

۷۔ خالق کے علم میں تبدیلی نہیں آسکتی جبکہ مخلوق کے علم کو خدا جب چاہے بدل دے۔

اس کے باوجود اگر انبیائے کرام کے لیے علم غیب کے اثبات سے کسی کو شرک کا خطرہ نظر آتا ہے تو یہ اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو بھی ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

اللہ تعالیٰ سلامت رکھنے والا اور ایمان دینے والا ہے۔

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہا کرتے کہ سلام ہو اللہ پر۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یوں کہا کرو، تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

باب ۱۲۳۶ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَلِکِ النَّاسِ فِیْہِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس بارے میں حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ وَقَالَ شُعَیْبٌ وَالزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ یَحْیٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے، انہوں نے ابو سلمہ سے اسے روایت کیا ہے۔

باب ۱۲۳۷ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَلِلّٰہِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَصِفَاتِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِیْ عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَهَا قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ وَقَالَ اَیُّوْبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ ارشاد باری ہے پاک ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو، ان کی باتوں سے (سورہ الصّٰفّٰت آیت ۱۸۰) نیز فرمایا اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے (سورۃ المنافقون آیت ۸) اور جو اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم کھائے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کہے گی کہ تیری عزت کی قسم بس بس۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری ہوگا، وہ کہے گا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے، تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لئے یہ ہے اور دس گنا مزید۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض گزاری کہ میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و انس سب مر جائیں گے۔

۲۲۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقٰى فِي النَّارِ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُوْلُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ معتمر، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ برابر جہنم میں ڈالے جاتے رہیں گے اور وہ کہے گی کہ کیا مزید اور ہیں؟ یہاں تک کہ پروردگار عالم اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس کے بعض حصے سمٹ کر دوسرے بعض سے مل جائیں گے۔ پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم کی قسم بس بس۔ اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ.

آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔

۲۲۳۹- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ مِنَ اللَّيْلِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ لِيْ غَيْرُكَ.

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ.

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، تعریفیں سب تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے، سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمان اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف میں رجوع ہوا، تیری مدد کے ساتھ دشمنوں سے لڑا، تیرے حکم سے میں نے فیصلے کئے، پس میری مغفرت فرما دے جو میں نے پہلے کیا یا بعد میں کروں یا چھپا کر کیا یا علانیہ کیا، تو میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ثابت بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی نیز آپ نے کہا تو حق ہے اور تیری بات سچی ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا

اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔

بصیرًا وقال الأعمش عن تميم عن عروة عن عائشة قالت الحمد لله الذي وسع سمعه الأصوات فأنزل الله تعالى على النبي صلى الله عليه وسلم قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها.

اعمش، تمیم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا۔ شکر ہے خدا کا جو تمام آوازوں کا سننے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی ۔ بیشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملے میں جھگڑتی ہے (سورۃ المجادلہ، آیت پہلی) ۔

۲۲۳۰ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن أبي عثمان عن أبي موسى قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فكنا إذا علونا كبرنا فقال اربعوا على أنفسكم فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبا تدعون سميعا بصيرا قريبا ثم أتى علي وأنا أقول في نفسي لا حول ولا قوة إلا بالله فقال لي يا عبد الله بن قيس قل لا حول ولا قوة إلا بالله فإنها كنز من كنوز الجنة أو قال ألا أدلك به.

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اس کو پکارتے ہو جو سنتا دیکھتا اور قریب ہے پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں دل میں لاحول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں؟

۲۲۳۱ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثني ابن وهب أخبرني عمرو عن يزيد عن أبي الخير سمع عبد الله بن عمرو أن أبا بكر الصديق قال للنبي صلى الله عليه وسلم يا رسول الله علمني دعاء أدعو به في صلاتي قال قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي من عندك مغفرة إنك أنت الغفور الرحيم.

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ مغفرت تیری طرف سے ہے۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۲۳۲ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب حدثني عروة أن عائشة حدثته قال النبي صلى الله عليه وسلم إن جبريل عليه السلام ناداني قال إن الله قد سمع قول قومك وما ردوا عليك.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبریل نے مجھے آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی الْمَوَالِیْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْکَدِرِ یُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ أَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِیُّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِی الْأُمُوْرِ کُلِّهَا کَمَا یُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ إِذَا هَمَّ أَحَدُکُمْ بِالْأَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ فَإِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ ثُمَّ تُسَمِّیْهِ بِعَیْنِهِ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاجِلِ أَمْرِیْ وَاٰجِلِهِ قَالَ أَوْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ وَإِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ أَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ أَمْرِیْ وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهِ۔

اللہ تعالیٰ ہی قدرت والا ہے۔

عبداللہ بن حسن کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے کہ اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خیریت چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام۔ اس کام کا نام لے۔ فی الحال اور انجام کار میرے لئے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یا یہ فرمایا میرے دین میں پھر دنیا میں اور انجام کار بہتر ہو تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے، میرے دین میں، میری دنیا میں اور انجام کار یا یہ فرمایا کہ فی الحال اور انجام کار تو مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لئے بھلائی مقرر فرما دے خواہ وہ کہیں ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے۔

بَابُ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ۔

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَکْثَرُ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو (سورۃ الانعام آیت ۱۱۰)۔

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی۔

بَابُ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

ابن عباس کا قول ہے۔ ذوالجلال عظمت والا۔ البَرُّ

الْبَرُّ اللَّطِيفُ.

لطف فرمانے والا۔

۲۲۴۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلاَّ وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی سو سے ایک کم۔ جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اَحْصَيْنَا سے مراد ہے کہ انہیں یاد کیا۔

بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالاِسْتِعَاذَةِ بِهَا

اسمائے الٰہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا۔

۲۲۴۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ. تَابَعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلاَنَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے سرے سے اسے تین دفعہ جھاڑے اور کہے اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پہلو پر کروٹ رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح یحییٰ اور بشر بن مفضل، عبیداللہ، سعید ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اضافے کے ساتھ زہیر اور ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا، عبیداللہ، سعید، ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ابن عجلان، سعید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

۲۲۴۷ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو کہتے، اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا (سوتا اور جاگتا) ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے سب۔

فَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو جب اپنی خوابگاہ میں جانے لگتے تو کہتے۔ تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور کہے۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس اگر اس صحبت سے اُن کی قسمت میں اولاد ہے تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ.

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا اور اس پر اللہ کا نام لیا، پھر اس نے پکڑ لیا تو اُسے کھا لو اور جب تم نے معراض مارا اور اس کا جسم پھٹ گیا تو کھا لو۔

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا أَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور اُن کا زمانۂ شرک قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس پر انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہیں۔ فرمایا: کہ تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔ اسی طرح محمد بن عبد الرحمٰن

تابعه محمد بن عبد الرحمن والدراوردي وأسامة بن حفص.

اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

۲۲۵۲ ـ حدثنا حفص بن عمر حدثنا هشام عن قتادة عن أنس قال ضحى النبي صلى الله عليه وسلم بكبشين يسمي ويكبر.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی اور ان پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

۲۲۵۳ ـ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الأسود بن قيس عن جندب أنه شهد النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر صلى ثم خطب فقال من ذبح قبل أن يصلي فليذبح مكانها أخرى ومن لم يذبح فليذبح باسم الله.

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے اُسے چاہیے کہ اُس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اُسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۲۲۵۴ ـ حدثنا أبو نعيم حدثنا ورقاء عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تحلفوا بآبائكم ومن كان حالفا فليحلف بالله.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو اور اگر کسی نے قسم کھانی ہے تو اُسے چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے۔

باب ۲۲۳ ما يذكر في الذات والنعوت وأسامي الله وقال خبيب وذلك في ذات الإله فذكر الذات باسمه تعالى

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء کا ذکر

خبیب کا بیان ہے کہ یہ معبود کی ذات ہے، انہوں نے ذات کا اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کیا۔

۲۲۵۵ ـ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني عمرو بن أبي سفيان بن أسيد بن جارية الثقفي حليف لبني زهرة وكان من أصحاب أبي هريرة أن أبا هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة منهم خبيب الأنصاري فأخبرني عبيد الله بن عياض أن ابنة الحارث أخبرته أنهم حين اجتمعوا استعار منها موسى يستحد بها فلما خرجوا من الحرم ليقتلوه قال خبيب الأنصاري ؎

ولست أبالي حين أقتل مسلما

عمرو بن ابو سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی کا بیان ہے جو حضرت ابو ہریرہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو روانہ فرمایا جن میں حضرت خبیب انصاری بھی تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن عیاض نے بتایا اور انہیں حارث کی بیٹی نے کہ جب لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے پاکی حاصل کرنے کے لئے استرا مانگا۔ جب وہ حرم سے انہیں قتل کرنے کے لئے نکلے تو حضرت خبیب انصاری نے کہا:۔

ہو جاؤں قتل بصدق وصفا پر تو کیا الم

عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ
فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا.

بَابُ ۲۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَقَوْلِهِ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ.

۲۲۵۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ.

۲۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

بَابُ ۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ.

جاؤں یہاں تا راہ خدا میں تو کیسا ہو غم
ہے میری جان سپرد بہ یزدان ذی الکرم
برکت سے بھر دے جوڑ اعضائے کٹے و کم

پس حارث کے بیٹے نے انہیں شہید کردیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بتا دیا تھا جس دن انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور جو تیری مرضی ہے وہ میں نہیں جانتا۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں، اسی لئے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے اور ایسا کوئی نہیں جس کو خدا سے زیادہ اپنی تعریف پیاری ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا، وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے، جو اس کے پاس عرش پر رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت غالب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع کے اندر یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع کے اندر اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

٢٢٥٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ قَالَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَيْسَرُ۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اے محبوب! تم فرما دو کہ وہ طاقت رکھتا ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے" (سورۃ الانعام آیت ٦٥) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ لیتا ہوں۔ پھر جب فرمایا "یا تمہارے پیروں کے نیچے سے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ لیتا ہوں۔ جب فرمایا "یا تمہارے فرقے بنا دے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ یہ سب سے آسان ہے۔

بَابُ ٢٣٥ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ تُغَذّٰى وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا۔

خدا کی آنکھ سے مراد اُس کا علم ہے۔

کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی (سورۃ القمر آیت ١٤)۔

٢٢٦٠۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَيْنِهٖ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اپنے دست مبارک سے اپنی چشم پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا اُس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

٢٢٦١۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَ قَوْمَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کانے کذّاب سے ڈرایا کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

ف: دجال کا ذکر ان دو حدیثوں کے علاوہ اور بھی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر موجود ہے۔ دجال کا فتنہ بہت ہی بڑا فتنہ ہوگا جس کے شر سے اللہ تعالیٰ اپنے اس گناہگار بندے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔ ——— حقیقی دجال تو وہ ہے جس کے مقابلے کو مسلمان متحد ہوں گے اور آپنی قیادت کیلئے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو تلاش کریں گے اور جس کو قتل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اُس کے علاوہ اُس سے پہلے تیس چھوٹے دجال بھی ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ١٩٠٨ء) جو نبوت کا برٹش گورنمنٹ کے ایماء پر دعویٰ کر کے تیس دجالوں میں شامل ہو گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

ف: دجال علیہ اللعنۃ کی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی بیان فرما دی کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہے۔ اس نشانی کے باعث کسی عام آدمی کو بھی دجال کے پہچاننے میں دقت پیش نہیں آئے گی چہ جائیکہ کوئی شخص یہ خیال کرے کہ خود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی حتمی پہچان نہیں تھی اور ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا شبہ کرتے رہتے تھے، جیسا کہ جناب مودودی صاحب نے رسائل و مسائل، جلد اوّل اور رسائل و مسائل، جلد سوم اپنی تحقیق کی گاڑی کو ایسے گڑھے میں پھینک دیا ہے۔ احادیث میں مذکورہ ان واقعات کی توجیہات تو اور ہے اور محدثین کرام کی توجیہات سے صرف نظر کرنے کے باعث مودودی ان عذر کو سمجھنے سے قاصر رہ گئے ورنہ دجال کو تو عام آدمی بھی پہچان لے گا کہ وہ کانا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ۔

پیدا کرنے والا، درست کرنے والا اور صورت بنانے والا صرف خدا ہے۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوْا سَبَايَا فَأَرَادُوْا أَنْ يَسْتَمْتِعُوْا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔

ابن محیریز نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ بنی مصطلق سے ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو چاہا کہ ان کے ساتھ صحبت کریں لیکن حمل نہ ٹھہریں۔ چنانچہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے قیامت تک کس کو پیدا کرنا ہے۔ مجاہد، قزعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ذرہ نہیں مگر اللہ اس کا خالق ہے۔

باب ۱۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ۔

خدا کے ہاتھ سے مراد اس کا دست قدرت ہے۔

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُوْنَ

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اکٹھا کرے گا پس وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے تاکہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اے حضرت آدم کیا آپ لوگوں کو دیکھتے نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا

آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ
اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ
أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفِّعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا
مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ
لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ
أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ
نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي
أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ
إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ
خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا
آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ
الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ
وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ
فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ
لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي
ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا
رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ
أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ
وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ
عَلَّمَنِيهَا رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ

اور آپ کے لئے فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا ہمارے لئے اپنے پروردگار کی
بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلادے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں
تمہارے اس کام کا اہل نہیں ہوں اور اپنی ایک لغزش کو بیان کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی
ہوگی بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں جنہیں اہل
زمین کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کریں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں اور اپنی ایک لغزش کا
ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل
ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں
کام کا اہل نہیں ہوں اور اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم
حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توریت مرحمت کی اور ان سے
کلام فرمایا۔ پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ
مقصد پورا نہیں ہوگا اور اپنی کسی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم
حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلام اور اس کی طرف کی
روح ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا
یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا بلکہ تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے
بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ پس وہ
میرے پاس آئیں گے تو میں جا کر اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا۔ چنانچہ مجھے اس کی
اجازت مرحمت فرمادی جائے گی پس جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ
ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھے سجدے ہی میں رکھا جائیگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر مجھ سے
فرمایا جائیگا کہ اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی۔ مانگو تمہیں دیا جائیگا
شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائیگی پس میں اپنے رب کی وہ حمد
بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائیگی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر
فرمادی جائے گی پھر میں انہیں جنت میں داخل کرکے واپس لوٹوں گا چنانچہ جب اپنے رب کو
دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھے سجدے میں رکھا جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے
گا پھر مجھ سے کہا جائیگا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور
مانگو تمہیں دیا جائیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی چنانچہ میں اپنے
رب کی ایسی تعریف بیان کروں گا جو مجھے میرے رب نے سکھائی ہوگی پھر میں شفاعت
کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی جائیگی پس جب میں انہیں جنت میں داخل
کرکے واپس لوٹوں گا تو اپنے رب کو دیکھ کر سجدے میں چلا جاؤں گا چنانچہ مجھے اس

رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً۔

وقت تک محبوس رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر کہا جائے گا اے محمد سر اٹھائیے کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی مانگو تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی پس میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائیں گی، پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے دہیں لوٹوں گا تو عرض کروں گا اے رب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جس کو قرآن کریم نے روک رکھا ہے اور جس پر اس کے اندر ہمیشہ رہنا واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جن کے دل میں گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔

۲۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور شب و روز کا خرچ کرنا بھی اُسے کم نہیں کرتا۔ فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کو جب پیدا فرمایا تو اُس وقت سے کتنا خرچ کیا ہے لیکن جو کچھ اُس کے دستِ قدرت میں ہے اُس کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور فرمایا کہ اُس کا عرش پانی پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں میزان ہے جسے نیچا اور اونچا کرتا ہے۔

۲۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمٰوٰتُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابو الیمان، شعیب، الزہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا۔

۲۲۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ۔

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا" (سورۃ الزمر آیت ۶۷)۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ اضافے کے ساتھ فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعجب سے ہنس پڑے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔

۲۲۶۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ۔

علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا" سورۃ الزمر آیت ۶۷)۔

بَابُ ۱۲۵۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ

وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ۔

خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔

حضور کا ارشاد گرامی ہے اور عبیداللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ۔

وراد کاتب مغیرہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کر دوں۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو فرمایا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے خواہ بے حیائی ظاہر ہو یا پوشیدہ اور اللہ تعالیٰ کو عذر سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں، اسی لئے اس نے بشارت دینے اور ڈرانے کے لئے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں، اسی لئے اس نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

بَابٌ ۱۲۵۲ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔

وَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلِ اللَّهُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا کہ تم فرما دو کہ اللہ کی گواہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو شئی کہا ہے اور یہ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نیز ارشاد باری ہے کہ خدا کی ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں اور ان کے نام عرض کئے۔

بَابٌ ۱۲۵۳ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

خدا عرش عظیم کا رب ہے۔

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ الْحَبِيبُ يُقَالُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ ابوالعالیہ کا قول ہے کہ استوٰی الی السماء سے مراد ہے کہ وہ بلند ہوا فسوّٰھن کی تشریح میں پیدا فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے کہ استوٰی سے مراد ہے عرش پر بلند ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ المجید الکریم کا اور الودود الحبیب کا ہم معنی ہے۔ حمید مجید جو کہا جاتا ہے یہ فعیل کے وزن پر

كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِيدٍ .

ماجد سے ہے اور محمود مشتق ہے حمید سے ۔

۲۲۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَايْمُ اللهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ .

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے بشارت تو دی مال بھی دیجئے۔ پھر کچھ یمن کے لوگ آئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قبول کی، ہم آپ کی خدمت میں دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں اور یہ کہ اس دنیا سے پہلے کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو کہ وہ بھاگ گئی ہے۔ پس میں اس کی تلاش میں چلا گیا تو وہ سراب سے پرے جا پہنچی تھی۔ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا تھا کہ وہ چلی گئی ہے لیکن آپ کے پاس سے کھڑا نہ ہوں۔

۲۲۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَمِينَ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ .

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، شب و روز کی بخشش اسے کم نہیں کرتی۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے کتنا خرچ کیا جا چکا لیکن جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے ذرا بھی کم نہیں ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں فیض ہے، جس سے بلند اور پست کرتا رہتا ہے۔

۲۲۸ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ شکایت کرنے حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو روک

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهِ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

کررکھو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم میں سے کچھ بھی چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت زینب اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتیں کہ آپ کا نکاح آپ کے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ آیت "تم اپنے دل میں چھپاتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا" سورۃ الاحزاب آیت ۳۷، حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔

۲۲۷۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ.

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔

۲۲۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا ہے بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔

۲۲۷۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُسے جنت میں داخل کردے۔ خواہ اُس نے ہجرت کی یا اپنی اُس جگہ میں بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتا دیں؟ آپ نے فرمایا

يا رسول الله أفلا ننبئ الناس بذلك قال إن في الجنة مائة درجة أعدها الله للمجاهدين في سبيله كل درجتين ما بينهما كما بين السماء والأرض فإذا سألتم الله فسلوه الفردوس فإنه أوسط الجنة وأعلى الجنة وفوقه عرش الرحمن ومنه تفجر أنهار الجنة.

کہ جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اونچا حصہ ہے اور اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

۲۲۷۶۔ حدثنا يحيى بن جعفر حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم هو التيمي عن أبيه عن أبي ذر قال دخلت المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فلما غربت الشمس قال يا أبا ذر هل تدري أين تذهب هذه قال قلت الله ورسوله أعلم قال فإنها تذهب تستأذن في السجود فيؤذن لها وكأنها قد قيل لها ارجعي من حيث جئت فتطلع من مغربها ثم قرأ ذلك مستقر لها في قراءة عبد الله.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا۔ اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہاں چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "یہ اس کی منزل ہے" حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں۔

۲۲۷۷۔ حدثنا موسى عن إبراهيم حدثنا ابن شهاب عن عبيد بن السباق أن زيد بن ثابت وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن ابن السباق أن زيد بن ثابت حدثه قال أرسل إلي أبو بكر فتتبعت القرآن حتى وجدت آخر سورة التوبة مع أبي خزيمة الأنصاري لم أجدها مع أحد غيره لقد جاءكم رسول من أنفسكم حتى خاتمة براءة.

موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، عبید بن سباق سے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بلا بھیجا پس میں نے قرآن کریم کو تلاش کیا، یہاں تک کہ مجھے سورۂ توبہ کی آخری آیت صرف حضرت ابو خزیمہ انصاری کے پاس ملی اور ان کے سوا کسی دوسرے کے پاس نہ ملی یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخر سورۂ التوبہ تک۔

حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس بهذا وقال مع أبي خزيمة الأنصاري.

یحییٰ بن بکیر، لیث نے یونس سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ صرف حضرت ابو خزیمہ انصاری کے پاس ملی۔

٢٢٤٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو علم وحکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں، زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

٢٢٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ.

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ ماجشون، عبداللہ بن فضل، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر اٹھایا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔

بَابٌ ١٢٥٣ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ

فرشتوں اور روح کا اسی کی طرف چڑھنا۔

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخِيهِ اعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلٰئِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللّٰهِ.

ارشاد ربانی ہے: "اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام" (سورۂ فاطر آیت ١٠) ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو ذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے بارے میں مجھے معلومات فراہم کرو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نیک کام پاکیزہ کلمے کو اٹھا لیتا ہے۔ ذی المعارج کی بارے میں کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

٢٢٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر اور

فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ أَبِي نُعْمٍ شَكَّ قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ

نماز فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو وہ سب کچھ جانتے ہوئے ان سے پوچھتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک کھجور کے برابر بھی پاک روزی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچتی مگر پاکیزہ روزی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے اور پھر اس نیکی کو بڑھانے کے لئے اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ ورقاء، عبداللہ بن دینار، سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچتی مگر پاکیزہ روزی۔

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دکھ درد کے وقت یوں دعا کیا کرتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عظمت اور حلم والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

قبیصہ، سفیان، ان کے والد، ابن ابو نعیم یا ابو نعیم راوی میں قبیصہ کو شک ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑا سا سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، ان کے والد، ابو نعیم، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی نے یمن سے مٹی میں لتھڑا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے اسے

اقرع بن حابس حنظلی جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری،

علي وهو باليمن الى النبي صلى الله عليه وسلم بذهيبة في تربتها فقسمها بين الاقرع بن حابس الحنظلي ثم احد بني مجاشع وبين عيينة بن بدر الفزاري وبين علقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب وبين زيد الخيل الطائي ثم احد بني نبهان فتغضبت قريش والانصار فقالوا يعطيه صناديد اهل نجد ويدعنا قال انما اتألفهم فاقبل رجل غائر العينين ناتي الجبين كث اللحية مشرف الوجنتين محلوق الراس فقال يا محمد اتق الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم فمن يطيع الله اذا عصيته فيأمني على اهل الارض ولا تأمنوني فسأل رجل من القوم قتله اراه خالد بن الوليد فمنعه النبي صلى الله عليه وسلم فلما ولى قال النبي صلى الله عليه وسلم ان من ضئضئ هذا قوما يقرؤن القران لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد۔

اور علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی، جو بنی نبہان سے تھا۔ ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال عطا کیا اور ہمیں نظر انداز فرما دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں کو مانوس کرتا ہوں، چنانچہ ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا۔ اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں غالباً وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو عاد قوم کی طرح انہیں قتل کر دوں۔ (اللہ تعالیٰ اس بدبخت فرقے کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے آمین)

۲۲۸۳۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا وكيع عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي ذر قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن قوله والشمس تجري لمستقر لها قال مستقرها تحت العرش۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ربانی: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے (سورۂ یٰسین، آیت ۳۸) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرش کے نیچے ہے۔

باب ۱۲۵۵ قول الله تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة۔

اس روز کتنے ہی چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

۲۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَوْ هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوْا۔

۲۲۸۵ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ الْيَرْبُوْعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

۲۲۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ

۲۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اگر تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مجبور نہ کر دیئے جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، عاصم بن یوسف یربوعی، ابو شہاب، اسماعیل بن ابو خالد، قیس بن ابو حازم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب (قیامت میں) تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک چودھویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ عنقریب تم قیامت میں اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے کے اندر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چودھویں رات کو تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم دیکھو گے جبکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا اور کہے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ
الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا
أَوْ مُنَافِقُوهَا شَكَّ إِبْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ
فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى
يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ
اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ
الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي
أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ
وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ
أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ
النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ أَوِ
الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى
أَوْ نَحْوُهُ ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ

تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند
کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے
گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کی شفاعت کرنے والے
یا اس کے منافق بھی ہوں گے (اس میں ابراہیم راوی کو شک ہے) پس
اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں پس وہ کہیں
گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب نہ آجائے کیونکہ جب ہمارا رب
آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے ایسی
صورت میں آئے گا جس کو وہ جانتے ہیں۔ پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب
ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس کے پیچھے ہو جائیں
گے پھر جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے
پہلے اس کے اوپر سے گزریں گے اور اس روز رسولوں کے سوا کوئی کلام
نہیں کر سکے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اُس روز یہی ہوگا۔ اے رب!
بچا! بچا! اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے کیا تم نے
سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تو وہ سعدان
کے کانٹوں جیسے ہوں گے جبکہ وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے۔
چنانچہ بعض اُن میں سے وہ ہوں گے جو ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اپنے
عمل کے ساتھ باقی رہیں گے یا فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے
ہوں گے۔ بعض کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا جسم بدل جائیں گے یا

الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا
مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ
أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ
النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ
أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ
قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ
فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ
السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ

اور کوئی ایسی ہی حالت ہوگی پھر تجلی فرمائے گا یہاں تک کہ بندوں کے فیصلے
سے فارغ ہو جائے گا تو اہلِ جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو نکالنا چاہے گا
اُسے نکالے گا۔ چنانچہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکال دو جو
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ وہ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ
رحم فرمانا چاہے گا اور یہ اُن سے ہوں گے جو یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ نہیں
کوئی معبود مگر اللہ۔ پس وہ جہنم سے انہیں سجدے کی نشانیوں سے پہچان
لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ سجدے کی جگہوں کو
کھائے پس وہ جہنم سے جلے بھنے ہوئے نکالے جائیں گے تو اُن پر آبِ حیات
ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح تر و تازہ ہو کر اُگ آئیں گے جیسے سیلابی جگہ میں دانے
اُگتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور مرد

وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ

فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ فَيَقُولُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيُذَكِّرُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

ایک آدمی باقی رہ جائے گا۔ اُس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنے اور جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔ وہ عرض کریگا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے تڑپا رکھا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جھلس دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا چاہے گا کریگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ چیز عطا فرما دی جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کریگا تیری عزت کی قسم نہیں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس وہ جس طرح چاہے گا اللہ تعالیٰ سے پکے عہد و پیمان کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو جہنم کی طرف سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کریگا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر عرض کریگا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہم سے پکا عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب اس کے سوا کبھی کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا؟ وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا اور جو چاہے گا عہد و پیمان کریگا۔ پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پس جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور اس کی طرف توجہ کریگا اور جو اس کے اندر آسائش و مسرت ہے اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہمارے ساتھ پکا عہد و پیمان نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے دیا اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا؟ پھر فرمائے گا کہ ابن آدم! افسوس ہے! یہ کتنا عہد شکن ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں رہنا چاہتا۔ جب وہ برابر دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا۔ جب وہ اس کی بات پر ہنسے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ اور آرزو کر۔ پس وہ اپنے رب سے تمنا کرتا جائے گا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اسے یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں اور فلاں۔ آخر کار اس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔ عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری بھی حضرت ابو ہریرہ کے پاس تھے اور جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ.

۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارٰى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ

کسی بات کا انکار نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور تو حضرت ابوسعید خدری نے کہا کہ اِس کے ساتھ اور دس گنا، اے ابوہریرہ! حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی اسی طرح یاد ہے کہ تجھے یہ دیا اور اِس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جنتیوں کے اندر یہ آدمی جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ اُس کے دیکھنے میں تمہیں تکلیف محسوس نہیں ہوگی مگر جتنی آج اِن دونوں کے دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ پس صلیب کے پجاری صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بُت پرست اپنے بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور جو بھی جن کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور اہلِ کتاب کے باقی ماندہ لوگ۔ پھر جہنم اُن کے سامنے پیش کر دی جائے گی جو سراب معلوم ہوگی۔ پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پس اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے لئے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ اب تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں۔ اُن سے کہا جائے گا کہ پی لو تو پھر وہ جہنم میں جاگریں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے غلط بیانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ پھر تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے

فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ
لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلاَ وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ
فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا
فَيَتَسَاقَطُونَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ
مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ
ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ
أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ
وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي
صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ
مَرَّةٍ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا
فَلاَ يُكَلِّمُهُ إِلاَّ الأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّاقُ
فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ
وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ
كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ
يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَىْ جَهَنَّمَ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ
عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلاَلِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ

لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا
السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ
وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ
مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ
لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ
يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي
إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ
مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ
اللهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ

کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں پھر ان سے کہا جائے گا کہ پی لو پس وہ بھی جہنم میں جا
گریں گے یہاں تک کہ صرف وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے
خواہ نیک ہوں یا بد چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ جبکہ لوگ چلے گئے ہیں تو تمہیں کس چیز
نے روک رکھا ہے وہ کہیں گے کہ ہم تو ان سے اس وقت جدا ہو گئے تھے جبکہ ہمیں
اس بات کی آج سے زیادہ ضرورت تھی اور ہم نے ایک منادی کرنے والے کی منادی سنی ہے
کہ ہر قوم اس سے جا ملے جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں
پھر ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو اس صورت سے جدا ہو گی جس میں پہلی مرتبہ دیکھا ہو گا
اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے۔ اور اس سے
گفتگو نہیں کریں گے مگر انبیاء کرام۔ پھر فرمائے گا کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی
ہے جس سے تم پہچان لو تو وہ عرض کریں گے کہ پنڈلی ہے وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو
ہر مومن اس کے لئے سجدہ کرے گا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کے لئے دکھاوے
اور شہرت کی غرض سے سجدہ کرتے تھے کیونکہ ان کی پیٹھ تختوں کی طرح ہو جائے گی۔
پھر پل کو لا کر جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! پل
کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اس پر کانٹے، آنکڑے اور چوڑے
گوکھرو ہیں جو نجد کے بڑے کانٹوں کی طرح ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن
اس کے اوپر سے آنکھ جھپکنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑوں کی طرح
اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے چنانچہ بعض تو بخیر و عافیت گزر جائیں گے اور
بعض کٹ کٹا کر بچ نکلیں گے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے یہاں تک کہ آخری شخص گھسٹ گھسٹ کر
نکلے گا تم مجھ سے حق واضح ہونے کے بعد اتنی شدت کے ساتھ مجھ سے مطالبہ نہیں کرتے

جتنی شدت کے ساتھ تمہارے لئے مومن اس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے
اور جب وہ دیکھیں گے کہ ہم نجات پا گئے تو اپنے بھائیوں کے متعلق عرض کریں گے۔
اے رب! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ
روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کیا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ
جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ تو اسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ
ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں
تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے چنانچہ جن کو وہ پہچانیں
گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل
میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو پس جس کو پہچانیں گے
اسے نکال لیں گے پھر واپس لوٹیں گے تو فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرے کے

مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهِمُّوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ

برابر بھی ایمان پاؤ اُسے بھی نکال لو۔ چنانچہ جن کو پہچانیں گے اُسے نکال لیں گے حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا اگر تم مجھے سچا نہیں سمجھتے تو یہ آیت پڑھ لو۔ اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دگنی کرتا ہے (سورۃ النساء آیت ۴۰) پس انبیاء کرام اور فرشتے اور مومن شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب میری شفاعت باقی رہ گئی چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکالے گا پس وہ ایسے لوگ نکلیں گے جو جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے تو وہ انھیں نہر میں لے جائیں گے جو جنت کے ایک سرے پر ہے اور جسے آبِ حیات کہتے ہیں چنانچہ وہ اس طرح ترو تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلاب کی جگہ سے دانے اُگتے ہیں جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا ہوگا کہ جو اُن میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ گویا وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ پھر اُن کی گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پس اہلِ جنت کہیں گے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے بغیر کسی عمل کے اور بغیر کوئی نیکی کئے بھیجے۔ پس ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے وہ ہے جو تم نے دیکھا اور اتنا ہی اُس کے برابر اور۔ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز مومن روک لئے جائیں گے تو اس کے باعث وہ غمگین ہوں گے تو کہیں گے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرنے والا تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ وہ حضرت آدم ہیں جو تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد کیا اور اپنے فرشتوں سے آپ کے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا تو آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارا اس کام کے لائق نہیں ہوں پھر اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے سرزد ہوئی ہوگی کہ اس درخت سے کھا بیٹھے جس سے انھیں منع فرمایا گیا تھا بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے لئے مبعوث فرمایا پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ہو سکے گا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے ہو گئی ہوگی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں چنانچہ وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کریں گے جو بظاہر واقعات کے مطابق نہ تھے۔

أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ
وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ
لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا
هَذَا قَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَ
قَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ
اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ
سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ
إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ
كَذَبَهُنَّ وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ
التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلَكِنِ
ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللَّهِ وَ
كَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ
قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَ
تَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ
فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا
يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا

بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توریت
دی، کلام فرمایا اور ان کو اپنا قرب عطا فرمایا۔ چنانچہ وہ حضرت موسیٰ کی
خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں
بنائی جائے گی اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی
کہ ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں۔
چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ
تمہارا یہ مقصد میرے ذریعے پورا نہیں ہوگا بلکہ تم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے
ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ پس وہ میرے پاس
آئیں گے پس میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب
کروں گا پس مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے
حضور سجدے میں گر جاؤں گا پس وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں
رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد سر اٹھاؤ، کہو تمہاری سنی جائے گی، شفاعت
کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا پس میں
اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے
گی پس میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر
جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل
ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرما دی جائے گی۔ جب میں
اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس اللہ تعالیٰ جب
تک چاہے گا مجھے سجدے میں رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد سر اٹھاؤ
اور کہو تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی
مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا پس میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا
جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر
فرما دی جائے گی پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا
قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں انہیں
جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ لوٹوں گا
اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت
طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ

فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ هَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جب میں اُسے دیکھوں گا تو اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالٰے سجدے ہی میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی۔ شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالٰے کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالٰے عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روک رکھا ہوگا یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں" (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۷۹) یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالٰے نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)۔

۲۲۸۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمُ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا کہ صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول سے جا کر ملو کیونکہ میں تمہیں حوض پر ملوں گا۔

۲۲۹۰ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے: اے اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَيَّامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ۔

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ۔

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ۔

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکادی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری مدد کے ساتھ جھگڑا اور تیرے علم سے میں نے فیصلہ کیا، پس جو میں نے پہلے کیا، بعد میں کروں، چھپا کر کیا یا علانیہ کیا اسے معاف فرمادے جو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، تیرے سوا کوئی معبود دیگر نہیں۔ ابو الزبیر نے طاؤس سے جو روایت کی اس میں قیم کی جگہ قیام ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز کو قائم رکھنے والے کو القیوم کہتے ہیں حضرت عمر نے القیام پڑھا ہے اور دونوں لفظ ہی تعریفی ہیں۔

خیثمہ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے گفتگو کرے گا جبکہ اس کے اور خدا کے درمیان میں کوئی ترجمان یا پردہ حائل نہیں ہوگا۔

ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — دو جنتیں چاندی کی ہیں اور ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی جبکہ دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان کے اندر ہے وہ بھی سونے کا ہے۔ ان لوگوں کے اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا جو اس کے چہرے پر ہوگی۔

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ الْآيَةَ.

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہضم کیا تو اللہ تعالےٰ سے وہ اس حالت میں ملے گا کہ اس پر وہ غضبناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے فرمان کی تائید میں قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷)

۲۲۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنے سامان کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جو تم نے دی ہے اور ہو وہ جھوٹا۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر سکے اور تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روک رکھے۔ پس اللہ قیامت کے روز اس سے فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنے فضل کو روکتا ہوں جیسے تو نے زائد از ضرورت چیز کو روکا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہ تھی۔

۲۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر گھوم رہا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چار حرمت والے ہیں یعنی تین متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ مضر کا رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے بتاؤ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَ اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَوْعٰى مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

بَابٌ ٢٥ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

٢٢٩٦ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَاَرْسَلَ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ فَاَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهٗ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ عید الاضحیٰ کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی اس شہر میں اس مہینے کے اندر حرمت ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ چاہئے کہ حاضر یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ ممکن ہے جس تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ محمد بن سیرین جب اسے بیان کرتے تو کہتے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر فرمایا کیا میں نے یہ پیغام تمہارے تک پہنچا دیا۔ کیا میں نے پہنچا دیا؟

ارشاد ربانی ہے: —— اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا لڑکا قریب المرگ تھا تو اس نے آپ کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا۔ آپ نے یہ کہہ بھیجا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر ایک کی ایک مدت مقرر ہے لہٰذا صبر سے کام لو اور ثواب کی امید رکھو۔ اس نے آپ کی طرف دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت بھی تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِي أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۲۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا

بچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا گیا اور اس کا سانس سینے میں پھڑپھڑا رہا تھا میرا خیال ہے یہ فرمایا کہ جیسے پرانی مشک۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا کہ اے رب! مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر کمزور اور گرے ہوئے لوگ ہی داخل ہوں گے اور جہنم نے کہا کہ مجھے تکبر کرنے والوں کے لئے ہی مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعے جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھر دیا جائے گا۔ رہا جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لئے جس کو چاہے پیدا فرمائے گا تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے۔ جہنم کہے گی کہ مزید اور ہیں؟ تین مرتبہ کہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر اپنا قدم رکھے گا تو وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض سے مل جائیں گے تو پھر وہ کہے گی بس، بس، بس۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہوں کے باعث جہنم میں عذاب پاتے ہوئے جھلس جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں جنت میں داخل کر دے گا تو جنتی انہیں اہل جہنم کہیں گے ـــــ ہمام قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹلنے سے روکا ہوا ہے۔

۲۲۹۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ.

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور دریاؤں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائے گا۔ کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا"۔ (سورہ الزمر آیت ۶۷)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ مَخْلُوقٌ مُكَوَّنٌ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے اور یہ اس کا فعل و امر ہے پس وہ رب اپنی صفات، فعل اور امر کے ساتھ بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرنے اور بنانے سے معرض وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا ہوا ہے۔

۲۳۰۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ.

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے میں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح نماز پڑھتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی زوجہ مطہرہ سے باتیں کیں، پھر سو گئے جب رات کا تہائی یا کچھ حصہ باقی رہا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں ......
(سورہ آل عمران آیت ۱۹۰) پھر کھڑے ہوئے، وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

باب ۲۵۹ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۔

بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے ۔

۲۳۰۱ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے پاس عرش کے اوپر لکھا کہ بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے ۔

۲۳۰۲ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صادق و مصدوق ہیں فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے ۔ پھر اتنے ہی دن وہ جما ہوا خون رہتا ہے ۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے ۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو اسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی ہے ۔ چنانچہ وہ اس کا رزق ، موت ، عمل اور بدبخت ہے یا نیک بخت ، یہ لکھ دیتا ہے ۔ پھر اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے ۔ پس تم میں سے کوئی اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گز بھر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے لگتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے اہل جہنم جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کر کے

۲۳۰۳ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هٰذَا كَانَ الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اے جبرئیل ! جتنی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے ؟ پس یہ آیت نازل ہوئی ۔ اور جبرئیل نے محبوب سے عرض کی کہ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے ، اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے .... (سورہ مریم ، آیت ۶۴) راوی کا بیان ہے کہ یہ محمد مصطفےٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا گیا ہے۔

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى الْعَسِيبِ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک کھجور کی لکڑی کا سہارا لئے ہوئے تھے پس یہودیوں کے کچھ افراد کے پاس سے آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو جبکہ دوسرے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں نہ پوچھو۔ پس انہوں نے سوال کر ہی دیا اور آپ اس وقت لکڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور میں آپ کے پیچھے تھا پس میں جان گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ کہ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۵) چنانچہ دوسرے بعض ان سے کہنے لگے کہ کیا ہم نے

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور نہیں نکالا ہو اس کو مگر اللہ کی راہ میں جہاد نے اور اس کے کلمات کی تصدیق نے تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے یا اسے اس کے اسی گھر واپس پہنچائے جس سے وہ راہ خدا میں نکلا تھا نیز اجر اور مال غنیمت ساتھ لئے ہوئے۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی اسلام کی طرفداری میں لڑتا ہے دوسرا اپنی بہادری دکھانے کے لئے اور تیسرا محض دکھاوے کے لئے لڑتا ہے پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لئے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔

بَابُ ۲۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

ارشاد خداوندی۔ بیشک ہمارا کسی چیز سے فرمانا۔

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ۔

ہمیشہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت کا روز) آجائے گا۔

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ۔

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ ان کا مخالف، یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے ۔۔۔ مالک بن یخامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ نے فرمایا کہ یہ مالک کا گمان ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ۔

نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کے پاس کھڑے ہوئے جبکہ وہ اپنے اصحاب میں تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا) مانگے تو نہیں دوں گا اور تو زیادتی نہیں کرے گا مگر اللہ تیرے متعلق حکم جاری کرے گا اور اگر تو نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک لکڑی کا سہارا لیے ہوئے تھے جو آپ کے پاس تھی۔ ہم یہودیوں کے کچھ افراد کے پاس سے گزرے تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ نہ پوچھو کہیں ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ان سے ضرور پوچھیں گے پس ان میں سے ایک آدمی آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہا۔ اے ابو القاسم! روح کیا چیز ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو میں جان گیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: "اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ

وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هٰكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا.

بَابُ ١٢٦١ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ.

٧٤٦٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

بَابُ ١٢٦٢ فِي الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.

٧٤٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہیں ملا مگر تھوڑا۔" (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں اسی طرح ہے۔

خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے۔ تم فرما دو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو جائے تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ (سورۂ الکہف آیت ۱۰۹) نیز فرمایا: اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو، اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ (سورۂ لقمان آیت ۲۷) نیز فرمایا: "بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا، سب اس کے حکم کے دبے ہوئے۔ سن لو اسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔" (سورۃ الاعراف، آیت ۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور نہیں نکالتی اسے کوئی چیز مگر راہِ خدا کا جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور مالِ غنیمت دے کر اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے۔

خدا کی مشیت اور ارادہ۔ ارشادِ ربانی ہے: "اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ" (سورۃ التکویر آیت ۲۹) نیز فرمایا: "تو جسے چاہے سلطنت دے" (سورۂ آل عمران آیت ۲۶) نیز فرمایا: "اور ہرگز کسی بات کے لیے یہ نہ کہنا کہ میں کل یہ کر دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے" (سورۃ الکہف آیت ۲۳، ۲۴) نیز فرمایا: "بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے" (سورۃ القصص آیت ۵۶) سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ نیز "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا" (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عن عبد العزيز عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعوتم الله فاعزموا في الدعاء ولا يقولن احدكم ان شئت فاعطني فان الله لا مستكره له.

۲۱۳۳ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري وحدثنا اسمعيل حدثني اخي عبد الحميد عن سليمان عن محمد بن ابي عتيق عن ابن شهاب عن علي بن حسين ان حسين بن علي عليهما السلام اخبره ان علي بن ابي طالب اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فقال لهم الا تصلون قال علي فقلت يا رسول الله انما انفسنا بيد الله فاذا شاء ان يبعثنا بعثنا فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قلت ذلك ولم يرجع الي شيئا ثم سمعته وهو مدبر يضرب فخذه ويقول وكان الانسان اكثر شيء جدلا.

۲۱۳۴ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثل المؤمن كمثل خامة الزرع يفيء ورقه من حيث اتتها الريح تكفئها فاذا سكنت اعتدلت وكذلك المؤمن يكفأ بالبلاء ومثل الكافر كمثل الارزة صماء معتدلة حتى يقصمها الله اذا شاء.

۲۱۳۵ - حدثنا الحكم بن نافع اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم على المنبر انما

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم اللہ تعالے سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو عطا فرمادے کیونکہ اللہ تعالے پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ چاہے ہمیں اُٹھا دیتا ہے۔ تو ہم اٹھ بیٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے سنا جبکہ آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ:۔ "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے"۔ (سورہ الکہف، آیت ۵۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودوں جیسی ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو اس کے پتوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب بند ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں کے باوجود محفوظ رکھا جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے سخت اور سیدھے درخت جیسی ہے جسے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری زندگی ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب

بقاؤكم فيما سلف قبلكم من الأمم كما بين صلوة العصر إلى غروب الشمس أعطي أهل التوراة التوراة فعملوا بها حتى انتصف النهار ثم عجزوا فأعطوا قيراطا قيراطا ثم أعطي أهل الإنجيل الإنجيل فعملوا به حتى صلوة العصر ثم عجزوا فأعطوا قيراطا قيراطا ثم أعطيتم القرآن فعملتم به حتى غروب الشمس فأعطيتم قيراطين قيراطين قال أهل التوراة ربنا هؤلاء أقل عملا وأكثر أجرا قال هل ظلمتكم من أجركم من شيء قالوا لا قال فذلك فضلي أوتيه من أشاء.

۲۳۱۶ - حدثنا عبد الله المسندي حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن أبي إدريس عن عبادة بن الصامت قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط فقال أبايعكم على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى منكم فأجره على الله ومن أصاب من ذلك شيئا فأخذ به في الدنيا فهو له كفارة وطهور ومن ستره الله فذلك إلى الله إن شاء عذبه وإن شاء غفر له.

۲۳۱۷ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة أن نبي الله سليمان عليه السلام كان له ستون امرأة فقال لأطوفن الليلة على نسائي فلتحملن كل امرأة ولتلدن فارسا يقاتل في سبيل الله

آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے دوپہر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے، پس انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے پس انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تمہیں قرآن مجید عطا فرمایا گیا اور تم نے غروب آفتاب تک اس کے مطابق عمل کیا۔ پس تمہیں دو دو قیراط دیے گئے۔ چنانچہ اہل توریت نے کہا کہ اے ہمارے رب! انہوں نے کام تو بہت تھوڑا کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں دیتا ہوں۔

ابو ادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تمہاری بیعت لیتا ہوں۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اپنے دل سے بات بنا کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں یہ عہد پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان میں سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس پر دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرما دے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان

فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

ان میں سے کسی نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک کے جس نے ناقص بچہ جنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان ان شاء اللہ تعالیٰ کہہ لیتے تو ان کی ہر بیوی ضرور حاملہ ہوتی اور لڑکا جنتی تاکہ وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُورٌ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا۔ گھبرانے کی بات نہیں تمہارے گناہوں سے پاکی ہو رہی ہے ان شاء اللہ۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا۔ گناہوں سے پاکی؟ بلکہ یہ تو بوڑھے آدمی پہ اتنا زور دکھا رہا ہے کہ اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا تو ایسا ہی ہو جائے گا۔

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّئُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلَّى۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے جبکہ سب کی نماز فجر قضا ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری روحوں کو قبض فرما لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے پھر جب لوگ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو گئے تو وضو کئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم، ابن شہاب، ابوسلمہ اور اعرج سے روایت کرتے ہیں ــــــ اسمٰعیل ان کے بھائی، سلیمان، محمد ابوعتیق، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی۔ پس مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے ممتاز کیا اور قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ چنانچہ

الیہودی إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأخبرہ بالذی کان من أمرہ وأمر المسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیرونی علی موسی فإن الناس یصعقون یوم القیامۃ فأکون أول من یفیق فإذا موسی باطش بجانب العرش فلا أدری أکان فیمن صعق فأفاق قبلی أو کان ممن استثنی اللہ۔

یہودی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا اور آپ کو بتایا کہ اس مسلمان نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ایسے تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرما دیا۔

۲۳۳۱ - حدثنا إسحاق بن أبی عیسی أخبرنا یزید بن ہارون أخبرنا شعبۃ عن قتادۃ عن أنس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ یأتیہا الدجال فیجد الملائکۃ یحرسونہا فلا یقربہا الدجال ولا الطاعون إن شاء اللہ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ دجال اور طاعون اس کے نزدیک نہیں آنے پائیں گے۔

۲۳۳۲ - حدثنا أبو الیمان أخبرنا شعیب عن الزہری حدثنی أبو سلمۃ بن عبد الرحمن أن أبا ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ فأرید إن شاء اللہ أن أختبئ دعوتی شفاعۃ لأمتی یوم القیامۃ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تاکہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

۲۳۳۳ - حدثنا یسرۃ بن صفوان ابن جمیل اللخمی حدثنا إبراہیم بن سعد عن الزہری عن سعید بن المسیب عن أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا أنا نائم رأیتنی علی قلیب فنزعت ما شاء اللہ أن أنزع ثم أخذہا ابن أبی قحافۃ فنزع ذنوبا أو ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم أخذہا عمر فاستحالت غربا فلم أر عبقریا من الناس یفری فریہ حتی ضرب الناس حولہ بعطن۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا۔ پس جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ چرس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کوئی جوانمرد نہیں دیکھا جو اس طرح نکالتا ہو، یہاں تک کہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر باندھنے کی جگہ لے گئے۔

۲۳۳۴ - حدثنا محمد ابن العلاء حدثنا

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ

أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتاه السائل وربما قال جاءه السائل أو صاحب الحاجة قال اشفعوا فلتوجروا يقضي الله على لسان رسوله ما شاء۔

۲۳۲۵ - حدثنا يحيى حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقل أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت ارحمني إن شئت ارزقني إن شئت وليعزم مسألته إنه يفعل ما يشاء لا مكره له۔

۲۳۲۶ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا أبو حفص عمرو حدثنا الأوزاعي حدثني ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس أنه تمارى هو والحر بن قيس بن حصن الفزاري في صاحب موسى أهو خضر فمر بهما أبي بن كعب الأنصاري فدعاه ابن عباس فقال إني تماريت أنا وصاحبي هذا في صاحب موسى الذي سأل السبيل إلى لقيه هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر شأنه قال نعم إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا موسى في ملأ بني إسرائيل إذ جاءه رجل فقال هل تعلم أحدا أعلم منك فقال موسى لا فأوحي إلى موسى بلى عبدنا خضر فسأل موسى السبيل إلى لقيه فجعل الله له الحوت آية وقيل له إذا فقدت الحوت فارجع فإنك ستلقاه فكان موسى يتبع أثر الحوت في البحر فقال فتى

اشعری نے فرمایا:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا اور کبھی فرماتے کہ جب کوئی سائل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو فرماتے کہ سفارش کرو کیونکہ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے جاری کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ اگر تو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما، بلکہ اسے عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری اس بات میں اختلاف کرتے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت خضر تھے۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور ان کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جس کے پاس جانے کا انہوں نے راستہ پوچھا تھا تو کیا آپ نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا بھی آدمی ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پس حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی گئی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کے لئے راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو گم کردو تو واپس ہو جانا کیونکہ وہیں تم اس سے مل سکو گے۔ پس حضرت موسیٰ سمندر میں مچھلی کے نشان کو دیکھتے ہوئے ہو گئے۔ پس حضرت

مُوسٰی لِمُوسٰی اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ قَالَ مُوسٰی ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِیْ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَکَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ۔

موسیٰ کے ساتھی نے ان سے کہا، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور انہوں نے حضرت خضر کو پالیا پھر ان دونوں کا وہی قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ یُرِیْدُ الْمُحَصَّبَ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم بنی کنانہ کے اس ٹیلے پر اتریں گے جہاں قریش مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اس جگہ سے مراد ٹیلہ ہے۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ یَفْتَحْهَا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوْا عَلَی الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَکَاَنَّ ذٰلِكَ اَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ان پر فتح حاصل نہ ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا ہم بغیر فتح کئے چلے جائیں۔ فرمایا تو کل جنگ کرو چنانچہ اگلے روز بہت زخمی ہوئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم چلے جائیں گے اس پر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

بَابُ ۱۲۶۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ وَلَمْ یَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّکُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِکْرُهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا تَکَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْیِ سَمِعَ

خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نافع نہیں۔

"اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں کہ جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (سورۂ السبا، آیت ۲۳) اور یہ نہیں کہتے کہ تمہارے رب نے کیا پیدا فرمایا نیز ارشاد ربانی ہے "وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر

اَهْلُ السَّمٰوٰتِ شَيْئًا اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوْا اَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الدَّيَّانُ.

۲۲۲۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَاَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ اِنَّ اِنْسَانًا رَوٰى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ اَنَّهُ قَرَاَ فُزِّعَ قَالَ سُفْيٰنُ هٰكَذَا قَرَاَ عَمْرٌو فَلَا اَدْرِيْ سَمِعَهُ هٰكَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْيٰنُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.

۲۲۳۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے حکم؛ (سورۃ البقرہ، آیت) مسروق نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے اور آسمان والے اس کو سنتے ہیں تو ان کے دلوں کا خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز رک جاتی ہے یہ جان کر کہ وہ حق ہے اور پکارتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا۔ حضرت جابر بن عبداللہ بن انیس سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو اکٹھا کرے گا پھر انہیں ایسی آواز سے پکارے گا کہ دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے نزدیک والے کہ میں بادشاہ ہوں میں جزا و سزا دینے والا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے پر مارنا شروع کر دیتے ہیں عجز و نیاز سے جیسا کہ فرمایا ہے کہ وہ پتھر پر زنجیریں ہیں۔ حضرت علی اور کئی دیگر حضرات نے صفوان کہا ہے پھر وہ اسے فرشتوں میں جاری کرتا ہے چنانچہ جب ان کے دلوں کا خوف جاتا رہتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑائی والا۔ علی سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے اسے روایت کیا ہے۔ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ علی نے سفیان سے کہا کہ کیا عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی یوں مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ عمرو بن دینار، عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے فُزِّعَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔ لیکن یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اسی طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ ہماری قرأت تو یہی ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے اور کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کریم صلی اللہ

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيْدُ اَنْ يَجْهَرَ بِهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کے قرآن کریم پڑھنے کو سنتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کے ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادِيْ بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ۔

ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ میں بھیجنے کے لیے نکال دیجیے۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اتنا رشک مجھے کسی عورت پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر آیا کیونکہ ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت والے ایک گھر کی بشارت دی جائے۔

بَابُ ۱۲۶۳ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيْلَ وَنِدَاءِ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ اَيْ يُلْقٰى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ اَنْتَ اَيْ تَاْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ۔

خدا کا کلام فرمانا حضرت جبرئیل سے اور فرشتوں کو ندا کرنا

معمر کا قول ہے کہ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ سے یہ مراد ہے کہ قرآن تم پر ڈالا جاتا ہے اور تَلَقَّاهُ اَنْتَ سے یہ مراد ہے کہ تم ان سے لیتے ہو اور یہ بھی اسی کی طرح ہے جیسے کہ حضرت آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے (سورۃ البقرہ، آیت ۳۷)

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِي السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَصَلٰوۃِ الْفَجْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ۔

۲۲۳۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی۔

بَابُ ۲۶۵ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ قَالَ مُجَاھِدٌ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ بَیْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ وَالْاَرْضِ السَّابِعَۃِ

۲۲۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْھَمْدَانِیُّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا فُلَانُ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلِ اللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنَّکَ اِنْ مُتَّ فِیْ لَیْلَتِکَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَۃِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ اَجْرًا۔

۲۲۳۷ ۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ

تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر و نماز فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی پس جانتے ہوئے وہ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ تعالے کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا کہ خواہ اس نے چوری یا زنا کیا؟ کہا کہ خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔

اللہ تعالے اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ سے مراد سات آسمانوں اور سات زمینوں میں نازل کرتا ہے۔

ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یوں کہا کرو :۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی ہے اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے ساتھ لگا دی، تیرے شوق اور تیرے ڈر سے، کوئی ٹھکانا اور جائے نجات نہیں مگر تیری طرف میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ پس اگر تم اس رات میں مر جاؤ تو فطرت اسلام پر مرو گے اور اگر تم صبح کر اٹھے تو ثواب کے ساتھ اٹھو گے۔

اسمٰعیل بن ابو خالد نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ

ابن ابی اوفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاحزاب اللّٰهم منزل الکتاب سریع الحساب اهزم الاحزاب وزلزل بهم زاد الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا ابن ابی خالد سمعت عبد الله سمعت النبی صلی الله علیه وسلم

۲۲۳۸ ـ حدثنا مسدد عن هشیم عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها قال انزلت ورسول الله صلی الله علیه وسلم متوار بمکة فکان اذا رفع صوته سمع المشرکون فسبوا القرآن ومن انزله ومن جاء به وقال الله تعالی ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها لا تجهر بصلاتک حتی یسمع المشرکون ولا تخافت بها عن اصحابک فلا تسمعهم وابتغ بین ذلک سبیلا اسمعهم ولا تجهر حتی یاخذوا عنک القرآن.

باب قول الله تعالی یریدون ان یبدلوا کلام الله لقول فصل حق وما هو بالهزل باللعب.

۲۲۳۹ ـ حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی یؤذینی ابن آدم یسب الدهر وانا الدهر بیدی الامر اقلب اللیل والنهار.

۲۲۴۰ ـ حدثنا ابو نعیم حدثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یقول الله عز وجل الصوم لی وانا اجزی به یدع شهوته واکله وشربه

صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی:۔ اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اضافے کے ساتھ حمیدی، سفیان، ابن ابو خالد، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے سنا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے آیت: "اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ" سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۱۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ آواز بلند کرتے اور مشرکین سنتے تو قرآن کریم کو برا بھلا کہتے اور اس کے نازل کرنے والے اور لانے والے کو بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور بالکل آہستہ یعنی نماز اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی آہستہ کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں اور اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو یعنی ان کو سناؤ لیکن بلند آواز سے نہیں یہاں تک کہ یہ لوگ تم سے قرآن مجید سیکھ لیں۔

قرآن مجید

"وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں" (سورۂ الفتح آیت ۱۵) لقول فصل سے مراد ہے حق اور وما ہو بالہزل یعنی کھیل کود کی چیز نہیں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے کہ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا۔ وہ شہوت اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے اور

مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک دفعہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی:۔ اے ایوب! جو چیز تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے:۔ اے رب! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

ابو عبداللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات میں پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے پھر فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی مجھ سے بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللَّهُ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے روز سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا:۔ یہ حضرت خدیجہ جو آپ کی طرف برتن میں کھانے کی چیز یا پینے کی چیز لے کر آرہی ہیں، انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کر دیجئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی بشارت دیجئے جس میں نہ ذرا شور و غل ہوگا اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف۔

۲۲۲۵ - حدثنا معاذ بن اسد اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر۔

۲۲۲۶ - حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جريج اخبرني سليمان الاحول ان طاوسا اخبره انه سمع ابن عباس يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا تهجد من الليل قال اللهم لك الحمد انت نور السموت والارض ولك الحمد انت قيم السموت والارض ولك الحمد انت رب السموت والارض ومن فيهن انت الحق ووعدك الحق وقولك الحق ولقاؤك الحق والجنة حق والنار حق والنبيون حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت الهي لا اله الا انت ۔

۲۲۲۷ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا عبد الله بن عمر النميري حدثنا يونس بن يزيد الايلي قال سمعت الزهري قال سمعت عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبد الله عن حديث عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين قال لها اهل الافك ما قالوا فبراها الله مما قالوا وكل حدثني طائفة من الحديث الذي حدثني عن عائشة قالت ولكن والله ما كنت

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

طاؤس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے۔ اے اللہ! تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔ تیرا دیدار حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے انبیاء حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد کے سہارے جھگڑا اور تیرے حکم سے فیصلہ کیا پس بخش دے جو کام میں نے پہلے کئے یا بعد میں کروں یا جو چھپا کر کئے یا علانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔"

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس واقعے سے سنا جبکہ ان کے متعلق افترا پردازوں نے کچھ کہا اور ان کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا تو ان چاروں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل کے اندر میں خود کو اس

أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلٰى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيٰتِ۔

سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند میں خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرما دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں ۔۔۔۔ (سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۲۰)

٢٢٤٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ برے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو جب تک اسے کر نہ لے اور جب اسے کرلے تو اس کے برابر ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اسے ترک کر دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی وہ کی نہ ہو تب بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کرلے تو اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔

٢٢٤٩۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ۔

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی سامنے آ کھڑی ہوئی۔ فرمان ہوا کہ ٹھہر۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یہ قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔ فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑ لوں جو تجھے توڑے۔ عرض گزار ہوئی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا تو تیرے لئے یہی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت پڑھی۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (سورۂ محمد آیت ۲۲)

٢٢٥٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ

فقال قال الله اصبح من عبادی کافر بی ومؤمن بی.

٢٣٥١- حدثنا اسمٰعیل حدثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال الله اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءه واذا کره لقائی کرهت لقاءه.

٢٣٥٢- حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال الله انا عند ظن عبدی بی.

٢٣٥٣- حدثنا اسمٰعیل حدثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال رجل لم یعمل خیرا قط فاذا مات فحرقوه واذروا نصفه فی البر ونصفه فی البحر فوالله لئن قدر الله علیه لیعذبنه عذابا لا یعذبه احدا من العالمین فامر الله البحر فجمع ما فیه وامر البر فجمع ما فیه ثم قال لم فعلت قال من خشیتک وانت اعلم فغفر له.

٢٣٥٤- حدثنا احمد بن اسحاق حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا همام حدثنا اسحاق بن عبد الله سمعت عبد الرحمٰن بن ابی عمرة قال سمعت ابا هریرة قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم قال ان عبدا اصاب ذنبا وربما قال اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا قال اصبت فاغفر لی فقال ربه اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به

نے فرمایا ۔ میرے کتنے ہی بندے منکر اور کتنے ہی ماننے والے ہو گئے ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک رہتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیا جائے پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں بہا دی جائے ۔ کیونکہ خدا کی قسم ، اگر اللہ تعالےٰ نے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب نہ دیا ہوگا ۔ پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے سارے اس کے ذرّے اکٹھے کر دئیے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے اندر تھے اس نے جمع کر دئیے پھر فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ کہا کہ تو ابھی طرح جانتا ہے تجھ سے ڈرتے ہوئے ، پس اسے بخش دیا گیا ۔

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ایک آدمی نے گناہ کیا (راوی نے کبھی کہا کہ اس سے گناہ سرزد ہوا) پس عرض گزار ہوا کہ اے رب ! میں گناہ کر بیٹھا (کبھی یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہو گیا) پس مجھے بخش دے ۔ چنانچہ اس کے رب نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے ، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رکا رہا پھر اس نے گناہ کیا (یا اس سے گناہ سرزد ہو گیا) تو کہا ۔

غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ
أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ
أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا
وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ
أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي ثَلٰثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

٢٣٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ
سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي
أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ
قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ
قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا
وَإِنْ يَقْدِرِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا
مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتّٰى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي
أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ
فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا
ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ أَيْ عَبْدِي
مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ
مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ
أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى فَمَا
تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ
سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ

اے رب! میں گناہ کر بیٹھا (یا مجھ سے گناہ ہو گیا) دوبارہ
بھی پس مجھے بخش دے۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا
رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ
کرتا ہے، پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر وہ
ٹھہرا جب تک خدا نے چاہا۔ پھر اس نے گناہ کیا (راوی یہ کہا کہ
مجھ سے گناہ ہو گیا) راوی کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوا۔ اے
رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا پس مجھے بخش دے تو پھر
فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے
سبب پکڑتا ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا اور ایک بات
کہی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے خوب نوازا تھا۔ جب
اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ
میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ اچھے باپ ہیں۔ کہا
میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی یا میں نے اللہ کے پاس کوئی
نیکی جمع نہیں کرائی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اگر اس پر قدرت پائی تو عذاب دے
گا۔ پس دیکھو! جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا۔ یہاں تک کہ جب
میرے کوئلے ہو جائیں تو انہیں پیس دینا اور جس روز تیز ہوا چلے تو
مجھے اس میں اڑا دینا۔ نبی کریم نے فرمایا کہ اس نے اس بات کا ان
سے پکا وعدہ لیا اور قسم ہے پروردگار کی، انہوں نے ایسا ہی
کیا اور تیز ہوا کے روز اسے اڑا دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل
نے فرمایا کہ ہو جا تو وہ آدمی سامنے آ کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے
نے فرمایا۔ اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس بات
نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف اور ڈر نے۔ فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تلافی کی کہ اس پر رحم فرما دیا۔ راوی
نے دوسری دفعہ کہا۔ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا کہا میں (سلیمان) نے
یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں
نے بھی اسی طرح حضرت سلیمان فارسی سے سنی ہے
ماسوائے اس کے کہ وہ أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ

أَدْرُدُ فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ.
حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ.

کا اضافہ کرتے تھے یا جو کچھ بیان فرمایا۔
موسیٰ نے معتمر سے نقل کیا کہ انہوں نے لم یبتئر کہا اور خلیفہ نے معتمر سے روایت کی کہ انہوں نے لم یبتئز کہا۔ قتادہ نے اس کی تفسیر میں کہا کہ جمع نہیں کر دائی۔

بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ.

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام وغیرہ سے کلام فرمانا۔

۲۲۵۶- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اسے بھی جنت میں داخل فرما دے، پس وہ داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا کہ اسے بھی جنت میں داخل کر جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

۲۲۵۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ

حماد بن زید نے معبد بن ہلال عنزی سے روایت کی کہ اہل بصرہ سے ہم کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں بتانے کے لیے حدیث شفاعت کا مطالبہ کریں۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے پس ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دے دی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے کسی اور چیز کے بارے میں نہ پوچھنا۔ پس انہوں نے کہا کہ اے ابو حمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ سے حدیث شفاعت پوچھنے آئے ہیں۔ فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ نے بتاتے ہوئے فرمایا: قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کی مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل

خليل الرحمن فيأتون إبراهيم فيقول لست
لها ولكن عليكم بموسى فإنه كليم الله
فيأتون موسى فيقول لست لها ولكن عليكم
بعيسى فإنه روح الله وكلمته فيأتون عيسى
فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمد صلى الله
عليه وسلم فيأتوني فأقول أنا لها فأستأذن
على ربي فيؤذن لي ويلهمني محامد أحمده بها
لا تحضرني الآن فأحمده بتلك المحامد وأخر
له ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك وقل
يسمع لك وسل تعط واشفع تشفع فأقول
يا رب أمتي أمتي فيقال انطلق فأخرج منها
من كان في قلبه مثقال شعيرة من إيمان
فأنطلق فأفعل ثم أعود فأحمده بتلك المحامد
ثم أخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك
وقل يسمع لك وسل تعط واشفع تشفع
فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال انطلق فأخرج
منها من كان في قلبه مثقال ذرة أو خردلة
من إيمان فأنطلق فأفعل ثم أعود فأحمده
بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال يا محمد
ارفع رأسك وقل يسمع لك وسل تعط واشفع
تشفع فأقول يا رب أمتي أمتي فيقول انطلق
فأخرج من كان في قلبه أدنى أدنى أدنى مثقال
حبة خردل من إيمان فأخرجه من النار
فأنطلق فأفعل فلما خرجنا من عند أنس
قلت لبعض أصحابنا لو مررنا بالحسن وهو
متوار في منزل أبي خليفة فحدثناه بما
حدثنا أنس بن مالك فأتيناه فسلمنا عليه
فأذن لنا فقلنا له يا أبا سعيد جئناك
من عند أخيك أنس بن مالك فلم نر مثل

نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم
اللہ ہیں پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ
میں اس کام کا نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت عیسیٰ کے پاس جانا چاہیے
کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں پس وہ حضرت عیسیٰ کے حضور جائیں
گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں مگر تمہیں محمد مصطفیٰ کے
پاس جانا چاہیے پس وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں
گا یہ تو میرا کام ہے پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجاز
ت دی جائے گی اور مجھے ایسی حمدوں کا الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد و ثنا
کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی
حمد کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھ سے کہا جائے
گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی مانگو کہ تمہیں
دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں
عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، میری امت پس فرمایا جائے گا
کہ جاؤ اور جہنم سے اسے نکال دو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو۔
پس میں جا کر یہی کروں گا پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا
بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس کہا جائے گا کہ
اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا
جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض
کروں گا کہ اے رب! میری امت میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور
جہنم سے اسے بھی نکال دو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان
ہو پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا
بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس فرمایا جائے گا کہ اے
محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور
شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا اے رب! میری امت
میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال دو جس کے دل میں
رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم ایمان ہو پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ جب ہم
حضرت انس کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کاش ہم
امام حسن بصری کے پاس سے گزریں جو ابو خلیفہ کے مکان میں چھپے ہوئے ہیں کیونکہ وہ ان
سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم سے حضرت انس بن مالک نے بیان کی ہے چنانچہ ہم

مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيهِ فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيثِ فَانْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيهِ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

پہنچے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب ہم نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی ہم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اے ابو سعید! ہم آپ کی خدمت میں آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک کے پاس سے آئے ہیں کیونکہ شفاعت کے بارے میں جو حدیث انہوں نے بیان کی ایسی کسی کو ہم نے بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیان کرو۔ پس ہم نے ان سے حدیث بیان کی اور اسی مقام پر آ کر ختم کر دی۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ انہوں نے اس سے زیادہ ہمیں نہیں بتایا۔ فرمایا کہ بیس سال کا عرصہ ہوا جبکہ مجھ سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بھول گئے یا ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے ابو سعید! بیان فرمائیے۔ پس وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اسی لیے کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ آپ لوگوں سے یہ حدیث بیان کروں جیسے انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح حمد و ثنا بیان کروں گا پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتیوں میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت کے اندر داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا جو گھسٹتا ہوا نکلے گا پس اس کا رب اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تین دفعہ اس سے یہی فرمائے گا اور وہ ہر دفعہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے لئے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ رب کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ دائیں جانب دیکھے گا تو نہیں کچھ نظر آئے گا مگر وہی عمل جو آگے بھیجے اور جب سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا مگر جہنم جو اس کے سامنے

۔ قسم ہے میری عزت و جلال کی ضرور دوزخ سے نکالوں گا ان کو جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔

وينظر بين يديه فلا يرى إلا النار تلقاء وجهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة قال الأعمش وحدثني عمرو بن مرة عن خيثمة مثله وزاد فيه ولو بكلمة طيبة.

۲۳۶۰ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال جاء حبر من اليهود فقال إنه إذا كان يوم القيامة جعل الله السموات على إصبع والأرضين على إصبع والماء والثرى على إصبع والخلائق على إصبع ثم يهزهن ثم يقول أنا الملك أنا الملك فلقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يضحك حتى بدت نواجذه تعجبا وتصديقا لقوله ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم وما قدروا الله حق قدره إلى قوله يشركون.

۲۳۶۱ - حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن صفوان بن محرز أن رجلا سأل ابن عمر كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في النجوى قال يدنو أحدكم من ربه حتى يضع كنفه عليه فيقول أعملت كذا وكذا فيقول نعم ويقول عملت كذا وكذا فيقول نعم فيقرره ثم يقول إني سترت عليك في الدنيا وأنا أغفرها لك اليوم وقال آدم حدثنا شيبان حدثنا قتادة حدثنا صفوان عن ابن عمر سمعت النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۲۶۸ قوله وكلم الله موسى تكليما.

۲۳۶۲ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث حدثنا عقيل عن ابن شهاب حدثنا

ہوگی۔ پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات ہو سکے ۔ اعمش، عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اگرچہ ایک اچھا لفظ کہہ کر۔

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہودیوں کے ایک عالم نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہا ۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر لے گا اور انہیں ہلا کر فرمائے گا ۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا اس کی بات سے متعجب ہوتے اور تصدیق کرتے ہوئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا ۔ (سورۃ الزمر آیت ۶۷)

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے ؟ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے ؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ پھر فرمائے گا کہ فلاں فلاں کام بھی تو نے کئے ؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں ۔ اسی طرح اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تجھے بخش دیتا ہوں ۔ آدم، شیبان، قتادہ، صفوان، حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ حضرت آدم اور حضرت

حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال احتج آدم وموسى فقال موسى انت آدم الذي اخرجت ذريتك من الجنة قال آدم انت موسى الذي اصطفاك الله برسالاته وكلامه ثم تلومني على امر قد قدر علي قبل ان اخلق فحج آدم موسى.

۲۳۴۳. حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع المؤمنون يوم القيمة فيقولون لو استشفعنا الى ربنا فيريحنا من مكاننا هذا فياتون آدم فيقولون له انت آدم ابو البشر خلقك الله بيده واسجد لك الملائكة وعلمك اسماء كل شيء فاشفع لنا الى ربنا حتى يريحنا فيقول لهم لست هناكم فيذكر لهم خطيئته التي اصاب.

۲۳۴۴. حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثني سليمان عن شريك بن عبد الله انه قال سمعت ابن مالك يقول ليلة اسري برسول الله صلى الله عليه وسلم من مسجد الكعبة انه جاءه ثلثة نفر قبل ان يوحى اليه وهو نائم في المسجد الحرام فقال اولهم ايهم هو فقال اوسطهم هو خيرهم فقال آخرهم خذوا خيرهم فكانت تلك الليلة فلم يرهم حتى اتوه ليلة اخرى فيما يرى قلبه وتنام عينه ولا ينام قلبه وكذلك الانبياء تنام اعينهم ولا تنام قلوبهم فلم يكلموه حتى احتملوه فوضعوه عند بئر زمزم فتولاه منهم جبريل فشق جبريل ما بين نحره الى لبته حتى فرغ من صدره وجوفه فغسله من ماء زمزم

موسیٰ کے درمیان مباحثہ ہوا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا کہ آپ وہی حضرت موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے چنا پھر آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لئے مقدر فرما دیا گیا تھا پس حضرت آدم ہی حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اہل ایمان قیامت کے روز جمع ہو کر کہیں گے کہ کاش! ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس جگہ سے ہمیں نجات ملتی پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے پس آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرما دیں تاکہ ہمیں نجات ملے وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا۔ پھر ان سے اپنی ایک لغزش کا

شریک بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس رات رسول اللہ کو خانہ کعبہ سے معراج کروائی گئی تو آپ کی طرف وحی آنے سے پہلے تین افراد حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کون سے ہیں؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ ان میں بہتر ہیں۔ آخری نے کہا کہ ان کے بہتر فرد کو لے لو۔ اس رات یہی کچھ ہوا یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جس کے اندر کہ دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سوئی ہوئی تھیں اور آپ کا دل نہیں سو رہا تھا اور اسی طرح تمام انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ ان فرشتوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں رکھ دیا۔ ان میں سے حضرت جبرئیل نے یہ کام سنبھالا کہ گلے سے دل کے نیچے تک سینہ مبارک کو چاک کر دیا یہاں تک کہ سینہ مبارک اور شکم اطہر کو خالی کر دیا پھر اپنے ہاتھ سے آب زمزم کے ساتھ اسے دھویا یہاں تک کہ شکم مبارک کو صاف کر دیا پھر سونے کا ایک طشت لایا

بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ
ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَ
حِكْمَةً فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ
حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ
مَنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا
بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ
أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى
يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ
جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ
وَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِابْنِي نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ
فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ
فَقَالَ مَا هَذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَانِ
النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ
فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ
زَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ قَالَ مَا
هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ
رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ
الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى
السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ
الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا
لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ
فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّادِسَةِ
فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا

گیا اس میں سنہری تور تھا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اور اس
کے ساتھ سینہ مبارک اور حلق کی رگوں کو بھر دیا اور پھر برابر کر دیا۔
پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے پس اس کا ایک دروازہ
کھٹکھٹایا۔ آسمان والے پکارے کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔
انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد
مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں۔ کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ خوب
آئے خوش آمدید۔ آسمان والوں نے اس کی خوشی منائی اور آسمان والوں
کو کسی بات کا علم نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا جب تک
انہیں بتایا نہ جائے پس پہلے آسمان پر آپ نے حضرت آدم کو پایا تو حضرت
جبرئیل نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے باپ ہیں انہیں سلام کیجئے پس حضرت
آدم نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا آنا مبارک ہو بیٹے بہتر بیٹے۔
آپ اچھے بیٹے ہیں۔ آسمان دنیا پر دو نہریں بہتی ہیں آپ نے فرمایا اے
جبرئیل! یہ نہریں کیسی ہیں۔ جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہے
پھر آگے چلے تو آسمان میں ایک اور نہر تھی جس پر موتی اور زبرجد کے مکانات
بنے ہوئے تھے اس پر ہاتھ مارا تو وہ مشک تھی۔ فرمایا کہ اے جبرئیل!
یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کے لئے رکھ چھوڑی
ہے۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے۔ فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے
آسمان پر کہا تھا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ پوچھا کہ آپ کے
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ محمد مصطفیٰ ہیں انہوں نے پوچھا کیا
انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں! انہوں نے کہا۔ خوش آمدید۔ پھر
تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے اور
دوسرے آسمان پر کہا تھا۔ پھر چوتھے کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی
طرح کہا پھر پانچویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ پھر
چھٹے آسمان کی طرف چڑھے اور یہاں بھی حسب سابق سوال جواب ہوئے پھر
ساتویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا ہر آسمان پر انبیائے
کرام سے ملاقات ہوئی جن کے نام بتائے اور مجھے ان میں سے یہ نام یاد ہے
کہ حضرت ادریس دوسرے آسمان میں، حضرت ہارون چوتھے میں پانچویں آسمان
والے کا مجھے نام یاد نہیں۔ چھٹے پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ساتویں پر ملے
اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت کے باعث۔ حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ

أنبياء قد سماهم فأوعيت منهم إدريس في الثانية وهارون في الرابعة وآخر في الخامسة لم أحفظ اسمه وإبراهيم في السادسة وموسى في السابعة بتفضيل كلام الله فقال موسى رب لم أظن أن يرفع علي أحد ثم علا به فوق ذلك بما لا يعلمه إلا الله حتى جاء سدرة المنتهى ودنا الجبار رب العزة فتدلى حتى كان منه قاب قوسين أو أدنى فأوحى الله فيما أوحى إليه خمسين صلاة على أمتك كل يوم وليلة ثم هبط حتى بلغ موسى فاحتبسه موسى فقال يا محمد ماذا عهد إليك ربك قال عهد إلي خمسين صلاة كل يوم وليلة قال إن أمتك لا تستطيع ذلك فارجع فليخفف عنك ربك وعنهم فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم إلى جبريل كأنه يستشيره في ذلك فأشار إليه جبريل أن نعم إن شئت فعلا به إلى الجبار فقال وهو مكانه يا رب خفف عنا فإن أمتي لا تستطيع هذا فوضع عنه عشر صلوات ثم رجع إلى موسى فاحتبسه فلم يزل يردده موسى إلى ربه حتى صارت إلى خمس صلوات ثم احتبسه موسى عند الخمس فقال يا محمد والله لقد راودت بني إسرائيل قومي على أدنى من هذا فضعفوا فتركوه فأمتك أضعف أجسادا وقلوبا وأبدانا وأبصارا وأسماعا فارجع فليخفف عنك ربك كل ذلك يلتفت النبي صلى الله عليه وسلم إلى جبريل ليشير عليه ولا يكره ذلك جبريل فرفعه عند الخامسة فقال يا رب إن أمتي ضعفاء

اے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ مجھ سے اوپر کسی کو پہنچایا جائے گا۔ پھر مجھے اس سے اوپر لے جایا گیا جس کو بجز خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آ گیا۔ پھر اللہ رب العزت سے نزدیک ہوا، پھر اور قریب ہوئے یہاں تک کہ اس سے دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چاہی وحی فرمائی اور اس میں آپ کی امت پر رات دن میں روزانہ پچاس نمازوں کی وحی فرمائی گئی۔ پھر نیچے آئے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ تک پہنچے تو حضرت موسیٰ نے آپ کو روک کر کہا، اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے روزانہ پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، لہٰذا واپس جائیے اور اس میں اپنے رب سے کمی کروائیے۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کی طرف دیکھا گویا آپ ان سے مشورہ فرما رہے تھے۔ حضرت جبریل نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا ہی کریں۔ پھر آپ کو اوپر لے گئے یعنی پہلی جگہ پر اور عرض گزار ہوئے کہ اے رب! کمی فرما کیونکہ میری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ پس دس نمازوں کی کمی فرما دی گئی۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس برابر حضرت موسیٰ آپ کو بارگاہِ الٰہیہ کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ تعداد پانچ نمازوں تک آ پہنچی۔ پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سے کم نمازوں پر آزما چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی، قلبی، بدنی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے۔ لہٰذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ حضرت جبریل کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبریل اس کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں دفعہ بھی آپ کو اوپر لے گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میری امت جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہٰذا ہمارے

اجسادهم وقلوبهم واسماعهم وابدانهم فخفف عنا فقال الجبار يا محمد قال لبيك وسعديك قال انه لا يبدل القول لدي كما فرضت عليك في ام الكتاب قال فكل حسنة بعشر امثالها فهي خمسون في ام الكتاب وهي خمس عليك فرجع الى موسى فقال كيف فعلت فقال خفف عنا اعطانا بكل حسنة عشر امثالها قال موسى قد والله راودت بني اسرائيل على ادنى من ذلك فتركوه ارجع الى ربك فليخفف عنك ايضا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا موسى قد والله استحييت من ربي مما اختلفت اليه قال فاهبط باسم الله قال واستيقظ وهو في مسجد الحرام۔

باب كلام الرب مع اهل الجنة۔

٢٣٦٥ ـ حدثنا يحيى بن سليمان حدثني ابن وهب قال حدثني مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك والخير في يديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب وقد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب واي شيء افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعده ابدا۔

٢٣٦٦ ـ حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

لئے اور کمی فرما ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اے محمد! عرض گزار ہوئے کہ میں حاضر و مستعد ہوں ۔ فرمایا کہ میرے نزدیک بات بدلا نہیں کرتی جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض فرمایا پس یہ ثواب کے لحاظ سے لوح محفوظ میں پچاس ہیں اور پڑھنے کے لئے تم پر پانچ فرض ہیں ۔ پس آپ حضرت موسیٰ کی طرف لوٹے ۔ کہا کہ آپ نے کیا کیا ؟ کہا کہ ہمارے لئے یہ کمی فرمائی گئی کہ ہمیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرمایا گیا ۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس سے کم نماز وں پر بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہٰذا اپنے رب کی طرف جائیے اور مزید کمی کروائیے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے موسیٰ ! خدا کی قسم مجھے اپنے رب کے حضور بار بار جانے کے باعث اب شرم آتی ہے ۔ کہا تو اللہ کا نام لے کر اتر جائیے ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں تھے ۔

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے ۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت ! وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے لئے حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے ۔ وہ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو ؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب ! ہمیں کیا ہوا ہے جو ہم راضی نہ ہوں حالانکہ ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا ۔ فرمانے لگا کہ کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نہ دوں ؟ عرض کریں گے کہ اے رب ! وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہے ؟ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لئے حلال کی ۔ لہٰذا اس کے بعد اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز گفتگو فرما رہے تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے ۔

يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی! عرض کرے گا کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور چشم زدن میں کھیتی کا اگنا، بڑھنا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پہاڑوں کی طرح انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی۔ دیہاتی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے سوائے قریشیوں اور انصاریوں کے کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

بَابٌ ١٢٣ ذِكْرُ اللَّهِ بِالْأَمْرِ وَذِكْرُ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْإِبْلَاغِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُمَّةٌ هَمٌّ وَضِيقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوا إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ يُقَالُ افْرُقِ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ وَحَتَّى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ النَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ.

اللہ تعالیٰ حکم کے ذریعے بندوں کو یاد کرتا ہے اور بندے اسے دعا، عاجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کے ذریعے یاد کرتے ہیں

ارشادِ ربانی ہے: "تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا" (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۲) نیز فرمایا: "اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں یاد دلانا تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کر لو پھر تمہارے کام میں تمہارے لئے کوئی الجھن نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور مہلت نہ دو، پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں" (سورۃ یونس آیت ۷۱، ۷۲) غُمَّۃٌ سے تکلیف اور تنگی مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے اقْضُوا إِلَيَّ جو تمہارے دلوں میں ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ لفظ محبوب! "اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے" (سورۃ التوبہ آیت ۶) اگر کوئی آدمی آنے والے سے جو تم فرماتے ہو اور جو تم پر اتارا گیا ہے پس وہ امن میں ہے یہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے اور اپنی حفاظت گاہ پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ النَّبَأُ الْعَظِيمُ سے قرآن مجید مراد ہے صَوَابًا دنیا میں حق پڑھنا اور اس کے مطابق

بَابٌ ١٢۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذَلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ

ارشادِ الٰہی ہے۔ خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ

ارشادِ ربانی ہے: "اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ ہے سارے جہان کا رب" (سورۃ حم سجدہ آیت ۹) نیز ارشاد فرمایا: "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی

لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِينَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ لِيَسْأَلَ الصّٰدِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِينَ الْمُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ عِنْدَنَا وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ۔

دوسرے معبود کو نہیں پکارتے" (سورۃ الفرقان آیت ۶۸) اور ارشاد ہوا "اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلے لوگوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو نقصان میں رہے گا۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں سے ہو" (سورۃ الزمر ۶۵، ۶۶)۔ عکرمہ کا قول ہے "اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے" (سورۃ یوسف آیت ۱۰۶) اگر ان سے پوچھیے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ یہ ان کا عقیدہ ہے لیکن دوسروں کی پوجا کرتے ہیں۔ بندوں کے افعال اور کسب کا مخلوق ہونا جو مذکور ہے وہ اس ارشاد الٰہی کے باعث ہے "اور اس نے ہر چیز پیدا کی پھر ٹھیک اندازے پر رکھی" (سورۃ الفرقان آیت ۲) مجاہد کا قول ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ رسالت اور عذاب کو۔ لِيَسْأَلَ الصّٰدِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ احکام پہنچانے والے رسولوں سے وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ہمارے پاس۔ وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ قرآن مجید لے کر وَصَدَّقَ بِهِ ایمان لانے والا قیامت کے روز کہے گا یہ ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا جس کے مطابق میں نے عمل کیا۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ۔

عمرو بن شرحبیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو خدا کی برابری کرنے والا کسی کو ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا کیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ گناہ تو واقعی بہت بڑا ہے لیکن پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے۔

بَابٌ ۱۲۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ

کافروں کا خدا کے متعلق گمان

"اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا" (سورۃ حم سجدہ آیت ۲۲)

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ

ابو معمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ دو ثقفی اور ایک قرشی یا دو قرشی اور ایک ثقفی بیت اللہ کے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ.

بَابُ ١٢٤٢ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا وَأَنَّ حَدَثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوقِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلٰوةِ.

۲۳۶۹ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللّٰهِ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ.

۲۳۷۰ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ

پاس جمع ہوئے جن میں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سوجھ بوجھ کی قلت تھی ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا اللہ تعالے ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں" (سورہ حٰم سجدہ آیت ۲۲)

اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے "جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے۔ (سورہ الانبیاء آیت ۲) نیز فرمایا "شاید اس کے بعد اللہ کوئی نیا حکم بھیجے"۔ (سورہ الطلاق آیت پہلی) اس کی نئی بات مخلوق کی نئی بات کے مشابہ نہیں جیسا کہ فرمایا "اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے" (سورۂ الشوریٰ آیت ۱۱) ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا حکم دیتا ہے اور اس کے نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کیا کرو۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو اللہ کی تمام کتابوں سے بلحاظ زمانہ نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو یہ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے ان کی کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل فرمائی، وہ اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے۔ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے، اور اللہ تعالے نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی۔ ان میں تغیر و تبدل کر

كُتُبَ اللّٰهِ تَغَيَّرُوا فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِذٰلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

بَابُ ۲۷۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ۔

۲۳۷۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ۔

بَابُ ۲۷۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

کے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے ذلیل قیمت کمائیں۔ کیا تمہیں اس سے منع نہیں فرمایا ان باتوں کو ان سے پوچھنے سے جن کا تمہارے پاس علم آگیا۔ حالانکہ خدا کی قسم ہم نے ان میں سے نہیں دیکھا کہ تم سے اس کے متعلق کسی نے پوچھا ہو جو تم پر نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔

"تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو" (سورۃ القیامۃ آیت ۱۶) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نزول وحی کے وقت ایسا کرنا۔ ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کریں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے ارشاد ربانی "تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو" کے بارے میں روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی سے سخت بوجھ محسوس ہوتا اور آپ اپنے لب ہائے مبارک کو حرکت دیا کرتے۔ حضرت ابن عباس نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاؤں جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حرکت دیا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے حضرت ابن عباس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے" فرمایا کہ تمہارے سینے میں جمع کرنا۔ اسے پھر پڑھنا جبکہ ہم پڑھ لیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرنا۔ فرمایا کہ تم غور سے سنو اور خاموش رہو۔ پھر تمہارا پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب حضرت جبرئیل چلے جاتے تو نبی کریم پڑھتے جیسا کہ آپ کو پڑھایا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔

"اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے، وہ تو دلوں کی بات بھی

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ. يَتَخَافَتُونَ يَتَسَارُّونَ.

جانتا ہے کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی کو جاننے والا خبردار۔ (سورۃ الملک آیت) یتخافتون آہستہ باتیں کرنا۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد ربانی "اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" کے بارے میں فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے رہتے تھے تو جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے اور مشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید کے لئے برا بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز زیادہ آواز سے نہ پڑھو یعنی اپنی قرأت کہ مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو برا بھلا کہیں اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھو کہ تمہارے اصحاب بھی نہ سن سکیں بلکہ اس کے درمیان میں راستہ تلاش کرو۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت "اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" یہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَزَادَ غَيْرُهُ يَجْهَرُ بِهِ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو آواز سے نہیں پڑھتا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ اللَّهُ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ وَقَالَ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ

نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک وہ جس کو قرآن مجید دیا گیا تو وہ شب و روز اس کے ساتھ قیام کرتا ہے دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے یہ چیز دی جاتی تو میں بھی ایسا کرتا جیسا وہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ اس کا کتاب کے ساتھ قیام کرنا اس کا فعل ہے اور فرمایا "اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا اختلاف"

وَأَوْلِيكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.

۲۳۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ.

۲۳۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ.

بَابُ ۱۲۷ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللَّهِ الرِّسَالَةُ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ ذَلِكَ الْكِتَابُ هَذَا الْقُرْآنُ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ بَيَانٌ وَدَلَالَةٌ كَقَوْلِهِ تَعَالَى ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ

(سورہ الروم آیت ۲۲) نیز فرمایا "اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا (ملے)"

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت مل جاتی تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ ان مقامات پر خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے تو دوسرا آدمی دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نہیں مگر دو شخصوں میں ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید دیا پس وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ شب و روز اسے راہ خدا میں خرچ کرے۔ میں نے سفیان سے کئی دفعہ سنا لیکن انہوں نے "خبر" کے لفظ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ یہ ان کی صحیح حدیثوں سے ہے۔

حضور نے اللہ تعالےٰ کے احکام پہنچا دئیے تھے۔

"اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا" (سورہ المائدہ آیت ۶۷)

زہری کا قول ہے اللہ تعالیٰ پیغام کا بھیجنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہنچانا اور ہم پر تسلیم کرنا ہے۔ نیز فرمایا "کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دئیے" (سورہ الجن آیت ۲۸) یہ بھی فرمایا "تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا" (سورہ الاعراف آیت ۶۲) کعب بن مالک نے کہا جبکہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور اللہ اور رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں" حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی کا عمل اچھا لگے تو کہو کہ عمل کئے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اور کوئی تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔ معمر کا قول ہے کہ ذٰلِكَ الْكِتَابُ سے یہ قرآن مجید مراد ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ بیان اور دلالت کے لحاظ سے جیسے اللہ تعالےٰ نے

هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَا رَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِي بِكُمْ وَقَالَ أَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهُ حَرَامًا إِلٰى قَوْمِهِ وَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ.

فرمایا۔ ذٰلِکُمْ حُکْمُ اللّٰہِ یہ اللہ کا حکم ہے۔ لَا رَیْبَ کوئی شک نہیں۔ تِلْکَ اٰیٰتُ قرآن مجید کی نشانیاں۔ اور اسی طرح حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِہِمْ یہاں بِہِمْ کے معنی بِکُمْ ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ کیا مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔ پس یہ ان سے گفتگو کرنے لگے۔

٢٣٧٧ ـ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيرَةُ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ.

فضل بن یعقوب، عبداللہ بن جعفر رقی، معتمر بن سلیمان، سعید بن عبیداللہ ثقفی، بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ، جبیر بن حیہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے رب کی رسالت کے متعلق بتایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا گیا وہ جنت میں گیا۔

٢٣٧٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ يٰأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا جو تم سے یہ کہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو چھپایا۔ مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا۔
(سورۃ المائدہ، آیت ۶۷)

٢٣٧٩ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا گناہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو

حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ
إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْآيَةَ.

بَابُ ٤٣ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ
الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ
فَعَمِلْتُمْ بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ يَتْلُونَهُ يَتَّبِعُونَهُ وَ
يَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ يُتْلَى يُقْرَأُ حَسَنُ
التِّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لَا يَمَسُّهُ لَا يَجِدُ
طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَحْمِلُهُ
بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُوقِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا
التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى
عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى
عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ
أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ
ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ
فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى
غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا
بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا
ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ
حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا

اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ
وحی نازل فرمائی ہے" اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہیں پکارتے اور
اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے الخ

کلام الٰہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

"تم فرماؤ کہ توریت لاکر پڑھو اگر تم سچے ہو" (سورہ آل عمران آیت ۹۳)۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل توریت کو توریت عطا فرمائی گئی تو
انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اہل انجیل کو انجیل عطا فرمائی گئی تو انہوں
نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن مجید دیا گیا ہے تو تم اس کے مطابق عمل
کرو۔ ابو رزین کا قول ہے کہ یتلونہ سے یہ مراد ہے کہ اس کی اتباع
کرو اور اس کے مطابق عمل کرو جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ کہا گیا ہے
کہ یتلی سے اچھی طرح پڑھنا مراد ہے یعنی قرآن کریم کو حسن قرات کے ساتھ
لا یمسہ سے مراد ہے کہ اس کا ذائقہ اور نفع وہی پائیں گے جو اس پر
ایمان لائے اور اسے حق کے ساتھ نہیں اٹھائے گا مگر اس پر یقین رکھنے
والا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان کی مثال جن پر توریت رکھی
گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے جیسی مثال ہے
جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے۔ کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں
نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا (سورہ
الجمعہ آیت ۵) اور نبی کریم نے اسلام اور ایمان کو عمل کا نام دیا۔ حضرت
ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ مجھے وہ
امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ میرے
نزدیک تو میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو امید افزا ہو [illegible]

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا دور ایسا ہے جیسے نماز عصر
غروب آفتاب تک۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل
کیا یہاں تک کہ نصف دن گزر گیا تو وہ عاجز آگئے پس انہیں ایک ایک
قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک
اس کے مطابق عمل کیا اور عاجز آگئے۔ پس انہیں بھی ایک ایک
قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر تمہیں قرآن مجید دیا گیا تو تم نے اس کے
مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پس تمہیں دو دو

ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هَؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ اس پر اہل کتاب نے کہا۔ کہ انہوں نے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے۔ اور مزدوری کا بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

بَابُ ۱۲۷۹ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضور نے نماز کو عمل فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

۲۳۸۱ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ وَحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

سلیمان، شعبہ، ولید، عباد بن یعقوب اسدی، عباد بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

بَابُ ۱۲۸۰ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا هَلُوعًا ضَجُورًا

انسان کی سرشت

بیشک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔ (سورۃ المعارج آیت ۱۹تا۲۱)

۲۳۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ۔

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض لوگوں کو نہ دیا چنانچہ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ بات ناگوار گزری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں کسی ایک آدمی کو دیتا اور دوسرے کو نہ دیتا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے جس کو مال دیا ہے۔ میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے چینی اور اضطراب ہے اور بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو ان کی بے نیازی اور بھلائی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ حضرت عمرو فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ کے اس کلمے کی نسبت مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوتے۔

بَابُ ۱۲۸۱ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے رب سے

وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

ذکر اور روایت کرنا۔

٢٣٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ اُس کے رب نے فرمایا جب بندہ بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اُس کی طرف بڑھ جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اُس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

٢٣٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب بندہ بالشت بھر مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اُس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر نزدیک ہو جاتا ہوں۔ معتمر کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنے والد ماجد سے سنا۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

٢٣٨٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے کہ اُس نے فرمایا۔ ہر عمل کے لئے کفارہ ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

٢٣٨٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ۔

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اور انہیں اُن کے والد ماجد کی طرف منسوب کیا۔

٢٣٨٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ

معاویہ بن قرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روز دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا سورۃ الفتح سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار الفاظ کی

يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيْهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعٰوِيَةُ يَحْكِيْ قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعٰوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ آ آ آ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ.

٨ بَابُ ١٢٨٢ مَا يَجُوْزُ مِنْ تَفْسِيْرِ التَّوْرٰىةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلٰى هِرَقْلَ وَيٰأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْآيَةَ.

٢٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ.

٢٣٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُوْدِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِ مَا تَصْنَعُوْنَ بِهِمَا قَالُوْا نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا قَالَ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَجَاءُوْا فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ يَا أَعْوَرُ اقْرَأْ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى

تکرار کرتے تھے شعبہ کا بیان ہے کہ پھر معاویہ نے حضرت ابن مغفل کی قرأت میں تلاوت کر کے سنائی پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تمہارے پاس لوگ جمع ہو جائیں گے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے حضرت ابن مغفل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنایا تھا میں نے معاویہ سے کہا کہ وہ کس طرح تکرار کرتے تھے؟ فرمایا کہ آ آ آ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا جواز۔

ارشاد ربانی ہے کہ توریت لاکر پڑھو اگر تم سچے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوا کر پڑھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقل کے لئے ہے۔ اور اے اہل کتاب! ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے اس کی عربی میں تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو اس نے نازل فرمایا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں کے ایک مرد اور ایک عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے یہودیوں سے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیا کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے لوگوں کا منہ کالا کرتے اور انہیں ذلیل کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ توریت لا کر پڑھو۔ اگر تم سچے ہو۔ وہ لے آئے اور ایک آدمی سے جسے وہ پسند کرتے تھے کہا کہ اے کانے! تو پڑھو۔ سو پڑھنے لگا اور اصل مقام پر گزر گیا، بلکہ اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے

مَوْضِعِ يَدِهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ۔

بَابُ ۱۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أُرَاهُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے آیت رجم تھی واضح چمکتی ہوئی۔ پس کہا اے محمد ان دونوں کے لئے رجم کا حکم ہے جبکہ ہم اس حکم کو آپس میں چھپاتے تھے۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

حضور کا ارشاد ہے کہ قرآن کا ماہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے اپنے نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا کہ ان پر افترا پرداز لوگوں نے جو الزام لگایا تھا اور ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں اچھی طرح جانتی تھی کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ لیکن خدا کی قسم یہ تو میں گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی جس کی میری شان میں تلاوت کی جائے گی۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْکِ۔ وحی نازل فرمائی یعنی سورۃ النور کی آیت ۱۱ تا ۲۰۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۃ والتین والزیتون پڑھ رہے تھے۔ پس میں نے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی آواز آپ سے بہتر نہیں سنی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپ کر رہا کرتے تھے

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا.

اور جب آپ بلند آواز سے قراءت پڑھتے اور مشرکین سنتے تو وہ قرآن مجید کو اور اس کے نازل کرنے والے کو برا بھلا کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ۔

۴۲۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور جنگل بہت پسند ہیں۔ پس جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ ہو یا کسی جنگل میں ہو اور نماز کے لئے اذان کہو تو خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو کوئی جن یا انسان نہیں سنے گا مگر قیامت کے روز اس کی گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے کہ مؤذن خوب بلند آواز سے اذان کہے اور اس کا فائدہ یہ بتایا ہے کہ جہاں تک اس کی آواز جائے گی وہاں تک کے جن و انس قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیں گے۔ دوسری احادیث میں یہ بھی ہے کہ وہاں تک کی ہر چیز گواہی دے گی۔ معلوم ہوا کہ جو ذکر اذکار بلند آواز سے کیے جاتے ہیں ان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے ذریعے گواہوں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہو جاتا ہے جو قیامت کے روز ذاکر کے بارے میں شہادت دیں گے۔ دوسری جانب یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ جہری ذکر دکھاوے کے لیے نہ ہو اور اس کے باعث کسی کی نماز میں خلل نہ آئے۔ غرضیکہ موقع و محل کو دیکھ لینا چاہیے جن کے لحاظ سے بعض اوقات بلند آواز سے ذکر کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور بعض مواقع پہ ذکر کرنے میں زیادہ فضیلت ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کلمات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں جملے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، ادا کرنے میں زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت بھاری ہوں گے۔ یہ ترغیب دی ہے تاکہ اہلِ اسلام انہیں کثرت سے پڑھا کریں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے لیے سب سے ضروری عقائد کی اصلاح ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے تحت اکابر اہلِ سنت نے بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات اور سنن کی پابندی کرنا نیز حرام و مکروہ کاموں سے بچنا ضروری ہے اور بدعتوں سے متنفر و دور رہنا چاہیے۔ ان تمام باتوں کا اکابر اہلِ سنت کی تصانیف سے علم حاصل کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جہاں تک ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد ہونا چاہیے نیز مسنون اوراد و وظائف سے جتنا ہو سکے کرے کہ منفعت کم اور اجر بہت زیادہ ہے لیکن اگر ایک بھی عقیدہ غلط اپنایا ہوا ہو یا فرائض و واجبات کی پابندی نہ کی یا حرام کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اوراد و وظائف

کما حقہٗ فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

منصور نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

بَابُ ۱۳۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ قرآن مجید سے جتنا تمہیں آسان ہو پڑھو۔

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کی کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا جب میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ کتنے ہی ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا۔ میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا کہ جو سورت میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنا ہے آپ نے کس سے پڑھی ہے؟ کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں جس طرح آپ پڑھ رہے ہیں مجھے تو اس سے الگ انداز پر پڑھائی ہے پس میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے چلا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے انداز پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام! پڑھو چنانچہ انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جیسے مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے بیشک یہ قرآن مجید سات طریقوں پر نازل ہوا ہے پس اسی طریقے سے پڑھو جس کے لیے جو طریقہ آسان ہو۔

بَابُ ۱۳۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

ارشاد ربانی ہے: بیشک ہم نے نصیحت حاصل

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ.

کرنے کے لئے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ مُیَسَّر کے معنی آسان مہیا کرنا۔ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ تمہاری زبان میں اس کا پڑھنا تم پر آسان کر دیا۔ مطر الوراق کا قول ہے کہ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَہَلْ مِنْ مُدَّکِرٍ۔ کیا کوئی علم کا طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مدد فرمائی جائے؟

٢٣٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

مطرف بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! پھر عمل کرنے والے کس لئے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے اُسے پیدا فرمایا گیا ہے۔

٢٣٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ.

ابو عبد الرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: ہم اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی (سورۃ اللیل، آیت ۵)۔

بَابُ ١٢٧٢ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ

ارشادِ خداوندی ہے: بلکہ وہ بزرگی والا قرآن لوحِ محفوظ میں ہے۔

وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ يَخُطُّونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ مَا يَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُونَ يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ وَتَعِيَهَا تَحْفَظُهَا وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هٰذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

ارشادِ ربانی ہے: طور کی قسم اور اس نوشتہ کی (سورۃ الطور، آیت ۱، ۲)۔ قتادہ کا قول ہے کہ لکھی ہوئی۔ یسطرون لکھتے ہیں۔ اُمّ الکتاب تمام کتابوں کا مجموعہ یا اصل۔ ما یلفظ جو بات کرے گا وہ درج کر لی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے: بھلائی اور برائی لکھی جاتی ہے۔ یحرّفون دور کرتے ہیں اور ایسا کوئی بھی نہیں جو اللہ کی کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زائل کر دے بلکہ وہ اس میں تحریف کرتے ہیں کہ معنی بدل دیتے ہیں۔ دراستہم اُن کا تلاوت کرنا۔ واعیۃ محفوظ رکھنے والی۔ تعیہا اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اہلِ مکہ کو اس کے ذریعے ڈر سناؤں اور جن تک پہنچے تو اس کے لئے ڈرانے والا ہے۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے معتمر، اُن کے والد، قتادہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ۔

بَابُ ۱۲۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بَيَّنَ اللّٰهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا۔

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ

فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمالیا تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ دی کہ غالب ہوئی یا فرمایا کہ سبقت لے گئی میری رحمت میرے غضب پر پس وہ عرش کے اوپر اُس کے پاس ہے۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ سے سُنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مخلوق کو پیدا فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ پس وہ لکھی ہوئی تحریر جس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو بھی۔

ارشادِ الٰہی ہے: بےشک ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے پیدا فرمائی (سورۃ القمر آیت ۴۹) اور تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا اُن میں جان ڈالو نیز فرمایا: بےشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دنوں میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جلدی اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے ہیں۔ سن لو اسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا، بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا (سورۃ الاعراف آیت ۵۴) ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو جدا جدا بیان فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے: سن لو پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کے لیے ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے۔ حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اُس کی راہ میں جہاد کرنا اور فرمایا ہے کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ عبد القیس کے وفد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ ہمیں چند جامع امور بتائیے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ سو آپ نے انہیں ایمان، شہادت، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا

ابو قلابہ اور قاسم تمیمی نے زہدم سے روایت کی کہ ہمارے قبیلے اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھے کہ ان کے حضور کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت

وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا.

بھی تھا۔ اُن کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک آدمی بھی بیٹھا تھا جو آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے اُسے بھی بلایا تو اُس نے کہا کہ میں نے اسے کچھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھے اس سے نفرت ہو گئی ہے، پس میں نے اسے نہ کھانے کی قسم کھائی آپ نے فرمایا آؤ میں تمہیں اس کے بارے میں حدیث سناتا ہوں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس

سواریاں ہیں بھی نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش کئے گئے تو فرمایا اشعری حضرات کہاں ہیں؟ پس آپ نے ہمیں پانچ موٹے تازے اور عمدہ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے اچھا نہیں کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھا بیٹھے تھے کہ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے اور دینے کے لئے اُن کے پاس سواریاں تھیں بھی نہیں پھر آپ نے ہمیں سواریاں عطا فرما دیں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی قسم بھلا دی ہے خدا کی قسم یوں تو ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ پس ہم آپ کی خدمت میں واپس لوٹے اور عرض گزار ہوئے تو فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ نے دی ہیں۔ خدا کی قسم میں کوئی قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

٢٣٠١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ

ابو جمرہ ضبعی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں اور ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ پس ہمیں ایسے جامع کلام بتا دیجئے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی اُن کاموں کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں اور کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ اللہ کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا نیز چار چیزوں سے منع کرتا ہوں کہ کدو کے تونبے، لکڑی کے کریدے ہوئے

الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً۔

بَابُ ۱۲۸۸ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَاَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِيْ لَا يَقْرَاُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ لَهَا

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

روغنی گھڑے نیز روغنی اور سبز لاکھی برتن ہیں۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں اُن میں جان ڈالو۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان کے اندر جان ڈالو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے چلا ہے بھلا وہ ایک ذرہ تو بنائیں۔ وہ کوئی ایک دانہ یا جَو کا دانہ ہی بنا کر دکھا دیں۔

بدکار اور منافق کی قرأت نیز اُن کی آواز اور اُن کی تلاوت اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترتی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھے نارنگی جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور جو قرآن مجید نہ پڑھے اُس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اُس کا ذائقہ تو اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ فاجر کی مثال جو قرآن کریم پڑھے ریحان جیسی ہے کہ اُس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اُس فاجر کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تمہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے سُنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

أخبرني يحيى بن عروة بن الزبير أنه سمع عروة بن الزبير قالت عائشة سأل أناس النبي صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال إنهم ليسوا بشيء فقالوا يا رسول الله فإنهم يحدثون بالشيء يكون حقا قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرقرها في أذن وليه كقرقرة الدجاجة فيخلطون فيه أكثر من مائة كذبة۔

کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض دفعہ ایسی باتیں بتاتے ہیں کہ سچ ثابت ہوتی ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات جو سچ ثابت ہوتی ہے اُسے جنات نے اُچکا ہوتا ہے اور پھر وہ کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مرغی کُٹ کُٹ کرتی ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اُس کے ساتھ ملا لیتا ہے۔

٢٣٠٧۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا مهدي بن ميمون سمعت محمد بن سيرين يحدث عن معبد بن سيرين عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج ناس من قبل المشرق ويقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ثم لا يعودون فيه حتى يعود السهم إلى فوقه قيل ما سيماهم قال سيماهم التحليق أو قال التسبيد۔

معبد بن سیرین نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اِس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

باب ١٨٩ قول الله تعالى ونضع الموازين القسط وأن أعمال بني آدم وقولهم يوزن

وقال مجاهد القسطاس العدل بالرومية ويقال القسط مصدر المقسط وهو العادل وأما القاسط فهو الجائر۔

ارشادِ ربانی ہے۔ اور ہم قیامت کے روز عدل کی ترازو رکھیں گے۔ جس میں انسانوں کے اعمال و اقوال تولے جائیں گے مجاہد کا قول ہے اَلْقِسْطَاسُ رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اَلْقِسْطُ اَلْمُقْسِطُ کا مصدر ہے یعنی عادل اور اَلْقَاسِطُ ظالم کو کہتے ہیں۔

٢٣٠٨۔ حدثني أحمد بن إشكاب حدثنا محمد بن فضيل عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كلمتان حبيبتان إلى الرحمن خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم۔

ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ، اللہ پاک ہے عظمت والا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلَاثُوْنَ وَبِهٖ كَمُلَ الْكِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَّآخِرًا

اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۴۰۱ھ بمطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بخاری شریف کا ترجمہ شروع کیا تھا اور ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ بمطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بروز یک شنبہ صبح نو بجے اس سے فارغ ہو گیا تھا۔ احقر کے ترجمے کے ساتھ بخاری شریف پہلی دفعہ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء میں فرید بک سٹال لاہور کی معرفت منظر عام پر آئی۔ اس ترجمے کے اندر کچھ بے ربطگی تھی جو ابتدائی چند پاروں کا ترجمہ راقم الحروف کا نہیں تھا۔ وہ ترجمہ اب نکال دیا گیا ہے اور بخاری شریف کا موجودہ ایڈیشن مع حواشی کے ساتھ منظر عام پر آرہا ہے۔ اس میں اب کوئی چیز نہیں بلکہ اول سے آخر تک سارا ترجمہ اس ناچیز کا ہے۔ شدید علالت اور بے حد مجبوری کے باوجود بعض احادیث پر حواشی لکھنے کی سعادت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اسے میرے لئے سعادت دارین، توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔

گدائے در اولیاء ۔ عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ
مطابق ۷ مارچ ۱۹۹۱ء

جدول۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم!

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۲۱	۱ تا ۱۵۰	۱۵۰	۱ تا ۲۲۸	۲۲۸
۲۲ "	۱۵۱ تا ۲۸۸	۱۳۸	۲۲۹ تا ۴۳۸	۲۱۰
۲۳ "	۲۸۹ تا ۴۳۲	۱۴۴	۴۳۹ تا ۶۹۲	۲۵۴
۲۴ "	۴۳۳ تا ۵۹۲	۱۶۰	۶۹۳ تا ۹۶۴	۲۷۲
۲۵ "	۵۹۳ تا ۷۱۲	۱۲۰	۹۶۵ تا ۱۱۹۴	۲۳۰
۲۶ "	۷۱۳ تا ۸۴۸	۱۳۶	۱۱۹۵ تا ۱۴۳۶	۲۴۲
۲۷ "	۸۴۹ تا ۹۶۲	۱۱۴	۱۴۳۷ تا ۱۷۰۶	۲۷۰
۲۸ "	۹۶۳ تا ۱۱۰۵	۱۴۳	۱۷۰۷ تا ۱۹۳۰	۲۲۴
۲۹ "	۱۱۰۶ تا ۱۲۱۸	۱۱۳	۱۹۳۱ تا ۲۱۸۰	۲۵۰
۳۰ "	۱۲۱۹ تا ۱۲۸۹	۷۱	۲۱۸۱ تا ۲۴۰۸	۲۲۸
میزان		۱۲۸۹		۲۴۰۸

قطعہ تاریخ طباعت

اثر پیر سید غلام مصطفیٰ صاحب قدسی (استاد عالیہ نقشبندیہ مجددیہ والٹن) لاہور چھاؤنی

دیکھے درِ محبوب کے بنتے ہیں گدا دیکھ
اس بلبلِ گلزارِ مدینہ کی نوا دیکھ

الفاظ نور بیز تو کوثر میں ڈھلے ہیں
فقروں میں کہکشاں کی گہر بار ضیا دیکھ

ایمان کے ہے نور سے یہ ترجمہ روشن
دنیا میں ہی چلتی ہوئی جنت کی ہوا دیکھ

عشقِ نبی کی چاندنی سے ہے یہ منور!
اندازِ بیاں میں ہے بھرا لطفِ خدا دیکھ

اس دشت میں رہوارِ قلم گر ہے چلانا
اے رہروِ راہِ حرم یہ قبلہ نما دیکھ

الحمد کہ کتنے مبارک تھے اہتمام
ہوتا رہا یہ ساتھ جن کے فرض ادا دیکھ

دربارِ مصطفیٰ میں رہا باوضو ہو کر
رخ سوئے حرم کرکے ہی ہر لفظ لکھا دیکھو!

یہ حفظِ مراتب کا سلیقہ ہے دیدنی
اس ترجمے سے آج معطر ہے فضا دیکھ

ہے شریعت آداب میں ایماں کی چاشنی
ہر لفظ محبت کے ہے سانچے میں ڈھلا دیکھ

تاریخِ طباعت کے لیے میرے اٹھے ہاتھ
ہاتف نے کہا ہو گئی مقبول دعا دیکھ

ڈوبا ہوا جو عشقِ نبی میں ہے حرف حرف
قدسی ہر ایک لفظ میں عرفانِ رضا دیکھ

۱۴۰۲ھ